یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم هیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے هیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پا کستان

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ناشر ——— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مطبع ——— قریشی آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

کتابت ——— سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ——— ۱۸۰ روپے

بار ہفتم ——— اگست ۲۰۰۴ء

انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علیؑ" میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا۔ ہر سوانح عمری کا حجم کم سے کم چار سو صفحہ ہوگا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جارہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمتِ واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی مجھ ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتجی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلیجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

راقم اثم

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

بارگاہِ باری میں عرض

اے قادرِ مطلق، اے معبودِ برحق تیری بارگاہِ عز و جلال میں بصدِ عجز و نیاز یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمت تیری نگاہِ لطف و کرم قابلِ اجر قرار پاجائے تو اس کا ثواب میرے ان شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پاکر میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دینِ برحق کی تحریراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آرہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر ہے جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے اُن کی رُوح کو اپنی رحمت و برکت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سیّد ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ مرحوم کا کام بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ تیسری جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شبیہ الحسن صاحب بی سی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا کاظم نقوی صاحب سابق پرنسپل جامعہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رہ گیا تھا میری مدد فرمائی۔

راقم ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ١٩٩٠ء

فہرست مضامین

ایک سو دسواں باب

ابواب التاریخ، بیان مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و وفات آنحضرت صلعم

أبواب التاريخ ١١٠

باب مولد النبي صلى الله عليه وآله ووفاته

ولد النبي ﷺ لاثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الأول في عام الفيل يوم الجمعة مع الزوال. وروي أيضاً عند طلوع الفجر قبل أن يبعث بأربعين سنة. وحملت به أمه في أيام التشريق عند الجمرة الوسطى وكانت في منزل عبدالله بن عبدالمطلب وولدته في شعب أبي طالب في دار محمد بن يوسف في الزاوية القصوى عن يسارك وأنت داخل الدار، وقد أخرجت الخيزران ذلك البيت فصيرته مسجداً. يصلي الناس فيه. وبقي بمكة بعد مبعثه ثلاث عشرة سنة، ثم هاجر إلى المدينة ومكث بها عشر سنين، ثم قبض (ع) لاثنتي عشرة ليلة مضت من ربيع الأول يوم الاثنين وهو ابن ثلاث وستين سنة وتوفي أبوه عبدالله بن عبدالمطلب بالمدينة عند أخواله وهو ابن شهرين وماتت أمه آمنة بنت وهب بن عبدمناف بن زهرة بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب وهو (ع) ابن أربع سنين ومات عبدالمطلب وللنبي ﷺ نحو ثمان سنين وتزوج خديجة وهو ابن بضع وعشرين سنة، فولد له منها قبل مبعثه ﷺ القاسم ورقية وزينب وأم كلثوم وولد له بعد المبعث الطيب والطاهر وفاطمة عليها السلام وروي أيضاً أنه لم يولد بعد المبعث إلا فاطمة عليها السلام وأن الطيب والطاهر ولدا قبل مبعثه، وماتت خديجة عليها السلام حين خرج رسول الله ﷺ من الشعب وكان ذلك قبل الهجرة بسنة ومات أبوطالب بعد موت خديجة بسنة فلما فقدهما رسول الله ﷺ شنأ المقام بمكة ودخله حزن شديد وشكا ذلك إلى جبرئيل (ع)

فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا، فَلَيْسَ لَكَ بِمَكَّةَ نَاصِرٌ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَرَهُ ﷺ بِالْهِجْرَةِ۔

آنحضرت کی ولادت عام الفیل میں (جس سال ابرہہ معہ ہاتھیوں کی فوج کے کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے آیا تھا) ۱۲ ربیع الاوّل روز جمعہ وقت زوال ہوئی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے چالیس سال قبل اور ایام تشریق میں آپؐ کا حمل جمرۂ وسطیٰ کے قریب خانۂ عبداللہ بن عبدالمطلب میں قرار پایا اور ولادت ہوئی شعب ابوطالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حصہ آخر میں جو داخل ہونے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے خیزران مادر خلیفہ مہدی عباسی نے اسے خرید کر مسجد بنا دیا جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

توضیح: ایام تشریق کے بارے میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے بعض نے کہا ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ مراد ہے لیکن اس صورت میں آنحضرتؐ کے حمل کی مدت صرف تین ماہ یا پھر پندرہ ماہ قرار پاتی ہے لیکن ایسا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا قول ہے ہر ماہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاوّل معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ شیعہ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حضورؐ ۱۷ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے لہٰذا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ روایت ضعیف ہے بلا سند لکھی گئی یا بصورت تقیہ ایسا لکھا گیا ہے۔

اور بعد بعثت ۱۳ سال تک آپؐ کا قیام مکہ میں رہا پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دس سال تک زندہ رہے پھر ۱۲ ربیع الاوّل روز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی۔

تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور بنا بر تقیہ لکھی گئی ہے شیعہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ تاریخ وفات ۲۸ صفر ہے۔

نوٹ: کافی میں اکثر روایتیں ضعیف درج ہو گئی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی نے اپنی بے نظیر کتاب مرآۃ العقول میں جو کافی کی بہترین شرح ہے۔ فرما دی ہے انشاء اللہ ہم دونوں جلدوں کے ترجمہ سے فارغ ہو کر ایک ضمیمہ میں ضعیف روایتوں کو درج کر دیں گے۔

اور آپ کے والد حضرت عبداللہ نے مدینہ میں اپنے ماموؤں کے پاس انتقال کیا جبکہ آپؐ صرف دو ماہ کے تھے اور آپؐ کی والدہ ماجدہ نے اس وقت انتقال کیا جبکہ آپؐ چار سال کے تھے اور حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت آپ کی عمر صرف آٹھ سال تھی اور حضرت خدیجہ سے آپؐ نے جب شادی کی تو آپؐ کی عمر ۲۰ سال چند ماہ تھی (مشہور روایت ۲۵ سال ہے) اور بعثت سے قبل بطن جناب خدیجہ سے قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثوم پیدا ہوئے (یہ روایت بھی ضعیف

ہے یہ تینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ تھیں بالخواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تقیہ میں لکھی گئی ہے) اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابوطالب کا انتقال وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد حزن و ملال ہوا جبرئیل سے شکایت کی۔ خدا نے وحی کی کہ اس قریہ سے جس کے باشندے ظالم ہیں نکل جاؤ، ابوطالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں اور ہجرت کا حکم دیا۔

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَخِي حَمَّادٍ الْكَاتِبِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ ؟ فَقَالَ : كَانَ وَاللهِ سَيِّدَ مَنْ خَلَقَ اللهُ ؛ وَمَا بَرَأَ اللهُ بَرِيَّةً خَيْراً مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله .

۱۔ راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردار اولاد آدم تھے؟ فرمایا، وہ تمام مخلوقِ الٰہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمدؐ سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَا بَرَأَ اللهُ نَسَمَةً خَيْراً مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله .

۲۔ فرمایا، امیرالمومنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمدؐ سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلِيّاً نُوراً يَعْنِي رُوحاً بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَاوَاتِي وَأَرْضِي وَعَرْشِي وَبَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهَلِّلُنِي وَتُمَجِّدُنِي ، ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً فَكَانَتْ تُمَجِّدُنِي وَتُقَدِّسُنِي وَتُهَلِّلُنِي ، ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثِنْتَيْنِ وَقَسَمْتُ الثِّنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً : مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَعَلِيٌّ وَاحِدٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثِنْتَانِ ، ثُمَّ خَلَقَ اللهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَهَا رُوحاً بِلَا بَدَنٍ ، ثُمَّ مَسَحَنَا بِيَمِينِهِ فَأَفْضَىٰ نُورَهُ فِينَا[2]

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث قدسی) اے محمدؐ میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے، پس تم میری تسبیح اور تہلیل کرتے

رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تمجید اور تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو دو بنایا اور دونوں کے پھر دو حصے کیے پس چار ہو گئے، ایک محمد، ایک علی اور دو حسن و حسین، امام نے فرمایا اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا۔ اسی ابتدائی نور سے جو روح بلا بدن تھا۔ پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ پس اس کا نور ہم میں جاری ہوا

٤ ـ أَحْمَدُ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: قالَ سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: أَوْحَى اللهُ تَعالَى إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله: يا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكُ شَيْئاً وَنَفَخْتُ فِيكَ مِنْ رُوحِي كَرامَةً مِنِّي أَكْرَمْتُكَ بِها حِينَ أَوْجَبْتُ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جَمِيعاً، فَمَنْ أَطاعَكَ فَقَدْ أَطاعَنِي وَمَنْ عَصاكَ فَقَدْ عَصانِي وَأَوْجَبْتُ ذٰلِكَ فِي عَلِيٍّ وَفِي نَسْلِهِ، مِمَّنِ اخْتَصَصْتُهُ مِنْهُمْ لِنَفْسِي

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر، اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا در آنحالیکہ تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگی دینے کے لیے اپنی روح تیرے اندر پھونکی، میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے بیٹے ان لوگوں کے لیے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ قالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَأَجْرَيْتُ اخْتِلافَ الشِّيعَةِ، فَقالَ: يا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالَى لَمْ يَزَلْ مُتَفَرِّداً بِوَحْدانِيَّتِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَ فاطِمَةَ، فَمَكَثُوا أَلْفَ دَهْرٍ، ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الأَشْياءِ، فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَها وَ أَجْرَى طاعَتَهُمْ عَلَيْها وَفَوَّضَ أُمُورَها إِلَيْهِمْ، فَهُمْ يُحِلُّونَ ما يَشاؤُونَ وَيُحَرِّمُونَ ما يَشاؤُونَ وَلَنْ يَشاؤُوا إِلَّا أَنْ يَشاءَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالَى، ثُمَّ قالَ: يا مُحَمَّدُ هٰذِهِ الدِّيانَةُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَها مَرَقَ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْها مَحَقَ وَ مَنْ لَزِمَها لَحِقَ، خُذْها إِلَيْكَ يا مُحَمَّدُ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے۔

پھر اس نے محمد علی اور فاطمہ کو پیدا کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں

حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے، مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا اے محمدؐ (یہ اختلاف ظہورِ قائمِ آلِ محمدؐ سے پہلے باقی رہے گا) یہ وہ دیانت الٰہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چمٹا رہا، وہ ٹھیک رہا، بس اے محمدؐ تم یہی طریقہ اختیار کرو

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ صالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قالَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ الأَنْبِياءَ وَ أَنْتَ بُعِثْتَ آخِرَهُمْ وَ خاتَمَهُمْ؟ قالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَ أَوَّلَ مَنْ أَجابَ حِينَ أَخَذَ اللهُ مِيثاقَ النَّبِيِّينَ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلى ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قالَ بَلى ، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرارِ بِاللهِ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسولؐ اللہ سے کہا، کس وجہ سے آپؐ کو انبیاء پر سبقت حاصل ہوئی، حالانکہ آپؐ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ ختم الانبیاء ہیں، فرمایا، میں پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے جس نے اس وقت جواب دیا۔ جب کہ انبیا سے عہد لیا گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنا، میں ہوں، جب خدا نے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، سب نے اقرار کیا سب سے پہلے، کہنے والا میں تھا۔ میں نے اقرار باللہ میں سبقت کی۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْراهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمّادٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قالَ : قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِي الْأَظِلَّةِ؟ فَقالَ يا مُفَضَّلُ كُنّا عِنْدَ رَبِّنا لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُنا ، في ظِلَّةٍ خَضْراءَ ، نُسَبِّحُهُ وَنُقَدِّسُهُ وَنُهَلِّلُهُ وَ نُمَجِّدُهُ وَما مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلا ذِي رُوحٍ غَيْرُنا حَتّى بَدا لَهُ في خَلْقِ الْأَشْياءِ فَخَلَقَ ما شاءَ كَيْفَ شاءَ مِنَ الْمَلائِكَةِ وَغَيْرِهِمْ ، ثُمَّ أَنْهى عِلْمَ ذٰلِكَ إِلَيْنا .

۷۔ مفضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ ظلِ رحمتِ الٰہی کے تحت کس طرح رہے۔ فرمایا۔ ظلِ سبز کے تحت ہم ہی تھے کوئی غیر نہ تھا۔ ہم اس کی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تمجید کرتے تھے کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

٨ ـ سَهْلُ بْنُ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قالَ : سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَعْقُوبَ ، عَنْ سِنانِ بْنِ طَرِيفٍ ،

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ : إِنَّا أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتٍ نَوَّهَ اللهُ بِأَسْمَائِنَا إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ - ثَلَاثاً - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ - ثَلَاثاً - أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً - ثَلَاثاً -.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اشہدان لاالٰہ الا اللہ (تین بار) اور اشہدان محمداً رسول اللہ (تین بار) اور اشہدان امیرالمومنین حقاً (تین بار)

۹ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ كَانَ إِذْ لَا كَانَ ، فَخَلَقَ الْكَانَ وَالْمَكَانَ، وَخَلَقَ نُورَ الْأَنْوَارِ، الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَ أَجْرَى فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَهُوَ النُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً ، فَلَمْ يَزَالَا نُورَيْنِ ، أَوَّلَيْنِ ، إِذْ لَا شَيْءَ كُوِّنَ قَبْلَهُمَا ، فَلَمْ يَزَالَا يَجْرِيَانِ طَاهِرَيْنِ مُطَهَّرَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَطْهَرِ طَاهِرَيْنِ فِي عَبْدِاللهِ وَأَبِي طَالِبٍ عليهما السلام .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا تھا جب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا۔ اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیاء دی، یہی وہ نور تھا جس سے محمدؐ و علیؑ کو پیدا کیا۔ یہی دو نسل نورِ اوّلین تھے ان سے پہلے کوئی اور شئے نہ تھی یہ طاہر و مطہر اصلابِ طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ دو پاک صلبوں عبداللہ اور ابوطالب میں منتقل ہوئے۔

۱۰ - الْحُسَيْنُ [عَنْ مُحَمَّدِ] بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا جَابِرُ إِنَّ اللهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَ عِتْرَتَهُ الْهُدَاةَ الْمُهْتَدِينَ، فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ ، قُلْتُ: وَمَا الْأَشْبَاحُ ؟ قَالَ: ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانٌ نُورَانِيَّةٌ بِلَا أَرْوَاحٍ وَكَانَ مُؤَيَّداً بِرُوحٍ وَاحِدَةٍ وَهِيَ رُوحُ الْقُدُسِ ، فَبِهِ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ وَعِتْرَتُهُ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ حُلَمَاءَ ، عُلَمَاءَ ، بَرَرَةً ، أَصْفِيَاءَ ، يَعْبُدُونَ اللهَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالسُّجُودِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَيُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَيَحُجُّونَ وَيَصُومُونَ.

۱۰۔ جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت رسولِ خدا اور ان کی عترت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیشِ خدا میں نے کہا اشباح سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور کا پرتو، ابدانِ نورانیہ بلا ارواح اور وہ مؤید تھے روحِ واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور ان کی عترت اسی القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اسی لیئے اللہ نے ان کو حلیم، عالم، نیک اور صاف باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح وتہلیل سے نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

١١ – عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَارِثٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثَلَاثَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ غَيْرِهِ : لَمْ يَكُنْ لَهُ فَيْءٌ وَكَانَ لَا يَمُرُّ فِي طَرِيقٍ فَيُمَرُّ فِيهِ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ قَدْ مَرَّ فِيهِ لِطِيبِ عَرْفِهِ وَكَانَ لَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا بِشَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَهُ

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ حضرت کے سایہ نہ تھا، جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی، تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا۔

١٢ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ انْتَهَى بِهِ جَبْرَئِيلُ إِلَى مَكَانٍ فَخَلَّى عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ : يَا جَبْرَئِيلُ تُخَلِّينِي عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ ؟ فَقَالَ : امْضِهْ فَوَاللهِ لَقَدْ وَطِئْتَ مَكَاناً مَا وَطِئَهُ بَشَرٌ وَ مَا مَشَى فِيهِ بَشَرٌ قَبْلَكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبرئیل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ اے جبرئیل کیا اس حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو انھوں نے کہا۔ آپ آگے چلیں بخدا اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ پر چلا ہے۔

١٣ – عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَمْ عُرِجَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ؟ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَأَوْقَفَهُ جَبْرَئِيلُ مَوْقِفاً فَقَالَ لَهُ: مَكَانَكَ يَا مُحَمَّدُ فَلَقَدْ وَقَفْتَ مَوْقِفاً مَا وَقَفَهُ مَلَكٌ قَطُّ وَلَا نَبِيٌّ ، إِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي فَقَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ وَ كَيْفَ يُصَلِّي

قَالَ : يَقُولُ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ أَنَارَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ ، قَالَ : وَكَانَ كَمَاقَالَ اللّٰهُ«قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ» فَقَالَ لَهُ أَبُوبَصِيرٍ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا قَابُ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ ؟ قَالَ : مَابَيْنَ سِيَتِهَا إِلَى رَأْسِهَا ، فَقَالَ : كَانَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ يَتَلأْلأُ يَخْفِقُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَقَدْقَالَ : زَبَرْجَدٌ ، فَنَظَرَفِي مِثْلِ سَمِّ الْإِبْرَةِ إِلَىٰ مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنْ نُورِالْعَظَمَةِ ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : يَامُحَمَّدُ ! قَالَ : لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ : مَنْ لِأُمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ ؟ قَالَ : اللّٰهُ أَعْلَمُ، قَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُالْمُسْلِمِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام لِأَبِي بَصِيرٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! وَاللّٰهِ مَاجَاءَتْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام مِنَ الْأَرْضِ وَلٰكِنْ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ مُشَافَهَةً.

۱۳۔ راوی کہتا ہے ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں وہاں موجود تھا۔ رسول اللہ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ اے محمدؐ آپ اپنے مقام کو پہچانیے۔ آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی، بے شک تمہارا رب تمہارے لیے وصی قرار دیتا ہے (یہاں یصلی ماخوذ ہے صلوٰۃ سے جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری چیز سے متصل کرنا اور مراد ہے تعین وصی) حضرت نے پوچھا کہ اس تعین کی صورت کیا ہے کہا میں قابلِ تسبیح و تقدیس ہوں، میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں۔ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے (یعنی میری رحمت کا تقاضہ ہے کہ امام عالم کو معین کروں، حضرت نے فرمایا۔ یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ ابوبصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا۔ وہ مقام جہاں رسول اللہ پہنچے۔ حسب فرمودہ الٰہی قاب و قوسین تھا۔ ابوبصیر نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں قاب و قوسین کیا ہے۔ فرمایا وہ درمیانی حصہ ہے یعنی قبضۂ آسمان جس سے کناروں تک دونوں (حجاب عظمت و رسول) حصے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جو لہراتا تھا۔ زبرجد کا رسولؐ نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نورِ عظمتِ الٰہیہ کا معائنہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہوگا عرض کیا تو ہی بہتر جانتا ہے کہا علی ابن ابی طالب امیرالمومنین سید المسلمین قائد غرّ المحجّلین ہے۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) بخدا ولایتِ علیؑ زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ بہ منہ آئی ہے۔

۱٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : صِفْ لِي نَبِيَّ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ عليه السلام أَبْيَضَ مُشْرَبٍ حُمْرَةً ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، مَقْرُونَ الْحَاجِبَيْنِ ، شَثْنَ الْأَطْرَافِ كَأَنَّ الذَّهَبَ أُفْرِغَ عَلَىٰ بَرَاثِنِهِ[۶] عَظِيمَ مُشَاشَةِ الْمَنْكِبَيْنِ ، إِذَا الْتَفَتَ يَلْتَفِتُ جَمِيعاً مِنْ شِدَّةِ اسْتِرْسَالِهِ ، سُرْبَتُهُ سَائِلَةٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَىٰ سُرَّتِهِ كَأَنَّهَا وَسَطُ الْفِضَّةِ الْمُصَفَّاةِ وَكَأَنَّ عُنُقَهُ إِلَىٰ كَاهِلِهِ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ، يَكَادُ أَنْفُهُ

إِذَا شَرِبَ أَنْ يَرِدَ الْمَاءَ وَإِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي صَبَبٍ، لَمْ يُرَ مِثْلُ نَبِيِّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسولِ خدا کا حلیۂ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا حضرت کا رنگ سُرخی مائل سفید تھا دونوں آنکھیں فراخ و سیاہ، دو اَبرو ملے ہوئے بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا ہے اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط، جب کسی طرف داہنے یا بائیں مڑتے تو پورے بدن سے (استحکام بدن کی وجہ سے) سینہ کے بال سینہ کی ابتداء سے ناف تک تھے۔ گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے کے اوپر آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی جب پانی پیتے تو آپ کی بینی کشیدہ پانی سے متصل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی طرف اُتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

۱۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مَثَّلَ لِي أُمَّتِي فِي الطِّينِ وَعَلَّمَنِي أَسْمَاءَهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ وَشِيعَتِهِ، إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي فِي شِيعَةِ عَلِيٍّ خَصْلَةً، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هِيَ؟ قَالَ: الْمَغْفِرَةُ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ وَأَنْ لَا يُغَادِرَ مِنْهُمْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَهُمْ تُبَدَّلُ السَّيِّئَاتُ حَسَنَاتٍ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لئے میری اُمّت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اس طرح بتائے جیسے آدم کو اسماء تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گزرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا۔ کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لائے۔ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا خواہ چھوٹے ہوں سن میں یا بڑے۔

۱۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عبدالله علیہ السلام قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النَّاسَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى قَابِضاً عَلَى كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فِيهَا أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الشِّمَالَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَتَدْرُونَ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلَ، حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلَ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ اٹھایا در آنحالیکہ مٹھی آپ کی بند تھی لوگوں سے فرمایا۔ بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس میں اہل جنت کے نام ہیں ان کے آباد اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک، پھر بایاں ہاتھ اسی طرح اٹھایا اور پوچھا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

فرمایا یہ نام ہیں دوزخیوں کے، ان کے آباء اور ان کے قبائل کے جو قیامت تک ہونیوالے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ نے حکم دیا ہے اور انصاف سے دیا ہے اور اللہ کا حکم انصاف ہے۔ فرماتا ہے ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ خَاصَّةٍ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ النَّبِيِّ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَصِفَاتِهِمْ : فَلَمْ يَمْنَعْ رَبَّنَا لِحِلْمِهِ وَأَنَاتِهِ وَعَطْفِهِ مَا كَانَ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِهِمْ وَقَبِيحِ أَفْعَالِهِمْ ، أَنِ انْتَجَبَ لَهُمْ أَحَبَّ أَنْبِيَائِهِ إِلَيْهِ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللهِ صلى الله عليه وآله فِي حَوْمَةِ الْعِزِّ مَوْلِدُهُ وَفِي دَوْمَةِ الْكَرَمِ مَحْتِدُهُ ، غَيْرَ مَشُوبٍ حَسَبُهُ وَلَا مَمْزُوجٍ نَسَبُهُ وَلَا مَجْهُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ صِفَتُهُ ، بَشَّرَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ فِي كُتُبِهَا وَ نَطَقَتْ بِهِ الْعُلَمَاءُ بِنَعْتِهَا وَتَأَمَّلَتْهُ الْحُكَمَاءُ بِوَصْفِهَا ، مُهَذَّبٌ لَا يُدَانَى هَاشِمِيٌّ لَا يُوَازَى ، أَبْطَحِيٌّ لَا يُسَامَى ، شِيمَتُهُ الْحَيَاءُ وَطَبِيعَتُهُ السَّخَاءُ مَجْبُولٌ عَلَى أَوْقَارِ النُّبُوَّةِ وَأَخْلَاقِهَا ، مَطْبُوعٌ عَلَى أَوْصَافِ الرِّسَالَةِ وَأَحْلَامِهَا إِلَى أَنِ انْتَهَتْ بِهِ أَسْبَابُ مَقَادِيرِ اللهِ إِلَى أَوْقَاتِهَا وَجَرَى بِأَمْرِ اللهِ الْقَضَاءُ فِيهِ إِلَى نِهَايَاتِهَا ، أَدَّاهُ مَحْتُومُ قَضَاءِ اللهِ إِلَى غَايَاتِهَا ، تُبَشِّرُ بِهِ كُلُّ أُمَّةٍ مَنْ بَعْدَهَا وَيَدْفَعُهُ كُلُّ أَبٍ إِلَى أَبٍ مِنْ ظَهْرٍ إِلَى ظَهْرٍ ، لَمْ يَخْلِطْهُ فِي عُنْصُرِهِ سِفَاحٌ وَلَمْ يُنَجِّسْهُ فِي وِلَادَتِهِ نِكَاحٌ ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَبِيهِ عَبْدِاللهِ ، فِي خَيْرِ فِرْقَةٍ وَأَكْرَمِ سِبْطٍ وَأَمْنَعِ رَهْطٍ وَأَكْلَأِ حَمْلٍ وَ أَوْدَعِ حِجْرٍ ، اِصْطَفَاهُ اللهُ وَارْتَضَاهُ وَاجْتَبَاهُ وَآتَاهُ مِنَ الْعِلْمِ مَفَاتِيحَهُ وَمِنَ الْحِكَمِ يَنَابِيعَهُ ، اِبْتَعَثَهُ رَحْمَةً لِلْعِبَادِ وَ رَبِيعاً لِلْبِلَادِ وَأَنْزَلَ اللهُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فِيهِ الْبَيَانُ وَالتِّبْيَانُ قُرْآناً عَرَبِيّاً غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ، قَدْ بَيَّنَهُ لِلنَّاسِ وَنَهَجَهُ بِعِلْمٍ قَدْ فَصَّلَهُ وَدِينٍ قَدْ أَوْضَحَهُ وَفَرَائِضَ قَدْ أَوْجَبَهَا وَ حُدُودٍ حَدَّهَا لِلنَّاسِ وَبَيَّنَهَا وَ أُمُورٍ قَدْ كَشَفَهَا لِخَلْقِهِ وَأَعْلَنَهَا ، فِيهَا دَلَالَةٌ إِلَى النَّجَاةِ وَ مَعَالِمُ تَدْعُو إِلَى هُدَاهُ ، فَبَلَّغَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا أُرْسِلَ بِهِ وَصَدَعَ بِمَا أُمِرَ وَ أَدَّى مَا حُمِّلَ مِنْ أَثْقَالِ النُّبُوَّةِ وَ صَبَرَ لِرَبِّهِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَ حَثَّهُمْ عَلَى الذِّكْرِ وَ دَلَّهُمْ عَلَى سَبِيلِ الْهُدَى ، بِمَنَاهِجَ وَ دَوَاعٍ ، أَسَّسَ لِلْعِبَادِ أَسَاسَهَا وَمَنَارٍ رَفَعَ لَهُمْ أَعْلَامَهَا ، كَيْلَا يَضِلُّوا مِنْ بَعْدِهِ

كَانَ بِهِمْ رَؤُوفاً رَحِيماً ۔

۱۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک خطبہ میں خصوصیت سے ذکر کیا، حضرت رسول خدا اور آئمہ علیہم السلام کا اور ان کی صفات کا۔ باوجود لوگوں کے عظیم الشان جرائم اور اعمالِ قبیحہ کے ہمارے رب کو نہیں روکا، اس کے علم و آہستگی اور مہربانی نے اس بات سے کہ وہ انتخاب کرے، محبوب ترین انبیاء اور بزرگ ترین انبیاء حضرت محمد بن عبداللہ کو جو از روئے ولادت معزز ہیں اور صاحب کریم ہیں خلقِ عظیم سے ان کی اصل ہے۔ ان کا حسب نسب خالص ہے اور اہلِ علم کے نزدیک ان کی صفت مجہول نہیں، ان کی بشارت دی گئی انبیاء کو ان کی کتابوں میں اور علماء ان کی تعریف و توصیف میں گویا ہوئے اور حکماء نے ان کے اوصاف میں غور و فکر سے کام لیا کسی ہاشمی کی پاکیزگی ان کے قریب نہیں اور نہ اس میں کسی کا اُن سے مقابلہ ہے ان کی حیا کی عادت اور سخاوت پسند طبیعت میں کوئی ان کے مقابلے کا نہیں وہ نبوت کے وقار پر خلق ہوئے ہیں اور ان کے اخلاق شایانِ شان نبوت ہیں اوصافِ رسالت اور ان کی دانشوری پر ان کے نام کی مہر ہے جب اللہ کا معین کردہ وقت آگیا اور جو حکمِ خدا تھا وہ اپنی آخری حد تک جاری ہوگیا تو موت کا وقت آگیا تاکہ ان کو جزائے آخرت کے لیے لے جائے۔

آنحضرت کی نبوّت کی بشارت ہر رسول نے اپنی امت کو دی اور ہر باپ نے اپنے بیٹے کو بنایا اور ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف یہ معاملہ چلتا رہا۔ حضرت کے سلسلۂ نسل میں کہیں زنا کو دخل نہیں اور نہ آدم سے لے کر آنحضرتؐ کے باپ حضرت عبداللہ تک ازدواجی سلسلہ میں کوئی نجاست واقع ہوئی۔

آنحضرتؐ عرب کے بہترین گروہ (قریش) سے ہیں اور عزت دار پوتوں میں سے (بنی ہاشم) اور عالی مرتبت ہیں از روئے قبیلہ اور محفوظ و پاک ہیں اور از روئے حمل (یعنی ماں کی طرف سے بھی پاک ہیں) اور پاک آغوش میں تربیت پائی ہے اللہ نے ان کو مصطفیٰ، مرتضیٰ و مجتبیٰ بنایا اور ان کو خدا نے اپنے علم کی کنجیاں دیں اور حکمت کے چشمے عطا فرمائے ان کو بندوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور شہروں کے لیے باعث فلاح و بہبود اور ان پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کتاب قرآن ہے عربی زبان میں جس میں کوئی غلط بیانی نہیں تاکہ لوگ اسے پڑھ کر متقی بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے اور علمی روشنی میں ایسا راستہ بنایا جو باطل سے جدا ہے اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی حدود سے آگاہ فرمایا اور خدا کی مخلوق پر امور مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات بتائے جو ہدایت کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم دیا گیا تھا اسے ظاہر کر دیا اور نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور راہ میں جو مصیبت آئی اس پر صبر کیا اور راہِ خدا

جہاد کیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور نجات کی طرف بلایا اور ذکرِ خدا کی طرف رغبت دلائی اور راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور لوگوں کے زندگی کے اچھے اصول کی بنیاد رکھی اور ہدایت کے منار سے ان کے لیے بلند کیے تاکہ وہ آپ کے بعد گمراہ نہ ہوں اور حضرت اپنی امت پر بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَيْسِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي دُرُسْتُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَاالْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَحْجُوجاً بِأَبِي طَالِبٍ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنَّهُ كَانَ مُسْتَوْدَعاً لِلْوَصَايَا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : قُلْتُ : فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا عَلَى أَنَّهُ مَحْجُوجٌ بِهِ ؟ فَقَالَ : لَوْ كَانَ مَحْجُوجاً بِهِ مَا دَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَا كَانَ حَالُ أَبِي طَالِبٍ ؟ قَالَ : أَقَرَّ بِالنَّبِيِّ وَبِمَا جَاءَ بِهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ .

کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ محکوم ابوطالب تھے (کیونکہ ان کے زیر سایہ پرورش پائی تھی) فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سابقہ کے تبرکات اور وصایا ان کو دیئے گئے تھے انھوں نے وہ چیزیں حضرت رسولِ خدا کو دیں۔ میں نے کہا، جب وصیت سپرد کی تو محکوم بہ ہو گئے۔ فرمایا، اگر ایسا ہوتا تو وصیت ان کی سپرد نہ کی جاتی۔ میں نے کہا، پھر ابوطالب کے لیے کیا صورت ہے۔ فرمایا، انھوں نے آں حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اور جو رسول اللہ خدا کی طرف سے لائے اس کو حق جانا اور وصایائے انبیاء کو حضرت کے سپرد کیا اور اسی روز مر گئے۔

توضیح۔ وصایا سپرد کرنے سے کسی کی فضیلت اور حکومت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت امام حسین نے حضرتِ ام سلمہ کے سپرد تبرکات کیے تھے۔

۱۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بَاتَ آلُ مُحَمَّدٍ عليهم السلام بِأَطْوَلِ لَيْلَةٍ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا سَمَاءَ تُظِلُّهُمْ وَلَا أَرْضَ تُقِلُّهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَتَرَ الْأَقْرَبِينَ وَالْأَبْعَدِينَ فِي اللهِ ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَتَاهُمْ آتٍ لَا يَرَوْنَهُ وَيَسْمَعُونَ كَلَامَهُ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، إِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَنَجَاةً مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ وَدَرَكاً لِمَا فَاتَ « كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ » إِنَّ اللهَ اخْتَارَكُمْ وَفَضَّلَكُمْ

وَطَهَّرَكُمْ وَجَعَلَكُمْ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا عِزِّهِ وَضَرَبَ لَكُمْ مَثَلاً مِنْ نُورِهِ وَعَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، فَتَعَزَّوْا بِعَزَاءِ اللهِ ، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَنْزَعْ مِنْكُمْ رَحْمَتَهُ وَلَنْ يُزِيلَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتِ النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفُرْقَةُ وَائْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ ، فَمَنْ تَوَلاَّكُمْ فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ ، مَوَدَّتُكُمْ مِنَ اللهِ وَاجِبَةٌ فِي كِتَابِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ اللهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ فَاصْبِرُوا لِعَوَاقِبِ الْأُمُورِ ، فَإِنَّهَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ قَدْ قَبِلَكُمُ اللهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيعَةً وَ اسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاءَهُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ أَدَّى أَمَانَتَهُ آتَاهُ اللهُ صِدْقَهُ ، فَأَنْتُمُ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَالطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ وَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَقَدْ أَكْمَلَ لَكُمُ الدِّينَ وَبَيَّنَ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ ، فَلَمْ يَتْرُكْ لِجَاهِلٍ حُجَّةً ، فَمَنْ جَهِلَ أَوْ تَجَاهَلَ أَوْ أَنْكَرَ أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللهِ حِسَابُهُ وَاللهُ مِنْ وَرَاءِ حَوَائِجِكُمْ ، وَأَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ .

فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مِمَّنْ أَتَاهُمُ التَّعْزِيَةُ ، فَقَالَ : مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۱۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شب کو رسول اللہ کا انتقال ہوا۔ آل محمد کے لیے وہ رات سب سے زیادہ لمبی رات تھی اور ایسی حالت تھی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ نہ ان کے اوپر آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا فرش یعنی ان کے زندہ رہنے کی امید نہ تھی کیونکہ آنحضرتؐ کی مفارقت کے تصور نے نزدیکی رشتہ داروں اور دور کے تعلق والوں سب ہی کو آزردہ بنا دیا تھا۔ اسی اثنا میں ایک آنے والا آیا

لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔ اس نے کہا السلام علیکم اے اہلبیتؑ تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہو، اللہ پر توکل کرنا، ہر مصیبت میں صبر ہے۔ ہر ہلکہ سے نجات ہے اور ہر مافات کی تلافی ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے روز قیامت تم کو اس صبر کا اجر ملے گا جو آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل ہوا۔ وہ کامیاب ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں، اللہ نے تم کو منتخب کیا اور تم کو فضیلت دی اور پاک کیا تم کو اپنے نبی کے اہلبیت بنایا اور اپنا علم تمہارے اندر ودیعت کیا اور تم کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور اپنے علم کا صندوق قرار دیا اور اپنی عزت کا عصا بنایا اور اپنے نور سے تمہاری مثال دی، لغزشوں سے تمہیں بچایا اور فتنوں سے محفوظ رکھا۔

پس صبر کرو، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے، اللہ نے اپنی رحمت سے تم کو دور نہ رکھا اور اپنی نعمت کو تم سے زائل نہ کیا۔ کیا تم وہ اللہ والے ہو کہ تمہاری وجہ سے اللہ والوں کی نعمتیں تمام ہوئیں اور فرقے

جمع ہوئے اور انس ہوا کلمہ سے تم اولیائے خدا ہو، پس جس نے تم کو دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمہارے حق کو غصب کیا وہ ہلاک ہوا۔ تمہاری محبت اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کی ہے۔ اللہ تمہاری نصرت پر جس وقت چاہے قادر ہے پس انجام امور پر صبر کرو۔ اس کی بازگشت اللہ کی طرف ہے اور اللہ نے منظور کیا اپنے نبی سے تمہاری سپردِ امامت کرنے کو اور اپنے مومنین اولیاء کو تمہاری سپرد کیا۔ پس جس نے اس امانت کو ادا کیا خدا نے اس کو نیکی عطا فرمائی، پس تم ہو وہ جن کو امانت سونپی گئی ہے۔ تمہاری اطاعت واجب تمہاری محبت فرض کی گئی ہے رسول اللہ نے مرنے سے پہلے دین کو کامل بنا دیا اور برائی سے باہر نکلنے کا راستہ واضح کر دیا ایسی صورت میں جاہل کے لئے کوئی حجت باقی نہیں رہتی، پس جو جاہل یا جاہل بنا یا انکار یا بھول گیا عہدِ ربوبیت کو یا قصداً بھلایا تو روزِ قیامت اس کا حساب اللہ پر ہے اور تمہارے پس پردہ اللہ ہے۔ اللہ نے اپنے اسرار تم کو ودیعت کر دیئے ہیں، سلام ہو تم پر، راوی کہتا ہے۔ میں نے امام سے سوال کیا، یہ تسلی اور دلاسہ کس کی طرف سے آیا ہے۔ فرمایا۔ خدا کی طرف سے۔

٢٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا رُئِيَ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ رُئِيَ لَهُ نُورٌ كَأَنَّهُ شِقَّةُ قَمَرٍ .

۲۰۔ فرمایا صادقِ آلِ محمد نے جب رسول اللہ کو شبِ تار میں دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور آپ سے ساطع ہوتا تھا۔

٢١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنِّي قَدْ حَرَّمْتُ النَّارَ عَلَى صُلْبٍ أَنْزَلَكَ وَبَطْنٍ حَمَلَكَ وَحِجْرٍ كَفَلَكَ ، فَالصُّلْبُ صُلْبُ أَبِيكَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَالْبَطْنُ الَّذِي حَمَلَكَ فَآمِنَةُ بِنْتُ وَهْبٍ وَأَمَّا حِجْرٌ كَفَلَكَ فَحِجْرُ أَبِي طَالِبٍ ـ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فَضَّالٍ ـ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ .

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا خدا کا سلام آپ پر ہو۔ وہ کہتا ہے میں نے آگ کو حرام کیا ان اصلاب و ارحام پر جن میں تم رہ رہے ہو اور اس آغوش پر جس میں تمہاری پرورش

ہوئی اور صلب تمہارے باپ عبداللہ کا صلب ہے اور بطن جس نے بحالتِ حمل تم کو اُٹھایا البطن آمنہ بنت وہب ہے اور جس آغوش میں تم پلے، وہ آغوشِ ابوطالب ہے اور ایک روایت میں ہے وہ آغوش فاطمہ بنت اسد ہے۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يُحْشَرُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً، عَلَيْهِ سِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَ هَيْبَةُ الْمُلُوكِ.

۲۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبدالمطلب روزِ محشر ایک جداگانہ حیثیت سے محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہو گی اور ہیبت ملوک کی سی۔

٢٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَبْدَالْمُطَّلِبِ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ عَلَيْهِ بَهَاءُ الْمُلُوكِ وَ سِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عبدالمطلب مسئلہ بداء کے سب سے پہلے قائل ہوئے وہ روزِ قیامت عام لوگ سے بالکل الگ خاص حیثیت میں محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہو گی اور ہیبت ملوک کی سی۔

٢٤ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، [وَ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يُبْعَثُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ أُمَّةً وَحْدَهُ، عَلَيْهِ بَهَاءُ الْمُلُوكِ وَسِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ أَرْسَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رُعَاتِهِ فِي إِبِلٍ قَدْ نَدَّتْ لَهُ، فَجَمَعَهَا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَجَعَلَ يَقُولُ: «يَارَبِّ أَتُهْلِكُ آلَكَ إِنْ تَفْعَلْ فَأَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ» فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِالْإِبِلِ وَقَدْ وَجَّهَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شِعْبٍ فِي طَلَبِهِ وَجَعَلَ يَصِيحُ: «يَارَبِّ أَتُهْلِكُ آلَكَ إِنْ تَفْعَلْ فَأَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ» وَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: يَا بُنَيَّ لَا وَجَّهْتُكَ بَعْدَ هٰذَا فِي شَيْءٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُغْتَالَ فَتُقْتَلَ.

۲۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روزِ قیامت عبدالمطلب اس طرح مبعوث ہوں گے کہ تمام لوگوں سے الگ ان کی شان ہو گی ان میں انبیاء کی سی تابندگی پیشانی پر ہو گی بادشاہوں کی سی شان و شوکت ہو گی

یہ اس لیے کہ وہ بدا مر کے سب سے پہلے قائل تھے ایک بار انھوں نے رسولِ خدا کو اونٹوں کے چرواہوں کے پاس بھیجا۔ اونٹ بھاگ کر متفرق ہو گئے تھے۔ حضرت نے ان کو جمع کیا اس لیے واپسی میں تاخیر ہوئی۔ حضرت عبدالمطلب گھبرائے اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر فریاد کرنے لگے اے میرے رب کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا اگر تو ایسا کرے گا تو یہ ایک امرِ عظیم ہو گا جو تیرے اوپر ظاہر ہے اس کے بعد رسول اللہ اونٹوں کو لے کر آئے۔ عبدالمطلب راستوں میں اور گھاٹیوں میں حضرت کو تلاش کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے پروردگار! کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا یہ امرِ عظیم ہے۔ جو امر تجھ پر ظاہر ہے۔ رسول اللہ کو دیکھتے ہی انھوں نے چھاتی سے لگایا اور روئے مبارک پر بوسہ دے کر فرمایا۔ اب میں کبھی تم کو کسی کام کو نہ بھیجوں گا اس خوف سے کہ مبادا کوئی فریب دے کر تم کو قتل کر ڈالے۔

۲۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَمَّا أَنْ وَجَّهَ صَاحِبُ الْحَبَشَةِ بِالْخَيْلِ وَمَعَهُمُ الْفِيلُ لِيَهْدِمَ الْبَيْتَ ، مَرُّوا بِإِبِلٍ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَاقُوهَا ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَتَى صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فَدَخَلَ الْآذِنُ ، فَقَالَ : هٰذَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ : وَمَا يَشَاءُ ؟ قَالَ التَّرْجُمَانُ : جَاءَ فِي إِبِلٍ لَهُ سَاقُوهَا يَسْأَلُكَ رَدَّهَا ، فَقَالَ مَلِكُ الْحَبَشَةِ لِأَصْحَابِهِ : هٰذَا رَئِيسُ قَوْمٍ وَزَعِيمُهُمْ جِئْتُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي يَعْبُدُهُ لِأَهْدِمَهُ وَهُوَ يَسْأَلُنِي إِطْلَاقَ إِبِلِهِ ، أَمَا لَوْ سَأَلَنِي الْإِمْسَاكَ عَنْ هَدْمِهِ لَفَعَلْتُ ، رُدُّوا عَلَيْهِ إِبِلَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِتَرْجُمَانِهِ : مَا قَالَ لَكَ الْمَلِكُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا الْبَيْتِ رَبٌّ يَمْنَعُهُ ، فَرُدَّتْ إِلَيْهِ إِبِلُهُ وَانْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ نَحْوَ مَنْزِلِهِ ، فَمَرَّ بِالْفِيلِ فِي مُنْصَرَفِهِ ، فَقَالَ لِلْفِيلِ : يَا مَحْمُودُ ! فَحَرَّكَ الْفِيلُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَهُ : أَتَدْرِي لِمَ جَاؤُوا بِكَ ؟ فَقَالَ الْفِيلُ بِرَأْسِهِ : لَا ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : جَاؤُوا بِكَ لِتَهْدِمَ بَيْتَ رَبِّكَ أَفَتَرَاكَ فَاعِلَ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ بِرَأْسِهِ : لَا ، فَانْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا غَدَوْا بِهِ لِدُخُولِ الْحَرَمِ فَأَبَى وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِبَعْضِ مَوَالِيهِ عِنْدَ ذٰلِكَ : اعْلُ الْجَبَلَ فَانْظُرْ تَرَى شَيْئاً ، فَقَالَ : أَرَى سَوَاداً مِنْ قِبَلِ الْبَحْرِ ، فَقَالَ لَهُ : يُصِيبُهُ بَصَرُكَ أَجْمَعَ ؟ فَقَالَ لَهُ : لَا وَلَأَوْشَكَ أَنْ يُصِيبَ ، فَلَمَّا أَنْ قَرُبَ ، قَالَ : هُوَ طَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَا أَعْرِفُهُ يَحْمِلُ كُلُّ طَيْرٍ فِي مِنْقَارِهِ حَصَاةً مِثْلَ حَصَاةِ الْخَذْفِ أَوْ دُونَ حَصَاةِ الْخَذْفِ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : وَرَبِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَا تُرِيدُ إِلَّا الْقَوْمَ ، حَتَّى لَمَّا صَارَتْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ أَجْمَعَ أَلْقَتِ الْحَصَاةَ فَوَقَعَتْ كُلُّ حَصَاةٍ عَلَى هَامَةِ رَجُلٍ فَخَرَجَتْ مِنْ دُبُرِهِ فَقَتَلَتْهُ فَمَا انْفَلَتَ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ يُخْبِرُ النَّاسَ ، فَلَمَّا أَنْ أَخْبَرَهُمْ أَلْقَتْ عَلَيْهِ حَصَاةً فَقَتَلَتْهُ .

۲۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ ابرہہ بادشاہ حبش اپنا لشکر لے کر آیا تو اس کے ساتھ ہاتھی بھی تھا تاکہ خانۂ کعبہ کو ڈھا دے اس کے لشکر والے عبدالمطلب کے اونٹوں کے گلہ کی طرف سے گزرے تو ان کو ہانک کرلے گئے جب عبدالمطلب کو پتہ چلا تو پاسبان کے پاس گئے۔ اس نے ابرہہ سے کہا یہ عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ اس نے کہا کیا چاہتے ہیں ترجمان نے کہا کہ ہمارے لشکر والے ان کے اونٹ لے آئے ہیں یہ ان کی واگزاشت چاہتے ہیں ابرہہ نے اپنے اصحاب سے کہا یہ رئیس قوم ہیں انھیں معلوم ہے کہ میں اس گھر کے انہدام کے لیے آیا ہوں جس کی یہ عبادت کرتے ہیں یہ بجائے اس کے اپنے اونٹوں کا سوال کرتے ہیں اگر یہ انہدام کعبہ کے روکنے کا سوال کرتے تو میں پورا کرتا۔ اچھا ان کے اونٹ دے دو عبدالمطلب نے ترجمان سے پوچھا کہ بادشاہ نے کیا کہا۔ اس نے بتایا، عبدالمطلب نے فرمایا۔ اس سے کہو میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ خود اس حملے کو روکے گا اونٹ عبدالمطلب کو واپس دیے گئے اور وہ اپنے گھر کو پلٹے، راہ میں اس ہاتھی سے کہا۔ اے محمود اس نے اپنا سر ہلایا۔ اس سے کہا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اس لیے لائے ہیں کہ تیرے رب کا گھر تجھ سے منہدم کرائیں، کیا تو ایسا کرے گا۔ اس نے سر ہلا کر کہا نہیں، عبدالمطلب اپنے گھر آگئے۔ صبح کو جب انھوں نے حرم پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو ہاتھی نے ان کی اطاعت سے انکار کیا۔ عبدالمطلب نے اپنے ایک دوست سے کہا تو پہاڑ پر چڑھ کر دیکھ کیا نظر آتا ہے وہ گیا اور کہنے لگا، میں دریا کی طرف سے ایک کالا بادل اٹھتا دیکھ رہا ہوں۔ عبدالمطلب نے کہا تیری نظر نے ٹھیک دیکھا۔ اب آنکھ جما کر دیکھتا رہ، جب وہ سیاہی قریب آئی تو اس نے کہا۔ یہ تو بہت سے پرندے ہیں ہر ایک کی چونچ میں ایک کنکری ہے۔ بقدر ٹھیکری کے ٹکڑے کے یا اس سے کم، عبدالمطلب نے کہا یہ اس قوم کے لیے آئے ہیں۔ ان پرندوں نے وہ کنکریاں ان کے سروں پر ڈالیں جو جسم کو پھوڑتی ان کے پاخانہ کے مقام سے نکل گئیں اور سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا۔

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يُفْرَشُ لَهُ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ لَا يُفْرَشُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَكَانَ لَهُ وُلْدٌ يَقُومُونَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَمْنَعُونَ مَنْ دَنَا مِنْهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ طِفْلٌ يَدْرَجُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى فَخِذَيْهِ، فَأَهْوَى بَعْضُهُمْ إِلَيْهِ لِيُنَحِّيَهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعِ ابْنِي فَإِنَّ الْمَلَكَ قَدْ أَتَاهُ.

۲۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانۂ کعبہ میں عبدالمطلب کے لیے فرش بچھایا جاتا تھا، ان کے سوا کسی اور کے لیے نہیں، ان کی اولاد بس سر کھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ

راستے سے گزرتے ہوئے آئے اور ان کی ران پر بیٹھ گئے۔ بعض نے اشارہ کیا کہ ان کو ہٹا دیا جائے۔ عبدالمطلب نے کہا۔ میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے۔

۲۷ مبَدَالَكَ » فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالإِبِلِ وَقَدْوَجِدَ عَبْدُالْمُطَّلِب في كُلِّ طَرِيقٍ وَفي كُلِّ شِعْبٍ في طَلَ
وَجَعَلَ يَصيحُ: «يارَبِّ أَتُهْلِكُ آلَكَ إِنْ تَفعَلْ فَأَمْرٌ مابَدالَكَ» وَلَمّارَأى رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَهُ فَقَبَّ
عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : لَمّا وُلِدَالنَّبِيُّ ﷺ مَكَثَ أَيّاماً لَيسَ لَهُ لَبَنٌ ، فَأَلْقاهُ أَبُوطالِبٍ عَلى ثَدْيِ نَفْسِهِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ فيهِ لَبَناً فَرَضَعَ مِنْهُ أَيّاماً حَتّى وَقَعَ أَبُوطالِبٍ عَلى حَليمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَدَفَعَهُ إِلَيْها .

۲۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اترا۔ ابوطالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اتار دیا اور رسولؐ کی رضاعت اس سے ہوئی۔ پھر ابوطالب نے ان کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا

۲۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ مَثَلَ أَبي طالِبٍ مَثَلُ أَصْحابِ الْكَهْفِ ، أَسَرُّوا الْإِيمانَ وَأَظْهَرُوا الشِّرْكَ فَآتاهُمُ اللهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ .

۲۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوطالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے۔ انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا۔

۲۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ إِسْحاقَ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبيهِ عليه السلام قالَ : قيلَ لَهُ : إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبا طالِبٍ كانَ كافِراً ؟ فَقالَ : كَذَبُوا كَيْفَ يَكُونُ كافِراً وَهُوَ يَقُولُ ؟:

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنّا وَجَدْنا مُحَمَّداً   نَبِيّاً كَمُوسى خُطَّ في أَوَّلِ الْكُتُبِ

وَفي حَديثٍ آخَرَ : كَيْفَ يَكُونُ أَبُوطالِبٍ كافِراً وَهُوَ يَقُولُ ؟:

لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ ابْنَنا لا مُكَذَّبٌ   لَدَيْنا وَلايُعْنا بِقيلِ الْأَباطِلِ
وَ أَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمامُ بِوَجْهِهِ   ثِمالُ الْيَتامى عِصْمَةٌ لِلْأَرامِلِ

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر تھے۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہو گا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے محمدؐ کو پایا ہے۔

موسیٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابو طالب کیوں کر کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں۔

ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

وہ روشن رُو ہے بادل اس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا پشت پناہ ہے اور بیواؤں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

٣٠ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ لَهُ جُدُدٌ فَأَلْقَى الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَا نَاقَةٍ فَمَلَؤُوا ثِيَابَهُ بِهَا ، فَدَخَلَهُ مِنْ ذَلِكَ مَاشَاءَ اللهُ فَذَهَبَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ : يَا عَمِّ كَيْفَ تَرَى حَسَبِي فِيكُمْ ؟ فَقَالَ لَهُ : وَ مَاذَاكَ يَا أَخِي ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَدَعَا أَبُو طَالِبٍ حَمْزَةَ وَ أَخَذَ السَّيْفَ وَ قَالَ لِحَمْزَةَ : خُذِ السَّلَا، ثُمَّ تَوَجَّهَ إِلَى الْقَوْمِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ فَأَتَى قُرَيْشاً وَهُمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَرَفُوا الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ لِحَمْزَةَ : أَمِرَّ السَّلَا عَلَى سِبَالِهِمْ فَفَعَلَ ذَلِكَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُوطَالِبٍ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ! هَذَا حَسَبُكَ فِينَا .

۳۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک روز حضرت رسولؐ خدا مسجد الحرام میں لباس نو پہنے ہوئے آئے، مشرکین نے آپؐ کے اوپر اونٹنی کی آلائش جو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے آپؐ کے اوپر لا ڈالی جس سے آپ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ بس اس سے آپ کے دل کو اتنا غم ہوا جتنا خدا نے چاہا۔ آپ ابو طالب کے پاس آئے اور کہا۔ اے چچا آپ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔ انھوں نے پوچھا یہ تمھارا کیا حال ہے۔ حضرت نے واقعہ بیان کیا۔ ابو طالب نے حمزہ کو بلایا تلوار لی اور حمزہ سے کہا۔ اس آلائش کو اٹھاؤ اور آنحضرتؐ کو لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش کعبہ کے گرد جمع تھے۔ جب انھوں نے ابو طالب کو آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ غصّے میں بھرے ہوئے ہیں۔ آپؑ نے حمزہ سے کہا کہ اس آلائش کو اٹھاؤ اور ان سب کے منہ پر ملو۔ پھر رسولؐ خدا سے فرمایا۔ اے میرے بھتیجے اب تو ہمارا بدلہ پورا ہو گیا۔

٣١ – عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوطَالِبٍ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، اخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ ، فَلَيْسَ لَكَ فِيهَا نَاصِرٌ ؛ وَثَارَتْ قُرَيْشٌ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ، فَخَرَجَ هَارِباً حَتَّىٰ جَاءَ إِلَىٰ جَبَلٍ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ الْحَجُونُ فَصَارَ إِلَيْهِ .

۳۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرتِ ابو طالب کا انتقال ہوگیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور کہا۔ اے محمدؐ اب آپ مکہ سے نکل جائیے یہاں اب آپؐ کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پس حضرت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو حجون کہتے ہیں۔

٣٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبَاطَالِبٍ أَسْلَمَ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ ، قَالَ بِكُلِّ لِسَانٍ .

۳۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابو طالب اسلام لائے مطابق حساب جُمَّل جو ہر زبان میں ہے

٣٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِيهِمَا ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَسْلَمَ أَبُوطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ وَعَقَدَ بِيَدِهِ ثَلَاثاً وَ سِتِّينَ .

۳۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اسلام لائے ابو طالب بحساب جُمَّل وعقد اپنے ہاتھ کے لحاظ سے جو ۶۳ ہوتے ہیں۔

توضیح:۔ حساب جُمَّل وعقد ایک طولانی عمل ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے نکالا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی رو سے جو عدد ۶۳ کا برآمد ہوا اس سے کنایہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرتِ ابو طالب نے ۶۳ شعر آنحضرت کی تعریف میں کہے۔

٣٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ أَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمَ افْتَتَحَ الْبَصْرَةَ وَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله [ثُمَّ] قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُوأَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : بَلَىٰ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ تَشْهَدُ وَنَغِيبُ ، فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا يُنْكِرُ فَضْلَهُمْ

إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَجْحَدُ بِهِ إِلَّا جَاحِدٌ، فَقَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِّهِمْ لَنَا لِنَعْرِفَهُمْ فَقَالَ: إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ الرُّسُلُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الرُّسُلِ مُحَمَّدٌ ﷺ وَإِنَّ أَفْضَلَ كُلِّ أُمَّةٍ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَصِيُّ نَبِيِّهَا، حَتَّى يُدْرِكَهُ نَبِيٌّ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ الشُّهَدَاءُ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، لَهُ جَنَاحَانِ خَضِيبَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ، لَمْ يُنْحَلْ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ جَنَاحَانِ غَيْرُهُ، شَيْءٌ كَرَّمَ اللهُ بِهِ مُحَمَّداً ﷺ وَشَرَّفَهُ وَالسِّبْطَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ عليهم السلام، يَجْعَلُهُ اللهُ مَنْ شَاءَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ «وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً ۞ ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ وَكَفَى بِاللهِ عَلِيماً» ۴/۶۹ فا۶

۳۴۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ روزِ فتح بصرہ امیرالمومنین رسولؐ کے خچر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا لوگو کیا میں تم کو بتاؤں کہ بہترین مخلوق اس دن کون ہوگا جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ ابوایوب انصاری نے کہا۔ ضرور اے امیرالمومنین آپ بیان فرمائیں کیونکہ آپ مجلس رسولؐ میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہم غائب بھی رہتے تھے۔ فرمایا روزِ قیامت بہترین مخلوق اولادِ عبدالمطلب سے سات شخص ہوں گے۔ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا مگر کافر اور نہیں منکر ہوگا ان کا مگر اللہ سے انکار کرنے والا، عمار رحمۃ اللہ نے کہا۔ اے امیرالمومنین ان کے نام بتائیے تاکہ ہم بھی پہچان لیں، فرمایا روز قیامت جمع ہونے والوں میں بہترین خلق مرسلین ہوں گے اور سب رسولوں سے افضل محمد مصطفےٰ ہوں گے اور امت کے نبی کے بعد افضل وصیِ نبی ہوگا افضل اوصیائے وصیِ محمدؐ ہیں آگاہ ہو کہ افضل خلق اوصیاء کے بعد شہداء ہیں اور افضل شہدا حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور جعفر بن ابو طالب جن کے دو سبز پر ہوں گے جن سے وہ جنت میں اڑتے ہوں گے سوائے ان کے اس امت میں کسی اور کو دو بازو نہیں دیے گئے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے اللہ نے محمد مصطفےٰ کو مکرم بنایا اور ان کو شرف بخشا اور رسولؐ کے دونوں نواسے حسنؑ و حسینؑ ہیں اور مہدی ہیں۔ خدا نے ہم اہلبیت میں سے جس کو چاہا لے لیا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور رسول کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے اور وہ لوگ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں، صالح ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا علیم ہونا کافی ہے۔

٣٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ؟

قَالَ لَمَّا غَسَّلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَفَّنَهُ سَجَّاهُ ثُمَّ أَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشَرَةً فَدَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَسَطِهِمْ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي.

۳۵. راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت رسول خدا پر نماز جنازہ کیسے پڑھی. فرمایا جب امیر المومنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرتؐ کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیر المومنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورۂ احزاب کی یہ آیت پڑھی "بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو" سب نے یہ آیت پڑھی. اسی طرح پھر اہل مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح:۔ چونکہ حجرۂ رسولؐ میں زیادہ لوگوں کی گنجائش نہ تھی لہذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی، سورۂ احزاب کی یہ آیت امیر المومنین نے اول پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نماز میت سے علیحدہ چیز تھی لہذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

۳۶ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام: يَا عَلِيُّ ادْفِنِّي فِي هَذَا الْمَكَانِ وَارْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ وَرُشَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ.

۳۶. فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا یا علیؑ تم مجھ کو اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

۳۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا أَنْ يَدْفِنُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَقِيعِ الْمُصَلَّى وَأَنْ يَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِمَامٌ حَيّاً وَمَيِّتاً وَقَالَ: إِنِّي أُدْفَنُ فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشَرَةً عَشَرَةً يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیرالمومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیرالمومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیّت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ : إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لِي : «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» . ۵۶/۳۳۔احزاب

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسولِ خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیرالمومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے در آنحالیکہ حضور صحیح و سالم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکتہ الخ

۳۹ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصِيَّهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَيْهِ وَجَمِيعَ الْأَئِمَّةِ وَخَلَقَ شِيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصَابِرُوا وَيُرَابِطُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْآمِنَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَالْأَرْضَ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ مَا فِيهَا لَهُمْ ، لَاشِيَةَ فِيهَا ـ قَالَ : لَا خُصُومَةَ فِيهَا ـ لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَىٰ جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ وَشِيعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذٰلِكَ ؛ وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذْكِرَةُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَتَجْدِيدٌ لَهُ عَلَى اللهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَ عَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ .

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ السلام علی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعوں کو

پیدا کیا اور ان سے عہد لیا کہ مشرکوں کی اذیت پر صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور باہم رابطہ پیدا کریں اور اللہ سے ڈریں، اور خدا نے ان سے وعدہ کیا وہ ان کو ایک مبارک سرزمین عطا کرے گا اور امن و امان کے حرم میں جگہ دے گا اور ان کے حصول رحمت و برکت کے لیے بیت المعمور کو نازل کرے گا (یعنے شب ہائے قدر میں ملائکہ ان کے پاس لوح محفوظ سے اخذ کیئے ہوئے احکام لائیں گے) اور ایک بلند مقام ان کے لیئے ظاہر کرے گا اور ضرر دشمن سے ان کو بچائے رکھے گا اور ایسی زمین ان کو دے گا جسے اللہ نے سلامتی سے بدل دیا ہوگا اور اس میں ایسی سلامتی ہوگی کہ اس میں دشمن سے کوئی نزاع نہ ہوگی اور وہ ان کے لیئے خالص ہوگی دشمنوں کا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا اور وہ جو چاہیں گے وہ موجود ہوگا اور رسول اللہ نے آئمہ اور ان کے شیعوں سے اس کا عہد لے لیا ہے پس رسولؐ پر سلام مذکرہ ہے اسی میثاق کا اور تازہ کرنا ہے خدا کے سامنے اس عہد کو تاکہ وہ تعجیل کرے اپنے وعدے کے پورا کرنے میں۔

توضیح۔ مذکورہ بالا امور جو بیان کیے گئے ہیں ان کا تعلق ظہور قائم آل محمد سے ہے۔

٤٠ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ، وَخَلِيلِكَ وَنَجِيِّكَ، الْمُدَبِّرِ لِأَمْرِكَ.

۴۰۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خداوندا رحمت نازل کر محمدؐ پر جو تیرے برگزیدہ ہیں تیرے خلیل ہیں تیرے نجیب ہیں اور تیرے امر کے مدبر ہیں۔

النَّهْيِ عَنِ الْإِشْرافِ عَلى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُثَنَّى الْخَطِيبِ قالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ وَسَقْفُ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُشْرِفُ عَلَى الْقَبْرِ قَدْ سَقَطَ وَالْفَعَلَةُ يَصْعَدُونَ وَيَنْزِلُونَ وَنَحْنُ جَماعَةٌ، فَقُلْتُ لِأَصْحابِنا: مَنْ مِنْكُمْ لَهُ مَوْعِدٌ يَدْخُلُ عَلى أَبِي عَبْدِ اللهِ ؑ اللَّيْلَةَ؟ فَقالَ مِهْرانُ بْنُ أَبِي نَصْرٍ: أَنا، وَقالَ إِسْماعِيلُ بْنُ عَمّارٍ الصَّيْرَفِيُّ: أَنا، فَقُلْنا لَهُما: سَلاهُ لَنا عَنِ الصُّعُودِ لِنُشْرِفَ عَلى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمّا كانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيناهُما، فَاجْتَمَعْنا جَمِيعاً، فَقالَ إِسْماعِيلُ: قَدْ سَأَلْناهُ لَكُمْ عَمّا ذَكَرْتُمْ، فَقالَ: ما أُحِبُّ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَعْلُوَ فَوْقَهُ وَلا آمَنُهُ أَنْ يَرى شَيْئاً يَذْهَبُ مِنْهُ بَصَرُهُ أَوْ يَراهُ قائِماً يُصَلِّي أَوْ يَراهُ مَعَ بَعْضِ أَزْواجِهِ ﷺ.

بلندی پر سے قبر نبی صلعم کو دیکھنے کی ممانعت

۱۔ جعفر بن مثنیٰ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں تھا مسجد نبوی کی چھت جس سے قبر نبی صلعم نظر آتی تھی۔ گر گئی تھی کام کرنے والے اوپر چڑھتے تھے اور اترتے تھے (بغرض تعمیر) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ تم میں کون ایسا ہے جس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ملنے کا وعدہ کیا ہو۔ مہران نے کہا میں ہوں، اسماعیل نے کہا میں ہوں۔ میں نے ان دونوں سے کہا۔ ہماری طرف سے ایک سوال حضرت سے کرو کہ آیا قبر نبی صلعم سے بلند ہو کر اسے دیکھنا درست ہے۔ وہ لوگ گئے دوسرے روز جب ہم پھر جمع ہوئے تو اسماعیل نے کہا۔ ہم نے تمہارا مسئلہ دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ حضرت سے اونچے ہو کر اس چیز کو دیکھو جس سے بینائی جاتی رہے یا وہ حضرت کو اس حال میں دیکھے کہ تنہا کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں یا اپنی کسی بی بی کے پاس ہوں

توضیح، مراۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی جعفر بن مثنیٰ اصحاب امام رضا علیہ السلام سے ہیں انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ نہیں دیکھا۔ دوسرے علماء امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء اور آئمہ علیہم السلام مرنے کے بعد زندہ تو ضرور ہیں لیکن ایسی زندگی وہ نہیں ہوتی، جیسی مرنے سے پہلے ہوتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے سوائے کسی خاص ضرورت کے قبر سے اونچا ہونا اور بلندی سے اس کو دیکھنا جائز نہیں۔

ایک سو گیارہواں باب

ذکر مولد امیر المومنین علیہ السلام

٭(بَابُ) ۱۱۱

مَوْلِدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ

وُلِدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ بِثَلَاثِينَ سَنَةً وَقُتِلَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِتِسْعٍ بَقِينَ مِنْهُ لَيْلَةَ الْأَحَدِ سَنَةَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ سَنَةً ، بَقِيَ بَعْدَ قَبْضِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ثَلَاثِينَ سَنَةً وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ هُوَ أَوَّلُ هَاشِمِيٍّ وَلَدَهُ هَاشِمٌ مَرَّتَيْنِ.

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْفَارِسِيِّ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ

الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ جَاءَتْ إِلَى أَبِي طَالِبٍ لِتُبَشِّرَهُ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ أَبُوطَالِبٍ : اصْبِرِي سَبْتاً أُبَشِّرْكِ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّبُوَّةَ ، وَ قَالَ : السَّبْتُ ثَلَاثُونَ سَنَةً وَ كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثَلَاثُونَ سَنَةً

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ۳۰ عام الفیل میں پیدا ہوئے اور قتل ہوئے ماہِ رمضان کی ۲۱ تاریخ روزِ یکشنبہ ۴۰ھ میں جبکہ آپ ۶۳ سال کے تھے۔ رسول اللہ کے بعد ۳۰ سال تک زندہ رہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں وہ سب سے پہلے ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے۔

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فاطمہ بنت اسد رسول خدا کی خوشخبری لے کر حضرت ابوطالب کے پاس آئیں، ابوطالب نے کہا صبر کرو، ایک سبت میں تم کو خوشخبری دوں گا۔ ایسے ہی مولود کی سوائے منصبِ نبوت کے اور فرمایا سبت ۳۰ سال کا ہوتا ہے اور حضرت رسولِ خدا اور امیرالمومنین کی عمر میں تیس سال کا فرق ہے۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ أُمَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا وَكَانَتْ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً كَمَا وُلِدُوا ، فَقَالَتْ : وَاسَوْأَتَاهْ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : فَإِنِّي أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَبْعَثَكِ كَاسِيَةً ، وَسَمِعَتْهُ يَذْكُرُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ ، فَقَالَتْ : وَاضَعْفَاهْ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : فَإِنِّي أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَكْفِيَكِ ذٰلِكَ ،

وَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْماً : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَتِي هٰذِهِ ، فَقَالَ لَهَا : إِنْ فَعَلْتِ أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْواً مِنْكِ مِنَ النَّارِ ، فَلَمَّا مَرِضَتْ أَوْصَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمَرَتْ أَنْ يُعْتِقَ خَادِمَهَا ، وَاعْتَقَلَ لِسَانُهَا فَجَعَلَتْ تُومِي إِلَى رَسُولِ اللهِ إِيمَاءً فَقَبِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَصِيَّتَهَا ، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ قَاعِدٌ إِذْ أَتَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ : مَاتَتْ أُمِّي فَاطِمَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : وَأُمِّي وَاللهِ ، وَقَامَ مُسْرِعاً حَتَّى دَخَلَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَبَكَى ، ثُمَّ أَمَرَ النِّسَاءَ أَنْ يُغَسِّلْنَهَا وَ قَالَ صلى الله عليه وآله : إِذَا فَرَغْتُنَّ فَلَا تُحْدِثْنَ شَيْئاً حَتَّى تُعْلِمْنَنِي ، فَلَمَّا فَرَغْنَ أَعْلَمْنَهُ بِذٰلِكَ ، فَأَعْطَاهُنَّ أَحَدَ

قَميصَهُ الَّذي يَلي جَسَدَهُ وَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُكَفِّنَّها فيهِ وَ قالَ لِلْمُسْلِمينَ : إذا رَأَيْتُمُوني قَدْ فَعَلْتُ شَيْئاً لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَسَلُوني لِمَ فَعَلْتُهُ . فَلَمّا فَرَغْنَ مِنْ غُسْلِها وَ كَفْنِها دَخَلَ ﷺ فَحَمَلَ جَنازَتَها عَلىٰ عاتِقِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنازَتِها حَتّىٰ أَوْرَدَها قَبْرَها ، ثُمَّ وَضَعَها وَدَخَلَ الْقَبْرَ فَاضْطَجَعَ فيهِ ، ثُمَّ قامَ فَأَخَذَها عَلىٰ يَدَيْهِ حَتّىٰ وَضَعَها فِي الْقَبْرِ ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَيْها طَويلاً يُناجيها وَ يَقولُ لَها : ابْنُكِ ، ابْنُكِ [ابْنُكِ] ثُمَّ خَرَجَ وَسَوّىٰ عَلَيْها ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلىٰ قَبْرِها فَسَمِعُوهُ يَقولُ : لا إلٰهَ إلَّا اللهُ . اَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْتَوْدِعُها إِيّاكَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقالَ لَهُ الْمُسْلِمونَ : إِنّا رَأَيْناكَ فَعَلْتَ أَشْياءَ لَمْ تَفْعَلْها قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَقالَ : الْيَوْمَ فَقَدْتُ بِرَّ أَبي طالِبٍ ، إِنْ كانَتْ لَيَكونُ عِنْدَها الشَّيْءُ فَتُؤْثِرُني بِهِ عَلىٰ نَفْسِها وَ وَلَدِها وَإِنّي ذَكَرْتُ الْقِيامَةَ وَأَنَّ النّاسَ يُحْشَرونَ عُراةً ، فَقالَتْ : وا سَوْأَتاهْ ، فَضَمِنْتُ لَها أَنْ يَبْعَثَها اللهُ كاسِيَةً وَذَكَرْتُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ فَقالَتْ : وا ضَعْفاهْ ، فَضَمِنْتُ لَها أَنْ يَكْفِيَها اللهُ ذٰلِكَ ، فَكَفَّنْتُها بِقَميصي وَاضْطَجَعْتُ في قَبْرِها لِذٰلِكَ وَ انْكَبَبْتُ عَلَيْها ، فَلَقَّنْتُها ما تُسْأَلُ عَنْهُ ، فَإِنَّها سُئِلَتْ عَنْ رَبِّها فَقالَتْ ، وَسُئِلَتْ عَنْ رَسولِها فَأَجابَتْ وَسُئِلَتْ عَنْ وَلِيِّها وَ إِمامِها فَارْتُجَّ عَلَيْها ، فَقُلْتُ : اِبْنُكِ اِبْنُكِ [اِبْنُكِ] .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنینؑ وہ پہلی بی بی ہیں جنھوں نے پاپیادہ مکہ سے مدینہ تک رسولؐ کی طرف ہجرت کی اور وہ رسول اللہؐ پر سب سے زیادہ مہربان تھیں انھوں نے رسولِ خدا سے سنا کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ محشور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے، انھوں نے کہا۔ ہائے کیسی رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں آسیہ کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسولؐ سے انھوں نے تنگی قبر کا حال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا غم نہ کرو میں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہ سے کہا میں اپنی اس کنیز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے بدلے تمہارے ہر عضو کو نارِ جہنم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئیں تو رسولؐ اللہ کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے وصی کی حیثیت سے خادمہ کو آزاد کردیں اتنا کہہ کر زبان بند ہوگئی۔ پھر رسولؐ کو اشارے سے بتاتی رہیں رسولؐ اللہ نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المومنینؑ روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں فاطمہ کا انتقال ہوگیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے اٹھ کر وہاں پہنچے، ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انھوں نے بتایا۔ حضرتؐ نے ان کو اپنی وہ

قمیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متصل رہتی تھی اور حکم دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا۔ جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرتؐ آئے اور جنازہ اپنے کندھے پر اٹھایا۔

آپؐ برابر جنازہ اٹھائے چلے آرہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے، پھر فرمایا تمھارا بیٹا، تمھارا بیٹا، تمھارا بیٹا، پھر قبر سے نکل آئے اور قبر بند کر دی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، خداوندا میں نے ان کو تیرے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا۔ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ فرمایا۔ آج میں نے ابو طالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسوائی۔ میں ضامن ہوا اس کا کہ خدا ان کو آسیہ کی طرح محشور کرے گا۔ انھوں نے قبر کی تنگی کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ ہائے ضعیف میں ضامن ہوا اس کا کہ اللہ اس سے بچائے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی۔ ان سوالات کے جواب کی جو ان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال رسول کے متعلق کیا۔ انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال کیا ولی و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں۔ میں نے کہا وہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

٣ ــ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَمَّا وُلِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فُتِحَ لِآمِنَةَ بَيَاضُ فَارِسَ وَقُصُورُ الشَّامِ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ضَاحِكَةً مُسْتَبْشِرَةً . فَأَعْلَمَتْهُ مَا قَالَتْ آمِنَةُ ، فَقَالَ لَهَا أَبُوطَالِبٍ : وَتَتَعَجَّبِينَ مِنْ هٰذَا ، إِنَّكِ تَحْبَلِينَ وَتَلِدِينَ بِوَصِيِّهِ وَوَزِيرِهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ کو نظر آنے لگے ایران اور شام کے محلات فاطمہ بنتِ اسد والدہ امیرالمومنینؑ ابو طالبؑ کے پاس آئیں ہنستی ہوئی اور بشارت دیتی ہوئی اور جو کچھ آمنہ سے سنا تھا۔ اس کو بیان کیا۔ ابو طالبؑ نے ان سے کہا تم اس سے تعجب کرتی ہو تم حاملہ ہوا ور پیدا ہوگا تم سے ان کا وصی اور وزیر۔

٤ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ صَفْوَانَ صَاحِبِ

وَقَوِي بِكَ الْإِسْلَامُ، فَظَهَرَ أَمْرُ اللهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَثَبَتَ بِكَ الْإِسْلَامُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَسَبَقْتَ سَبْقاً بَعِيداً وَأَتْعَبْتَ مَنْ بَعْدَكَ تَعَباً شَدِيداً، فَجَلَلْتَ عَنِ الْبُكَاءِ وَعَظُمَتْ رَزِيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ وَهَدَّتْ مُصِيبَتُكَ الْأَنَامَ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، رَضِينَا عَنِ اللهِ قَضَاهُ وَسَلَّمْنَا لِلّٰهِ أَمْرَهُ[۲]، فَوَاللهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بِمِثْلِكَ أَبَداً، كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ كَهْفاً وَحِصْناً وَقُنَّةً رَاسِياً وَعَلَى الْكَافِرِينَ غِلْظَةً وَغَيْظاً، فَأَلْحَقَكَ اللهُ بِنَبِيِّهِ وَلَا أَحْرَمَنَا أَجْرَكَ وَلَا أَضَلَّنَا بَعْدَكَ وَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى انْقَضَى كَلَامُهُ وَبَكَى وَبَكَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ طَلَبُوهُ فَلَمْ يُصَادِفُوهُ.

۴۔ صفوان صحابیٔ رسولؐ نے بیان کیا کہ جس روز امیرالمومنینؑ کا انتقال ہوا۔ وہ مقام فرطِ گریہ سے ہلنے لگا۔ اور لوگ اسی طرح پریشان تھے جیسے رسول اللہؐ کی وفات کے دن، ناگاہ ایک شخص روتا ہوا آیا اور جلدی سے آیا اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا آیا پھر کہنے لگا آج خلافتِ نبویہ قطع ہوگئی (یعنی تاظہور امام مہدی اب حکومت جہاں ہوگی) اور لوگ علمی مسائل کے لیے انہی کی طرف رجوع کریں گے) پھر وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جہاں امیرالمومنینؑ تھے اور کہنے لگا۔ اے ابوالحسنؑ اللہ آپؑ پر رحم کرے آپؑ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ان میں سب سے زیادہ پُرخلوص ایمان والے اور یقین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور بزرگ تر اور روئے تحمل وتعب اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے اور تمام اصحاب میں سب سے زیادہ امین اور از روئے مناقب افضل اور سبقت الی الخیر میں سب سے زیادہ اکرم

اور از روئے درجہ سب سے اعلیٰ اور از روئے قرابتِ رسولؐ سب سے زیادہ نزدیک اور طریقۂ کار میں اور عادات و خصائل میں اور عمل میں سب سے زیادہ مشابہ اور منزلت میں شریف تر اور بزرگ تر اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور رسولؐ اور مسلمانوں کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو، جب اصحاب نے کمزوری دکھائی تو آپؑ قوی رہے اور جب ان میں سستی آئی تو آپؑ چست رہے جب وہ ڈھیلے پڑے تو آپؑ اٹھ کھڑے ہوئے اور جب اصحاب نے طریقۂ رسولؐ ترک کیا تو آپ اس پر قائم رہے۔

آپؑ رسولؐ کے خلیفۂ برحق ہیں آپؑ نے (مصلحتِ دینی پر نظر رکھتے ہوئے) امرِ خلافت میں نزاع نہ کیا اور باوجود منافقوں کے خواہش کے اور کافروں کے غیظ وغضب، حاسدوں کی ناپسندیدگی اور فاسقوں کی حقارت کے آپؑ نے عاجزی اور فروتنی کا اظہار نہ کیا۔ جب لوگ امرِ دین کی بجا آوری میں سست پڑ گئے تھے آپؑ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہو گئے جب کہ دوسروں نے پردہ پوشی کی تو آپؑ نورِ خدا کی روشنی میں چلے، جب کہ اور لوگ اپنی جگہ سے ہلتے نہ تھے جنھوں نے آپؑ کا اتباع کیا۔ انھوں نے ہدایت پائی، آپؑ مجلس رسولؐ میں سب سے زیادہ دھیمی آواز میں بولتے تھے اور از روئے اطاعتِ رسولؐ سب سے زیادہ بلند

درجہ پر تھے اور کم کلام کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ درست بولنے والے تھے اور بہترین رائے والے تھے اور از روئے قلب سب سے زیادہ بہادر تھے اور از روئے یقین سب سے زیادہ مضبوط اور عملاً سب سے زیادہ بہتر، امور دین کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ واللہ آپ دین کے یعسوب (سردار) تھے اول بھی آخر بھی۔ اول اس وقت جب لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور آخر اس وقت جب کہ لوگوں کے پائے عمل سست پڑ گئے تھے۔

آپ مومنوں کے لیے مہربان باپ تھے جب کہ وہ آپ کے لیے مثل عیال بن گئے آپ نے ان کے اس بوجھ کو اٹھا لیا جس کے اٹھانے میں وہ کمزور ثابت ہو چکے تھے اور جو چیزیں مومنین چھوڑ بیٹھے تھے۔ آپ نے اُن کی حفاظت کی اور نگاہ رکھا ان امور کو جو انھوں نے مہمل بنا دیئے تھے اور روکا مومنین کو جب وہ جمع ہوئے (قتل عثمان پر) اور آپ بلند طبع رہے جب کہ انھوں نے جزع کی (الزام قتل عثمان میں) اور صبر سے کام لیا۔ جب کہ انھوں نے جلدی کی (قبولِ خلافت میں) اور معلوم کر لیا ان کینوں کو جو (اہلِ شام) رکھتے تھے اور مومنوں نے پالیا آپ سے ان چیزوں کو جن کا انھیں گمان بھی نہ تھا (جنگ معاویہ) آپ کافروں کے لیے ایک سخت عذاب تھے اور مومنوں کے لیے محفوظ قلعہ، آپ نے آئمہ ضلالت کی نعمتوں کو خاک میں ملا دیا اور امامت کی بخششوں کو کامیاب بنا دیا اور حاصل کیا ان چیزوں کو جن کی طرف سبقت کرتے ہیں اور فضائلِ امامت کو برقرار رکھا اور آپ کی دلیلِ امامت میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپ کی بصیرت میں کمزوری پیدا نہ ہوئی اور دشمن کے مقابل نفس کو گرنے نہ دیا۔

آپ مثل اس پہاڑ کے تھے جس کو سخت سے سخت آندھی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا اپنی صحبت میں اور جو کچھ آپ کے ہاتھ میں تھا اس میں لوگوں کے امین تھے اور رسولؐ نے فرمایا اگرچہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے۔ مگر امرِ خدا میں قوی تھے اپنی ذات میں فروتنی کرنے والے لیکن پیشِ خدا بڑے مرتبہ والے روئے زمین پر مومنین کے لیے جلیل القدر، کوئی آپ کی ذات میں عیب نہیں لگا سکتا تھا اور نہ آپ کے بارے میں غمازی کر سکتا تھا اور نہ گناہ کی آپ سے طمع رکھ سکتا تھا اور نہ کوئی چاپلوسی کر سکتا تھا۔

اور ضعیف و ذلیل آپ کے نزدیک قوی و عزیز رہے آپ قوی سے اس کا حق لینے والے ہیں اور قوی و عزیز آپ کے نزدیک ضعیف و ذلیل ہے۔ آپ کمزور کا حق اس سے دلانے والے ہیں اس معاملے میں عزیز و غیر دونوں آپ کے لیے برابر ہیں آپ کی شان حق و صدق اور نرمی ہے، آپ کا قول حکم صحیح اور حتمی ہے۔ آپ کا امر حلم اور حزم کے ساتھ ہے جو کچھ آپ کریں۔ آپ صحیح راستہ پر چلنے والے ہیں اور ہر مشکل کام آپ کے لیے آسان ہے

آپ نے فتنہ کی آگ بجھائی اور امورِ دین کو اعتدالی حالت پر رکھا۔ آپ کی وجہ سے اسلام قوی ہوا۔ اور باوجود کافروں کی ناپسندیدگی کے امرِ خدا ظاہر ہوا اور اسلام اور مومنین اپنی جگہ پر قائم رہے اور آپ نے بہت نمایاں سبقت حاصل کی اور آپ کے بعد آپ کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے اور آپ کی شان اس سے

بہت بلند ہے کہ صرف رونے پر اکتفا کی جائے آپؐ کی موت سے نہ صرف زمین والے بلکہ اہلِ آسمان بھی اندوہناک ہیں اور آپؐ کی موت نے لوگوں کو بُری طرح شکستہ دل کیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کی قضا و قدر پر راضی ہیں اور ہم نے اس امر کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ خدا کی قسم آپ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں آئی، آپؐ مومنوں کے لیئے جائے پناہ اور مضبوط قلعہ تھے اور ایک مضبوط آزمائش تھے اور کافروں کے لیئے سختی اور غضب، خدا نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا اور خدا ہم کو آپؐ کی مصیبت پر رونے کے اجر سے محروم نہ کرے۔ جب اس کا کلام ختم ہوا تو وہ رو دیا اور تمام اصحاب رسولؐ روئے، اس کے بعد لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر پتہ ہی نہ چلا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوانَ الْجَمّالِ قالَ: كُنْتُ أَنَا وَعامِرٌ وَعَبْدُاللهِ بْنِ جذاعَةَ الأَزْدِيُّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: فَقالَ لَهُ عامِرٌ: جُعِلْتُ فِداكَ إِنَّ النّاسَ يَزْعَمُونَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام دُفِنَ بِالرَّحْبَةِ؟ قالَ: لا، قالَ: فَأَيْنَ دُفِنَ؟ قالَ: إِنَّهُ لَمّا ماتَ احْتَمَلَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَأَتى بِهِ ظَهْرَ الْكُوفَةِ قَرِيباً مِنَ النَّجَفِ يُسْرَةً عَنِ الْغَرِيِّ يُمْنَةً عَنِ الْحِيرَةِ، فَدَفَنَهُ بَيْنَ ذَكَواتٍ بِيضٍ. قالَ: فَلَمّا كانَ بَعْدُ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَوْضِعِ، فَتَوَهَّمْتُ مَوْضِعاً مِنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقالَ لِي: أَصَبْتَ رَحِمَكَ اللهُ ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ.

٥۔ راوی کہتا ہے کہ عامر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ امیر المومنین مقام رُحبہ (کوفہ کا ایک محلّہ) میں دفن کیئے گئے ہیں، فرمایا نہیں، اس نے کہا پھر کہاں، فرمایا جب حضرت کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ جنازہ کو لے کر کوفہ کے بلند مقام پر آئے جو نجف (دریا کا کنارہ) کے قریب تھا غزی اس کے بائیں طرف اور حیرہ داہنی طرف تھا۔ پس دفن کیا۔ سفید پاک پتھروں کے درمیان، اس گفتگو کے بعد عامر کہتا ہے۔ میں اس جگہ گیا اور جو نشان بنایا تھا اس سے پتہ لگا لیا۔ جب حضرت کے پاس آیا تو حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا، تم ٹھیک پہنچے اللہ تم پر رحم کرے۔ تین بار فرمایا۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ قالَ: أَتانِي عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ فَقالَ لِيَ: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُ مَعَهُ، فَمَضَيْنا حَتّى أَتَيْنا مَنْزِلَ حَفْصٍ الْكُناسِيِّ فَاسْتَخْرَجْتُهُ فَرَكِبَ مَعَنا، ثُمَّ مَضَيْنا حَتّى أَتَيْنَا الْغَرِيَّ فَانْتَهَيْنا إِلى قَبْرٍ، فَقالَ: انْزِلُوا هذا قَبْرُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْنا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ فَقالَ: أَتَيْتُهُ مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام حَيْثُ كانَ بِالْحِيرَةِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَخَبَّرَنِي أَنَّهُ قَبْرُهُ.

۶۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میرے پاس عمر بن یزید آیا اور مجھ سے کہا سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو کر اس کے ساتھ چلا۔ ہم حفص کناسی کے مکان پر آئے میں نے اس سے ساتھ چلنے کی خواہش کی، وہ ہمارے ساتھ چلا۔ جب ہم مقام غری تک پہنچے۔ تو ایک قبر کے پاس جا کر رُک کے اس نے کہا سواری سے اُترو۔ یہ قبر امیر المومنینؑ ہے۔ ہم نے کہا تم نے کیسے جانا۔ اس نے کہا جب حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام حیرہ میں مقیم تھے تو میں کئی بار یہاں آیا اور حضرت نے مجھے بتایا کہ یہ قبر امیر المومنینؑ ہے۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عِيسىٰ شَلْقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَهُ خُؤُولَةٌ فِي بَنِي مَخْزُومٍ وَإِنَّ شَابّاً مِنْهُمْ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا خَالِي إِنَّ أَخِي مَاتَ وَقَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ حُزْناً شَدِيداً، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: تَشْتَهِي أَنْ تَرَاهُ؟ قَالَ: بَلىٰ، قَالَ: فَأَرِنِي قَبْرَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَمَعَهُ بُرْدَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُتَّزِراً بِهَا، فَلَمَّا انْتَهىٰ إِلَى الْقَبْرِ تَلَمْلَمَتْ شَفَتَاهُ ثُمَّ رَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِلِسَانِ الْفُرْسِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَلَمْ تَمُتْ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ؟!! قَالَ: بَلىٰ وَلٰكِنَّا مِتْنَا عَلىٰ سُنَّةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَانْقَلَبَتْ أَلْسِنَتُنَا.

۷۔ عیسیٰ بن شلقان راوی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سُنا کہ امیر المومنین علیہ السلام کے کچھ ماموں بنی مخزوم میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس کی موت نے مجھے سخت صدمہ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا بے شک، فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، پھر حضرت چلے اور چادر رسول لپیٹے ہوئے تھے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور قبر پر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور بزبانِ فارسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب نہ تھے؟ اس نے کہا تھے تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَاللهَ وَأَثْنىٰ عَلَيْهِ وَصَلّىٰ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ إِنَّهُ كَانَ لَصَاحِبُ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، عَنْ يَمِينِهِ جَبْرَئِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ، لَا يَنْثَنِي حَتّىٰ يَفْتَحَ اللهُ لَهُ وَاللهِ مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا حَمْرَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ عَنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِماً لِأَهْلِهِ. وَاللهِ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسىٰ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَاللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِعِيسىٰ

ابن مریم واللیلۃ التی نزل فیہا القرآن۔

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امیرالمومنین علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو امام حسن علیہ السلام مسجد کوفہ میں آئے اور خدا کی حمد و ثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو! اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ اولین نے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحب رایت رسول تھے ان کے داہنی طرف جبرئیل رہتے تھے اور بائیں طرف میکائیل، جب تک فتح نہ ہوتی وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی چھوڑی ہے نہ سونا، سوائے ان ستر درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچا رکھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کنیز خریدیں، واللہ امیرالمومنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وصی موسیٰ یوشع بن نون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت عیسیٰ کا رفع ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَمَّا غُسِّلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام نُودُوا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ كُفِيتُمْ مُؤَخَّرَهُ وَإِنْ أَخَذْتُمْ مُؤَخَّرَهُ كُفِيتُمْ مُقَدَّمَهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیرالمومنین علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لوگے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر موخر جنازہ کو لوگے تو مقدم جنازہ خود چلے گا

۱۰ ۔ عَبْدُاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وُلِدَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَ تُوُفِّيَتْ وَلَهَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْماً

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فاطمہ بنت محمد بعثت رسول کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں اور اٹھارہ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱ ۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ(۲) حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَرَكُوهَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَّانَةِ حَتَّى مَرُّوا بِهِ إِلَى الْغَرِيِّ فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَانْصَرَفُوا .

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیرالمومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ، امام حسینؑ

اور دو اور شخص (ملائکہ) جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا پھر زمین بلند کی طرف آئے اور مقام غری تک پہنچے۔ یہاں دفن کر کے واپس آئے۔

ایک سو بارہواں باب

ذکر مولد جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا

(بَابُ) ۱۱۲

مَوْلِدِ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَعَلَىٰ بَعْلِهَا السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوُفِّيَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَهَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ خَمْسَةٌ وَ سَبْعُونَ يَوْماً و بَقِيَتْ بَعْدَ أَبِيهَا ﷺ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً.

جناب فاطمہ علیہا السلام بعثت رسولؐ سے ۵ برس بعد پیدا ہوئیں اور ۱۸ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی اور آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَىٰ أَبِيهَا وَكَانَ يَأْتِيهَا جَبْرَئِيلُ فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَىٰ أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْتُبُ ذٰلِكَ.

ا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اور باپ کے غم میں بے حد ملول و محزون تھیں جبرئیل آکر تسلی و دلاسا دیتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور باپ کے حالات بتاتے اور ان کے مقام کی خبر دیتے اور آگاہ کرتے ان واقعات سے جو ان کی اولاد کو ان کے بعد پیش آنے والے تھے علی علیہ السلام اسے لکھ لیتے تھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ صِدِّيقَةٌ شَهِيدَةٌ وَ إِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمِثْنَ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فاطمہ علیہا السلام صدیقہ اور شہیدہ ہیں اور بنات الانبیاء کو حیض نہیں آتا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ رَفَعَهُ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهُرْمُزَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ دَفَنَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرّاً وَعَفَا عَلَى مَوْضِعِ قَبْرِهَا، ثُمَّ قَامَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَنِّي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ عَنِ ابْنَتِكَ وَزَائِرَتِكَ وَالْبَائِتَةِ فِي الثَّرَى بِبُقْعَتِكَ وَالْمُخْتَارِ اللهُ لَهَا سُرْعَةَ اللَّحَاقِ بِكَ، قَلَّ يَا رَسُولَ اللهِ عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي وَعَفَا عَنْ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ تَجَلُّدِي، إِلَّا أَنَّ لِي فِي التَّأَسِّي بِسُنَّتِكَ فِي فُرْقَتِكَ مَوْضِعَ تَعَزٍّ، فَلَقَدْ وَسَّدْتُكَ فِي مَلْحُودَةِ قَبْرِكَ وَفَاضَتْ نَفْسُكَ بَيْنَ نَحْرِي وَصَدْرِي، بَلَى وَفِي كِتَابِ اللهِ [لِي] أَنْعَمُ الْقَبُولِ، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قَدِ اسْتُرْجِعَتِ الْوَدِيعَةُ وَأُخِذَتِ الرَّهِينَةُ وَأُخْلِسَتِ الزَّهْرَاءُ، فَمَا أَقْبَحَ الْخَضْرَاءَ وَالْغَبْرَاءَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَمَّا حُزْنِي فَسَرْمَدٌ وَأَمَّا لَيْلِي فَمُسَهَّدٌ وَهَمٌّ لَا يَبْرَحُ مِنْ قَلْبِي أَوْ يَخْتَارَ اللهُ لِي دَارَكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا مُقِيمٌ، كَمَدٌ مُقَيِّحٌ وَهَمٌّ مُهَيِّجٌ سَرْعَانَ مَا فَرَّقَ بَيْنَنَا وَإِلَى اللهِ أَشْكُو وَسَتُنْبِئُكَ ابْنَتُكَ بِتَظَافُرِ أُمَّتِكَ عَلَى هَضْمِهَا فَأَحْفِهَا السُّؤَالَ وَاسْتَخْبِرْهَا الْحَالَ، فَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَلِجٍ بِصَدْرِهَا لَمْ تَجِدْ إِلَى بَثِّهِ سَبِيلاً وَسَتَقُولُ وَيَحْكُمُ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا قَالٍ وَلَا سَئِمٍ. فَإِنْ أَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَإِنْ أُقِمْ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللهُ الصَّابِرِينَ، وَاهاً وَاهاً وَالصَّبْرُ أَيْمَنُ وَأَجْمَلُ وَلَوْلَا غَلَبَةُ الْمُسْتَوْلِينَ لَجَعَلْتُ الْمُقَامَ وَاللَّبْثَ لِزَاماً مَعْكُوفاً وَلَأَعْوَلْتُ إِعْوَالَ الثَّكْلَى عَلَى جَلِيلِ الرَّزِيَّةِ، فَبِعَيْنِ اللهِ تُدْفَنُ ابْنَتُكَ سِرّاً وَتُهْضَمُ حَقَّهَا وَتُمْنَعُ إِرْثَهَا وَلَمْ يَتَبَاعَدِ الْعَهْدُ وَلَمْ يَخْلَقْ مِنْكَ الذِّكْرُ وَإِلَى اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ الْمُشْتَكَى وَفِيكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنُ الْعَزَاءِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَيْهَا السَّلَامُ وَالرِّضْوَانُ.

۳۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ جب جناب فاطمہ کا انتقال ہوا تو امیر المومنینؑ نے پوشیدہ طور پر دفن کیا اور نشان قبر کو مٹا دیا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ پھر اپنا منہ قبر رسولؐ کی طرف کر کے فرمایا السلام علیک یا رسولؐ اللہ، یہ سلام میری طرف سے اور آپ کی بیٹی اور زائرہ کی طرف سے جو آرام کر رہی ہیں۔ اپنی قبر میں جو آپ کی زمین ہے اور اللہ نے انتخاب کیا ان کا آپ سے سب سے جلد ملنے والوں میں۔

یا رسولؐ اللہ آپ کی پیاری بیٹی سیدہ نساء العالمین کے غم میں میرا صبر کمزور ثابت ہو رہا ہے۔ مگر یہ کہ آپ

کی تاسی کی آپؐ کی جدائی کے غم میں اور آپ کو مدفون لحد کرنے میں، کیسا صبر آزما وہ وقت تھا جب میں نے آپؐ کو لحد قبر میں رکھا اور جب کہ میرے سینے پر آپ کا دم نکلا ہاں کتابِ خدا میرے لئے باعثِ قبول صبر ہے انا للہ و انا الیہ راجعون امانت مجھ سے واپس لے لی گئی اور جو چیز گرد تھی وہ واپس لے لی گئی، فاطمہ زہرا کو مجھ سے اُچک لیا گیا۔ اے رسول اللہ اب یہ آسمان و زمین میرے لئے کتنے بُرے ہو گئے میرا یہ حزن دائمی ہے اور میری رات بیدار رکھنے والی ہے اور یہ وہ غم ہے جو میرے دل سے دور ہونے والا نہیں یہاں تک کہ خدا مجھے اس گھر میں پہنچا دے جہاں آپ مقیم ہیں یہ وہ ملال ہے جو دمبدم بے تاب کرنے والا ہے اور پے در پے ابھرنے والا ہے کتنے جلد ہمارے درمیان جدائی ہو گئی میں اپنے غم کی شکایت اپنے اللہ سے کرتا ہوں آپؐ کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ آپؐ کی امت نے ان پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دوسرے کی مدد کی آپؐ ان سے سوال کریں وہ سب بتائیں گی مدان کے دل میں غم کی وہ سوزش ہے جو کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتی اور ان کو اپنے غم کو دل سے ہٹانے میں کوئی صورت نظر نہ آئی آپ ان سے کہیں گے اور اللہ ہی حکم کرنے والا ہے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سلام رخصتی قبول ہو، یہ جدائی نہ کارہ کی سی ہے نہ ملول کی سی، اگر میں رو گردانی کروں تو یہ کسی ملال کی وجہ سے نہیں اور اگر ٹھہروں تو خدا نے جو صابروں سے وعدہ کیا ہے اس سے سوئے ظنی کی بنا پر نہیں، آہ آہ اس غم میں صبر ہی بہتر ہے اگر ظالموں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اسی جگہ رہتا اور میرا یہ قیام لازمی اور مستقل ہوتا، میں روتا زن پسر مردہ کے رونے کی طرح اس عظیم الشان مصیبت پر پس اللہ کی حفاظت میں میں آپؐ کی بیٹی کو دفن کرتا ہوں وہ بیٹی جس سے حق چھینا گیا جس کو میراثِ پدر نہ دی گئی جو عہد لوگوں نے کیا تھا اسے زیادہ زمانہ بھی نہ گزرا تھا وہ ذکر پرانا بھی نہ پڑا تھا یا رسول اللہ خدا کے سامنے میری شکایت ہے اور آپؐ کے سامنے اللہ آپؐ کو صبر دے۔ درود ہو آپ پر اور آپؐ کی بیٹی پر۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ غَسَّلَ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ـ وَكَأَنِّي اسْتَعْظَمْتُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ ـ فَقَالَ : كَأَنَّكَ ضِقْتَ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : قَدْ كَانَ ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ : لَا تَضِيقَنَّ فَإِنَّهَا صِدِّيقَةٌ وَلَمْ يَكُنْ يُغَسِّلُهَا إِلَّا الصِّدِّيقُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ لَمْ يُغَسِّلْهَا إِلَّا عِيسَىٰ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام پوچھا، جناب فاطمہ کو کس نے غسل دیا۔ فرمایا امیرالمومنین نے، حضرت کا یہ فرمانا مجھ پر گراں گزرا۔ فرمایا۔ جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو وہ صدیقہ تھیں، نہیں غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰؑ نے۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَا : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ مَا كَانَ أَخَذَتْ بِتَلَابِيبِ عُمَرَ فَجَذَبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ : أَمَا وَ اللهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَعَلِمْتَ أَنِّي سَأُقْسِمُ عَلَى اللهِ ثُمَّ أَجِدُهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ .

۵- فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب حضرتِ فاطمہ پر جو ظلم کرنا تھا کر چکے تو آپ نے عمر کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا - اے پسر خطاب خدا کی قسم اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ بے گناہوں پر مصیبت نازل ہو جائے گی اور قہر الٰہی میں وہ سبھی گھر جائیں گے تو میں ضرور بددعا کرتی اور خدا اسے جلد قبول کر لیتا۔

۶ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَوْحَى اللهُ إِلَى مَلَكٍ فَأَنْطَقَ بِهِ لِسَانَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَسَمَّاهَا فَاطِمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي فَطَمْتُكِ بِالْعِلْمِ وَ فَطَمْتُكِ مِنَ الطَّمْثِ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَ اللهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللهُ بِالْعِلْمِ وَعَنِ الطَّمْثِ فِي الْمِيثَاقِ .

۶- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب فاطمہ پیدا ہوئیں تو خدا نے ایک فرشتے کو وحی کی - اس نے حضرتِ رسولِ خدا کی زبان پر جاری کیا کہ میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا - پھر خدا نے کہا میں نے تم کو علم کا جدا کرنے والا بنایا یعنی تمہاری ذریت میں علم ہمیشہ رہے گا اور ناپاکی سے دور رہیں گے - پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا - اللہ نے فاطمہ کے علم کو جدا کرنے والا بنایا یعنی تعلیم کرنے والا بنایا اور ناپاکی سے دور رہنے والا قرار دیا - یوم میثاق -

۷- وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ : يَا فَاطِمَةُ ! قُومِي فَأَخْرِجِي تِلْكَ الصَّحْفَةَ فَقَامَتْ فَأَخْرَجَتْ صَحْفَةً فِيهَا ثَرِيدٌ وَعُرَاقٌ يَفُورُ ، فَأَكَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْماً ، ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ رَأَتِ الْحُسَيْنَ مَعَهُ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا ؟ قَالَ : إِنَّا لَنَأْكُلُهُ مُنْذُ أَيَّامٍ ، فَأَتَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَاطِمَةَ ، فَقَالَتْ : يَا فَاطِمَةُ إِذَا كَانَ عِنْدَ أُمِّ أَيْمَنَ شَيْءٌ فَإِنَّمَا هُوَ لِفَاطِمَةَ وَ وُلْدِهَا وَ إِذَا كَانَ عِنْدَ فَاطِمَةَ شَيْءٌ فَلَيْسَ لِأُمِّ أَيْمَنَ مِنْهُ شَيْءٌ ؟ فَأَخْرَجَتْ لَهَا مِنْهُ فَأَكَلَتْ مِنْهُ أُمُّ أَيْمَنَ وَنَفِدَتِ الصَّحْفَةُ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَمَا لَوْلَا أَنَّكِ أَطْعَمْتِهَا لَأَكَلْتِ

مِنْهَا أَنْتِ وَ ذُرِّيَّتُكِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَالصَّحْفَةُ عِنْدَنَا يَخْرُجُ بِهَا قَائِمُنَا عليه السلام فِي زَمَانِهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرتِ رسولؐ خدا نے جناب فاطمہ سے کہا اٹھو اور لکڑی کا وہ بڑا کاسہ لاؤ وہ اٹھیں اور لے آئیں۔ اس میں ثرید (شوربہ میں روٹی چوری ہوئی) اور گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ گرم، پس حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اور فاطمہ اور حسنؑ وحسین علیہم السلام نے اس کو کھایا ۱۳ دن۔

اُمّ ایمن نے حضرت امام حسین کے پاس کچھ کھانا دیکھ کر کہا۔ آپ کے پاس یہ کہاں سے آیا۔

فرمایا ہم تو اسے کئی روز سے کھا رہے ہیں اُم ایمن یہ سن کر فاطمہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے فاطمہ جب اُم ایمن کے پاس کوئی چیز ہوتی تو فاطمہ اور ان کے بچے اس میں شریک ہیں اور جب فاطمہ کے پاس کچھ ہو تو اُم ایمن اس میں شریک نہیں۔ جناب فاطمہ نے اس میں سے نکال کر اُم ایمن کو دیا وہ انھوں نے کھا لیا۔ اس کے بعد وہ کھانا ختم ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم اسے نہ کھلاتیں تو یہ کھانا تم اور تمہاری اولاد قیامت تک کھاتی رہتی، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کاسہ ہمارے پاس ہے۔ ظہورِ قائم آل محمد کے وقت نکالا جائے گا

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله جَالِسٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ وَجْهاً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ لَمْ أَرَكَ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الصُّورَةِ ، قَالَ الْمَلَكُ لَسْتُ بِجَبْرَئِيلَ يَا مُحَمَّدُ بَعَثَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أُزَوِّجَ النُّورَ مِنَ النُّورِ. قَالَ : مَنْ مِمَّنْ ؟ قَالَ: فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ : فَلَمَّا وَلَّى الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كِتْفَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، عَلِيٌّ وَصِيُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مُنْذُ كَمْ كُتِبَ هٰذَا بَيْنَ كِتْفَيْكَ ؟ فَقَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ آدَمَ بِاثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ أَلْفَ عَامٍ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسولؐ اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے ۲۴ چہرے تھے رسولؐ اللہ نے فرمایا اے میرے حبیب میں آپ کو اس صورت میں کیوں دیکھ رہا ہوں فرشتے نے کہا۔ میں جبرئیل نہیں اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ نور کی ترویج نور سے کر دوں، فرمایا کس کی کس سے؟ اس نے کہا فاطمہؑ کی علیؑ سے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ فرشتہ پلٹا تو دونوں شانوں کے درمیان لکھا تھا۔ محمد رسولؐ اللہ علی وصیہ، حضرتِ رسولؐ اللہ نے فرمایا یہ کب سے تیرے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا خلقتِ آدم سے بائیس ہزار سال پہلے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ: دُفِنَتْ فِي بَيْتِهَا فَلَمَّا زَادَتْ بَنُو أُمَيَّةَ فِي الْمَسْجِدِ صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ.

۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَا كَانَ لَهَا كُفْوٌ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ کی قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ اپنے گھر میں دفن کی گئیں جب بنی امیہ (عمر بن عبدالعزیز) نے مسجد رسولؐ کی توسیع کی تو قبر مسجد میں آگئی۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقام قبر کے متعلق جو روایات ہیں ان میں صحیح روایت یہ ہے کہ جناب فاطمہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں۔ شیخ قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ جب تم روضۂ رسولؐ میں آؤ تو جناب فاطمہ کی زیارت کرو، کیونکہ ان کی قبر بھی وہیں ہے ہمارے علماء نے مواضع قبر میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ بقیع میں دفن ہوئیں، بعض نے کہا کہ روضۂ رسولؐ میں قبر ہے، بعض نے کہا　اپنے گھر میں دفن ہوئیں جب بنی امیہ نے مسجد رسولؐ کو بڑھایا تو ان کی قبر مسجد کا حصہ بن گئی۔ میرے نزدیک افضل صورت یہ ہے کہ دونوں جگہ زیارت پڑھی جائے۔ اس میں کوئی نقصان نہیں بلکہ اجر عظیم ہے اور بقیع میں دفن ہونے کی روایت صحیح نہیں، علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں قول اظہر یہی ہے کہ وہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں، میں نے بہت سی حدیثِ متواترہ اس کے متعلق بحار الانوار میں لکھ دی ہیں، صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری قبر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور میرا منبر جنت کے ایک حصہ میں ہے فاطمہ کی قبر رسولؐ کی قبر اور منبر کے درمیان ہے اور ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ان دونوں روایتوں میں جمع کی صورت یہ ہے کہ توسیع مسجد کے وقت حضرتِ فاطمہ کے گھر کا کچھ حصہ بھی اس میں آگیا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر خدا حضرتِ علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا، آدم سے لے کر قیامت تک۔

ایک سوتیرواں باب

ذکر مولد امام حسن علیہ السلام

(باب ۱۱۳)

مَوْلِدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا

وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَةِ بَدْرٍ، سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ. وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمَضَى عليه السلام فِي شَهْرِ صَفَرٍ فِي آخِرِهِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ. وَمَضَى وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً وَأَشْهُرٍ. وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ عليه السلام الْوَفَاةُ بَكَى، فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ تَبْكِي وَ مَكَانُكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الَّذِي أَنْتَ بِهِ؛ وَقَدْ قَالَ فِيكَ مَا قَالَ؛ وَقَدْ حَجَجْتَ عِشْرِينَ حَجَّةً مَاشِياً وَقَدْ قَاسَمْتَ مَالَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى النَّعْلَ بِالنَّعْلِ؛ فَقَالَ: إِنَّمَا أَبْكِي لِخَصْلَتَيْنِ: لِهَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَ فِرَاقِ الْأَحِبَّةِ.

امام حسن علیہ السلام ماہ رمضان میں ۲ھ میں جو سالِ بدر ہے پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق ۳ھ میں اور ماہ صفر کے آخر میں (۲۸ صفر ۴۹ھ) رحلت فرمائی جب آپ کا سن مبارک ۴۷ سال چند ماہ تھا اور آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ روئے، کسی نے کہا، فرزند رسولؐ آپ کیوں روتے ہیں آپ کی منزلت پیشِ رسولؐ بہت بڑی ہے اور آپ کے متعلق رسول اللہ نے بہت کچھ کہا ہے آپ نے بیس حج پا پیادہ کیے ہیں اور تین بار راہِ خدا میں اپنا کل اثاثہ دے دیا ہے حتیٰ کہ جوتے تک، فرمایا کہ میں دو باتوں کی وجہ سے روتا ہوں اوّل اس واقعہ سے جو میری موت کا سبب ہو دوسرے احباب کے فراق سے۔

٢ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ [بْنِ مَهْزِيَارَ]

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام وَ هُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فِي عَامِ خَمْسِينَ ، عَاشَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وفات پائی امام حسن علیہ السلام نے جبکہ وہ ۴۷ سال کے تھے ۵۰ھ میں رسول اللہ کے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : إِنَّ جَعْدَةَ بِنْتَ أَشْعَثَ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ سَمَّتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام وَ سَمَّتْ مَوْلَاةً لَهُ ، فَأَمَّا مَوْلَاتُهُ فَقَاءَتِ السَّمَّ وَأَمَّا الْحَسَنُ فَاسْتَمْسَكَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ انْتَفَطَ بِهِ فَمَاتَ .

۳۔ ابوبکر حضرمی نے بیان کیا کہ جعدہ بنت اشعث نے امام حسن کو اور آپ کی ایک کنیز کو زہر دیا، کنیز نے تو قے کر دی لیکن امام علیہ السلام کے بطن میں وہ سرایت کر گیا جس سے جگر کے ٹکڑے ہو گئے اور آپ کا انتقال ہو گیا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ النَّهْدِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْكُنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فِي بَعْضِ عُمَرِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ الزُّبَيْرِ ، كَانَ يَقُولُ بِإِمَامَتِهِ ، فَنَزَلُوا فِي مَنْهَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ ، قَدْ يَبِسَ مِنَ الْعَطَشِ ، فَفُرِشَ لِلْحَسَنِ عليه السلام تَحْتَ نَخْلَةٍ وَفُرِشَ لِلزُّبَيْرِيِّ بِحِذَاهُ تَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ ـ وَرَفَعَ رَأْسَهُ ـ : لَوْ كَانَ فِي هٰذَا النَّخْلِ رُطَبٌ لَأَكَلْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : وَإِنَّكَ لَتَشْتَهِي الرُّطَبَ ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ : نَعَمْ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ ، فَاخْضَرَّتِ النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى حَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَ حَمَلَتْ رُطَباً ، فَقَالَ الْجَمَّالُ الَّذِي اكْتَرَوْا مِنْهُ : سِحْرٌ وَاللهِ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ عليه السلام : وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَلٰكِنْ دَعْوَةُ ابْنِ نَبِيٍّ مُسْتَجَابَةٌ ، قَالَ : فَصَعِدُوا إِلَى النَّخْلَةِ فَصَرَمُوا مَا كَانَ فِيهِ فَكَفَاهُمْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امام حسن علیہ السلام اپنی عمر کے کسی حصے میں گھر سے نکلے اور آپ کے ساتھ زبیر کا لڑکا تھا جو آپ کی امامت کا قائل و معتقد تھا۔ وہ دونوں ایک منزل پر اترے جو کہ مکہ و مدینہ کی منزلوں میں سے تھی ایک سوکھے درخت کے نیچے، زبیری بیٹھے، زبیری نے سر اٹھا کر درخت کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت میں پھل ہوتے تو ہم کھاتے، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہیں تازہ خرمے کھانے کی خواہش ہے۔ اس نے کہا ضرور، آپ نے آسمان

کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور کچھ ایسے کلمات کہے جن کو میں نہ سمجھا۔ پس درخت ہرا بھرا اپنی اصلی حالت پر ہو گیا۔ ہرے ہرے پتے نکل آئے اور اس میں رطب آ گئے۔ یہ دیکھ کر اس اونٹ والے نے جس کا اونٹ کرائے پر لیا تھا۔ کہا کہ یہ جادو ہے۔ امام حسن نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے۔ بلکہ یہ دعا ہے فرزند نبی کی جو قبول ہوئی ہے۔ پس لوگ درخت پر چڑھے اور خوشے کاٹ لیے اور سب نے ان کو شکم سیر ہو کر کھایا۔

٥ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلهِ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْأُخْرَى بِالْمَغْرِبِ عَلَيْهِمَا سُورٌ مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفُ أَلْفِ مِصْرَاعٍ وَفِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفِ لُغَةٍ، يَتَكَلَّمُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافِ لُغَةِ صَاحِبِهَا وَأَنَا أَعْرِفُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمَا عَلَيْهِمَا حُجَّةٌ غَيْرِي وَغَيْرُ الْحُسَيْنِ أَخِي.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسن نے فرمایا۔ خدا کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے۔ دوسرا مغرب میں، ان دونوں کے گرد شہر پناہ ہے لوہے کی۔ یعنے بہت مضبوط اور ان دونوں میں ہزار ہزار در ہیں اور ان میں ستر ہزار زبانیں بولنے والے ہیں ہر زبان دوسرے کے خلاف ہے اور میں جانتا ہوں ان سب زبانوں کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان پر حجت خدا سوائے میرے اور میرے بھائی حسینؑ کے اور کوئی نہیں۔

توضیح ۔ حدیث بالا میں جن دو شہروں کا ذکر ہے علامہ مجلسی مراۃ العقول میں ان کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ان سے مراد جابلقا اور جابلسا ہیں جن میں سے ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں قاموس میں ہے جا۔ مغرب میں ایک شہر ہے جس کے بعد انسانی آبادی نہیں اور جابلقا مشرق میں ہے جو صفات ان دونوں شہروں کی بیان کی گئی ہیں وہ قدرتِ الٰہی سے بعید نہیں ان کو سوائے معصومین کے کوئی نہیں دیکھتا وہ موید من اللہ ہیں تمام روئے زمین کے لیے۔ لہٰذا ان کی نفی ضروری نہیں (امریکہ کو دو سو برس پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ قرنوں کے بعد اس کا پتہ چلا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ یہ شہر بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہوں امریکہ کا ذکر نہ پہلی کتابوں میں ملتا ہے اور نہ زبانوں پر تذکرہ تھا کولمبس نے اس کا پتہ چلایا۔) لوہے کی دیواریں ہونے سے مراد ہے۔ دیواروں کا مضبوط ہونا جن کو توڑ کر شہر میں داخل ہونا ممکن نہ ہو اور کثرت لغات سے مراد ہے مختلف قوموں کی آبادی جن کی زبانیں مختلف ہوں اور شارع المقاصد نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ محسوس اور معقول دونوں عالموں کے درمیان ایک واسطہ ہے جس کو عالم مثال کہتے ہیں نہ تو اس میں تجرد مجردات ہے اور نہ مخالطہ مادیات، اس میں

تمام مجردات و اجسام و اعراض و حرکات و سکنات، اوضاع و ہیئت اور طعوم و روائح کی مثال موجود ہے جو قائم بذاتہ ہے معلق ہے لیکن مادہ میں نہیں ہے اور ایک محل ہے جو کسی مظہر کے ذریعے حس کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے آئینہ خیال، پانی اور ہوا اور منتقل ہوتا ہے ایک مظہر سے دوسرے کی طرف اور کبھی یہ مثالی صورتیں بگڑ جاتی ہیں جیسے آئینے کے خراب ہونے سے اجسام کی صورت خراب ہو جاتی ہے مختصر یہ کہ عالم مثال بہت بڑا عالم ہے جس کی وسعت لامحدود ہے وہ عالم حسی جیسا ہے اپنے افلاک کی مثالیہ کی حرکات میں اپنے عناصر کو قبول کرنے میں اس کے مرکبات میں یعنی عالم حسی کے علاوہ ایک عالم مثالی بھی ہے جس کے عجائبات غیر متناہی ہیں اور اس کی ندرت کا احصا ناممکن ہے۔ پس انہی مثالی شہروں میں سے جابلقا اور جابلسا بھی ہیں اور انہی کو دو ایسے شہر فرمایا ہے جن کے ہزار دروازے ہیں اور اس کی مخلوق بے شمار ہے اور یہی وہ عالم ہے جس میں ملائکہ جن، شیاطین رہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ از قبیل مثال ہیں اور از قبیل نفس ناطقہ اور اس سے ظاہر ہوتے ہیں مجردات مختلف صورتوں میں اور حسن و قبح اور لطافت و کثافت وغیرہ ہیں اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے مطابق اور اس کی معاد بھی، معادِ جسمانی کی طرح ہو گی کیونکہ بدن مثالی وہ ہے جس میں نفس تصرف کرتا ہے اور اس کا حکم بدن حسی کا سا حکم ہے کیونکہ اس کے تمام حواس ظاہری و باطنی لذت پاتے اور تکلیف محسوس کرتے ہیں اجسام مادیہ کی طرح۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں۔ میرے لیے یہ سب خرافات اور لایعنی تکلفات ہیں حقیقتِ امر کو تو اللہ، اس کا رسول اور آئمہ ہی جانتے ہیں لیکن بظاہر ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہے کہ یہ بستیاں جن و شیطانوں کی ہیں جو نظر عوام سے پوشیدہ ہیں انہی کے بے شمار روپ بھی ہیں اور بے شمار بولیاں بھی۔

٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ صَنْدَلٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلامُ إِلَى مَكَّةَ سَنَةً مَاشِياً، فَوَرِمَتْ قَدَمَاهُ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ: لَوْ رَكِبْتَ لَسَكَنَ عَنْكَ هٰذَا الْوَرَمُ، فَقَالَ كَلَّا إِذَا أَتَيْنَا هٰذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدُ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَاشْتَرِ مِنْهُ وَلَا تُمَاكِسْهُ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا قَدِمْنَا مَنْزِلاً فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هٰذَا الدَّوَاءَ. فَقَالَ لَهُ: بَلَى إِنَّهُ أَمَامَكَ دُونَ الْمَنْزِلِ، فَسَارَا مِيلاً فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ، فَقَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلامُ لِمَوْلَاهُ: دُونَكَ الرَّجُلَ، فَخُذْ مِنْهُ الدُّهْنَ وَأَعْطِهِ الثَّمَنَ، فَقَالَ الْأَسْوَدُ: يَا غُلَامُ لِمَنْ أَرَدْتَ هٰذَا الدُّهْنَ؟ فَقَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلامُ فَقَالَ:

انطَلِقْ بِي إِلَيْهِ ، فَانطَلَقَ فَأَدْخَلَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَمْ أَعْلَمْ أَنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَى هٰذَا أَوْ تَرَى ذٰلِكَ وَلَسْتُ آخِذاً لَهُ ثَمَناً ، إِنَّمَا أَنَا مَوْلَاكَ وَلٰكِنِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي ذَكَراً سَوِيّاً يُحِبُّكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَإِنِّي خَلَّفْتُ أَهْلِي تَمْخَضُ . فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى مَنْزِلِكَ فَقَدْ وَهَبَ اللهُ لَكَ ذَكَراً سَوِيّاً وَهُوَ مِنْ شِيعَتِنَا .

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک سال امام حسن نے پاپیادہ حج کیا۔ آپ کے پاؤں متورم ہو گئے ایک غلام نے کہا۔ اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس ورم کو سکون مل جاتا، فرمایا نہیں جب اگلی منزل آئے گی تو ایک حبشی تجھے ملے گا جس کے پاس تیل ہوگا وہ اس سے خرید لینا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے کہا وہاں تو ایسا دوا فروش نہیں دیکھا۔ فرمایا ہاں اس منزل کے قریب وہ تیرے سامنے ہوگا پس ایک میل آگے بڑھے تھے کہ حبشی کو موجود پایا۔ امام حسنؑ نے غلام سے کہا۔ اس کے پاس جا اور تیل خرید لے اور قیمت دے دے۔ حبشی نے کہا اے غلام اس تیل کی کس کو ضرورت ہے اس نے کہا حسن بن علی کو، اس نے کہا مجھے ان کے پاس لے چل، وہ لے آیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اور آپ نے اس کو اس کی دوا جانا، میں قیمت نہ لوں گا میں تو آپ کا غلام ہوں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ایک لائق بیٹا دے جو آپ اہل بیتؑ کا دوست ہو۔ میں نے اپنی اہلیہ کو درد زہ کی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا تو اپنے گھر جا۔ اللہ نے تجھے لائق بیٹا دیا ہے جو ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔

ایک سو چودھواں باب

ذکر مولد امام حسین علیہ السلام

(بَابُ ۱۱۴

مَوْلِدُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ قُبِضَ عليه السلام فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى وَسِتِّينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهُ سَبْعٌ وَ خَمْسُونَ سَنَةً وَ أَشْهُرٌ . قَتَلَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللهُ فِي خِلَافَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللهُ وَ هُوَ عَلَى الْكُوفَةِ وَكَانَ عَلَى الْخَيْلِ الَّتِي حَارَبَتْهُ وَقَتَلَتْهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللهُ ، بِكَرْبَلَاءَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ، لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله

امام حسین علیہ السلام ۳ھ میں پیدا ہوئے اور شہید ہوئے محرم ۶۱ھ میں جبکہ آپ کی عمر ۵۷ سال تھی اور چند ماہ، آپؑ کے قتل کا باعث ہوا عبیداللہ بن زیاد ملعون جو والیٔ کوفہ تھا یہ واقعہ حکومت یزید ملعون میں ہوا اور قتل کیا ان کو عمر سعد نے کربلا میں روز دس محرم کو، آپؑ کی والدہ فاطمہ بنت رسولؐ اللہ تھیں۔

توضیح۔ حضرت کی ولادت کے بارے میں اختلاف ہے۔کسی نے ماہ ربیع الاول میں لکھی ہے کسی نے ربیع الآخر میں، شیخ مفید نے ارشاد میں پانچویں شعبان ۳ھ تاریخ ولادت لکھی ہے لیکن ۳ر شعبان پر علماء کا زیادہ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١ ـ سَعْدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُبِضَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام يَوْمَ عَاشُورَا وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کی عمر ۵۷ سال تھی۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَرْزَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ بَيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام طُهْرٌ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْمِيلَادِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَعَشْراً.

۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ان کی ولادت میں چھ ماہ اور کچھ دن کا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِالْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرَئِيلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَقَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَتَلِدُ غُلَاماً تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ، فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام كَرِهَتْ حَمْلَهُ وَحِينَ وَضَعَتْهُ كَرِهَتْ وَضْعَهُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَمْ تُرَ فِي الدُّنْيَا أُمٌّ تَلِدُ غُلَاماً تَكْرَهُهُ وَلٰكِنَّهَا كَرِهَتْهُ

لِما عَلِمَت أنّهُ سَيُقتَلُ ، قالَ: وَفيهِ نَزَلَت هٰذِهِ الآيَةُ: «وَوَصَّيْنا الإنسانَ بِوالِدَيهِ حُسناً حَمَلَتهُ اُمُّهُ كُرهاً وَوَضَعَتهُ كُرهاً وَحَملُهُ وَفِصالُهُ ثَلاثونَ شَهراً». ۲۹/۸ عنکبوت

۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب امام حسینؑ کا حمل قرار پایا تو جبرئیل رسولؐ خدا کے پاس آئے اور کہا کہ عنقریب فاطمہ ایک لڑکے کو پیدا کریں گی جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا، کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوئی ہوگی ان کو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسینؑ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے انسان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں بحالت حمل بھی رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس مہینے تھی۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْماعيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الزَّيّاتِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ جَبْرَئيلَ عليه السلام نَزَلَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَقالَ لَهُ : يا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقالَ . يا جَبْرَئيلُ ! وَعَلىٰ رَبِّي السَّلامُ لاحاجَةَ لي في مَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ اُمَّتي مِنْ بَعْدي ، فَعَرَجَ ثُمَّ هَبَطَ عليه السلام فَقالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقالَ: يا جَبْرَئيلُ ، وَعَلىٰ رَبِّي السَّلامُ لاحاجَةَ لي في مَوْلُودٍ تَقْتُلُهُ اُمَّتي مِنْ بَعْدي ، فَعَرَجَ جَبْرَئيلُ عليه السلام إِلَى السَّماءِ ثُمَّ هَبَطَ فَقالَ: يا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جاعِلٌ في ذُرِّيَّتِهِ الإمامَةَ وَالْوِلايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَقالَ: قَدْ رَضيتُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلىٰ فاطِمَةَ أَنَّ اللهَ يُبَشِّرُني بِمَوْلُودٍ يُولَدُ لَكِ ، تَقْتُلُهُ اُمَّتي مِنْ بَعْدي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ لاحاجَةَ لي في مَوْلُودٍ [مِنّي] ، تَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْها أَنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَ في ذُرِّيَّتِهِ الإمامَةَ وَالْوِلايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنّي قَدْ رَضيتُ «فَحَمَلَتْهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً حَتّىٰ إِذا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعينَ سَنَةً قالَ : رَبِّ أَوْزِعْني أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلىٰ والِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صالِحاً تَرْضاهُ وَأَصْلِحْ لي في ذُرِّيَّتي» فَلَوْلا أَنَّهُ قالَ: أَصْلِحْ لي في ذُرِّيَّتي لَكانَتْ ذُرِّيَّتُهُ كُلُّهُمْ أَئِمَّةً . وَلَمْ يَرْضَعِ الْحُسَيْنُ مِنْ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلامُ وَلا مِنْ اُنْثىٰ ، كانَ يُؤْتىٰ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَيَضَعُ إِبْهامَهُ في فيهِ فَيَمُصُّ مِنْها مايَكْفيها الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلاثَ ، فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللهِ وَدَمِهِ صلى الله عليه وآله وَلَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلّا عيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُؤْتَى بِهِ الْحُسَيْنُ فَيُلْقِمُهُ لِسَانَهُ فَيَمُصُّهُ فَيَجْتَزِئُ بِهِ وَلَمْ يَرْتَضِعْ مِنْ أُنْثَى.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل حضرت رسولِ خدا پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ اللہ آپؐ کو بشارت دیتا ہے ایک مولود کی جو بطنِ فاطمہ سے ہوگا۔ آپؐ کے بعد اس کو آپ کی امت قتل کرے گی فرمایا۔ اے جبرئیل میرے رب کو میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ مجھے بطن فاطمہ سے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کرے جبرئیل نے پرواز کی۔ اس کے بعد پھر آئے اور ایسا ہی کہا۔ فرمایا اے جبرئیل میرے رب سے میرا سلام کہو اور کہنا مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں۔ جبرئیل گئے اور واپس آکر کہا۔ خدا کا آپ پر سلام ہو وہ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ آپ کی ذریت میں وہ امامت ولایت و وصایت کو قرار دے گا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا۔ میں راضی ہوں۔

پھر آپؐ نے فاطمہ کو کہلا بھیجا کہ اللہ نے بشارت دی ہے مجھ کو ایسے مولود کی جو تمہارے بطن سے پیدا ہوگا اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کرے گی۔ حضرتِ فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جسے آپ کے بعد آپؐ کی امت قتل کرے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے اس کی ذرّیت میں امامت و وصایت و ولایت کو قرار دیا ہے تب حضرتِ فاطمہ نے کہا میں راضی ہوں (آیہ) پس وہ بحالتِ حمل بھی دلگیر رہیں اور بوقت وضع حمل بھی اور حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ تھی جب وہ پوری قوت والے ہوئے اور چالیس سال کی عمر ہوئی تو کہا۔ میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے دی ہے اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں ایسے اعمالِ صالح بجالاؤں کہ تو مجھ سے راضی رہے اور میری ذریت میں بھی یہ صلاحیت دے۔ امام فرماتے ہیں کہ اگر حضرت فی ذرّیتی نہ فرماتے (اور صرف ذرّیتی فرماتے) تو آپ کی تمام اولاد امام ہوتی اور چونکہ امام ہر زمانہ میں اور ہر وقت میں ایک ہی ہوتا ہے لہٰذا اولاد کی یہ کثرت نہ ہوئی۔

امام حسینؑ نے نہ ہی جناب فاطمہ کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا ان کو آنحضرتؐ کے پاس لایا جاتا تھا آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دے دیتے تھے امام حسینؑ اس سے اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتی تھی پس حسینؑ کا گوشت رسولؐ کے گوشت سے اُگا ہو اور خون ان کے خون سے اور چھ ماہ کا کوئی بچہ سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم اور حسینؑ کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا (یحییٰ کا حمل بھی چھ ماہ تھا)

اور ایک روایت میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرتِ رسولِ خدا کے پاس امام حسین کو لایا جاتا تو آپ اپنی زبان ان کے منہ میں دے دیتے امام حسینؑ اس کو چوستے اور یہ چوسنا ہی کافی ہو جاتا۔ امام حسین نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: « فَنَظَرَ نَظْرَةً

فِي النُّجُومِ ۞ فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ قَالَ : حَسِبَ فَرَأَى مَايَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ لِمَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام .

۳۷/۸۸ الصافات

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ الصافات کی اس آیت کے متعلق حضرت ابراہیم نے ستاروں پر نظر کر کے فرمایا۔ میں بیمار ہوں (تمہارے ساتھ عیدگاہ نہیں جاسکتا) فرمایا امام نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی رفتار سے ان مصیبتوں کا جو امام حسین علیہ السلام پر آنے والی تھیں پتہ چلایا اور فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں۔

توضیح:۔ نجوم کے متعلق صحیح علم حضرات انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل ہوتا ہے اس علم میں غلطی کا امکان نہیں ان کے علاوہ نجومیوں کے پاس جو علم ہے اس میں غلطی کا امکان اس لیے زیادہ ہوتا ہے اوّل تو وہ قیاس سے کام لیتے ہیں دوسرے ان کے حساب میں بھی غلطی ہو جاتی ہے اسی لئے عام لوگوں کو علم نجوم حاصل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جس کے متعلق بہت سی احادیث علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی کتاب السماء والعالم میں نقل فرمائی ہیں اس حدیث کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہزارہا برس پہلے واقعہ شہادت[۲] کیوں پیش نظر ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب عام نجومی کئی کئی برس آگے کا حساب ستاروں کی رفتار سے معلوم کر کے پیش گوئیاں کر دیتے ہیں تو اگر خلیل خدا نے جو رفتار نجوم کے صحیح معنی میں جاننے والے تھے شہادت امام حسین کا پتہ چلا لیا تو کیا تعجب کی بات ہے یورپ کے مشہور نجومی ہیلی نے پچاس برس پہلے یہ پتہ چلا لیا تھا کہ آسمان پر خط استوا سے ہٹ کر ایک نیا ستارہ نمودار ہونے والا ہے جس کے اثرات یہ ہوں گے چنانچہ اس کی پیش گوئی پوری ہوئی وہ ستارہ معہ اپنے اثرات کے افق پر نمودار ہوا جو ہیلی اسٹار کہلاتا ہے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَاكَانَ ضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللهِ بِالْبُكَاءِ وَ قَالَتْ : يُفْعَلُ هٰذَا بِالْحُسَيْنِ صَفِيِّكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ ؟ قَالَ : فَأَقَامَ اللهُ لَهُمْ ظِلَّ الْقَائِمِ عليه السلام وَقَالَ : بِهٰذَا أَنْتَقِمُ لِهٰذَا .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب شہادت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا تو ملائکہ نے گریہ کیا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی، تیرے برگزیدہ بندے حسینؑ پر جو تیرے نبی کا بیٹا ہے یہ ظلم اس پر کیا جا رہا ہے خدا نے

قائم آلِ محمد کا پرتو انھیں دکھا کر کہا یہ ہے وہ جس کے ذریعے سے میں اس خونِ ناحق کا انتقام لوں گا۔

۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا نَزَلَ النَّصْرُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ خُيِّرَ النَّصْرَ أَوْ لِقَاءَ اللهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللهِ .

۵ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَوْدِيِّ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُوطِئُوهُ الْخَيْلَ ، فَقَالَتْ فِضَّةُ لِزَيْنَبَ : يَا سَيِّدَتِي ! إِنَّ سَفِينَةَ كُسِرَ بِهِ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَسَدٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَهَمْهَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى وَقَفَهُ عَلَى الطَّرِيقِ وَالْأَسَدُ رَابِضٌ فِي نَاحِيَةٍ ، فَدَعِينِي أَمْضِ إِلَيْهِ وَأُعْلِمْهُ مَا هُمْ صَانِعُونَ غَداً ، قَالَ : فَمَضَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا أَبَا الْحَارِثِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَتْ : أَتَدْرِي مَا يُرِيدُونَ أَنْ يَعْمَلُوا غَداً بِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام ؟ يُرِيدُونَ أَنْ يُوطِئُوا الْخَيْلَ ظَهْرَهُ ، قَالَ : فَمَشَى حَتَّى وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَأَقْبَلَتِ الْخَيْلُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ قَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ - لَعَنَهُ اللهُ - : فِتْنَةٌ لَا تُثِيرُوهَا انْصَرِفُوا ، فَانْصَرَفُوا .

۷- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب امام حسین کے لئے مدد ما بین آسمان و زمین آئی تو ان کو اختیار دیا گیا۔ درمیان مدد اور لقاء الٰہی کے پس حضرت نے لقاء الٰہی کو اختیار کیا

راوی کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو اس قوم جفاکار نے حضرت کی لاش مبارک کو پامال سمِ اسپاں کرنا چاہا۔ جناب فضّہ نے جناب زینب سے کہا۔ اے میری شہزادی میں نے سنا ہے کہ جب سفینہ غلام رسول کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرہ میں پہنچا ناگاہ ایک شیر سامنے آیا۔ اس نے کہا اے ابوحارث میں غلام رسول اللہ ہوں شیر نے آہستہ آواز کی۔ یہاں تک کہ سفینہ ایک راستہ پر کھڑا ہو گیا اور شیر ایک طرف کو چلا گیا اور سو گیا۔ فضّہ نے جناب زینب سے کہا۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے پکار کر بتاؤں کہ وہ کل کیا کرنے والے ہیں راوی کہتا ہے۔ فضّہ نے خیمہ سے نکل کر میدان کا رُخ کیا اور آواز دی۔ اے ابوالحارث، شیر نکلا۔ فضّہ نے خیمہ سے کہا۔ کیا تو جانتا ہے کہ کل یہ گروہ کیا ارادہ رکھتا ہے یہ ابوعبداللہ الحسین کی لاش کو پامال کرنا چاہتے ہیں اس نے یہ سن کر مقتل کی طرف رُخ کیا اور اپنا ایک ہاتھ لاشِ حسین پر رکھ دیا۔ جب سوار پامالی کے لئے بڑھے اور انھوں نے شیر کو دیکھا تو عمر سعد لعنۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اس کے پاس نہ جاؤ اور لوٹ آؤ، پس وہ لوٹ گئے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَصْقَلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَأْتَماً وَبَكَتْ وَبَكَيْنَ النِّسَاءُ وَالْخَدَمُ حَتَّى جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ فَبَيْنَا هِيَ كَذٰلِكَ إِذَا رَأَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهَا تَبْكِي وَدُمُوعُهَا تَسِيلُ فَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا: مَا لَكِ أَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا تَسِيلُ دُمُوعُكِ؟ قَالَتْ: إِنِّي لَمَّا أَصَابَنِي الْجَهْدُ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ، قَالَ: فَأَمَرَتْ بِالطَّعَامِ وَالْأَسْوِقَةِ فَأَكَلَتْ وَشَرِبَتْ وَأَطْعَمَتْ وَسَقَتْ وَقَالَتْ: إِنَّمَا نُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ نَتَقَوَّى عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام. قَالَ: وَأُهْدِيَ إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُوَناً لِتَسْتَعِينَ بِهَا عَلَى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا رَأَتِ الْجُوَنَ قَالَتْ: مَا هٰذِهِ؟ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا فُلَانٌ لِتَسْتَعِينِي عَلَى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام. فَقَالَتْ: لَسْنَا فِي عُرْسٍ، فَمَا نَصْنَعُ بِهَا ثُمَّ أَمَرَتْ بِهِنَّ فَأُخْرِجْنَ مِنَ الدَّارِ فَلَمَّا أُخْرِجْنَ مِنَ الدَّارِ لَمْ يُحَسَّ لَهَا حِسٌّ[1] كَأَنَّمَا طِرْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يُرَ لَهُنَّ بِهَا بَعْدَ خُرُوجِهِنَّ مِنَ الدَّارِ أَثَرٌ.

٨- راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام آپ کی بی بی (رباب) جو بنی کلب سے تھیں مصروف ماتم ہوئیں وہ اور دوسری بیبیاں اور کنیزیں اتنا روئیں کہ آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے اور رونا باقی نہ رہا۔ ایک کنیز کو دیکھا کہ اس کے آنسو جاری ہیں اس کو بلا کر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے آنسو جاری ہیں اس نے کہا کہ جب مجھے زیادہ تعب محسوس ہوئی تو میں نے ستو کا شربت پی لیا۔ امام نے فرمایا کہ ان بی بی نے حکم دیا طعام کا اور ستو پینے کا۔ پس سب نے سیر ہو کر کھایا پیا۔ فرمایا یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ بدن میں حسینؑ پر گریہ کرنے کی قوت رہے حضرت نے فرمایا کسی نے ان بی بی کے پاس چند طائر بھیجے۔ پوچھا یہ کیسے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں شخص نے تحفہ بھیجا ہے تاکہ انھیں کھا کر جسم میں جان آئے اور حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے میں مدد ملے۔ انھوں نے کہا میرے گھر شادی نہیں ہے کہ تحفے آئیں۔ ان کا کیا کروں پھر حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو، وہ پرندے گھر سے نکل گئے اور پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ مابین آسمان و زمین کہاں غائب ہو گئے۔ گھر میں بھی ان کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ایک سو پندرہواں باب

ذکر مولد علی بن الحسین علیہ السلام

(باب ۱۱۵)

مَوْلِدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلاثِينَ وَ قُبِضَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِينَ وَلَهُ سَبْعٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَ اُمُّهُ سَلامَةُ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِيَارَ بْنِ شِيرُوَيْهِ بْنِ كِسْرَىٰ أَبَرْوِيزَ وَكَانَ يَزْدَجَرْدُ آخِرَ مُلُوكِ الْفُرْسِ.

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيِّ رَحِمَهُ اللهُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ جَمِيعاً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا اُقْدِمَتْ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ عَلَىٰ عُمَرَ أَشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِينَةِ وَأَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِهَا لَمَّا دَخَلَتْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا عُمَرُ غَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ: اُفْ بِيرُوج بَادَا هُرْمُزْ فَقَالَ عُمَرُ: أَتَشْتِمُنِي هٰذِهِ وَهَمَّ بِهَا، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، خَيِّرْهَا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْسِبْهَا بِفَيْئِهِ، فَخَيَّرَهَا فَجَاءَتْ حَتَّىٰ وَضَعَتْ يَدَهَا عَلَىٰ رَأْسِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا اسْمُكِ؟ فَقَالَتْ: جَهَانْشَاه، فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: بَلْ شَهْرَبَانُويَهْ، ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا أَبَا عَبْدِاللهِ لَيَلِدَنَّ لَكَ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَوَلَدَتْ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَ يُقَالُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: ابْنُ الْخِيَرَتَيْنِ، فَخِيَرَةُ اللهِ مِنَ الْعَرَبِ هَاشِمٌ وَمِنَ الْعَجَمِ فَارِسُ. وَرُوِيَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيَّ قَالَ فِيهِ:

وَإِنَّ غُلاماً بَيْنَ كِسْرَىٰ وَهَاشِمٍ ... لَأَكْرَمُ مَنْ نِيطَتْ عَلَيْهِ التَّمَائِمُ.

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸ ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ۹۵ ھ میں بعمر ۵۷ سال ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام سلامہ (زیادہ مشہور شہربانو ہے ممکن ہے کہ یہ نام اسلامی ہو) بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن کسریٰ تھا اور یزدجرد ایران کا آخری بادشاہ تھا۔

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بنت یزدجرد حضرت عمر کے پاس آئیں تو مدینہ کی باکرہ لڑکیاں ان کا حسن و جمال دیکھنے بالائے بام آئیں جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی تابندگی سے مسجد روشن ہو گئی۔ عمر نے جب ان کی طرف دیکھا تو انھوں نے اپنا چہرہ چھپا لیا اور کہا۔ برا ہو ہرمز کا کہ اس کی سوئے تدبیر سے یہ روز بد نصیب ہوا۔ حضرت عمر نے کہا۔ کیا تو مجھے گالی دیتی ہے (کہ میرے دیکھنے کو روزِ بد کہا) اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا۔ امیر المومنین نے کہا۔ ایسا نہیں ہے۔ اس کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لئے اختیار کرے۔ اس کے حصہ غنیمت میں اس کو سمجھ لینا۔ جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں اور امام حسینؑ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیر المومنین نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جہاں شاہ، حضرت نے فرمایا۔ نہیں بلکہ شہر بانو، پھر امام حسین سے فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہوگا جو اہل زمیں میں سب سے بہتر ہوگا چنانچہ علی ابن الحسین پیدا ہوئے پس وہ بہترین عرب ہاشمی ہونے کی وجہ سے اور بہترین عجم تھے ایرانی ہونے کی وجہ سے، اَبَا الْاَسْوَد الدُّئلی نے کہا ہے سہ ترجمہ۔ وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسریٰ اور ہاشم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہتر ہیں۔

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّال ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، نَاقَةٌ ، حَجَّ عَلَيْهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ حَجَّةً، مَا قَرَعَهَا قَرْعَةً قَطُّ ،قَالَ: فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ وَمَا شَعَرْنَا بِهَا إِلَّا وَقَدْ جَاءَنِي بَعْضُ خَدَمِنَا أَوْ بَعْضُ الْمَوَالِي فَقَالَ : إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَتْ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَانْبَرَكَتْ عَلَيْهِ ، فَدَلَكَتْ بِجِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرْغُو، فَقُلْتُ :أَدْرِكُوهَا أَدْرِكُوهَا وَجِيئُونِي بِهَا قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِهَا أَوْ يَرَوْهَا، قَالَ: وَمَا كَانَتْ رَأَتِ الْقَبْرَ قَطُّ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ان کا ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے بائیس حج کئے تھے اور کبھی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہمیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک نوکر نے خبر دی کہ ناقہ گھر سے نکل کر علی بن الحسین کی قبر پر پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا اور وہ دردناک آوازیں نکال رہا تھا۔ میں نے نوکروں سے کہا جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ مخالفوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

۳ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ،عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام جَاءَتْ نَاقَةٌ لَهُ مِنَ

الرَّعْيِ حَتّٰى ضَرَبَتْ بِجِرانِها عَلَى الْقَبْرِ وَتَمَرَّغَتْ عَلَيْهِ ، فَأَمَرْتُ بِها فَرُدَّتْ إِلىٰ مَرْعاها وَإِنَّ أَبِي عليه السلام كانَ يَحُجُّ عَلَيْها وَيَعْتَمِرُ وَلَمْ يَقْرَعْها قَرْعَةً قَطُّ .
ابْنُ بابُوَيْه.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میرے والد علی بن الحسین نے انتقال فرمایا تو ان کا ناقہ چراگاہ سے آیا اور اپنی گردن قبر پر رکھی اور دیر تک اسے قبر پر رگڑتا رہا۔ میں حکم دیا کہ اسے چراگاہ واپس لے جاؤ اور میرے والد اسی پر سوار ہو کر حج و عمرہ بجالاتے تھے اور اس کو آپ نے کبھی کوڑا نہیں مارا۔ یہ حدیث الصدوق ابن بابویہ نے بھی نقل کی ہے۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عامِرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحاقَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عِمارَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : لَمّا كانَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي وُعِدَ فِيها عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قالَ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام : يا بُنَيَّ ابْغِنِي وَضُوءاً قالَ :فَقُمْتُ فَجِئْتُهُ بِوَضُوءٍ ، فَقالَ :لاأَبْغِي هٰذا فَإِنَّ فِيهِ شَيْئاً مَيِّتاً ، قالَ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ بِالْمِصْباحِ فَإِذا فِيهِ فَأْرَةٌ مَيِّتَةٌ فَجِئْتُهُ بِوَضُوءٍ غَيْرِهِ ، فَقالَ : يا بُنَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُعِدْتُها ، فَأَوْصىٰ بِناقَتِهِ أَنْ يُحْظَرَ لَها حِظارٌ وَأَنْ يُقامَ لَها عَلَفٌ فَجُعِلَتْ فِيهِ . قالَ : فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ خَرَجَتْ حَتّٰى أَتَتِ الْقَبْرَ فَضَرَبَتْ بِجِرانِها وَرَغَتْ وَهَمَلَتْ عَيْناها، فَأُتِيَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ ، إِنَّ النّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتاهافَقالَ : صَهْ الْآنَ قُومِي بارَكَ اللهُ فِيكِ، فَلَمْ تَفْعَلْ.فَقالَ : وَإِنْ كانَ لَيَخْرُجُ عَلَيْها إِلىٰ مَكَّةَ فَيُعَلِّقُ السَّوْطَ عَلَى الرَّحْلِ فَما يَقْرَعُهاحَتّٰى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ . قالَ : وَكانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْماءِ فَيَحْمِلُ الْجِرابَ فِيهِ الصُّرَرُ مِنَ الدَّنانِيرِ وَالدَّراهِمِ حَتّٰى يَأْتِيَ باباً باباً ، فَيَقْرَعُهُ ثُمَّ يُنِيلُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ،فَلَمّا ماتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَدُوا ذاكَ ، فَعَلِمُوا أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كانَ يَفْعَلُهُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب وہ رات آئی جس میں امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا تو آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا، بیٹا میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ میں وضو کے لئے پانی لایا۔ فرمایا یہ درکار نہیں اس میں کوئی شے مردہ ہے۔ میں چراغ لایا تو دیکھا کہ ظرف میں ایک مردہ چوہا ہے میں نے اور پانی لاکر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا یہ میرے انتقال کی رات ہے اس کے بعد اپنے ناقہ کے متعلق وصیت کی کہ اسے اچھی طرح رکھنا اور اس کے کھلانے کا لحاظ رہے میں نے ناقہ کو ایک احاطہ کے اندر کر دیا جب حضرت کا انتقال ہو گیا تو بہت جلد احاطہ سے نکل گیا اور قبر پر پہنچ کر اپنی گردن اس پر رکھ دی اور گڑگڑایا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو

تھے امام محمد باقر کو خبر دی گئی کہ ناقہ کہیں چلا گیا آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا صبر کر اللہ تجھے جزا دے۔ پھر اس نے ایسا نہ کیا۔

فرمایا جب حضرت مکہ کو جاتے تھے تو کوڑا سواری پر رکھ لیتے تھے لیکن مدینہ کی واپسی تک ناقہ کو کوڑے سے مارتے نہ تھے اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین اندھیری راتوں میں ایک تھیلا لے کر نکلتے جس میں درہم و دینار ہوتے ایک ایک دروازہ پر جاتے اسے کھٹ کھٹاتے جو آتا اسے عطا فرماتے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو آنے والے علی بن الحسین تھے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللهِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَرَأَ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَإِنَّا فَتَحْنَالَكَ وَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ سَاعَتِهِ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً.

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ جب حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے سورۂ واقعہ اور سورۂ انّا فتحنا کی تلاوت کی اور فرمایا حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدے کو ہمارے ساتھ پورا کیا اور ہم کو روئے زمین کا وارث بنایا اور جہاں ہم نے چاہا جنت میں جگہ دی اس کے بعد ہی حضرت کی روح قبض ہو گئی اور پھر کچھ کہہ نہ سکے۔

٦ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ خَمْسِينَ سَنَةً ، فِي عَامِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ ، عَاشَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ خَمْساً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ۵۷ سال کی عمر میں ہوا ۹۵ھ میں امام حسین علیہ السلام کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو سولہواں باب

ذکر مولد امام محمد باقر علیہ السلام

(بابُ ۱۱۶)

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (ع)

وُلِدَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ وَقُبِضَ عليه السلام سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَةٍ وَلَهُ سَبْعٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ بِالْمَدِينَةِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِاللهِ بِنْتِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِمُ الْهَادِيَةِ.

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَزْيَدٍ عَنْ، عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَتْ أُمِّي قَاعِدَةً عِنْدَ جِدَارٍ فَتَصَدَّعَ الْجِدَارُ وَسَمِعْنَا هَدَّةً شَدِيدَةً، فَقَالَتْ بِيَدِهَا: لَا وَحَقِّ الْمُصْطَفَى مَا أَذِنَ اللهُ لَكَ فِي السُّقُوطِ فَبَقِيَ مُعَلَّقاً فِي الْجَوِّ حَتَّى جَازَتْهُ فَتَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ: وَ ذَكَرَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام جَدَّتَهُ أُمَّ أَبِيهِ يَوْماً فَقَالَ: كَانَتْ صِدِّيقَةً، لَمْ تُدْرَكْ فِي آلِ الْحَسَنِ عليه السلام امْرَأَةٌ مِثْلُهَا. مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور وفات پائی ۱۱۴ھ میں ۵۷ سال کی عمر میں اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ کے پاس جہاں آپ کے باپ علی ابن الحسین سے دفن ہوئے ان کی والدہ ام عبداللہ بنت امام حسن ابن علی بن ابی طالب تھیں ان سب پر سلام اور ان کی ذریت پر بھی۔

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میری والدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں کہ ناگاہ دیوار شق ہوئی اس کی آواز ہم نے سنی انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا قسم ہے حق محمد مصطفیٰ کی نہیں اجازت دی تجھے اللہ نے گرنے کی۔ پس وہ فضا میں معلق ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد نے ایک سو دینار ان کے بچ جانے پر تصدق کئے اور ابو صباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کی دادی (ان کے باپ کی ماں) صدیقہ تھیں اولاد امام حسنؑ میں اور کوئی عورت ان کی مثل نہیں ہوئی۔ محمد ابن الحسن نے عبداللہ بن احمد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ جابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ الأَنْصارِيَّ كانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وكانَ رَجُلاً مُنْقَطِعاً إِلَيْنا أَهْلَ الْبَيْتِ وَكانَ يَقْعُدُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمامَةٍ سَوْداءَ وَكانَ يُنادِي يا باقِرَ الْعِلْمِ ، يا باقِرَ الْعِلْمِ ، فَكانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : جابِرٌ يَهْجُرُ ، فَكانَ يَقُولُ : لا وَاللهِ ما أَهْجُرُ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ : إِنَّكَ سَتُدْرِكُ رَجُلاً مِنِّي اسْمُهُ اسْمِي وَشَمائِلُهُ شَمائِلِي ، يَبْقُرُ الْعِلْمَ بَقْراً ، فَذاكَ الَّذِي دَعانِي إِلى ما أَقُولُ ، قالَ : فَبَيْنا جابِرٌ يَتَرَدَّدُ ذاتَ يَوْمٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ مَرَّ بِطَرِيقٍ فِي ذاكَ الطَّرِيقِ كُتّابٌ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فَلَمّا نَظَرَ إِلَيْهِ قالَ : يا غُلامُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قالَ لَهُ : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قالَ : شَمائِلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، يا غُلامُ مَا اسْمُكَ ؟ قالَ . اسْمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يُقَبِّلُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبُوكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيَقُولُ ذٰلِكَ ، قالَ : فَرَجَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلى أَبِيهِ وَهُوَ ذُعِرٌ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَقالَ لَهُ : يا بُنَيَّ وَقَدْ فَعَلَها جابِرٌ قالَ : نَعَمْ قالَ : الْزَمْ بَيْتَكَ يا بُنَيَّ ، فَكانَ جابِرٌ يَأْتِيهِ طَرَفَيِ النَّهارِ وَكانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : وَاعَجَباهُ لِجابِرٍ يَأْتِي هٰذَا الْغُلامَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَهُوَ آخِرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَضى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَكانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْتِيهِ عَلى وَجْهِ الْكَرامَةِ لِصُحْبَتِهِ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ : فَجَلَسَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالى ، فَقالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : ما رَأَيْنا أَحَداً أَجْرَأَ مِنْ هٰذا ، فَلَمّا رَأى ما يَقُولُونَ حَدَّثَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : ما رَأَيْنا أَحَداً قَطُّ أَكْذَبَ مِنْ هٰذا يُحَدِّثُنا عَمَّنْ لَمْ يَرَهُ ، فَلَمّا رَأى ما يَقُولُونَ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، قالَ : فَصَدَّقُوهُ وَكانَ جابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ يَأْتِيهِ فَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ .

٢۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جابر انصاریؓ اصحاب رسولؐ میں سب سے آخر تھے سوائے ہم اہل بیت کے سب سے قطع تعلق کیے ہوئے تھے مسجد رسول میں بیٹھے رہتے تھے بے تحت الحنک کا سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور بار بار کہتے تھے۔ یا باقر العلم یا باقر العلم (اے علم کے شگاف کرنے والے) اہل مدینہ یہ سُن کر کہتے تھے جابر دیوانے ہو گئے ہیں، بکواس کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں بکواس نہیں کرتا۔

بلکہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ اے جابر تم ایک شخص سے ملاقات کرو گے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے

خصائل میرے سے خصائل ہوں گے وہ علم کے سرچشموں کو شگافتہ کرے گا یہ ہے وہ بات جس نے مجھے مجبور کیا ہے۔ ان الفاظ کے کہنے پر، ایک دن جابر مدینہ کی ایک راہ سے گزرے جہاں ایک مکتب تھی اور امام محمد باقر علیہ السلام اس میں بیٹھے تھے جابر نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے اے لڑکے ذرا آگے آنا وہ آگئے، پھر کہا ذرا پیچھے پھرنا پھر وہ پلٹے جابر نے کہا واللہ یہ تو رسول اللہ ہی کے سے شمائل ہیں اے لڑکے تمہارا نام کیا ہے فرمایا میرا نام ہے محمد بن علی بن الحسین سے یہ سن کر جابر نے سر امام پر بوسہ دیا اور کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپؑ کے باپ رسول اللہؐ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ایسا ایسا کہا ہے۔ یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر آئے۔ درآنحالیکہ اضطراب لاحق تھا اور یہ واقعہ اپنے والد ماجد کو سنایا۔ انھوں نے فرمایا بیٹا کیا جابر نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا، ہاں۔ اے فرزند اپنے گھر میں رہا کرو۔ جابر آپ کے پاس برابر صبح وشام آیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ کہا کرتے تھے کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جابر اتنے بزرگ اور آخری صحابیٔ رسولؐ ہو کر اس لڑکے کے پاس آتے ہیں کچھ دن بعد جب حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہو گیا تو امام محمد باقر علیہ السلام اس عظمت کی بنا پر جو جابر کو بنا بر صحبت رسول حاصل تھی جابر کے پاس آنے لگے ایک روز آپ جابر کے پاس بیٹھے خدا کے بارے میں کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اہل مدینہ کہنے لگے کہ ہم نے اس شخص سے زیادہ جری نہیں دیکھا کہ بے واسطہ رسول بیان کر رہا ہے جب حضرت نے یہ سنا تو یہ فرمایا رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا ہے انھوں نے کہا کتنا جھوٹا ہے یہ شخص کہ رسولؐ کو دیکھا نہیں تھا اور بے واسطہ ان سے حدیث بیان کرتا ہے جب یہ سنا تو آپ نے جابر کے حوالے سے بیان کیا۔ تب انھوں نے تصدیق کی جابر حضرت کے پاس آتے تھے اور تحصیلِ علم کرتے تھے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ،عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : أَنْتُمْ وَرَثَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : رَسُولُ اللهِ وَارِثُ الأَنْبِيَاءِ عَلِمَ كُلَّمَا عَلِمُوا ؟ فَقَالَ لِي : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ تُحْيُوا الْمَوْتَى وَتُبْرِؤُا الأَكْمَهَ وَالأَبْرَصَ ؟ قَالَ : نَعَمْ بِإِذْنِ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ لِيَ : ادْنُ مِنِّي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَمَسَحَ عَلَى وَجْهِي وَعَلَى عَيْنَيَّ فَأَبْصَرْتُ الشَّمْسَ وَالسَّمَاءَ وَ الأَرْضَ وَالْبُيُوتَ وَ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْبَلَدِ[2]، ثُمَّ قَالَ لِي : أَتُحِبُّ أَنْ تَكُونَ هٰكَذَا وَلَكَ مَا لِلنَّاسِ وَ عَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ تَعُودَ كَمَا كُنْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ خَالِصاً ؟ قُلْتُ : أَعُودُ كَمَا كُنْتُ ، فَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيَّ فَعُدْتُ كَمَا كُنْتُ ، قَالَ : فَحَدَّثْتُ ابْنَ أَبِي عُمَيْرٍ بِهٰذَا ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ النَّهَارَ حَقٌّ .

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ وارث رسول اللہ ہیں؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا رسول اللہ وارث انبیاء تھے اور وہ سب جانتے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا کیا آپ اس پر قادر ہیں کہ مُردوں کو زندہ کریں اور اندھوں اور مبرصوں کو اچھا کر دیں، فرمایا ہاں اللہ کے اذن سے، اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) تم میرے

قریب آؤ، جب میں قریب ہوا تو حضرت نے میرے چہرہ اور میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا، میں نے سورج آسمان وزمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی رہو اور روز قیامت تمہارے لیے بھی وہی صورت ہو جو عام لوگوں کے لیے نفع و نقصان کی ہوگی یا یہ کہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ اور جنت تمہارے لئے مخصوص ہو جائے میں نے کہا میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ میں نے یہ واقعہ ابن ابی عمیر سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ امر اسی طرح حق ہے جیسے دن کا وجود حق ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ يَوْماً إِذْ وَقَعَ زَوْجُ وَرَشَانٍ عَلَى الْحَائِطِ وَهَدَلَا هَدِيلَهُمَا فَرَدَّ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِمَا كَلَامَهُمَا سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا، فَلَمَّا طَارَا عَلَى الْحَائِطِ هَدَلَ الذَّكَرُ عَلَى الْأُنْثىٰ سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَاهٰذَا الطَّيْرُ؟ قَالَ: يَاابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ مِنْ طَيْرٍ أَوْ بَهِيمَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ أَسْمَعُ لَنَا وَأَطْوَعُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِنَّ هٰذَا الْوَرَشَانَ ظَنَّ بِامْرَأَتِهِ فَحَلَفَتْ لَهُ مَافَعَلَتْ فَقَالَتْ: تَرْضَا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، فَرَضِيَا بِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَهَا ظَالِمٌ فَصَدَّقَهَا.

۴۔ راوی محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ قمریوں کا ایک جوڑا دیوار پر آکر بیٹھا اور دونوں نے گفتگو کی، امام محمد باقر علیہ السلام کچھ ان کی باتوں کا جواب دیتے رہے وہ اٹھے اور دیوار پر پھر بیٹھے اور نر نے مادہ سے کچھ کہا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان طائروں کا کیا معاملہ ہے فرمایا اے ابن مسلم ہر وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے۔ پرندے ہوں یا چوپائے یا ہر وہ چیز جس میں جان ہے وہ ہماری بات کے زیادہ سننے والے اور بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

اس نر قمری نے بدگمانی کی اپنی مادہ کے متعلق (کہ وہ کسی دوسرے سے جفت ہوئی ہے) اس نے حلف سے کہا کہ ایسا نہیں کیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہوئے کہ محمد بن علی سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ میرے پاس آئے۔ میں نے دونوں کو بتایا کہ نر نے مادہ پر ظلم کیا ہے پس نر نے، اس کی تصدیق کی کہ مادہ کا بیان صحیح ہے۔

٥ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حُمِلَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى الشَّامِ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ وَصَارَ بِبَابِهِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ: إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ وَبَّخْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ثُمَّ رَأَيْتُمُونِي

قَدْ سَكَتُّ فَلْيُقْبِلْ عَلَيْهِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ فَلْيُوَبِّخْهُ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ بِيَدِهِ : اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ فَعَمَّهُمْ جَمِيعاً بِالسَّلامِ ثُمَّ جَلَسَ فَازْدَادَ هِشَامٌ عَلَيْهِ حَنَقاً بِتَرْكِهِ السَّلامَ عَلَيْهِ بِالْخِلافَةِ وَجُلُوسِهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ ، فَأَقْبَلَ يُوَبِّخُهُ وَيَقُولُ فِيمَا يَقُولُ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ بْنَ عَلِيٍّ لا يَزَالُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قَدْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَدَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَزَعَمَ أَنَّهُ الْإِمَامُ سَفَهاً وَقِلَّةَ عِلْمٍ ، وَوَبَّخَهُ بِمَا أَرَادَ أَنْ يُوَبِّخَهُ ، فَلَمَّا سَكَتَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ رَجُلٌ بَعْدَ رَجُلٍ يُوَبِّخُهُ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُمْ ، فَلَمَّا سَكَتَ الْقَوْمُ نَهَضَ عليه السلام قَائِماً ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَيْنَ تَذْهَبُونَ وَأَيْنَ يُرَادُ بِكُمْ ، بِنَا هَدَى اللهُ أَوَّلَكُمْ وَبِنَا يَخْتِمُ آخِرَكُمْ ، فَإِنْ يَكُنْ لَكُمْ مُلْكٌ مُعَجَّلٌ فَإِنَّ لَنَا مُلْكاً مُؤَجَّلاً وَلَيْسَ بَعْدَ مُلْكِنَا مُلْكٌ لِأَنَّا أَهْلُ الْعَاقِبَةِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ فَلَمَّا صَارَ إِلَى الْحَبْسِ تَكَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ فِي الْحَبْسِ رَجُلٌ إِلَّا تَرَشَّفَهُ وَحَنَّ إِلَيْهِ[2] ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَبْسِ إِلَى هِشَامٍ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَائِفٌ عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَنْ يَحُولُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَجْلِسِكَ هٰذَا ، ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِخَبَرِهِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُمِلَ عَلَى الْبَرِيدِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِيُرَدُّوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ أَنْ لا يُخْرَجَ لَهُمُ الْأَسْوَاقَ وَحَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَسَارُوا ثَلاثاً لا يَجِدُونَ طَعَاماً وَلا شَرَاباً حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى مَدْيَنَ ، فَأُغْلِقَ بَابُ الْمَدِينَةِ دُونَهُمْ فَشَكَا أَصْحَابُهُ الْجُوعَ وَالْعَطَشَ قَالَ : فَصَعِدَ جَبَلاً يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا أَنَا بَقِيَّةُ اللهِ ، يَقُولُ اللهُ : «بَقِيَّةُ اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ» قَالَ : وَكَانَ فِيهِمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ : يَا قَوْمِ هٰذِهِ وَاللهِ دَعْوَةُ شُعَيْبٍ النَّبِيِّ وَاللهِ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ بِالْأَسْوَاقِ لَتُؤْخَذُنَّ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَصَدِّقُونِي فِي هٰذِهِ الْمَرَّةِ وَأَطِيعُونِي وَكَذِّبُونِي فِيمَا تَسْتَأْنِفُونَ فَإِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ ، قَالَ فَبَادَرُوا فَأَخْرَجُوا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ بِالْأَسْوَاقِ ، فَبَلَغَ هِشَامَ بْنَ عَبْدِالْمَلِكِ خَبَرُ الشَّيْخِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَمَلَهُ فَلَمْ يُدْرَ مَا صَنَعَ بِهِ .

۵- ابوبکر خضرمی سے روایت ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبدالملک نے شام میں بلایا اور آپ اس کے محل کے دروازے پر پہنچے تو اس نے اپنے اصحاب اور حاضرین سے کہا جو بنی امیہ میں سے تھے جب میں محمد بن علی سے سرزنش کر چکوں تو تم میں سے ہر ایک آگے بڑھ کر سرزنش کرے پھر حکم دیا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت دو، جب حضرت آئے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ السلام علیکم، اس سلام میں ان سب کو شریک کیا اور آپ ایک

جگہ بیٹھ گئے۔ ہشام کو اس پر غصہ آیا کہ اس کو شایانِ سلطنت سلام کیوں نہ کیا، دوسرے بے اجازت بیٹھ کیوں گئے اس نے سرزنش کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد بن علی تم میں سے ایک شخص ہمیشہ ایسا رہتا ہے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے، وہ اپنی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور از روئے حماقت یہ گمان کرتا ہے کہ وہ امام ہے باوجود قلت علم کے، پھر جتنی سرزنش کرنی چاہتا تھا کی، جب وہ چپ ہوا تو درباریوں میں سے ایک ایک آگے بڑھا تا آنکہ یہ دور آخر تک پہنچ گیا جب یہ لوگ خاموش ہوتے تو امام علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو تم کہاں بہکے جا رہے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو، تم میں سے پہلوں کی ہدایت بھی ہم سے متعلق تھی اور تمہارے آخر والوں کی ہدایت بھی ہم پر ہی ختم ہو گی اگر تمہاری حکومت اس دنیا میں ہے تو ہماری آخرت میں ہو گی جس کے بعد کوئی حکومت نہ ہو گی۔ ہم ہی تو ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے۔

اس نے حضرت کو قید کرنے کے لیے حکم دیا۔ جب آپ قیدخانہ میں پہنچے تو وہاں کے قیدیوں میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ سے علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف دل سے مائل نہ ہوا ہو یہ حال دیکھ کر زندان بان ہشام کے پاس آیا اور کہا میں ڈرتا ہوں کہ اہلِ شام کے دل آپ کی طرف سے پھر نہ جائیں اور جس مسند حکومت پر بیٹھے ہو اس سے الگ نہ کر دیئے جاؤ، پھر سارا حال بیان کیا۔ ہشام نے حکم دیا کہ حضرت کو مع ان کے ساتھیوں کے مدینہ ایسے راستوں سے لے جائیں جن کے قریب آبادی نہ ہو اور حکم دیا کہ بازاروں کو ان پر بند رکھا جائے اور کھانے پینے سے ان کو باز رکھا جائے۔ راہ میں تین دن گزر گئے انھیں کھانا اور پانی میسر نہ ہوا۔ جب شہر مدین میں پہنچے تو اہلِ شہر نے دروازے بند کر لیے۔ آپ کے ساتھیوں نے بھوک اور پیاس کی شکایت کی۔ آپ ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے تاکہ وہ لوگ آپ کو دیکھیں، نہایت بلند آواز سے آپ نے فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو جس کے باشندے ظالم ہیں، میں بقیتہ اللہ ہوں، خدا فرماتا ہے اگر تم مومن ہو تو بقیتہ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ایک بوڑھے آدمی نے یہ کلمات سنے، وہ لوگوں کے پاس آ کر کہنے لگا۔ اے قوم واللہ شعیب نبی نے بھی اسی طرح لوگوں کو بلایا تھا اگر تم نے اس شخص کے لئے بازار نہ کھولے تو خدائی عذاب تمھیں اوپر سے اور نیچے سے گھیر لے گا اگر اس مرتبہ میری تصدیق کرو اور میری اطاعت کرو (اور جو کچھ ہونے والا ہے لاگر بتا دوں) تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے میں تم کو نصیحت کر رہا ہوں یہ سن کر وہ بہت جلد شہر سے نکلے اور کھانے پینے کا سامان حضرت اور ان کے ساتھیوں کے پاس لائے جب ہشام کو یہ خبر ملی تو اس نے اس کو اپنے پاس بلایا پھر پتہ نہ چلا کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا۔

٦ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَالْحِمْيَرِيُّ جَمِيْعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيْهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً ، فِي عَامِ أَرْبَعَ عَشَرَةَ وَمِائَةٍ ،

غَاشَ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام تِسْعَ عَشَرَةَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ۵۷ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت علی بن الحسین کے بعد وہ ۱۹ سال دو ماہ زندہ رہے۔

ایک سو سترہواں باب

ذکر مولد ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام

(بابُ) ۱۱۷

مَوْلِدِ أَبِي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَ مَضَى عليه السلام فِي شَوَّالٍ مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ وَلَهُ خَمْسٌ وَ سِتُّونَ سَنَةً وَ دُفِنَ بِالْبَقِيعِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام وَأُمُّهُ أُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأُمُّهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ .

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْكَابُلِيُّ مِنْ ثِقَاتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : وَكَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَاتَّقَتْ وَأَحْسَنَتْ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، قَالَ : وَقَالَتْ أُمِّي : قَالَ أَبِي : يَا أُمَّ فَرْوَةَ إِنِّي لَأَدْعُو اللهَ لِمُذْنِبِي شِيعَتِنَا فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ مَرَّةٍ ، لِأَنَّا نَحْنُ فِيمَا يَنُوبُنَا مِنَ الرَّزَايَا نَصْبِرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ مِنَ الثَّوَابِ وَهُمْ يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور شوال ۱۴۸ھ میں بعمر ۶۵ سال انتقال فرمایا اور بقیع کے اندر اس زمین میں دفن ہوئے جہاں ان کے باپ دادا اور امام حسن کی قبریں ہیں۔ ان کی والدہ اُمّ فروہ تھیں ام فروہ کی والدہ اسما بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر تھیں۔

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین کے نزدیک سعید بن مسیب بن قاسم بن محمد بن ابوبکر اور ابو خالد کابلی معتمد لوگوں میں سے تھے اور فرمایا میری والدہ ایمان لائیں ولایت اہلبیت پر اور

عذابِ خدا سے ڈرتی تھیں اور ان کا ایمان مستحکم تھا اور اللہ مستحکم ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ان سے کہا۔ اے ام فروہ میں گنہگار شیعوں کے لئے اپنے اللہ سے ہر روز و شب میں ایکہزار بار دعا کرتا ہوں ہم آئمہ ہیں۔ مخالفوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں ہم برداشت کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس کا ثواب جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی صبر کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نہیں جانتے۔

٢ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : وَجَّهَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ وَ هُوَ وَالِيهِ عَلَى الْحَرَمَيْنِ أَنْ أَحْرِقْ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ دَارَهُ ، فَأَلْقَى النَّارَ فِي دَارِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَخَذَتِ النَّارُ فِي الْبَابِ وَالدِّهْلِيزِ ، فَخَرَجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَتَخَطَّى النَّارَ وَيَمْشِي فِيهَا وَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ أَعْرَاقِ الثَّرَى أَنَا ابْنُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ عليه السلام .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ منصور نے حسن بن زید بن حسن بن ابی طالب کو جو منصور کی طرف سے حاکم حرمین تھے یہ حکم بھیجا کہ وہ جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر کو جبکہ وہ اس کے اندر ہوں جلادیں۔ حسن نے آپ کے دروازہ اور دہلیز میں آگ ڈال دی حضرت اس میں سے نکلے چلے آئے اور فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ کا پوتا ہوں۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ ، رُفَيْدٍ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ : سَخِطَ عَلَيَّ ابْنُ هُبَيْرَةَ وَ حَلَفَ عَلَيَّ لَيَقْتُلَنِي ، فَهَرَبْتُ مِنْهُ وَ عُذْتُ بِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ خَبَرِي ، فَقَالَ لِيَ : انْصَرِفْ وَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنِّي قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ مَوْلَاكَ رُفَيْداً فَلَا تَهِجْهُ بِسُوءٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ شَامِيٌّ خَبِيثُ الرَّأْيِ فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِ كَمَا أَقُولُ لَكَ ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا كُنْتُ فِي بَعْضِ الْبَوَادِي اسْتَقْبَلَنِي أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ إِنِّي أَرَى وَجْهَ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِيَ : اخْرُجْ يَدَكَ ، فَفَعَلْتُ فَقَالَ : يَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرِزْ رِجْلَكَ فَأَبْرَزْتُ رِجْلِي ، فَقَالَ : رِجْلُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرِزْ جَسَدَكَ ؟ فَفَعَلْتُ ، فَقَالَ : جَسَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِيَ : اخْرُجْ لِسَانَكَ ، فَفَعَلْتُ ، فَقَالَ لِيَ : امْضِ ، فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ فَإِنَّ فِي لِسَانِكَ رِسَالَةً لَوْ أَتَيْتَ بِهَا الْجِبَالَ الرَّوَاسِيَ لَانْقَادَتْ لَكَ ، قَالَ : فَجِئْتُ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَى بَابِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ، فَاسْتَأْذَنْتُ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : أَتَتْكَ بِخَائِنٍ رِجْلَاهُ يَا غُلَامُ النَّطْعَ وَالسَّيْفَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِي فَكُتِّفْتُ وَشُدَّ رَأْسِي وَقَامَ عَلَيَّ السَّيَّافُ لِيَضْرِبَ عُنُقِي فَقُلْتُ : أَيُّهَا الْأَمِيرُ لَمْ تَظْفَرْ بِي عَنْوَةً

وَإِنَّمَا جِئْتُكَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَهٰهُنَا أَمْرٌ أَذْكُرُهُ لَكَ ثُمَّ أَنْتَ وَشَأْنُكَ، فَقَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: أَخْلِنِي فَأَمَرَ مَنْ حَضَرَ فَخَرَجُوا فَقُلْتُ لَهُ: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ مَوْلَاكَ رُفَيْداً فَلَا تَهِجْهُ بِسُوءٍ فَقَالَ: [وَ]اللّٰهِ لَقَدْ قَالَ لَكَ جَعْفَرٌ [ابْنُ مُحَمَّدٍ] هٰذِهِ الْمَقَالَةَ وَأَقْرَأَنِي السَّلَامَ؟! فَحَلَفْتُ لَهُ فَرَدَّهَا عَلَيَّ ثَلَاثاً ثُمَّ حَلَّ أَكْتَافِي، ثُمَّ قَالَ: لَا يُقْنِعُنِي مِنْكَ حَتّٰى تَفْعَلَ بِي مَا فَعَلْتُ بِكَ، قُلْتُ: مَا تَنْطَلِقُ يَدِي بِذَاكَ وَلَا تَطِيبُ بِهِ نَفْسِي، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا يُقْنِعُنِي إِلَّا ذَاكَ، فَفَعَلْتُ بِهِ كَمَا فَعَلَ بِي وَأَطْلَقْتُهُ فَنَاوَلَنِي خَاتَمَهُ وَقَالَ: أُمُورِي فِي يَدِكَ فَدَبِّرْ فِيهَا مَا شِئْتَ.

۳۔ رفید غلام یزید بن عمر ابن ہبیرہ نے بیان کیا کہ ابن ہبیرہ کو مجھ پر غصہ آیا اور اس نے میرے قتل کرنے کی قسم کھائی، میں بھاگ کر امام جعفر صادقؑ کی پناہ میں آیا اور حال بیان کیا۔ فرمایا واپس جا اور میرا سلام کہہ کر اس سے کہنا کہ میں نے تیرے غلام رُفید کو پناہ دی ہے لہٰذا اب اس کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ وہ مرد شامی بدرائے ہے۔ فرمایا تو جا اور جو کچھ میں نے کہا ہے اسے بیان کر، میں چلا، ایک بادیہ سے گزر رہا تھا کہ ایک صحرائی عرب مجھے ملا اور کہا کہاں جاتا ہے میں تیرا چہرہ مقتولوں کا سا پا رہا ہوں۔ پھر کہا اپنا ہاتھ دکھا۔ میں نے دکھایا تو اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا ہاتھ ہے۔ پھر کہا۔ پیر دکھا۔ میں نے دکھایا۔ اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا پیر ہے پھر جسم کے لیے بھی یہی کہا، پھر کہا زبان دکھا۔ میں نے دکھائی۔ اس نے کہا جا اب تیرے لئے خوف نہیں اس پر ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر تو مضبوط پہاڑوں کو پہنچا دے تو وہ بھی تیرے مطیع ہو جائیں۔ اس نے کہا جب میں ہبیرہ کے دروازے پر پہنچا تو اجازت چاہی، جب اندر گیا اس نے کہا چور خود اپنے پیروں سے آگیا ہے اے غلام چمڑا بچھا اور تلوار لا پھر اس نے میرے ہاتھ پس گردن سے باندھنے کا حکم دیا اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کو کہا۔ جلاد قتل کرنے کو کھڑا ہوا۔ میں نے کہا اے امیر جلدی نہ کر۔ اب میں تیرے قبضے میں ہوں میں ایک خاص بات تجھ سے بیان کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا بیان کر، میں نے کہا خلوت میں کہوں گا اس نے سب کو ہٹا دیا۔ میں نے کہا۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے بعد سلام فرمایا ہے کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ دی ہے اب اس کو سزا نہ دینا۔ اس نے کہا اللہ اکبر کیا امام نے ایسا فرمایا ہے مجھے سلام کہلا کر بھیجا ہے میں نے قسم کھائی، اس نے تین بار ایسا ہی کہلوایا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ کھول دیے اور کہا مجھے چین نہ آئے گا جب تک تو بھی اسی طرح میرے ہاتھ نہ باندھے۔ میں نے کہا نہ میرے ہاتھ میں اتنی طاقت ہے نہ میرا نفس اس پر راضی ہے اس نے کہا یہ کرنا ہوگا چنانچہ میں نے کیا۔ پھر اسے کھول دیا۔ اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا۔ اب میرے تمام معاملات تیرے ہاتھ میں ہیں جو چاہے کر۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ وَمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَلَمَةَ السَّرَّاجِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ

أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقالَ: عِنْدَنا خَزائِنُ الأَرْضِ وَمَفاتيحُها وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بِإِحْدى رِجْلَيَّ أَخْرِجي ما فيكِ مِنَ الذَّهَبِ لأَخْرَجَتْ، قالَ: ثُمَّ قالَ بِإِحْدى رِجْلَيْهِ فَخَطَّها فِي الأَرْضِ خَطّاً فَانْفَجَرَتِ الأَرْضُ ثُمَّ قالَ بِيَدِهِ: فَأَخْرَجَ سَبيكَةَ ذَهَبٍ قَدْرَ شِبْرٍ ثُمَّ قالَ: أُنْظُرُوا حَسَناً، فَنَظَرْنا فَإِذا سَبائِكُ كَثيرَةٌ بَعْضُها عَلى بَعْضٍ يَتَلأْلأُ فَقالَ لَهُ بَعْضُنا: جُعِلْتُ فِداكَ أُعْطيتُمْ ما أُعْطيتُمْ وَشيعَتُكُمْ مُحْتاجُونَ؟ قالَ: فَقالَ: إِنَّ اللهَ سَيَجْمَعُ لَنا وَ لِشيعَتِنا الدُّنْيا وَالآخِرَةَ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّاتِ النَّعيمِ وَيُدْخِلُ عَدُوَّنا الْجَحيمَ.

۴۔ راویوں نے کہا کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؑ نے فرمایا۔ میرے پاس خزائن زمین ہیں اور ان کی کنجیاں ہیں۔ اگر زمین پر اپنا پیر مار کر کہوں کہ جو سونا تیرے اندر ہے اسے نکال تو وہ نکال دے گی پھر آپ نے پیر سے زمین پر خط دیا۔ زمین وہاں سے شق ہوگئی۔ پھر اپنے ہاتھ سے سونے کی اینٹ جو بقدر ایک بالشت تھی نکالی اور فرمایا تم لوگ اچھی طرح دیکھو ہم نے دیکھا تو بہت ساری اینٹیں ایک دوسرے پر رکھی چمک رہی تھیں ہم میں سے ایک نے کہا۔ آپؑ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی دیجئے۔ فرمایا ہمارے شیعوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں حصّہ ہے خدا ہمارے شیعوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

توضیح:۔ دنیا و آخرت میں ہمارے شیعوں کا حصہ ہے اس سے مراد امام کی یہ ہے کہ جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو اس وقت ان کے لئے دولت کی فراوانی ہوگی اور قبل ظہور جو ان کو تکلیف پہنچی ہوگی ان کے بدلے میں خدا ان کو جنت دے گا

٥ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ، عَنْ أَبي بَصيرٍ قالَ: كانَ لي جارٌ يَتَّبِعُ السُّلْطانَ فَأَصابَ مالاً، فَأَعَدَّ قِياناً وَكانَ يَجْمَعُ الْجَميعَ إِلَيْهِ وَ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ وَ يُؤْذيني، فَشَكَوْتُهُ إِلى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ، فَلَمْ يَنْتَهِ فَلَمّا أَنْ أَلْحَحْتُ عَلَيْهِ قالَ لي: يا هذا أَنا رَجُلٌ مُبْتَلىً وَ أَنْتَ رَجُلٌ مُعافىً، فَلَوْ عَرَضْتَني لِصاحِبِكَ رَجَوْتُ أَنْ يُنْقِذَنِيَ اللهُ بِكَ، فَوَقَعَ ذٰلِكَ لَهُ في قَلْبي فَلَمّا صِرْتُ إِلى أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام ذَكَرْتُ لَهُ حالَهُ، فَقالَ لي: «إِذا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتيكَ فَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعْ ما أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنُ لَكَ عَلَى اللهِ الْجَنَّةَ» فَلَمّا رَجَعْتُ إِلَى الْكُوفَةِ أَتاني فيمَنْ أَتى، فَاحْتَبَسْتُهُ عِنْدي حَتّى خَلا مَنْزِلي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: يا هذا إِنّي ذَكَرْتُكَ لِأَبي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ عليه السلام فَقالَ لي: «إِذا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتيكَ فَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: دَعْ ما أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَضْمَنُ لَكَ عَلَى اللهِ الْجَنَّةَ» قالَ: فَبَكى

ثُمَّ قَالَ لِي : اَللهُ لَقَدْ قَالَ لَكَ أَبُوعَبْدِاللهِ هٰذا ؟ قَالَ : فَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ ، فَقَالَ لِي : حَسْبُكَ وَمَضَى ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ بَعَثَ إِلَيَّ فَدَعَانِي وَإِذَا هُوَ خَلْفَ دَارِهِ عُرْيَانٌ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ لَا وَاللهِ مَا بَقِيَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ أَخْرَجْتُهُ وَأَنَا كَمَا تَرَى ، قَالَ : فَمَضَيْتُ إِلَى إِخْوَانِنَا فَجَمَعْتُ لَهُ مَا كَسَوْتُهُ بِهِ ثُمَّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ أَيَّامٌ يَسِيرَةٌ حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ أَنِّي عَلِيلٌ فَأْتِنِي فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَ أُعَالِجُهُ حَتَّى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِساً وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ ، فَغُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفَى صَاحِبُكَ لَنَا ، ثُمَّ قُبِضَ - رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ. فَلَمَّا حَجَجْتُ أَتَيْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِي اِبْتِدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَإِحْدَى رِجْلِي فِي الصَّحْنِ وَالْأُخْرَى فِي دِهْلِيزِ دَارِهِ يَا أَبَا بَصِيرٍ : قَدْ وَفَيْنَا لِصَاحِبِكَ ،

۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہمارا ہمسایہ سرکاری ملازم تھا اس نے بہت سی دولت حاصل کی اور گانے والیاں فراہم کیں۔ ان سب کو جمع کرکے گانا کراتا تھا اور شراب پیتا، مجھے سخت اذیت پہنچتی تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی۔ مگر وہ باز نہ رہا جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے کہا۔ میں فسق و فجور میں مبتلا ہوں اور آپ اس سے بری ہیں اگر آپ میرا معاملہ خدمت امام میں پیش کردیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس بلا سے نجات دے گا۔ میرے دل میں یہی آیا۔ جب میں خدمتِ امام میں آیا تو اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا جب تم کوفہ جاؤ اور وہ تمہارے پاس آئے تو کہنا۔ جعفر بن محمدؑ نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ جب میں کوفہ پہنچا تو آنے والوں کے ساتھ وہ بھی آیا۔ میں نے اسے روک کے رکھا جب خلوت ہوئی تو میں نے کہا۔

اے شخص میں نے تیرا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کردیا تھا انھوں نے فرمایا۔ جب کوفہ جاؤ اور وہ آئے تو کہنا کہ جعفر بن محمدؑ نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دے میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں، یہ سن کر وہ رو دیا۔ پھر مجھ سے کہا اللہ اللہ حضرت نے تم سے ایسا کہا ہے میں نے قسم کھا کر کہا بے شک یہی فرمایا ہے اس نے کہا تمھارا یہ کہنا کافی ہے اس کے بعد وہ چلا گیا چند روز کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں برہنہ ہے۔ مجھ سے کہا اے ابو بصیر واللہ میرے گھر میں جو چیز بھی تھی۔ میں نے سب نکال دی ہے۔ اب میرا جو حال ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اس کو پہنانے کے لئے کچھ کپڑے لئے پھر کئی دن میں اس کے پاس نہ گیا اس نے مجھے بلا بھیجا کہ میں علیل ہوں، میں گیا اور برابر جاتا رہا اور اس کا علاج کراتا رہا یہاں تک کہ موت کا وقت قریب آگیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر نزاعی کیفیت طاری تھی ذرا افاقہ ہوا تو اس نے کہا۔ اے ابو بصیر آپ کے امام نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا پورا کردیا اس کے بعد وہ مرگیا اللہ کی اس پر رحمت ہو، جب میں حج کو گیا تو امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اذنِ دخول چاہا جب میں داخل ہونے لگا تو ابھی

ایک پیر دروازے میں تھا اور دوسرا دہلیز میں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابو بصیر ہم نے تمہارے دوست کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کردیا۔

٦ ـ أَبُوْ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ : قَالَ لِي : أَتَدْرِي مَاكَانَ سَبَبُ دُخُولِنَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ وَ مَعْرِفَتِنَا بِهِ وَمَاكَانَ عِنْدَنَا مِنْهُ ذِكْرٌ وَلَامَعْرِفَةُ شَيْءٍ مِمَّا عِنْدَ النَّاسِ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَاذَاكَ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَاجَعْفَرٍ يَعْنِي أَبَاالدَّوَانِيقِ قَالَ لِأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ : يَامُحَمَّدُ ابْغِ لِي رَجُلاً لَهُ عَقْلٌ يُؤَدِّي عَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَدْ أَصَبْتُهُ لَكَ هٰذَا فُلَانُ بْنُ مُهَاجِرٍ خَالِي ، قَالَ : فَأْتِنِي بِهِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِخَالِي فَقَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ : يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ خُذْ هٰذَا الْمَالَ وَأْتِ الْمَدِينَةَ وَأْتِ عَبْدَاللهِ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَعِدَّةً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُمْ : إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَبِهَا شِيعَةٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ وَجَّهُوا إِلَيْكُمْ بِهٰذَا الْمَالِ ، وَادْفَعْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى شَرْطِ كَذَا وَ كَذَا ، فَإِذَاقَبَضُوا الْمَالَ فَقُلْ : إِنِّي رَسُولٌ وَأُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعِي خُطُوطُكُمْ بِقَبْضِكُمْ مَا قَبَضْتُمْ . فَأَخَذَ الْمَالَ وَأَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّوَانِيقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ عِنْدَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّوَانِيقِ مَاوَرَاءَكَ قَالَ : أَتَيْتُ الْقَوْمَ وَ هٰذِهِ خُطُوطُهُمْ بِقَبْضِهِمُ الْمَالَ خَلَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ . فَإِنِّي أَتَيْتُهُ وَهُوَيُصَلِّي فِي مَسْجِدِالرَّسُولِ ﷺ فَجَلَسْتُ خَلْفَهُ وَقُلْتُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَأَذْكُرُ لَهُ مَاذَكَرْتُ لِأَصْحَابِهِ ، فَعَجَّلَ وَانْصَرَفَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا هٰذَا اتَّقِ اللهَ وَلَا تَغُرَّ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُمْ قَرِيبُوا الْعَهْدِ بِدَوْلَةِ بَنِي مَرْوَانَ وَ كُلُّهُمْ مُحْتَاجٌ ، فَقُلْتُ : وَمَاذَاكَ أَصْلَحَكَ اللهُ ؟ قَالَ : فَأَدْنَى رَأْسَهُ مِنِّي وَ أَخْبَرَنِي بِجَمِيعِ مَاجَرَى بَيْنِي وَبَيْنَكَ حَتَّى كَأَنَّهُ كَانَ ثَالِثَنَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ : يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ ! اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَفِيهِ مُحَدَّثٌ وَإِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُنَا الْيَوْمَ وَكَانَتْ هٰذِهِ الدَّلَالَةُ سَبَبَ قَوْلِنَا بِهٰذِهِ الْمَقَالَةِ .

۶۔ جعفر بن محمد بن اشعث کا بیان ہے کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا سبب ہے اس کا کہ ہم نے امر امامت اہل بیت کو تسلیم کیا اور ہم نے امامت جعفر صادق کی معرفت حاصل کی۔ حالانکہ ہم نہ کبھی اس کا ذکر کرتے تھے اور نہ اس معرفت سے ہمارا کوئی تعلق تھا (کیونکہ اس کا باپ محمد اشعث قاتلان حسینؑ سے تھا) صفوان راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کیا واقعہ ہے اس نے کہا۔ منصور دوانقی نے میرے باپ محمد اشعث سے کہا۔ اے محمد مجھے ایک ایسا شخص درکار ہے جو صاحب عقل ہو اور ایک کام میری طرف سے کرسکے

میرے باپ نے کہا۔ فلاں ابن مہاجر اپنے ماموں کو اس کام کا اہل پاتا ہوں اس نے کہا۔ تو آلے آؤ میں اپنے ماموں کو لے آیا۔ منصور نے کہا اے ابن مہاجر یہ مال لے کر مدینہ جا اور عبداللہ بن حسن (مثنٰی) بن حسن علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں سے جن میں جعفر بن محمد بھی شامل ہوں مل اور ان سے کہو، میں مرد مسافر ہوں۔ خراسان کا رہنے والا ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے یہ کہہ کر یہ مال ان شرائط کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو دینا۔ جب مال لے لیں تو کہنا کہ میں ایک قاصد ہوں کہ جو کچھ آپ نے لیا ہے اس کی رسید بھی آپ دے دیں۔ یہ باتیں سن کر اس نے مال لیا اور مدینہ پہنچا، واپس آیا تو محمد اشعث بھی اس کے پاس تھا منصور نے کہا کہو کیا ہوا اس نے کہا میں ان لوگوں سے ملا۔ یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر ابن محمد کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تاکہ نماز کے بعد ان سے وہی کہوں جو ان کے خاندان والوں سے کہا تھا حضرت نے نماز تھوڑی دیر بعد ختم کی اور میری طرف مڑکر فرمایا۔ اے شخص اللہ سے ڈر اور ہم اہل بیت کو دھوکا نہ دے بنی مروان کا دور حکومت بھی ختم ہوا ہے (ان کی فریب کاریاں بھی ایسی ہی تھیں۔ انھوں نے ہمارے خاندان کو تباہ کر دیا) اب وہ محتاج مال ہیں (لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے) پھر وہ میرے قریب ہوئے اور وہ سب باتیں بیان کر دیں جو میرے اور تیرے درمیان ہوئی تھیں گویا وہ ہم میں تیسرے تھے۔ منصور نے کہا۔ اہل بیت میں ایک محدث (جو فرشتہ کی آواز سنے) ہوتا آیا ہے۔ بے شک جعفر بن محمد محدث ہیں یہ سبب ہے میری اس گفتگو کا۔

۷۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، فِي عَامِ ثَمَانٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ وَعَاشَ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَرْبَعاً وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

۷۔ ابوبصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۶۵ سال ۱۴۸ھ تھی۔

۸۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنَا كَفَّنْتُ أَبِي فِي ثَوْبَيْنِ شَطَوِيَّيْنِ ، كَانَ يُحْرِمُ فِيهِمَا وَ فِي قَمِيصٍ مِنْ قُمُصِهِ وَ فِي عِمَامَةٍ كَانَتْ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَ فِي بُرْدٍ اشْتَرَاهُ بِأَرْبَعِينَ دِينَاراً

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میں نے کفن دیا اپنے باپ دو شطوی (ایک قریہ کا نام) میں جن کا آپ احرام باندھتے تھے اور آپ کی ایک قمیض میں اور حضرت علی بن الحسین کے عمامہ میں اور ایک چادر میں جسے آپ نے چالیس دینار میں خرید اتھا۔

ایک سو اٹھارہواں باب

ذکر مولد امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

(باب ۱۱۸)

مولد ابي الحسن موسى بن جعفر (ع)

ولد أبو الحسن موسى عليه السلام بالأبواء سنة ثمان وعشرين ومائة وقال بعضهم: تسع وعشرين ومائة وقبض عليه السلام لست خلون من رجب من سنة ثلاث وثمانين ومائة وهو ابن أربع أو خمس و خمسين سنة وقبض عليه السلام ببغداد في حبس السندي بن شاهك وكان هارون حمله من المدينة لعشر ليال بقين من شوال سنة تسع و سبعين و مائة وقد قدم هارون المدينة منصرفه من عمرة شهر رمضان، ثم شخص هارون إلى الحج وحمله معه، ثم انصرف على طريق البصرة فحبسه عند عيسى بن جعفر، ثم أشخصه إلى بغداد، فحبسه عند السندي بن شاهك فتوفي عليه السلام في حبسه و دفن ببغداد في مقبرة قريش وامه ام ولد يقال لها: حميدة.

١ ـ الحسين بن محمد الأشعري، عن معلى بن محمد، عن علي بن السندي القمي قال: حدثنا عيسى بن عبد الرحمن، عن أبيه قال: دخل ابن عكاشة بن محصن الأسدي على أبي جعفر و كان أبو عبد الله عليه السلام قائماً عنده، فقدم إليه عنباً فقال: حبة حبة يأكله الشيخ الكبير والصبي الصغير وثلاثة وأربعة يأكله من يظن أنه لا يشبع وكله حبتين حبتين، فإنه يستحب فقال لأبي جعفر عليه السلام: لأي شيء لا تزوج أبا عبد الله فقد أدرك التزويج؟ قال وبين يديه صرة مختومة، فقال: أما إنه سيجيء نخاس من أهل بربر فينزل دار ميمون، فنشتري له بهذه الصرة جارية قال: فأتى لذلك ما أتى، فدخلنا يوماً على أبي جعفر عليه السلام فقال: ألا اخبركم عن النخاس الذي ذكرته لكم؟ قد قدم، فاذهبوا فاشتروا بهذه الصرة منه جارية، قال: فأتينا النخاس فقال: قد بعت ما كان عندي إلا جاريتين مريضتين إحديهما أمثل من الاخرى، قلنا: فأخرجهما حتى ننظر إليهما فأخرجهما

فَقُلْنَا : بِكَمْ تَبِيعُنَا هٰذِهِ الْمُتَمَاثِلَةَ قَالَ : بِسَبْعِينَ دِينَاراً ، قُلْنَا أَحْسِنْ قَالَ :لاَأَنْقُصُ مِنْ سَبْعِينَ دِينَاراً قُلْنَا لَهُ نَشْتَرِيهَا مِنْكَ بِهٰذِهِ الصُّرَّةِ مَا بَلَغَتْ وَلاَنَدْرِي مَا فِيهَا وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، قَالَ : فُكُّوا وَزِنُوا فَقَالَ النَّخَّاسُ : لاَتَفُكُّوا فَإِنَّهَا إِنْ نَقَصَتْ حَبَّةً مِنْ سَبْعِينَ دِينَاراً لَمْ أُبَايِعْكُمْ فَقَالَ الشَّيْخُ : ادْنُوا ، فَدَنَوْنَا وَ فَكَكْنَا الْخَاتَمَ وَوَزَنَّا الدَّنَانِيرَ فَإِذَا هِيَ سَبْعُونَ دِينَاراً لاَتَزِيدُ وَلاَ تَنْقُصُ فَأَخَذْنَا الْجَارِيَةَ فَأَدْخَلْنَاهَا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَجَعْفَرٌ قَائِمٌ عِنْدَهُ فَأَخْبَرْنَا أَبَا جَعْفَرٍ بِمَا كَانَ ، فَحَمِدَاللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَااسْمُكِ ؟ قَالَتْ : حُمَيْدَةُ ، فَقَالَ حُمَيْدَةٌ فِي الدُّنْيَا مَحْمُودَةٌ فِي الْآخِرَةِ ، أَخْبِرِينِي عَنْكِ أَبِكْرٌ أَنْتِ أَمْ ثَيِّبٌ ؟ قَالَتْ : بِكْرٌ قَالَ : وَكَيْفَ وَلاَيَقَعُ فِي أَيْدِي النَّخَّاسِينَ شَيْءٌ إِلاَّ أَفْسَدُوهُ ، فَقَالَتْ: قَدْكَانَ يَجِيئُنِي فَيَقْعُدُ مِنِّي مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ فَيُسَلِّطُ اللهُ عَلَيْهِ رَجُلاً أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَلاَ يَزَالُ يَلْطِمُهُ حَتَّى يَقُومَ عَنِّي ؛ فَفَعَلَ بِي مِرَاراً وَ فَعَلَ الشَّيْخُ بِهِ مِرَاراً فَقَالَ : يَا جَعْفَرُ خُذْهَا إِلَيْكَ فَوَلَدَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليهما السلام .

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۱۲۸ھ میں بمقام ابواپیدا ہوئے اور ۲۵ رجب ۱۸۳ھ میں ۵۴ یا ۵۵ برس کی عمر میں شہادت پائی۔ سندی بن شاہک کی قید میں آپ کی وفات ہوئی ۱۷۹ھ خلیفہ ہارون جب اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر ۲۰ ماہ شوال کو مدینہ منورہ آیا تو حضرت کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر حج کیا پھر وہ بصرہ کی راہ سے واپس ہوا اور عیسیٰ بن جعفر کی حراست میں آپ کو چھوڑ گیا پھر اس نے حضرت کو بغداد بلا کر شاہک سندی کی نگرانی میں قید رکھا۔ اسی کی قید میں آپ نے انتقال فرمایا اور بغداد میں قبرستان قریش میں دفن کیے گئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں جن کو حمیدہ کہا جاتا تھا۔

۱۔ عکاشہ راوی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام بھی اس کے پاس کھڑے تھے آپ نے انگوروں کا ایک خوشہ اس کے سامنے رکھا اور ایک ایک دانہ کھانے لگا۔ فرمایا۔ ایک ایک دانہ تو بڈھا یا بچہ (اپنی کمزوری کی وجہ سے) کھاتا ہے اور جوان چار چار دانے کھاتا ہے وہ حریص جوڑتا ہے کہ میں سیر ہونے سے نہ رہ جاؤں تم دو دو دانے کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔ پھر اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ ابوعبداللہ کی شادی کیوں نہیں کرتے۔ اب تو وہ شادی کے قابل ہیں اس وقت آپ کے سامنے ایک تھیلی رکھی تھی فرمایا ایک بربری بردہ فروش آنے والا ہے جو دار میمون میں قیام کرے گا۔ اس سے ہم کنیز خریدیں گے۔

راوی کہتا ہے کچھ دن گزرنے کے بعد ہم امام محمد باقر کے پاس آئے۔ فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ بردہ

فروش جس کا میں نے ذکر کیا تھا آ گیا۔ فرمایا۔ تم جاؤ اس تھیلی کے بدلے اس کنیز کو خرید لو۔ راوی کہتا ہے۔ ہم بردہ فروش کے پاس آئے۔ اس نے کہا جو میرے پاس تھا میں بیچ چکا۔ اب تو میرے پاس دو بیمار کنیزیں ہیں ایک ان میں دوسری سے اچھی ہے۔ ہم نے کہا۔ انھیں دکھاؤ تو اس نے دکھا ئیں۔ ہم نے کہا یہ جوان دونوں میں بہتر ہے۔ اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا ستر دینار۔ ہم نے کہا کچھ کم کر کے احسان کرو۔ اس نے کہا اس سے کم نہ زیادہ۔ ہم نے کہا ہم اس تھیلی کے بدلے خریدتے ہیں جتنے ہوں ہمیں اس کا علم نہیں، اس کے پاس ایک شخص جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ بیٹھا تھا۔ اس نے کہا تھیلی کو کھول کر رقم گن لو، بردہ فروش نے کہا تم مت کھولو اگر ستر سے کم نکلے تو میں نہیں بیچوں گا۔ بڈھے نے کہا میرے پاس آؤ اور تھیلی کی مہر توڑو جب ہم نے کھولا تو اس میں ستر ہی دینار تھے نہ کم نہ زیادہ، ہم نے خرید لیا اور اسے لے کر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے امام جعفر صادق علیہ السلام ان کے پاس بیٹھے تھے ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کل حال بیان کیا۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد کنیز سے پوچھا، تمھارا نام کیا ہے انھوں نے کہا حمیدہ، فرمایا تم حمیدہ ہو دنیا میں اور محمودہ ہو آخرت میں، مجھے بتاؤ تم باکرہ ہو یا ثیبہ۔ انھوں نے کہا باکرہ فرمایا، یہ کیسے نخاسوں کے ہاتھ جو عورت آجاتی ہے وہ اسے باکرہ نہیں رہنے دیتے۔ انھوں نے کہا۔ یہ شخص میرے پاس آیا اور اس طرح بیٹھا جیسے عورت سے جماع کرنے مرد بیٹھتا ہے۔ پس خدا نے اس پر ایک مرد بزرگ کو مسلط کیا۔ جس نے اس کو طمانچے مارے وہ اٹھ کھڑا ہوا کئی بار اس نے یہ ناپاک ارادہ کیا، ہر بار وہ بزرگ مانع آئے آپ نے فرمایا اے ابوجعفر اس کو لو، اس کے بطن سے اہل زمین کا بہترین شخص موسیٰ نامی پیدا ہوگا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَابِقِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : حُمَيْدَةُ مُصَفَّاةٌ مِنَ الْأَدْنَاسِ كَسَبِيكَةِ الذَّهَبِ ، مَازَالَتِ الْأَمْلَاكُ تَحْرُسُهَا حَتَّى أُدِّيَتْ إِلَيَّ كَرَامَةً مِنَ اللهِ لِي وَالْحُجَّةِ مِنْ بَعْدِي .

٢۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے حمیدہ پاک و صاف ہیں تمام ادناس سے جیسے تپایا ہوا سونا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ خدا نے ان کی محافظت کی یہاں تک کی خدا کی طرف سے وہ گرامی ذات مجھے ملی جو میرے بعد خدا کی حجت ہوگا۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الزَّبَالِيِّ قَالَ : لَمَّا أُقْدِمَ بِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ الْقَدْمَةَ الْأُولَى نَزَلَ زَبَالَةَ فَكُنْتُ أُحَدِّثُهُ ، فَرَآنِي مَغْمُوماً فَقَالَ لِي: يَا أَبَا خَالِدٍ مَالِي أَرَاكَ مَغْمُوماً ؟ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ لَا أَغْتَمُّ وَأَنْتَ تُحْمَلُ إِلَى هٰذِهِ الطَّاغِيَةِ وَلَا أَدْرِي مَا يُحْدِثُ فِيكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيَّ بَأْسٌ إِذَا كَانَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا وَيَوْمُ كَذَا فَوَافِنِي فِي أَوَّلِ الْمِيلِ ، فَمَا كَانَ لِي هَمٌّ إِلَّا إِحْصَاءَ الشُّهُورِ

وَالأَيّام حَتّى كانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ ، فَوافَيْتُ الْميلَ فَمازِلْتُ عِنْدَهُ حَتّى كادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغيبَ وَوَسْوَسَ الشَّيْطانُ في صَدْري وَتَخَوَّفْتُ أَنْ أَشُكَّ فيما قالَ ، فَبَيْنا أَنَا كَذٰلِكَ إِذا نَظَرْتُ إِلى سَوادٍ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ ناحِيَةِ الْعِراقِ ، فَاسْتَقْبَلْتُهُمْ فَإِذا أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام أَمامَ الْقِطارِ عَلى بَغْلَةٍ ، فَقالَ : إيهٍ يا أَباخالِدٍ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ، فَقالَ : لا تَشُكَّنَّ ، وَدَّ الشَّيْطانُ أَنَّكَ شَكَكْتَ ، فَقُلْتُ : اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي خَلَّصَكَ مِنْهُمْ فَقالَ : إِنَّ لي إِلَيْهِمْ عَوْدَةً لا أَتَخَلَّصُ مِنْهُمْ .

۳۔ ابو خالد زبالی سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پہلی بار مہدی کے پاس مدینہ لے جایا جا رہا تھا تو حضرت کا نزول منزل زبالہ پر ہوا میں غمناک حالت میں حضرت سے بات چیت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اے ابو خالد مغموم کیوں ہو۔ میں نے کہا کیسے رنجیدہ نہ ہوں، آپ ایک سرکش انسان کے پاس جا رہے ہیں خدا جانے کیا حادثہ وہاں پیش آئے۔ فرمایا اس بار میرے لئے کوئی خوف نہیں فلاں مہینے فلاں دن تم مجھے پہلے میل پر ملنا۔ میں برابر مہینے اور دن اس روز سے گنتا رہا۔ جب وہ دن آیا تو میں اس میل پر پہنچا، میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا اس کے متعلق دل میں شک پیدا ہوا ناگاہ ایک سیاہی عراق کی طرف سے نمودار ہوئی میں آگے بڑھا تو میں امام علیہ السلام کو سب سے آگے خچر پر سوار دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابو خالد میں نے کہا۔ لبیک یا ابن رسول اللہ، فرمایا شک نہ کرو شیطان تمہارے شک کو دوست رکھتا ہے۔ میں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو ان ظالموں سے رہائی دلائی۔ فرمایا ابھی مجھے پھر ایک بار ان کے پھندے میں پھنسنا ہے اور پھر رہائی نصیب نہ ہوگی۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ جَميعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ راشِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْراهيمَ قالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسىٰ عليه السلام إِذْ أَتاهُ رَجُلٌ نَصْرانِيٌّ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْعُرَيْضِ فَقالَ لَهُ النَّصْرانِيُّ ، أَتَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ بَعيدٍ وَسَفَرٍ شاقٍّ وَسَأَلْتُ رَبّي مُنْذُ ثَلاثينَ سَنَةً أَنْ يُرْشِدَني إِلىٰ خَيْرِ الْأَدْيانِ وَإِلىٰ خَيْرِ الْعِبادِ وَأَعْلَمِهِمْ وَأَتاني آتٍ فِي النَّوْمِ فَوَصَفَ لي رَجُلاً بِعُلْيا دِمَشْقَ ، فَانْطَلَقْتُ حَتّى أَتَيْتُهُ فَكَلَّمْتُهُ ، فَقالَ : أَنَا أَعْلَمُ أَهْلِ ديني وَغَيْري أَعْلَمُ مِنّي ، فَقُلْتُ ، أَرْشِدْني إِلىٰ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنّي لا أَسْتَعْظِمُ السَّفَرَ وَلا تَبْعُدُ عَلَيَّ الشُّقَّةُ وَلَقَدْ قَرَأْتُ الْإِنْجيلَ كُلَّها وَمَزاميرَ داوُدَ وَقَرَأْتُ أَرْبَعَةَ أَسْفارٍ مِنَ التَّوْراةِ وَقَرَأْتُ ظاهِرَ الْقُرْآنِ حَتّى اسْتَوْعَبْتُهُ كُلَّهُ ، فَقالَ لِيَ الْعالِمُ : إِنْ كُنْتَ تُريدُ عِلْمَ النَّصْرانِيَّةِ فَأَنَا أَعْلَمُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِها ، وَإِنْ كُنْتَ تُريدُ عِلْمَ الْيَهُودِ فَباطِي بْنُ شُرَحْبيلِ السّامِرِيُّ أَعْلَمُ النّاسِ بِهَا الْيَوْمَ ، وَإِنْ كُنْتَ تُريدُ عِلْمَ الْإِسْلامِ وَعِلْمَ التَّوْراةِ وَ

تُحَرِّفُوا وَتُكَفِّرُوا وَقَدِيماً مَا فَعَلْتُمْ. قَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ: إِنِّي لَا أَسْتُرُ عَنْكَ مَا عَلِمْتُ وَلَا أُكَذِّبُكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ فِي صِدْقِ مَا أَقُولُ وَكِذْبِهِ. وَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَقَسَمَ عَلَيْكَ مِنْ نِعَمِهِ مَا لَا يَخْطُرُهُ الْخَاطِرُونَ وَلَا يَسْتُرُهُ السَّاتِرُونَ وَلَا يُكَذِّبُ فِيهِ مَنْ كَذَبَ، فَقَوْلِي لَكَ فِي ذٰلِكَ الْحَقُّ كَمَا ذَكَرْتُ. فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: أُعَجِّلُكَ أَيْضاً خَبَراً لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِمَّنْ قَرَأَ الْكُتُبَ: أَخْبِرْنِي مَا اسْمُ أُمِّ مَرْيَمَ وَأَيُّ يَوْمٍ نُفِخَتْ فِيهِ مَرْيَمُ وَلِكَمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ. وَأَيُّ يَوْمٍ وَضَعَتْ مَرْيَمُ فِيهِ عِيسَى عليه السلام وَلِكَمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ؟ فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: أَمَّا أُمُّ مَرْيَمَ فَاسْمُهَا مَرْثَا وَهِيَ وَهِيبَةُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَمَلَتْ فِيهِ مَرْيَمُ فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لِلزَّوَالِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي هَبَطَ فِيهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَلَيْسَ لِلْمُسْلِمِينَ عِيدٌ كَانَ أَوْلَى مِنْهُ. عَظَّمَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَظَّمَهُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم، فَأَمَرَ أَنْ يَجْعَلَهُ عِيداً فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي وَلَدَتْ فِيهِ مَرْيَمُ فَهُوَ يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ لِأَرْبَعِ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ مِنَ النَّهَارِ، وَالنَّهَرُ الَّذِي وَلَدَتْ عَلَيْهِ مَرْيَمُ عِيسَى عليه السلام هَلْ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هُوَ الْفُرَاتُ وَعَلَيْهِ شَجَرُ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ وَلَيْسَ يُسَاوَى بِالْفُرَاتِ شَيْءٌ لِلْكُرُومِ وَالنَّخِيلِ، فَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَجَبَتْ فِيهِ لِسَانَهَا وَنَادَى قَيْدُوسُ وُلْدَهُ وَأَشْيَاعَهُ فَأَعَانُوهُ وَأَخْرَجُوا آلَ عِمْرَانَ لِيَنْظُرُوا إِلَى مَرْيَمَ، فَقَالُوا لَهَا مَا قَصَّ اللهُ عَلَيْكَ فِي كِتَابِهِ وَعَلَيْنَا فِي كِتَابِهِ، فَهَلْ فَهِمْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَقَرَأْتُهُ الْيَوْمَ الْأَحْدَثَ، قَالَ: إِذَنْ لَا تَقُومُ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى يَهْدِيَكَ اللهُ. قَالَ النَّصْرَانِيُّ: مَا كَانَ اسْمُ أُمِّي بِالسُّرْيَانِيَّةِ وَبِالْعَرَبِيَّةِ؟ فَقَالَ: كَانَ اسْمُ أُمِّكَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ عَنْقَالِيَةَ، وَعَنْقُورَةُ كَانَ اسْمَ جَدَّتِكَ لِأَبِيكَ وَأَمَّا اسْمُ أُمِّكَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَهُوَ مَيَّةُ وَأَمَّا اسْمُ أَبِيكَ فَعَبْدُ الْمَسِيحِ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَيْسَ لِلْمَسِيحِ عَبْدٌ، قَالَ: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ، فَمَا كَانَ اسْمُ جَدِّي؟ قَالَ: كَانَ اسْمُ جَدِّكَ جَبْرَئِيلَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمَّيْتُهُ فِي مَجْلِسِي هٰذَا قَالَ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مُسْلِماً؟ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: نَعَمْ وَقُتِلَ شَهِيداً، دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَجْنَادٌ فَقَتَلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ غِيلَةً (٢) وَالْأَجْنَادُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، قَالَ: فَمَا كَانَ اسْمِي قَبْلَ كُنْيَتِي؟ قَالَ: كَانَ اسْمُكَ عَبْدَ الصَّلِيبِ، قَالَ: فَمَا تُسَمِّينِي؟ قَالَ: أُسَمِّيكَ عَبْدَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي آمَنْتُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، فَرْداً صَمَداً، لَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ النَّصَارَى وَلَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ الْيَهُودُ وَلَا جِنْسٌ مِنْ أَجْنَاسِ الشِّرْكِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ فَأَبَانَ بِهِ لِأَهْلِهِ وَعَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَأَنَّهُ كَانَ رَسُولَ اللهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ كُلٌّ فِيهِ مُشْتَرِكٌ فَأَبْصَرَ مَنْ أَبْصَرَ وَ

اهْتَدَى مَنِ اهْتَدَى وَعَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَابْنَهُ نَطَقَ بِحِكْمَتِهِ وَأَنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَطَقُوا بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَتَوَازَرُوا عَلَى الطَّاعَةِ لِلّٰهِ وَفَارَقُوا الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ وَالرِّجْسَ وَأَهْلَهُ وَهَجَرُوا سَبِيلَ الضَّلَالَةِ وَنَصَرَهُمُ اللّٰهُ بِالطَّاعَةِ لَهُ وَعَصَمَهُمْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ ، فَهُمْ لِلّٰهِ أَوْلِيَاءُ وَلِلدِّينِ أَنْصَارٌ ، يَحُثُّونَ عَلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِهِ ، آمَنْتُ بِالصَّغِيرِ مِنْهُمْ وَالْكَبِيرِ وَمَنْ ذَكَرْتُ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ أَذْكُرْ وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَطَعَ زُنَّارَهُ وَقَطَعَ صَلِيباً كَانَ فِي عُنُقِهِ مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ قَالَ : مُرْنِي حَتَّى أَضَعَ صَدَقَتِي حَيْثُ تَأْمُرُنِي فَقَالَ: هٰهُنَا أَخٌ لَكَ كَانَ عَلَى مِثْلِ دِينِكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ مِنْ قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَهُوَ فِي نِعْمَةٍ كَنِعْمَتِكَ فَتَوَاسَيَا وَتَجَاوَرَا وَلَسْتُ أَدَعُ أَنْ أُورِدَ عَلَيْكُمَا حَقَّكُمَا فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ إِنِّي لَغَنِيٌّ وَلَقَدْ تَرَكْتُ ثَلَاثَمِائَةِ طَرُوقٍ بَيْنَ فَرَسٍ وَفَرَسَةٍ وَتَرَكْتُ أَلْفَ بَعِيرٍ ، فَحَقُّكَ فِيهَا أَوْفَرُ مِنْ حَقِّي ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ مَوْلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْتَ فِي حَدِّ نَسَبِكَ عَلَى حَالِكَ ، فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِهْرٍ وَأَصْدَقَهَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام خَمْسِينَ دِينَاراً مِنْ صَدَقَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام وَأَخْدَمَهُ وَبَوَّأَهُ وَأَقَامَ حَتَّى أُخْرِجَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام ، فَمَاتَ بَعْدَ مَخْرَجِهِ بِثَمَانٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً .

۴- راوی کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ نصرانی آیا اور ہم حضرت کے ساتھ مقام عریض میں تھے۔ نصرانی نے کہا میں ایک دور دراز شہر سے بڑی مشقت اٹھانے کے بعد آیا ہوں۔ میں اپنے رب سے تیس سال سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے بہترین دین اور بہترین بندہ کی طرف ہدایت کر اور جو ان میں سب سے زیادہ عالم ہو۔ پس ایک شخص نے خواب میں مجھے ایک شخص کو بتایا جو دمشق کے بالائی حصے میں رہتا ہے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے گفتگو کی۔ اس نے کہا اگرچہ میں اپنے دین (عیسائی) کا بہت بڑا عالم ہوں۔ لیکن ایک اور شخص جو مجھ سے زیادہ عالم ہے۔ میں طلب علم میں سفر کو دشوار نہیں جانتا اور نہ مشقت کو دھیان میں لاتا ہوں میں نے پوری انجیل پڑھی ہے۔ داؤد کی زبور پڑھی ہے اور توریت کی چاروں کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں نے ظواہر قرآن کو پورا پڑھا ہے پھر اس عالم نے مجھ سے کہا۔ اگر تم علم نصرانیت جاننا چاہتے ہو تو میں عرب و عجم میں اس کا سب سے بڑا عالم ہوں اور اگر قباطی بن سرجیل سامری و الاعلم یہود چاہتے ہو تو میں اس کا سب سے زیادہ عالم ہوں اور اگر تم علم الاسلام، علم تورات و علم زبور اور کتاب ہود اور ہر اس چیز کا علم جو انبیاء میں سے کسی نبی پر آیا یا اس سے قبل نازل ہوا یا جو خبر آسمان سے آئی اور اس کو کسی نے نہ جانا ہو یا جانا ہو اور وہ ایسی کتاب میں ہے جس میں ہر شے کا بیان ہے اور مومنین کے لئے شفا ہے اور روحانی مسرت اور بصیرت کا باعث ہے اس شخص کے لئے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہو اور جسے حق سے اُنس ہو تو میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص

کی طرف کرتا ہوں تو اس کے پاس جا اگر اپنے پیروں سے چل سکتا ہو اگر پیروں سے نہ چل سکتا ہو تو گھٹنوں کے بل جانا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر گھسٹتا ہوا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو چہرے کے بل جانا۔ میں نے کہا مجھے جانے کی قدرت بلحاظ بدن و مال حاصل ہے۔ اُس نے کہا تو فوراً جا اور یثرب پہنچ، میں نے کہا۔ میں تو یثرب کو قطعاً نہیں جانتا۔ اس نے کہا تو مدینہ جا جہاں عرب میں ایک بنی ہاشم مبعوث ہوئے تھے جب وہاں پہنچے تو اولاد بنی غنم بن مالک بن نجار کا پتہ لگا جو باب مسجد کے پاس رہتے ہیں اور نصرانیوں کا سا لباس پہنتے ہیں کیونکہ وہاں کا حاکم ان پر سختی کرتا ہے اور خلیفہ اور زیادہ سخت ہے۔

پھر بنی عمرو بن مبذول سے جو بقیع زبیر میں رہتے ہیں امام موسیٰ بن جعفر کے متعلق پوچھنا کہ ان کا گھر کہاں ہے آیا وہ شہر میں موجود ہیں یا سفر میں ہیں اگر سفر میں ہوں تو وہاں جا کر ملنا کیونکہ ان کا سفر اس سے زیادہ دور نہ ہوگا جتنا تم نے کیا ہوگا۔ پھر ان کو بتانا کہ مطران علیا نے جو غوطہ دمشق میں رہتا ہے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور بہت بہت سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ میری اکثر خدا سے یہ دعا رہتی ہے کہ میرے اسلام کا اظہار آپ کے ہاتھوں پر ہو۔ پھر حضرت سے یہ سب واقعہ بیان کرنا وہ تجھ کو عصا پر تکیہ کیے ہوئے ملیں گے پھر کہنا اے میرے سردار آپ کی اجازت ہے کہ میں برائے تعظیم سینہ پر ہاتھ رکھوں اور بیٹھ جاؤں۔

حضرت نے فرمایا بیٹھنے کی اجازت ہے۔ تکفیر یعنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کی نہیں۔ وہ بیٹھا اور اپنی ٹوپی اتار کر کہا میں آپ پر فدا ہوں کلام کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا ضرور تم تو آئے ہی اس لئے ہو۔

نصرانی نے کہا کہ جس شخص نے میری رہنمائی آپ کی بارگاہ تک کی ہے آپ اس کو جواباً سلام کرتے ہیں یا وہ سلام کرتے ہیں فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب رہا سلام یہ اسی وقت ہوگا جب وہ ہمارے دین میں داخل ہو جائے گا۔

نصرانی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے میں آپ سے کتاب خدا کے متعلق سوال کرتا ہوں جو محمد پر نازل ہوئی اور انھوں نے اس کو بیان کیا اور اس کی تعریف کی۔

فرمایا۔ حٰمٓ اور اس واضح اور روشن کتاب کو ہم نے مبارک رات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام سے خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرائیں۔ اس نے کہا۔ اس کی باطنی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا حم سے مراد ہے محمد۔ جیسا کہ کتاب ہود میں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دو حرف م اور ح شروع والے کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب مبین سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور رات سے مراد فاطمہ ہیں اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر امر حکیم تو مراد ہے کہ بطن فاطمہ سے خیر کثیر کا ظہور یعنی مرد حکیم (امام حسن)، مرد حکیم (امام حسین) مرد حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اس نے کہا، ان لوگوں میں سے اوّل و آخر کا وصف بیان کیجیے۔

فرمایا بلحاظ صفات سب ایک دوسرے کی مثل ہیں تیسرے کا (امام حسینؑ کا اس گروہ کے وصف بیان کرتا ہوں جس کی نسل میں امامت تا قیامت باقی رہے گی اگر تم نے تغیر و تحریف نہ کی اور انکار نہ کیا ہو جیسا کہ تم کرتے آئے ہو تو اس کا ذکر تم اپنی اس کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی، نصرانی نے کہا میں کچھ جانتا ہوں آپ سے نہیں چھپاؤں گا اور نہ آپ کی تکذیب کروں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اس کے صدق و کذب کو آپ جان ہی جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنے فضل سے بڑا علم دیا اور آپ کو وہ نعمتیں دی ہیں جو لوگوں کے خیال میں نہیں آسکتیں اور نہ چھپانے والے اس کو چھپا سکتے ہیں اور نہ جھٹلا سکتے ہیں بس میرا قول اس بارے میں حق ہوگا جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا اور جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جلد تم کو وہ چیز بتاؤں گا جس کو کتب آسمانی کے پڑھنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں اچھا بتاؤ مریم کی ماں کا نام کیا تھا؟ کس روز بطن مریم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور دن کی کس ساعت میں ایسا ہوا اور مریم نے کس روز حضرت عیسیٰ کو جنا اور دن کی کونسی ساعت تھی۔

نصرانی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت نے فرمایا مریم کی ماں کا نام مرثا تھا جس کے معنی عربی میں بخشی ہوئی کے ہیں (قاموس میں ان کا نام حنہ لکھا ہے ہو سکتا ہے کہ دو نام ہوں اور نصرانیوں میں مرثا مشہور ہو) اور جس دن عیسیٰ کا حمل قرار پایا روز جمعہ وقت زوال تھا یہی وہ دن تھا کہ جبرئیل مریم کے پاس آئے تھے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عید نہیں۔ اللہ نے بھی اس کو صاحب عظمت قرار دیا اور حضرت رسول خدا نے بھی، پس حکم دیا کہ روز جمعہ کو عید قرار دیں اور مریم کی پیدائش سہ شنبہ کو ہوئی چار گھڑی دن چڑھے نیم روز میں اور کیا تم اس نہر کو جانتے ہو جس کے قریب مریم نے عیسیٰ کو جنا تھا اس نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ نہر فرات تھی جس کے قریب خرمہ اور انگور کے درخت تھے اور وہ دن کہ مریم کی زبان بات کرنے سے بند ہوئی (یعنی ان کا یوم صمت تھا) وہی تھا کہ قیدوس (ظالم قوم یہود) نے اپنی اولاد اور اپنے پیروؤں کو پکارا اور انھوں نے اس کی مدد کی اور اولاد عمران کو ان کے گھروں سے نکالا تاکہ وہ مریم کے معاملہ میں غور کریں انھوں نے مریم کے بارے میں وہی کہا جس کی حکایت اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں کی ہے (یہ تم نے کیا کیا نہ تمہارا باپ بد آدمی تھا نہ تمہاری ماں بدکارہ تھی)۔

پس تم نے اس دن کے واقعات کو سمجھ۔ اس نے کہا ہاں میں نے انجیل میں پڑھا ہے اس دن کو نیا دن لکھا گیا ہے حضرت نے فرمایا جب میرے بیان سے تصدیق ہو گئی تو اب بغیر ہدایت پائے یہاں سے نہ اٹھنا۔

نصرانی نے کہا کہ یہ بھی بتائیے کہ میری ماں کا نام سریانی اور عربی زبان میں کیا تھا۔ فرمایا سریانی میں عنقالیہ تھا اور تیری دادی کا نام عنقورا تھا اور تیری ماں کا نام عربی میں میتہ ہے اور تیرے باپ کا نام عبدالمسیح ہے عربی میں عبداللہ ہے کیونکہ مسیح کا کوئی بندہ نہ تھا۔ نصرانی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور میرے ساتھ نیکی کی۔ اب یہ بتائیے کہ میرے دادا کا کیا نام تھا فرمایا جبرئیل تھا لیکن وہ عبدالرحمٰن تھا یہ نام میں نے بھی تجویز کیا ہے اس نے کہا کیا وہ مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ شہید قتل کیا گیا اس پر ایک لشکر نے حملہ کر کے شہید کر دیا اور یہ لشکر اہل شام کا تھا اس نے کہا یہ بتائیے کہ کنیت سے پہلے میرا نام

کیا تھا فرمایا عبدالصلیب تھا اس نے کہا اب آپ نے میرا کیا نام رکھا۔ فرمایا عبداللہ، اس نے کہا۔ خدائے علیم پر ایمان لایا اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ وہ ایسا نہیں جیسا نصاریٰ بیان کرتے ہیں (تین میں کا تیسرا ہے) اور نہ ایسا ہے جیسا یہودی کہتے ہیں (عزیر بن عبداللہ) اور نہ وہ اجناس شرک میں سے کوئی جنس ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عبد و رسول ہیں جن کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو اہل تھے حق ان پر ظاہر ہو گیا اور نا اہل باطل پرست بنے رہے۔ حضرت رسول خدا سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجے گئے ان کی رسالت تمام بنی نوع کے درمیان مشترک ہے پس جسے صاحب بصیرت بننا تھا بن گیا اور جسے ہدایت پانا تھی پالی۔ باطل پرست اندھے بنے رہے اور گمراہ ہو گئے ان کی وجہ سے جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا ولی ناطق بحکمت ہے اور ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے انھوں نے بھی حکمت بالغہ سے کلام کیا اور اطاعت خدا کے بارے میں انھوں نے لوگوں کی مدد کی اور باطل اور اس کے ماننے والوں اور پلیدگی (گناہ) اور اس میں ملوث لوگوں کو انھوں نے چھوڑ دیا اور انھوں نے گمراہی کے راستہ کو ترک کیا خدا نے ان کے اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے ان کی مدد کی اور ان کو معصیت سے بچائے رکھا پس وہ اولیائے خدا ہیں اور ناصر دین ہیں لوگوں کو خیر و برکت کی طرف رغبت دلاتے اور نیکی کرنے کا حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا میں ان کے ہر چھوٹے بڑے پر ایمان لایا جن کا میں نے ذکر کیا ان پر بھی اور میں برکت بخشنے والے اور بلند مرتبہ والے رب العالمین پر ایمان لایا۔ پھر اس نے زنار توڑ ڈالا اور سونے کی صلیب کو نکال پھینکا پھر حضرت سے کہا اب آپ مجھے حکم دیں تاکہ میں اس کے مطابق نیکی کروں فرمایا تمہارا ایک بھائی ہے جو دین میں تم ہی جیسا ہے اور وہ تمہاری قوم کا آدمی ہے قبیلہ قیس بن ثعلبہ سے اور اس کو بھی اللہ نے تمہاری طرح نعمت اسلام دی ہے پس اس سے اظہار ہمدردی کرو اس کی ہمسائیگی اختیار کرو اور تم دونوں کے نفقہ کے لئے جو اسلام میں تمہارا حق ہے میں اسے پورا کروں گا۔ اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے۔ میں مالدار ہوں محتاج اعانت نہیں، میں تین سو نجیب گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ اپنے وطن میں چھوڑ آیا ہوں آپ کا حق ان پر مجھ سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو اور تم اس وقت بحیثیت ابن السبیل ہمارے مہمان ہو الغرض وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان بنا۔ بنی فہر کی ایک عورت سے اس نے شادی کی اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اوقاف امیر المومنین علیہ السلام سے پچاس ہزار دینار اس کا مہر ادا کیا اور خدمت کے لئے کنیزیں دیں رہنے کو گھر دیا اور جب تک امام کو مدینہ سے نہ لے جایا گیا آپ کے ساتھ رہے حضرت کے جانے کے بعد وہ صرف ۲۸ روز زندہ رہا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ الْيَمَنِ مِنَ الرُّهْبَانِ وَمَعَهُ رَاهِبَةٌ ، فَاسْتَأْذَنَ لَهُمَا الْفَضْلُ بْنُ سَوَّارٍ ، فَقَالَ لَهُ : إِذَا كَانَ غَداً فَأْتِ بِهِمَا عِنْدَ بِئْرِ أُمِّ خَيْرٍ ، قَالَ : فَوَافَيْنَا مِنَ الْغَدِ فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ وَافَوْا فَأَمَرَ بِخَصَفَةٍ بَوَارِيَّ ، ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَسُوا

مَحَارِيبُ الأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَهَا: حَظِيرَةُ الْمَحَارِيبِ حَتَّى جَاءَتِ الْفَتْرَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَقَرُبَ الْبَلَاءُ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَحَلَّتِ النَّقِمَاتُ فِي دُورِ الشَّيَاطِينِ فَحَوَّلُوا وَبَدَّلُوا وَ نَقَلُوا تِلْكَ الأَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ـ الْبَطْنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَالظَّهْرُ مَثَلٌ ـ: «إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ» فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي قَدْ ضَرَبْتُ إِلَيْكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ، تَعَرَّضْتُ إِلَيْكَ بِحَاراً وَغُمُوماً وَهُمُوماً وَخَوْفاً. وَأَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ مُؤْيَساً أَلَّا أَكُونَ ظَفِرْتُ بِحَاجَتِي، فَقَالَ لِي: مَا أَرَى أُمَّكَ حَمَلَتْ بِكَ إِلَّا وَقَدْ حَضَرَهَا مَلَكٌ كَرِيمٌ وَ لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَبَاكَ حِينَ أَرَادَ الْوُقُوعَ بِأُمِّكَ إِلَّا وَقَدِ اغْتَسَلَ وَجَاءَهَا عَلَى طُهْرٍ وَلَا أَزْعَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَرَسَ السِّفْرَ الرَّابِعَ مِنْ سَهَرِهِ ذَلِكَ، فَخُتِمَ لَهُ بِخَيْرٍ، ارْجِعْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ، فَانْطَلِقْ حَتَّى تَنْزِلَ مَدِينَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّتِي يُقَالُ لَهَا طَيْبَةُ وَقَدْ كَانَ اسْمُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَثْرِبَ، ثُمَّ اعْمِدْ إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَقِيعُ، ثُمَّ سَلْ عَنْ دَارٍ يُقَالُ لَهَا دَارُ مَرْوَانَ، فَانْزِلْهَا وَأَقِمْ ثَلَاثاً، ثُمَّ سَلْ [عَنِ] الشَّيْخِ الأَسْوَدِ الَّذِي يَكُونُ عَلَى بَابِهَا يَعْمَلُ الْبَوَارِيَّ وَهِيَ فِي بِلَادِهِمْ اسْمُهَا الْخَصَفُ، فَالْطُفْ بِالشَّيْخِ وَقُلْ لَهُ: بَعَثَنِي إِلَيْكَ نَزِيلُكَ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي الزَّاوِيَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْخُشَيْبَاتُ الأَرْبَعُ، ثُمَّ سَلْهُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْفُلَانِيِّ وَسَلْهُ أَيْنَ نَادِيهِ وَسَلْهُ أَيَّ سَاعَةٍ يَمُرُّ فِيهَا فَلْيُرِيكَاهُ أَوْ يَصِفُهُ لَكَ، فَتَعْرِفُهُ بِالصِّفَةِ وَسَأَصِفُهُ لَكَ، قُلْتُ: فَإِذَا لَقِيتُهُ فَأَصْنَعُ مَاذَا؟ قَالَ: سَلْهُ عَمَّا كَانَ وَعَمَّا هُوَ كَائِنٌ وَسَلْهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينِ مَنْ مَضَى وَمَنْ بَقِيَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: قَدْ نَصَحَكَ صَاحِبُكَ الَّذِي لَقِيتَ، فَقَالَ الرَّاهِبُ: مَا اسْمُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: هُوَ مُتَمِّمُ بْنُ فَيْرُوزَ وَهُوَ مِنْ أَبْنَاءِ الْفُرْسِ وَهُوَ مِمَّنْ آمَنَ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَعَبَدَهُ بِالإِخْلَاصِ وَ الإِيقَانِ وَفَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا خَافَهُمْ، فَوَهَبَ لَهُ رَبُّهُ حُكْماً وَهَدَاهُ لِسَبِيلِ الرَّشَادِ وَجَعَلَهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَعَرَّفَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ الْمُخْلَصِينَ وَمَا مِنْ سَنَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَزُورُ فِيهَا مَكَّةَ حَاجّاً وَ يَعْتَمِرُ فِي رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً وَيَجِيءُ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ، فَضْلاً مِنَ اللهِ وَعَوْناً وَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ، ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّاهِبُ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ فِيهَا وَسَأَلَ الرَّاهِبَ عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّاهِبِ فِيهَا شَيْءٌ، فَأَخْبَرَهُ بِهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّاهِبَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَمَانِيَةِ أَحْرُفٍ نَزَلَتْ فَتَبَيَّنَ فِي الأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ وَبَقِيَ فِي الْهَوَاءِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ؟ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ تِلْكَ الأَرْبَعَةُ الَّتِي فِي الْهَوَاءِ وَمَنْ يُفَسِّرُهَا؟ قَالَ: ذَاكَ قَائِمُنَا، يُنْزِلُهُ اللهُ عَلَيْهِ فَيُفَسِّرُهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ عَلَى الصِّدِّيقِينَ وَالرُّسُلِ

وَالْمُهْتَدِينَ ، ثُمَّ قَالَ الرَّاهِبُ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْاِثْنَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ الْأَحْرُفِ الَّتِي فِي الْأَرْضِ
مَاهِيَ ؟ قَالَ : أُخْبِرُكَ بِالْأَرْبَعَةِ كُلِّهَا ، أَمَّا أَوَّلُهُنَّ فَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بَاقِياً ، وَ
الثَّانِيَةُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُخْلِصاً وَالثَّالِثَةُ نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَالرَّابِعَةُ شِيعَتُنَا مِنَّا وَ نَحْنُ مِنْ
رَسُولِ اللهِ وَ رَسُولُ اللهِ مِنَ اللهِ بِسَبَبٍ ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ
ﷺ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ حَقٌّ وَ أَنَّكُمْ صَفْوَةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ وَأَنَّ شِيعَتَكُمُ الْمُطَهَّرُونَ
الْمُسْتَبْدَلُونَ وَلَهُمْ عَاقِبَةُ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَدَعَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِجُبَّةِ خَزٍّ وَقَمِيصٍ
قُوهِيٍّ[٢] وَطَيْلَسَانٍ وَخُفٍّ وَقَلَنْسُوَةٍ ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَصَلَّى الظُّهْرَ وَ قَالَ لَهُ : اخْتَتِنْ ، فَقَالَ : قَدْ
اِخْتَتَنْتُ فِي سَابِعِي.

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک راہب جو نجران یمن کا رہنے والا تھا اور اس کے ساتھ راہبہ بھی تھی مدینہ میں آیا۔ فیضل بن یسار نے ان دونوں کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اجازت چاہی حضرت نے فرمایا کل ان کو اُم خیر کے کنویں کے پاس لے آنا۔ راوی کہتا ہے۔ ہم وہاں پہنچے وہ لوگ بھی آ گئے حضرت نے کہا ایک موٹا لباس اس عورت کو پہنایا جائے تاکہ یہ برہنہ بدن میرے سامنے نہ رہے) پس ہم سب بیٹھے راہبہ نے حضرت سے مختلف سوالات دریافت کئے آپ نے ان کے جوابات دیئے اس کے بعد چند سوال حضرت نے اس سے کئے جن کے جواب وہ نہ دے سکی اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئی اس کے بعد راہب نے سوالات کئے حضرت نے ہر سوال کا جواب دیا۔ راہب نے کہا میں اپنے دین پر بڑا راسخ تھا اور نصاریٰ میں کوئی میرے مبلغ علم کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں نے سنا ہندوستان میں ایک شخص ہے جب وہ بیت المقدس کے حج کا ارادہ کرتا ہے تو ایک دن یارات میں وہاں جا کر اپنے گھر ہندوستان میں واپس آجاتا ہے۔

میں نے (راوی) پوچھا وہ ہندوستان میں کہاں رہتا ہے اس نے کہا سندھ میں، میں نے کہا اس کے متعلق تو نے بیان کیا ہے اس کے پاس سرعت رفتار کے متعلق کیا چیز ہے اس نے کہا وہی علم ہے جس سے آصف وزیر سلیمان شہر صبا سے بلقیس کا تخت اٹھا لائے تھے اس کا ذکر آپؑ کی کتاب (قرآن) میں بھی ہے اور ہم ادیان والوں کی کتابوں میں بھی ہے امام موسیٰ کاظمؑ نے پوچھا اللہ کے کتنے نام ایسے ہیں جن کے واسطے سے دعا رد نہیں ہوتی۔ راہب نے کہا وہ بہت سے ہیں لیکن وہ خاص جن سے سائل کا سوال رد ہی نہیں ہوتا وہ سات ہیں۔ حضرت نے کہا بتاؤ کیا ہیں تمہیں ان میں سے کچھ یاد ہیں اس نے کہا نہیں، قسم اس اللہ کی جس نے توریت کو موسیٰؑ پر نازل کیا اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے عبرت بنایا اور ارباب عقل کے شکر کے لیے ایک آزمائش قرار دیا اور محمدؐ کو رحمت و برکت اور علیؑ کو مقام عبرت و بصیرت اور ان کی نسل میں اوصیاء کو قرار دیا اور میں کچھ نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو مجھے نہ آپ سے کلام کی ضرورت ہوتی اور نہ آپ کے پاس آتا اور نہ سوال کرتا۔ امام نے فرمایا

اچھا اب تم اس ہندی کی بات بتاؤ۔ راہب نے کہا میں نے سات اسمار کے متعلق سنا تھا لیکن یہ نہیں کہ ان میں باطنی خوبی کیا ہے اور ان کی شرح کیا ہے اور نہ یہ کہ ان کی حقیقت اور کیفیت کیا ہے۔ پس میں اپنے مقام سے چلا اور سندھ پہنچا اور اس شخص کا پتہ چلایا معلوم ہوا کہ پہاڑ میں اس نے ایک عبادت خانہ بنا لیا ہے اور وہ وہاں سے سال میں صرف دو بار نکلتا ہے اور ہندیوں کا گمان یہ ہے کہ بغیر تخم ریزی اور ہل چلائے اس کے یہاں غلہ اُگتا ہے میں اس کے دروازے پر پہنچا اور تین روز انتظار کرتا رہا۔ نہ دق الباب کیا اور نہ کوئی جستجو کی۔ جب چوتھا دن ہوا۔ بقدرت خدا دروازہ یوں کھلا کہ ایک گائے آئی اس کے لمبے لمبے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اس نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھل گیا۔ میں اس کے پیچھے چل کر داخل ہوا۔

میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے اور پہاڑوں کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ دنیا میں آپ جیسے لوگ کتنے کم ہیں اس نے کہا یہ ایک نیکی ہے اس شخص کی نیکیوں میں سے جس کو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اسمار الہیہ میں سے ایک ایسا نام ہے جس کی برکت سے آپ ایک دن رات میں بیت المقدس جاتے ہیں اور لوٹ آتے ہیں اس نے کہا تم بیت المقدس کو جانتے ہو میں نے کہا میں تو اسی بیت کو جانتا ہوں جو شام میں ہے انھوں نے کہا کوئی بیت المقدس نہیں سوائے بیت آل محمدؐ کے۔ میں نے کہا میں نے تو آج تک نہیں سنا کیا وہ ہے بیت المقدس، انھوں نے کہا جسے لوگ بیت المقدس کہتے ہیں وہ انبیاء کا قبلہ یا ان کی عبادت گاہیں ہیں ان کو زمانہ سابق میں حظیرۃ المحاریب کہا جاتا تھا نہ کہ بیت المقدس۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ اور محمدؐ میں کے درمیان فترت کا زمانہ آگیا۔

اور اہل شرک کی بلا نازل ہوئی اور شیاطین کے گھروں میں جو چھپی باتیں تھیں وہ ظاہر ہو گئیں انھوں نے ادل بدل شروع کردی اور نئے نئے نام ایجاد کر لئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے باطنی تفسیر آل محمدؐ ہیں اور ظاہری الفاظ یہ ہیں یہ (لات وعزیٰ وہبل وغیرہ) ایسے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا کی طرف سے تو ان کو کوئی قوت نہیں دی گئی ہے

میں نے کہا میں تو آپ کے پاس بڑی منزلیں طے کر کے دور دراز شہر سے یہاں آیا ہوں بہت سی تکلیفیں اور پریشانیاں اس امید پر برداشت کی ہیں کہ میری حاجت برآئے گی۔

انھوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہاری ماں جب حاملہ ہوئی تھی تو فرشتہ آیا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے ہم بستری کے وقت غسل کیا تھا اور بحالت طہر اس کے پاس گیا۔

لیکن میرا گمان ہے کہ تیرے باپ نے اپنی بیداری والی رات کو توریت یا انجیل کی چوتھی کتاب ضرور پڑھی ہوگی اور اس کے احکام پر عمل کیا ہوگا اس لئے تیرا انجام بخیر ہوگا۔ اب تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا اور محمدؐ کے مدینہ میں پہنچ جسے طیبہ کہتے ہیں اور جاہلیت میں جس کا نام یثرب تھا۔

تو وہاں اس مقام پر جانا جس کو بقیع کہتے ہیں وہاں سرائے مرداں کا پتہ لگانا اور تین دن اس میں ٹھہرنا پھر دریافت

کرنا اس سیاہ فام بڈھے کو جو سرائے کے دروازے پر بوریئے بنتا ہے اس کا یہ بوریہ وہاں کے شہروں میں خصف کہلاتا ہے اس بڈھے سے مہربانی کا برتاؤ کرنا اور کہنا۔ مجھے تمہارے اس مہمان نے بھیجا ہے جو اس گھر کے اس گوشہ میں رہتا تھا جس میں چار لکڑیاں تھیں (یعنی چو کھٹ تھی کواڑ نہ تھے) پھر اس سے فلاں بن فلاں (مراد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا پتہ پوچھنا اور دریافت کرنا ان کی نشست گاہ کہاں ہے جہاں وہ مسائل کا جواب دیتے ہیں اور پوچھنا وہ کس وقت آتے ہیں یا وہ خود دکھلائے گا یا وصف بیان کر کے تعارف کرائے گا۔ میں نے کہا۔ جب میں ان سے ملوں تو کیا کروں، پھر پوچھ لینا۔ جو کچھ ہو چکا یا جو ہونے والا ہے،

اور سوال کرنا دین کے ان نشانات سے جو ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں، حضرت نے فرمایا جس سے تم ملے تھے اس نے تم کو اچھی نصیحت کی، راہب نے کہا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا متمم ابن فیروزہ نسلاً فارسی ہے ان لوگوں میں ہے جو خدائے واحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور خلوص و یقین کے ساتھ اس کی عبادت کی اور اپنی قوم کے خوف سے بھاگے۔ خداوند عالم نے انھیں روحانی حکومت عطا فرمائی اور صراط مستقیم کی ہدایت کی۔ اور متقیوں میں سے قرار دیا اور اس کے اور اپنے مخلص بندوں کے درمیان تعارف کرایا وہ ہر سال مکہ میں حج کرنے آتا ہے اور ہر مہینے کے شروع میں عمرہ بجا لاتا ہے۔
اور اپنی ہندوستانی رہائش گاہ سے مکہ آتا ہے یہ خدا کی طرف سے فضل و مدد ہے اور اللہ شکر کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے پھر راہب نے بہت سے سوال کئے، جن کے حضرت نے جوابات دیئے۔ پھر راہب نے کہا۔ مجھے وہ آٹھ حرف بتایئے جو نازل ہوئے ان میں سے چار تو زمین پر رہے اور باقی ہوا میں اور زمین والوں اور ہوا والوں کا مصداق وہی ہوگا جو ان کی تفسیر بیان کرے۔ فرمایا وہ ہمارا قائم ہوگا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا جس کی وہ تفسیر بیان کرے گا جو چیز اس پر بطور کلام نازل ہوگی وہ نہ صدیقوں پر نازل ہوئی ہوگی نہ رسولوں پر اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔

راہب نے کہا ان چار باتوں میں سے وہ مجھے بتا دیجئے جو زمین پر ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا میں تجھے چاروں بتائے دیتا ہوں اوّل کلمہ لا الٰہ الا اللہ لاشریک لہٗ ہے اور اس کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ دوسرا کلمہ محمد رسول اللہ کہنا ہے خلوص قلب سے اور تیسرے ہم اہل بیت ہیں اور چوتھے ہمارے شیعہ ہیں اور ہم رسولؐ اللہ سے ہیں اور رسولؐ ایک سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔

راہب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ کے ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے حق ہے اور آپ لوگ مخلوقِ الٰہی کے خلاصہ ہیں اور آپ کے شیعہ پاک ہیں ذاتِ باری میں شک کرنے سے اور نااہل لوگوں نے ان کو ذلیل سمجھ رکھا ہے اور ان کے لئے انجام بخیر ہے اور رب العالمین کے لئے حمد ہے امام علیہ السلام نے اس کے لئے ایک ریشمی جبہ منگایا اور قوہی قمیص اور موزے اور ٹوپی اس کو عطا فرمایا اور اس نے ظہر کی نماز پڑھی حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم ختنہ بھی کرا لو، اس نے کہا وہ تو میری پیدائش کے ساتویں دن ہی ہو گئی تھی۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : مَرَّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بِامْرَأَةٍ بِمِنًى وَهِيَ تَبْكِي وَصِبْيَانُهَا حَوْلَهَا يَبْكُونَ ،وَقَدْ مَاتَتْ لَهَا بَقَرَةٌ ، فَدَنَا مِنْهَا ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا يُبْكِيكِ يَا أَمَةَ اللّٰهِ ؟قَالَتْ : يَا عَبْدَاللّٰهِ : إِنَّ لَنَا صِبْيَاناً يَتَامَى وَكَانَتْ لِي بَقَرَةٌ ، مَعِيشَتِي وَمَعِيشَةُ صِبْيَانِي كَانَ مِنْهَا وَقَدْ مَاتَتْ وَبَقِيتُ مُنْقَطِعاً بِي وَبِوُلْدِي لَا حِيلَةَ لَنَا ،فَقَالَ: يَا أَمَةَ اللّٰهِ ، هَلْ لَكِ أَنْ أُحْيِيَهَا لَكِ ، فَأُلْهِمَتْ أَنْ قَالَتْ : نَعَمْ يَا عَبْدَاللّٰهِ ، فَتَنَحَّى وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ هُنَيْئَةً وَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ ، ثُمَّ قَامَ فَصَوَّتَ بِالْبَقَرَةِ فَنَخَسَهَا نَخْسَةً أَوْ ضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ ، فَاسْتَوَتْ عَلَى الْأَرْضِ قَائِمَةً ، فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْبَقَرَةِ صَاحَتْ وَقَالَتْ: عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، فَخَالَطَ النَّاسَ وَصَارَ بَيْنَهُمْ وَمَضَى عليه السلام .

۶۔ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام منیٰ میں ایک عورت کی طرف سے ہو کر گزرے جو رو رہی تھی اور اس کے گرد بچے رو رہے تھے اس کی گائے مر گئی تھی حضرت اس کے پاس آئے اور فرمایا تو کیوں روتی ہے۔ اس نے کہا اے بندۂ خدا میرے یتیم بچے ہیں اور صرف یہی گائے میری اور ان کی معاش کا ذریعہ تھی وہ مر گئی اور اب کوئی ذریعہ میری معاش کا باقی نہ رہا۔ حضرت نے کہا تو چاہتی ہے کہ میں اسے زندہ کر دوں اس نے بالہام ربانی۔ کہا بے شک میں چاہتی ہوں حضرت ایک گوشہ میں گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور گائے کو آواز دی اور ایک ٹھوکر ماری اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی جب عورت نے اپنی گائے کو دیکھا تو چیخ پڑی رب کعبہ کی قسم یہ عیسیٰ مریم ہیں لوگ وہاں جمع ہو گئے حضرت ان کے درمیان تھے پھر آپ چلے آئے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ يَنْعَى إِلَى رَجُلٍ نَفْسَهُ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : وَإِنَّهُ لَيَعْلَمُ مَتَى يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْ شِيعَتِهِ؟! فَالْتَفَتَ إِلَيَّ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ، فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ قَدْ كَانَ رُشَيْدٌ الْهَجَرِيُّ يَعْلَمُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْإِمَامُ أَوْلَى بِعِلْمِ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا إِسْحَاقُ ؛ اِصْنَعْ مَا أَنْتَ صَانِعٌ ، فَإِنَّ عُمْرَكَ قَدْ فَنِيَ وَأَنَّكَ تَمُوتُ إِلَى سَنَتَيْنِ وَإِخْوَتُكَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لَا يَلْبَثُونَ بَعْدَكَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى تَتَفَرَّقَ كَلِمَتُهُمْ وَيَخُونُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً حَتَّى يَشْمَتَ بِهِمْ عَدُوُّهُمْ ،فَكَانَ هٰذَا فِي نَفْسِكَ ؟ فَقُلْتُ : فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بِمَا عَرَضَ فِي صَدْرِي ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِسْحَاقُ بَعْدَ هٰذَا الْمَجْلِسِ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى مَاتَ، فَمَا أَتَى عَلَيْهِمْ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى قَامَ بَنُو عَمَّارٍ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَأَفْلَسُوا

۷۔ اسحاق بن عمار نے کہا کہ میں نے سنا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص کو اس کے مرنے کی خبر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ ان کا شیعہ کب مرے گا حضرت غصے کی صورت میں میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسحاق رشید ہجری موتوں اور بلاؤں کا علم رکھتے تھے اور امام تو ان سے بہتر ہے اے اسحاق جو تمھیں کرنا ہے کر لو تم دو برس کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے بھائی اور خاندان والے تمہارے مرنے سے چند روز بعد ہی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے اور بعض بعض کو خائن قرار دے گا یہاں تک کہ دشمن ان کی شماتت کریں گے۔ یہ بات تمہارے دل میں رہے۔ میں نے کہا میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس بات سے جو میرے دل میں آئی، کچھ مدت ہی گزری تھی کہ اسحاق مر گیا اور بنو عمار اس کی دولت کے دعوے دار بن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اہلکاروں کو اتنی رشوت دی کہ مفلس ہو گئے۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : جَاءَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدِ اعْتَمَرْنَا عُمْرَةَ رَجَبَ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا عَمِّ إِنِّي أُرِيدُ بَغْدَادَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُوَدِّعَ عَمِّي أَبَا الْحَسَنِ ـ يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام ـ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَذْهَبَ مَعِي إِلَيْهِ ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ نَحْوَ أَخِي وَهُوَ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْحَوْبَةِ وَذٰلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقَلِيلٍ ، فَضَرَبْتُ الْبَابَ فَأَجَابَنِي أَخِي فَقَالَ: مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ : عَلِيٌّ فَقَالَ : هُوَ ذَا أَخْرُجُ وَكَانَ بَطِيءَ الْوُضُوءِ ، فَقُلْتُ : الْعَجَلَ قَالَ وَأَعْجَلُ ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مُمَشَّقٌ قَدْ عَقَدَهُ فِي عُنُقِهِ حَتَّى قَعَدَ تَحْتَ عَتَبَةِ الْبَابِ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَانْكَبَبْتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : قَدْ جِئْتُكَ فِي أَمْرٍ إِنْ تَرَهُ صَوَاباً فَاللّٰهُ وَفَّقَ لَهُ ، وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَمَا أَكْثَرَ مَا نُخْطِي قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قُلْتُ : هٰذَا ابْنُ أَخِيكَ يُرِيدُ أَنْ يُوَدِّعَكَ وَيَخْرُجَ إِلَى بَغْدَادَ ، فَقَالَ لِي : ادْعُهُ فَدَعَوْتُهُ وَكَانَ مُتَنَحِّياً ، فَدَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْصِنِي فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ فِي دَمِي فَقَالَ مُجِيباً لَهُ مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللّٰهُ بِهِ وَجَعَلَ يَدْعُو عَلَى مَنْ يُرِيدُهُ بِسُوءٍ ، ثُمَّ عَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : يَا عَمِّ أَوْصِنِي فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ فِي دَمِي فَقَالَ : مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللّٰهُ بِهِ وَفَعَلَ ، ثُمَّ عَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمِّ أَوْصِنِي ، فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ فِي دَمِي فَدَعَا عَلَى مَنْ أَرَادَهُ بِسُوءٍ ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهُ وَمَضَيْتُ مَعَهُ فَقَالَ لِي أَخِي : يَا عَلِيُّ مَكَانَكَ ، فَقُمْتُ مَكَانِي فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ ثُمَّ دَعَانِي فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَتَنَاوَلَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَعْطَانِيهَا وَقَالَ : قُلْ لِابْنِ أَخِيكَ يَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى سَفَرِهِ قَالَ عَلِيٌّ : فَأَخَذْتُهَا فَأَدْرَجْتُهَا فِي حَاشِيَةِ رِدَائِي ، ثُمَّ نَاوَلَنِي مِائَةً أُخْرَى وَقَالَ : أَعْطِهِ أَيْضاً ، ثُمَّ نَاوَلَنِي صُرَّةً أُخْرَى وَقَالَ: أَعْطِهِ أَيْضاً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا كُنْتَ تَخَافُ

مِنْهُ مِثْلَ الَّذِي ذَكَرْتَ ، فَلِمَ تُعِينُهُ عَلىٰ نَفْسِكَ ؟ فَقالَ : إِذا وَصَلْتُهُ وَ قَطَعَنِي قَطَعَ اللهُ أَجَلَهُ ، ثُمَّ تَناوَلَ مِخَدَّةَ أُدُمٍ ، فِيها ثَلاثَةُ آلافِ دِرْهَمٍ وَضَحٍ وَ قالَ : أَعْطِهِ هٰذِهِ أَيْضاً قالَ : فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَأَعْطَيْتُهُ المِائَةَ الأُولىٰ فَفَرِحَ بِها فَرَحاً شَدِيداً وَدَعا لِعَمِّهِ ، ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثّانِيَةَ وَ الثّالِثَةَ فَفَرِحَ بِها حَتّىٰ ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرْجِعُ وَلا يَخْرُجُ . ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّلاثَةَ آلافِ دِرْهَمٍ فَمَضىٰ عَلىٰ وَجْهِهِ حَتّىٰ دَخَلَ عَلىٰ هارُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلافَةِ وَقالَ : ما ظَنَنْتُ أَنَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَتَيْنِ حَتّىٰ رَأَيْتُ عَمِّي مُوسىٰ بْنَ جَعْفَرٍ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ بِالْخِلافَةِ ، فَأَرْسَلَ هارُونُ إِلَيْهِ بِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَرَماهُ اللهُ بِالذُّبَحَةِ فَما نَظَرَ مِنْها إِلىٰ دِرْهَمٍ وَ لا مَسَّهُ .

۸ ۔ علی بن جعفر کہتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل میرے پاس آئے ہم نے عمرہ رجب ادا کیا اور ہم ابھی مکہ ہی میں تھے کہ محمد نے کہا چچا میں بغداد جانا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ اپنے چچا ابوالحسن یعنی موسیٰ بن جعفر سے رخصت ہو لوں میری درخواست ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں میں ان کے ساتھ اپنے بھائی کے مکان پر پہنچا جو صریہ میں تھا یہ مغرب سے کچھ پہلے تھا۔ میں نے دق الباب کیا۔ میرے بھائی نے پوچھا کون ہے۔ میں نے کہا علی ہوں، فرمایا میں ابھی آتا ہوں، چونکہ وضو دیر میں کرتے تھے اس لئے میں نے کہا ذرا جلدی کیجئے۔ آپ اس طرح تشریف لائے کہ گل ارمنی سے رنگی ہوئی ازاربند گلے میں پڑا ہوا تھا آپ دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے علی ابن جعفر نے جھک کر سر پر بوسہ دیا اور کہا میں ایک ایسے امر کے لئے آیا ہوں کہ آپ اس کو درست کریں۔ تو اکثر ہم سے خطا ہوتی ہی ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا۔ یہ آپ کے بھتیجے آپ سے رخصت ہونے آئے ہیں بغداد جا رہے ہیں۔ فرمایا ان کو بلاؤ میں نے بلا لیا وہ ایک گوشہ میں تھے۔ جب وہ آئے تو حضرت کے سر پر بوسہ دیا اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے فرمایا میری نصیحت یہی ہے کہ مجھے قتل کرانے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے خدا اس پر عذاب نازل کرے اور اس کے لئے بددعا کی، پھر حضرت کے سر پر بوسہ دے کر کہا۔ اے چچا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا۔ میرے خون کے بارے میں خدا سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ سے بدی کرے خدا کا اس پر عذاب ہو پھر حضرت کے سر کو بوسہ دے کر کہا اے چچا مجھے نصیحت کیجئے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جب الگ ہوئے۔ میں ان کے ساتھ چلا حضرت نے فرمایا۔ علی بھائی آپ رک جایئے۔ میں رک گیا حضرت گھر کے اندر گئے اور مجھے بلا کر سو دینار کی ایک تھیلی دے کر فرمایا۔ اپنے بھتیجے سے کہیئے کہ اس رقم سے اپنے سفر میں مدد حاصل کرے۔

علی نے کہا میں نے یہ رقم چادر کے ایک گوشہ میں باندھ لی۔ پھر آپ نے سو دینار اور دیئے اور فرمایا یہ بھی اسے دے دو۔ میں نے کہا جب آپ کو اس سے خوف ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو پھر آپ اس کی مدد کیوں کر رہے ہیں فرمایا جب میں صلۂ رحم کروں گا تو وہ قطع رحم کرے گا تو خدا اس کی عمر کو کم کر دے گا پھر آپ نے چمڑے کا ایک تکیہ اٹھایا جس

میں کھرے تین ہزار درہم تجھے فرمایا یہ بھی اُسے دے دو۔ میں یہ سب رقم لے کر باہر نکلا اور ان میں سے پہلی رقم اس کو دی وہ بہت خوش ہوا اور حضرت کو دعائیں دینے لگا۔ پھر میں نے باقی رقمیں دیں جن سے وہ اتنا خوش ہوا کہ میں سمجھا کہ اب وہ بغداد نہ جائے گا لیکن وہ چلا گیا اور جب ہارون کے سامنے گیا تو اس کو خلیفہ رسول اللہ کہہ کر سلام کیا اور کہا کہ میرے خیال میں روئے زمین پر دو خلیفہ تو نہیں ہونے چاہئیں میں نے اپنے چچا موسیٰ بن جعفر کو دیکھا کہ لوگ خلیفہ رسولؐ کہہ کر سلام کرتے ہیں ہارون نے ایک لاکھ درہم اس کے پاس بھیجے لیکن وہ مرض خناق میں ایسا مبتلا ہوا کہ نہ دیکھ سکا نہ چھو سکا۔

٩ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً فِي عَامِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ . وَعَاشَ بَعْدَ جَعْفَرٍ عليه السلام خَمْساً وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

٩۔ ابی بصیر راوی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۵۴ سال کی تھی ۱۸۳ھ۔ اور اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو انیسواں باب

ذکر مولد امام رضا علیہ السلام

(بَابُ ١١٩

(مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام سَنَةَ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عليه السلام فِي صَفَرٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي تَارِيخِهِ إِلَّا أَنَّ هٰذَا التَّارِيخَ هُوَ أَقْصَدُ إِنْ شَاءَ اللهُ . وَتُوُفِّيَ عليه السلام بِطُوسٍ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا : سَنَابَادُ مِنْ نُوقَانَ عَلَى دَعْوَةٍ . وَدُفِنَ بِهَا وَكَانَ الْمَأْمُونُ أَشْخَصَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَرْوٍ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَفَارِسَ ؛ فَلَمَّا خَرَجَ

الْمَأْمُونُ وَشَخَصَ إِلَى بَغْدَادَ أَشْخَصَهُ مَعَهُ ، فَتُوُفِّيَ فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ . وَ اُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ يُقالُ لَهَا : اُمُّ الْبَنِينَ .

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ : هَلْ عَلِمْتَ أَحَداً مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِمَ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : بَلَى قَدْ قَدِمَ رَجُلٌ فَانْطَلِقْ بِنَا ، فَرَكِبَ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَعَهُ رَقِيقٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : اعْرِضْ عَلَيْنَا ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا سَبْعَ جَوَارٍ ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ : لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ، ثُمَّ قَالَ : اعْرِضْ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا عَلَيْكَ أَنْ تَعْرِضَهَا ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَانْصَرَفَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي مِنَ الْغَدِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : كَمْ كَانَ غَايَتُكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَ كَذَا ، فَقُلْ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ : مَا كُنْتُ اُرِيدُ أَنْ أَنْقُصَهَا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، فَقُلْتُ قَدْ أَخَذْتُهَا فَقَالَ : هِيَ لَكَ وَلٰكِنْ أَخْبِرْنِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ ؟ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ ؟ فَقُلْتُ : مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا فَقَالَ : اُخْبِرُكَ عَنْ هٰذِهِ الْوَصِيفَةِ إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى الْمَغْرِبِ فَلَقِيَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ : مَا هٰذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي ، فَقَالَتْ : مَا يَكُونُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ هٰذِهِ عِنْدَ مِثْلِكَ إِنَّ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَلَا تَلْبَثُ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّى تَلِدَ مِنْهُ غُلَاماً مَا يُولَدُ بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَلَا غَرْبِهَا مِثْلُهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّى وَلَدَتِ الرِّضَا عليه السلام .

امام رضا علیہ السلام ۱۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۳ھ میں وفات پائی جب کہ آپ کی عمر ۵۵ سال تھی آپؑ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے حضرت امام علیہ السلام کی وفات طوس کے قریہ سناباد میں ہوئی جو نوقان سے قریب ہے مامون نے آپ کو مدینے سے مرو میں بلایا تھا اور مرو، بصرہ اور ایران کے راستہ میں ہے۔

جب مامون مرو سے بغداد چلا۔ تو حضرت کو اپنے ساتھ لیا جب آپ قریہ سناباد میں پہنچے تو رحلت فرمائی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ام البنین تھا۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مغرب کا کوئی بردہ فروش آیا ہے۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا آیا ہے۔ میرے ساتھ اس کے پاس چلو، پس حضرت اور میں سوار ہو کر چلے ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو اہل مدینہ میں سے تھا اور ایک اور شخص اس کے ساتھ تھا۔

میں نے کہا جو کنیزیں تمہارے پاس ہیں ہمیں دکھاؤ اس نے سات کنیزیں دکھائیں حضرت نے فرمایا۔ ان

میں سے کسی کی ہمیں ضرورت نہیں، اور دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ ان کے علاوہ ایک بیمار کنیز ہے۔ اس سے کہا اسے کیوں نہیں دکھاتے۔ اس نے انکار کیا اور روگردانی کی، حضرت نے مجھے دوسرے روز پھر بھیجا اور فرمایا۔ اس سے کہا یہ تو بتا اس کی قیمت کیا ہے وہ قیمت بتائے گا۔ تم کہنا ہم نے خرید لی۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس نے قیمت بتا کر کہا۔ میں اس سے کم میں نہ دوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں نے لے لی۔ اس نے کہا یہ تمہاری ہوگئی۔ لیکن یہ تو بتاؤ۔ کہ جو شخص کل تمہارے ساتھ آئے تھے وہ کون تھے۔ میں نے کہا بنی ہاشم میں سے ہیں۔ اس نے کہا بنی ہاشم کی کس شاخ سے، میں نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا میں اس کنیز کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کو مغرب اقصیٰ سے خریدا ہے۔ ایک عورت اہل کتاب سے مجھے ملی۔ اس نے کہا تیرے ساتھ یہ کنیز کیسی ہے۔ میں نے کہا میں نے اس کو اپنے لئے خریدا ہے اس نے کہا تو اس کے رکھنے کا اہل نہیں یہ دنیا کے بہترین انسان کے لئے ہے اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کا مثل نہ مشرق ہوگا نہ مغرب میں، غرض میں لے آیا۔ تھوڑی مدت گزری تھی کہ ان کے بطن سے امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ : لَمَّا مَضَىٰ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَتَكَلَّمَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام خِفْنَا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْراً عَظِيماً وَ إِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ هٰذِهِ الطَّاغِيَةَ ، قَالَ : فَقَالَ عليه السلام : لِيَجْهَدْ جُهْدَهُ ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ .

۲۔ صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انتقال کیا تو امام رضا علیہ السلام نے اپنی امامت کا تذکرہ کیا۔ حضرت سے کہا گیا کہ آپ نے ایک ایسے امر عظیم کو ظاہر کیا ہے جس کی بنا پر ہم اس سرکش (ہارون) سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ کتنی ہی کوشش کرے میرے اوپر قابو نہ پا سکے گا۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَخِيهِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فِي بَيْتٍ دَاخِلٍ فِي جَوْفِ بَيْتٍ لَيْلاً ، فَرَفَعَ يَدَهُ ، فَكَانَتْ كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ عَشَرَةَ مَصَابِيحَ وَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَخَلَّى يَدَهُ ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے گھر کے اندر جو دوسرا گھر تھا اس میں تشریف فرما تھے۔ رات کی تاریکی تھی آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایسی روشنی ہوگئی گویا دس چراغ جل رہے ہیں ایک شخص نے اذنِ باریابی چاہا۔ تب آپ نے چراغ روشن کیا اور اس کو اجازت دی۔

۴ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ

الْغِفارِيّ قالَ : كانَ لِرَجُلٍ مِنْ آلِ أَبي رافِعٍ مَوْلَى النَّبِيّ ﷺ ـ يُقالُ لَهُ طَيْسٌ ـ عَلَيَّ حَقٌّ ، فَتَقاضاني وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَعانَهُ النّاسُ، فَلَمّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ في مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، ثُمَّ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الرِّضا عليه السلام وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالْعُرَيْضِ ، فَلَمّا قَرُبْتُ مِنْ بابِهِ إِذا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلىٰ حِمارٍ وَعَلَيْهِ قَميصٌ وَرِداءٌ ، فَلَمّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ، فَلَمّا لَحِقَني وَقَفَ وَنَظَرَ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ـ وَكانَ شَهْرُ رَمَضانَ ـ فَقُلْتُ: جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِداكَ إِنَّ لِمَوْلاكَ طَيْسٍ عَلَيَّ حَقّاً وَقَدْ وَاللّٰهِ شَهَرَني وَأَنا أَظُنُّ في نَفْسي أَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِالْكَفِّ عَنّي وَوَاللّٰهِ ما قُلْتُ لَهُ كَمْ لَهُ عَلَيَّ وَلا سَمَّيْتُ لَهُ شَيْئاً ،فَأَمَرَني بِالْجُلُوسِ إِلىٰ رُجُوعِهِ ، فَلَمْ أَزَلْ حَتّىٰ صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَأَنا صائِمٌ، فَضاقَ صَدْري وَأَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ فَإِذا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ وَحَوْلَهُ النّاسُ وَقَدْ قَعَدَ لَهُ السُّؤّالُ وَهُوَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ ،فَمَضىٰ وَدَخَلَ بَيْتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ وَدَعاني فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ ، فَجَلَسَ وَجَلَسْتُ ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَكانَ أَميرَ الْمَدينَةِ وَكانَ كَثيراً ما أُحَدِّثُهُ عَنْهُ، فَلَمّا فَرَغْتُ قالَ : لا أَظُنُّكَ أَفْطَرْتَ بَعْدُ ؟ فَقُلْتُ: لا ، فَدَعا لي بِطَعامٍ ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَمَرَ الْغُلامَ أَنْ يَأْكُلَ مَعي فَأَصَبْتُ وَالْغُلامَ مِنَ الطَّعامِ ، فَلَمّا فَرَغْنا قالَ لِيَ: ارْفَعِ الْوِسادَةَ وَخُذْ ما تَحْتَها فَرَفَعْتُها وَإِذا دَنانيرُ فَأَخَذْتُها وَوَضَعْتُها في كُمّي وَأَمَرَ أَرْبَعَةً مِنْ عَبيدِهِ أَنْ يَكُونُوا مَعي حَتّىٰ يُبَلِّغُوني مَنْزِلي، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ إِنَّ طائِفَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَدُورُ وَأَكْرَهُ أَنْ يَلْقاني وَمَعي عَبيدُكَ ، فَقالَ لي : أَصَبْتَ أَصابَ اللّٰهُ بِكَ الرَّشادَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِذا رَدَدْتُهُمْ فَلَمّا قَرُبْتُ مِنْ مَنْزِلي وَآنَسْتُ رَدَدْتُهُمْ فَصِرْتُ إِلىٰ مَنْزِلي وَدَعَوْتُ بِالسِّراجِ وَنَظَرْتُ إِلَى الدَّنانيرِ وَإِذا هِيَ ثَمانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ ديناراً وَكانَ حَقُّ الرَّجُلِ عَلَيَّ ثَمانِيَةً وَعِشْرينَ ديناراً وَكانَ فيها دينارٌ يَلُوحُ فَأَعْجَبَني حُسْنُهُ فَأَخَذْتُهُ وَقَرَّبْتُهُ مِنَ السِّراجِ فَإِذا عَلَيْهِ نَقْشٌ واضِحٌ: حَقُّ الرَّجُلِ ثَمانِيَةٌ وَعِشْرُونَ ديناراً وَما بَقِيَ فَهُوَ لَكَ ؛ وَلا وَاللّٰهِ ما عَرَفْتُ ما لَهُ عَلَيَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمينَ الَّذي أَعَزَّ وَلِيَّهُ،

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ کے غلام ابو رافع کی اولاد میں سے ایک شخص تھا طیس نامی اس کا میرے اوپر قرض تھا اس نے تقاضہ کیا اور مجھ پر سختی کی۔ بہت سے لوگ اس کے طرفدار ہو کر مجھے ملامت کرنے لگے۔ جب میں نے یہ صورت دیکھی تو نماز صبح مسجد رسولؐ میں پڑھ کر امام رضا علیہ السلام سے ملنے چلا۔ حضرت اس روز عریض تشریف لے گئے تھے جب میں دروازہ کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا۔ حضرت ایک گدھے پر تشریف لا رہے ہیں جسم پر ایک قمیص ہے اور ردا۔ جب میں نے حضرت کو دیکھا تو عرض حال کرتے شرم آئی، حضرت میرے قریب آ کر ٹھہر گئے۔ میں نے سلام کیا۔ رمضان

کا مہینہ تھا۔ میں نے کہا آپ کے غلام طیس کا میرے اوپر قرضہ ہے اس نے مجھے رسوا کیا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپؑ اسے روکیں گے۔ میں نے بتایا کہ قرضہ کتنا ہے اور کچھ نہ کہا۔ مجھے حکم دیا کہ ان کے آنے تک یہاں بیٹھا رہوں میں انتظار میں مغرب کے وقت تک بیٹھا رہا۔ حالانکہ میں روزے سے تھا۔ میرا سینہ تنگ ہو رہا تھا ارادہ تھا کہ اٹھ کر چلدوں ناگاہ حضرت کو آتا دیکھا اور آپ کے گرد کچھ لوگ تھے۔

اور وہ لوگ حضرت سے سوال کر رہے تھے اور آپؑ صدقات دے رہے تھے جب وہ چلے گئے تو حضرت گھر میں گئے اور پھر برآمد ہوئے۔ مجھے بلایا۔ میں آپ کے ساتھ اندر گیا۔ میں بھی بیٹھا اور حضرت بھی بیٹھے۔ میں حاکم مدینہ ابن مسیب کے متعلق بات چیت کرنے لگا۔ میں اکثر اس کے متعلق گفتگو کیا کرتا تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تم نے افطار نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے کھانا منگایا اور جب میرے سامنے رکھا تو ایک غلام کو حکم دیا میرے ساتھ کھانے کا، جب ہم دونوں کھا چکے تو فرمایا اس تکیہ کو اٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے اسے لے لو۔ میں نے اٹھایا تو اس کے نیچے دینار تھے میں نے اسے اٹھا کر اپنی آستینوں میں رکھ لئے۔ حضرت نے چار غلاموں کو حکم دیا کہ میرے گھر تک مجھے پہنچا دیں۔ میں نے کہا ابن مسیب کے غلام گھومتے پھرتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کے غلام میرے ساتھ دیکھ کر وہ پوچھ گچھ کریں۔ فرمایا تمہاری رائے صائب ہے اللہ تمہاری مدد کرے اور غلاموں سے کہا۔ جہاں سے یہ تمہیں لوٹانا چاہیں پلٹ آنا۔ جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا اور اطمینان ہو گیا تو ان کو لوٹا دیا۔ میں نے گھر میں جا کر چراغ منگایا اور دینار گنے تو ۴۸ تھے میرے اوپر قرضہ ۲۸ دینار تھا اس میں ایک دینار زیادہ چمکدار تھا مجھے اس کی خوشنمائی پر تعجب ہوا چراغ کے قریب دیکھا تو اس پر واضح حروف میں لکھا تھا ۲۸ دینار قرضہ کے لئے ہیں۔ باقی تمہارے لئے۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے نہیں بتایا تھا کہ مجھ پر کتنا قرض ہے ربُّ العالمین خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے ولی کو یہ عزت بخشی۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا هَارُونُ يُرِيدُ الْحَجَّ فَانْتَهَىٰ إِلَىٰ جَبَلٍ - عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَىٰ مَكَّةَ - يُقَالُ لَهُ فَارِعٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: بَانِي فَارِعٍ وَ هَادِمُهُ يُقَطَّعُ إِرْباً إِرْباً، فَلَمْ نَدْرِ مَا مَعْنَىٰ ذَٰلِكَ فَلَمَّا وَلَّىٰ وَافَىٰ هَارُونُ وَنَزَلَ بِذَٰلِكَ الْمَوْضِعِ صَعِدَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَىٰ ذَٰلِكَ الْجَبَلَ وَ أَمَرَ أَنْ يُبْنَىٰ لَهُ ثَمَّ مَجْلِسٌ فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ صَعِدَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ بِهَدْمِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْعِرَاقِ قُطِّعَ إِرْباً إِرْباً.

۵ ۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام اسی سال حج کو تشریف لے گئے جس سال ہارون حج کو گیا تھا جب کوہ فارع کے پاس پہنچے جو مکہ جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس پر عمارت بنانے والے اور اس کو

منہدم کرنے والے کا ایک ایک عضو کو جدا کر دیا جائے گا۔

ہم نے اس کے معنے نہ سمجھے۔ حضرت کے وہاں سے جانے کے بعد ہارون آیا اور اسی جگہ اترا۔ اس کا وزیر جعفر بن یحییٰ برمکی اس پہاڑ پر چڑھا اور حکم دیا کہ یہاں اس کے لئے یہاں ایک مکان بنائیں تاکہ اس میں آکر ٹھہرے۔ جب مکہ سے واپس ہوا تو پھر چڑھا اور اس کے گرانے کا حکم دیا۔ جب عراق واپس پہنچا تو (بحکم ہارون) اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى قَالَ : أَلْحَحْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي شَيْءٍ أَطْلُبُهُ مِنْهُ ، فَكَانَ يَعِدُنِي ، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِيَسْتَقْبِلَ وَالِيَ الْمَدِينَةِ وَكُنْتُ مَعَهُ فَجَاءَ إِلَى قُرْبِ قَصْرِ فُلَانٍ ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَاتٍ وَنَزَلْتُ مَعَهُ أَنَا وَلَيْسَ مَعَنَا ثَالِثٌ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الْعِيدُ قَدْ أَظَلَّنَا وَلَا وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ دِرْهَماً فَمَا سِوَاهُ فَحَكَّ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ حَكّاً شَدِيداً ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَتَنَاوَلَ مِنْهُ سَبِيكَةَ ذَهَبٍ ، ثُمَّ قَالَ : انْتَفِعْ بِهَا وَاكْتُمْ مَا رَأَيْتَ .

۶۔ ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ میں امام رضا علیہ السلام پر کچھ مانگنے میں زور دے رہا تھا۔ وہ وعدہ فرما چکے تھے ایک دن حضرت حاکم مدینہ کے استقبال کو نکلے میں بھی آپؑ کے ساتھ تھا۔ آپ فلاں قصر کے سامنے پہنچ کر چند درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا میرے اور حضرت کے سوا اور کوئی وہاں نہ تھا۔ میں نے کہا آج عید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضرت نے اپنا کوڑا زور سے زمین پر رگڑا پھر اپنا ہاتھ مارا اور سونے کی ایک اینٹ اٹھا کر کہا۔ لو اس سے کام چلاؤ۔ ہم سے جو دیکھا ہے اس سے کسی دوسرے کو خبردار نہ کرنا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ وَالرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً قَالَ : لَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْمَخْلُوعِ وَاسْتَوَى الْأَمْرُ لِلْمَأْمُونِ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْتَقْدِمُهُ إِلَى خُرَاسَانَ ، فَاعْتَلَّ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِعِلَلٍ ، فَلَمْ يَزَلِ الْمَأْمُونُ يُكَاتِبُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى عَلِمَ أَنَّهُ لَا مَحِيصَ لَهُ وَأَنَّهُ لَا يَكُفُّ عَنْهُ ، فَخَرَجَ عليه السلام وَلِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام سَبْعُ سِنِينَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ : لَا تَأْخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْجَبَلِ وَقُمْ ، وَخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَالْأَهْوَازِ وَفَارِسَ ، حَتَّى وَافَى مَرْوَ ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْمَأْمُونُ أَنْ يَتَقَلَّدَ الْأَمْرَ وَالْخِلَافَةَ ، فَأَبَى أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام . قَالَ : فَوِلَايَةَ الْعَهْدِ ؟ فَقَالَ : عَلَى شُرُوطٍ أَسْأَلُكَهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لَهُ : سَلْ مَا شِئْتَ ، فَكَتَبَ الرِّضَا عليه السلام : إِنِّي دَاخِلٌ فِي وِلَايَةِ الْعَهْدِ ، عَلَى أَنْ لَا آمُرَ وَلَا أَنْهَى وَلَا أُفْتِيَ وَلَا أَقْضِيَ وَلَا أُوَلِّيَ وَلَا أَعْزِلَ وَلَا أُغَيِّرَ شَيْئاً مِمَّا هُوَ قَائِمٌ وَتُعْفِيَنِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ؟ فَأَجَابَهُ الْمَأْمُونُ إِلَى ذَلِكَ كُلِّهِ ، قَالَ : فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ قَالَ : فَلَمَّا حَضَرَ الْعِيدُ بَعَثَ الْمَأْمُونُ

إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْأَلُهُ أَنْ يَرْكَبَ وَيَحْضُرَ الْعِيدَ وَيُصَلِّيَ وَيَخْطُبَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام قَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنَ الشُّرُوطِ فِي دُخُولِ هٰذَا الْأَمْرِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ إِنَّمَا أُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ تَطْمَئِنَّ قُلُوبُ النَّاسِ وَيَعْرِفُوا فَضْلَكَ ، فَلَمْ يَزَلْ عليه السلام يُرَادُّهُ الْكَلَامَ فِي ذٰلِكَ فَأَلَحَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَعْفَيْتَنِي مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ لَمْ تُعْفِنِي خَرَجْتُ كَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهما السلام ؟ فَقَالَ الْمَأْمُونُ: اخْرُجْ كَيْفَ شِئْتَ وَأَمَرَ الْمَأْمُونُ الْقُوَّادَ وَالنَّاسَ أَنْ يُبَكِّرُوا إِلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ : فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ الْخَادِمُ أَنَّهُ قَعَدَ النَّاسُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي الطُّرُقَاتِ وَالسُّطُوحِ ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَاجْتَمَعَ الْقُوَّادُ وَالْجُنْدُ عَلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ عليه السلام فَاغْتَسَلَ وَتَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ مِنْ قُطْنٍ ، أَلْقَى طَرَفاً مِنْهَا عَلَى صَدْرِهِ وَطَرَفاً بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَتَشَمَّرَ ، ثُمَّ قَالَ لِجَمِيعِ مَوَالِيهِ : افْعَلُوا مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ عُكَّازاً ثُمَّ خَرَجَ وَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ حَافٍ قَدْ شَمَّرَ سَرَاوِيلَهُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ مُشَمَّرَةٌ ، فَلَمَّا مَشَى وَمَشَيْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، فَخُيِّلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْحِيطَانَ تُجَاوِبُهُ وَالْقُوَّادُ وَالنَّاسُ عَلَى الْبَابِ قَدْ تَهَيَّؤُوا وَلَبِسُوا السِّلَاحَ وَتَزَيَّنُوا بِأَحْسَنِ الزِّينَةِ ، فَلَمَّا طَلَعْنَا عَلَيْهِمْ بِهٰذِهِ الصُّورَةِ وَطَلَعَ الرِّضَا عليه السلام وَقَفَ عَلَى الْبَابِ وَقْفَةً ، ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ [اللّٰهُ أَكْبَرُ] عَلَى مَا هَدَانَا ، اللّٰهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَبْلَانَا ، نَرْفَعُ بِهَا أَصْوَاتَنَا ، قَالَ يَاسِرٌ : فَتَزَعْزَعَتْ مَرْوُ بِالْبُكَاءِ وَالضَّجِيجِ وَالصِّيَاحِ لَمَّا نَظَرُوا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَسَقَطَ الْقُوَّادُ عَنْ دَوَابِّهِمْ وَرَمَوْا بِخِفَافِهِمْ لَمَّا رَأَوْا أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام حَافِياً وَكَانَ يَمْشِي وَيَقِفُ فِي كُلِّ عَشْرِ خُطُوَاتٍ وَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ يَاسِرٌ : فَتُخُيِّلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْجِبَالَ تُجَاوِبُهُ وَصَارَتْ مَرْوُ ضَجَّةً وَاحِدَةً مِنَ الْبُكَاءِ وَبَلَغَ الْمَأْمُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ذُو الرِّيَاسَتَيْنِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَلَغَ الرِّضَا الْمُصَلَّى عَلَى هٰذَا السَّبِيلِ افْتَتَنَ بِهِ النَّاسُ وَالرَّأْيُ أَنْ تَسْأَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَسَأَلَهُ الرُّجُوعَ فَدَعَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِخُفِّهِ فَلَبِسَهُ وَرَكِبَ وَرَجَعَ .

۷۔ یاسر خادم اور ریان بن الصلت دونوں راوی ہیں کہ جب امین کی سلطنت کا دور ختم ہوا اور مامون بادشاہ بنا تو اس نے امام رضا علیہ السلام کو خراسان بلایا حضرت نے حسن تدبیر سے ٹالنا چاہا۔ مگر مامون برابر لکھتا

رہا جب حضرت نے جان لیا کہ اب بے قبول کئے چارۂ کار نہیں اور وہ مانے گا نہیں تو آپ نے ارادۂ سفر کیا۔ امام محمد تقی کی عمر اس وقت سات سال کی تھی، مامون نے لکھا کہ آپ براہ دیلم و قم نہ آئیں (یہاں شیعہ زیادہ تھے، اندیشہ تھا کہ روک نہ لئے جائیں) بلکہ براہ بصرہ و اہواز و فارس مَرو پہنچیں، جب آپؑ وہاں پہنچے تو اس نے امر خلافت کو (امتحاناً) آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا۔ تب اس نے ولی عہدی کے بارے میں کہا۔

حضرت نے فرمایا۔ اس کے متعلق کچھ شرائط ہیں جن کا جواب میں چاہتا ہوں۔ مامون نے کہا۔ جو آپ چاہیں پوچھیں۔ فرمایا۔ میں ولی عہدی اس صورت میں قبول کروں گا کہ نہ کوئی حکم دوں گا نہ نہی کروں گا نہ فتوے دوں گا نہ کوئی مقدمہ فیصل کروں گا نہ کسی کو حاکم مقرر کروں گا نہ کسی چیز میں تبدیلی کروں گا۔ آپ مجھے ان تمام معاملات میں معاف فرمائیں گے۔ مامون نے ان سب باتوں کا جواب دیا اور منظور کیا۔

یاسر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ جب عید آئی تو مامون نے امام علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سوار ہو کر تشریف لے جائیں اور نماز پڑھائیں اور خطبہ بیان کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ ولی عہدی قبول کرنے میں جو شرائط میں نے پیش کی ہیں ان کا آپ کو علم ہے۔ اس نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ آپؑ کی طرف سے لوگوں کے قلوب مطمئن ہو جائیں اور آپؑ کی فضیلت کو لوگ پہچان لیں۔ حضرت برابر تردید فرماتے رہے اور مامون کا اصرار رہا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے معاف ہی کر دیا جائے تو یہ میرے لئے خوشی کا باعث ہوگا اور اگر میرا عذر قبول نہیں تو پھر اسی طرح نماز کے لئے نکلوں گا جس طرح رسول اللہؐ اور امیر المومنین نکلے تھے۔ مامون نے کہا مجھے اس میں کوئی عذر نہیں، پھر مامون نے حکم دیا اپنے سرداروں اور اہل کاروں کو کہ وہ سوار ہو کر امام رضا علیہ السلام کے دروازہ پر جائیں۔ یاسر کہتا ہے کہ لوگ حضرت کی شان دیکھنے کے لئے راستوں اور مکانوں کی چھتوں پر آبیٹھے، مرد، عورتیں اور بچے سب اور درباری سردار اور فوجی جوان حضرت کے دروازے پر آموجود ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غسل فرمایا اور سوتی عمامہ باندھا اور ایک چھور سینہ پر لٹکایا۔ دوسرا دونوں شانوں پر رکھا اور اپنے غلاموں سے فرمایا تم بھی ایسا ہی کرو۔ پھر اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔ جب حضرت باہر تشریف لائے تو ہم سب حضرت امام علیہ السلام کے آگے آگے تھے آپ پابرہنہ تھے اور پاجامہ کے پائنچے نصف ساق تک اُٹھے ہوئے تھے اور دامن گردانے ہوئے تھے۔

جب حضرت چلے اور ہم آپ کے ساتھ چلے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ ہم نے خیال کیا کہ آسمان اور شہر کے در و دیوار ان کا جواب دے رہے ہیں ہم نے دیکھا کہ سرداران سلطنت اور عام لوگ تیار ہیں ہتھیار لگائے ہوئے ہیں اور خوب آراستہ و پیراستہ ہیں جب ہم اس صورت سے نکلے اور امام رضا علیہ السلام بھی برآمد ہوئے تو آپ تھوڑی دیر دروازہ پر ٹھہرے اور چار مرتبہ اللہ اکبر فرمایا۔ پھر کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں ہدایت کی۔ اللہ اکبر اس نے چوپاؤں کے گوشت کا ہم کو رزق دیا اور حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا۔

حضرت کے ساتھ ہماری آوازیں بھی بلند ہوئیں یاسر غلام نے کہا آواز گریہ سے شہر مرو گونج اٹھا۔ جب لوگوں نے امام کو برہنہ پا دیکھا اور یہ کہ وہ دس دس قدم پر چل کر رک جاتے ہیں اور تین تکبیریں کہتے ہیں تو ہم نے گمان کیا کہ آسمان وزمین اور پہاڑ تکبیروں کا جواب دے رہے ہیں اور تمام مرو میں جوشِ گریہ و بکا ہے۔ جب مامون کو یہ خبر ملی تو اس کے وزیر فیصل بن سہیل نے کہا کہ اگر امام اسی طرح عیدگاہ تک پہنچے تو لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے لوٹ جانے کو کہیں۔ چنانچہ مامون نے ایسا ہی کیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے جوتے منگائے، پہن کر سوار ہوئے اور لوٹ آئے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ ياسِرٍ قالَ: لَمّا خَرَجَ الْمَأْمُونُ مِنْ خُراسانَ يُرِيدُ بَغْدادَ، وَ خَرَجَ الْفَضْلُ ذُوالرِّئاسَتَيْنِ وَخَرَجْنا مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَرَدَعَلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ ذِي الرِّئاسَتَيْنِ كِتابٌ مِنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ وَنَحْنُ فِي بَعْضِ الْمَنازِلِ، إِنِّي نَظَرْتُ فِي تَحْوِيلِ السَّنَةِ فِي حِسابِ النُّجُومِ فَوَجَدْتُ فِيهِ أَنَّكَ تَذُوقُ فِي شَهْرِ كَذا وَ كَذا يَوْمَ الْأَرْبَعاءِ حَرَّ الْحَدِيدِ وَحَرَّ النّارِ وَأَرى أَنْ تَدْخُلَ أَنْتَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالرِّضا الْحَمّامَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَتَحْتَجِمَ فِيهِ وَ تَصُبَّ عَلى يَدَيْكَ الدَّمَ[1] لِيَزُولَ عَنْكَ نَحْسُهُ، فَكَتَبَ ذُوالرِّئاسَتَيْنِ إِلَى الْمَأْمُونِ بِذٰلِكَ وَ سَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا الْحَسَنِ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ الْمَأْمُونُ إِلى أَبِي الْحَسَنِ يَسْأَلُهُ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُوالْحَسَنِ: لَسْتُ بِداخِلِ الْحَمّامِ غَداً وَلاأَرى لَكَ وَلا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلاالْحَمّامَ غَداً فَأَعادَ عَلَيْهِ الرُّقْعَةَ مَرَّتَيْنِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُوالْحَسَنِ: يا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ لَسْتُ بِداخِلٍ غَداً الْحَمّامَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي النَّوْمِ فَقالَ لِي: يا عَلِيُّ لاتَدْخُلِ الْحَمّامَ غَداً وَلاأَرى لَكَ وَلالِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمّامَ غَداً، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ صَدَقْتَ يا سَيِّدِي وَصَدَقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَسْتُ بِداخِلِ الْحَمّامِ غَداً وَالْفَضْلُ أَعْلَمُ، قالَ: فَقالَ ياسِرٌ: فَلَمّا أَمْسَيْنا وَغابَتِ الشَّمْسُ قالَ لَنَا الرِّضا عليه السلام: قُولُوا «نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ ما يَنْزِلُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ» فَلَمْ نَزَلْ نَقُولُ ذٰلِكَ، فَلَمّا صَلَّى الرِّضا عليه السلام الصُّبْحَ قالَ لِي: اصْعَدْ [عَلَى] السَّطْحِ فَاسْتَمِعْ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئاً، فَلَمّا صَعِدْتُ سَمِعْتُ الضَّجَّةَ وَالْتَحَمَتْ وَ كَثُرَتْ فَإِذا نَحْنُ بِالْمَأْمُونِ قَدْ دَخَلَ مِنَ الْبابِ الَّذِي كانَ إِلى دارِهِ مِنْ دارِ أَبِي الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ: يا سَيِّدِي يا أَبَا الْحَسَنِ! آجَرَكَ اللهُ فِي الْفَضْلِ فَإِنَّهُ قَدْ أَبى وَكانَ دَخَلَ الْحَمّامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ بِالسُّيُوفِ فَقَتَلُوهُ وَأُخِذَ مِمَّنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ثَلاثُ نَفَرٍ كانَ أَحَدُهُمُ ابْنَ خالَةِ الْفَضْلِ ابْنَ ذِي الْقَلَمَيْنِ قالَ: فَاجْتَمَعَ الْجُنْدُ وَالْقُوّادُ وَمَنْ كانَ مِنْ رِجالِ الْفَضْلِ عَلى بابِ الْمَأْمُونِ فَقالُوا: هٰذا اغْتالَهُ وَقَتَلَهُ - يَعْنُونَ الْمَأْمُونَ - وَلَنَطْلُبَنَّ بِدَمِهِ وَجاؤُوا بِالنِّيرانِ لِيُحْرِقُوا الْبابَ، فَقالَ الْمَأْمُونُ لِأَبِي

الْحَسَنِ عليه السلام : يَاسَيِّدِي تَرَى أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَتُفَرِّقَهُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ يَاسِرٌ : فَرَكِبَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَالَ لِيَ : ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ بَابِ الدَّارِ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَقَدْ تَزَاحَمُوا ، فَقَالَ لَهُمْ بِيَدِهِ تَفَرَّقُوا تَفَرَّقُوا، قَالَ يَاسِرٌ : فَأَقْبَلَ النَّاسُ ـ وَاللهِ ـ يَقَعُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ مَا أَشَارَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا رَكَضَ وَمَرَّ .

۸۔ یاسر سے مروی ہے کہ بغداد کے ارادے سے مامون خراسان سے چلا۔ فضل اس کا وزیر اور امام رضا علیہ السلام بھی اس کے ساتھ تھے راہ میں فضل کو اس کے بھائی حسن بن سہل کا ایک خط ملا۔

میں نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ فلاں مہینے تم یوم چہار شنبہ گرمی آہن و آتش کا ذائقہ چکھو گے یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے اور مصلحت یہ ہے کہ تم اور امیر المومنین اور امام رضا علیہ السلام اس دن جب حمام میں داخل ہوں تو حجامت کرانا (پچھنے لگوانا) اور جو خون نکلے اسے اپنے ہاتھ پر ڈالنا۔ تاکہ نحوست تجھ سے دور رہے ذوالریاستین نے مامون کو اطلاع دی اور درخواست کی کہ ابوالحسن کو بھی اطلاع دے دو مامون نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔ میں کل حمام میں نہ جاؤں گا اور نہ میری رائے ہیں آپ کو اور فضل کو جانا چاہیے مامون نے دوبارہ اس بارے میں لکھا۔ آپ نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گا۔ آج رات میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا۔ فرمارہے ہیں اے علی کل حمام میں نہ جانا۔ میری رائے میں کل حمام میں نہ آپ جائیں اور نہ فضل۔ مامون نے لکھا۔ اے میرے سردار آپ بھی سچے ہیں اور رسول اللہ بھی۔ میں کل نہیں جاؤں گا اور فضل کو تو خود ہی علم ہے۔ یاسر نے بیان کیا جب شام ہوئی اور سورج ڈوب گیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ تم سب کہو کہ اس رات میں جو حادثہ ہونے والا ہے ہم اس کے لئے خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہی بار بار فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو امام نے مجھے فرمایا۔ چھت پر جاؤ اور سنو کیا آواز آتی ہے۔ میں اوپر گیا تو شور و غل سنا، جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ پس مامون کی طرف چلے تو وہ اس دروازے سے داخل ہوا جو اس کے گھر سے امام علیہ السلام کے گھر کی طرف تھا وہ حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے میرے آقا ابوالحسن خدا آپ کو فضل کا اجر دے۔ اس نے میری بات ماننے سے انکار کیا اور حمام میں چلا گیا۔ کچھ لوگ تلواریں لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا ان میں سے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ایک ان میں سے اس کی خالہ کا بیٹا فضل بن ذوالقلمین (دو دفتروں کا منشی) تھا یاسر نے کہا پس جمع ہوئے لشکر اور سردار جن کا تعلق فضل سے تھا اور آئے مامون کے دروازے پر اور کہنے لگے اسی نے بہکایا اور قتل کرایا ہے یعنی مامون نے۔ ہم اس کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے اور وہ آگ لے کر آئے تاکہ اس کا دروازہ جلا دیں۔ مامون نے کہا۔ اے میرے آقا ابوالحسن آپ جا کر ان لوگوں کو پراگندہ کیجئے۔ یاسر کہتا ہے حضرت سوار ہوئے اور مجھ سے کہا تو بھی سوار ہو۔ ہم گھر کے دروازے سے جب نکلے تو بہت سے لوگوں نے مزاحمت کی۔ حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ متفرق ہو جاؤ یاسر کا بیان ہے کہ لوگ اس طرح بے تابی سے آگے آئے کہ ایک کے اوپر ایک تھا پس حضرت نے جس کو اشارہ کیا وہ سوار ہو کر چل دیا۔

۹ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسافِرٍ؛ وَعَنِ الوَشّاءِ، عَنْ مُسافِرٍ قالَ: لَمّا أَرادَ هارُونُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنْ يُواقِعَ مُحَمَّدَبْنَ جَعْفَرٍ قالَ لِي أَبُوالْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام اِذْهَبْ إِلَيْهِ وَ قُلْ لَهُ: لاتَخْرُجْ غَداً فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ غَداً هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحابُكَ فَإِنْ سَأَلَكَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هٰذا، فَقُلْ: رَأَيْتُ فِي الْمَنامِ[1]، قالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِداكَ لاتَخْرُجْ غَداً فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحابُكَ فَقالَ لِي: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هٰذا؟ فَقُلْتُ: رَأَيْتُ فِي الْمَنامِ، فَقالَ: نامَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَغْسِلْ اِسْتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَانْهَزَمَ وَ قُتِلَ أَصْحابُهُ، قالَ: وَحَدَّثَني مُسافِرٌ قالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام بِمِنىً فَمَرَّ يَحْيَى بْنُ خالِدٍ فَغَطّى رَأْسَهُ مِنَ الْغُبارِ فَقالَ: مَساكِينُ لايَدْرُونَ ما يَحِلُّ بِهِمْ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، ثُمَّ قالَ: فَأَعْجَبُ مِنْ هٰذا هارُونُ وَأَنا كَهاتَيْنِ ـ وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ ـ قالَ مُسافِرٌ: فَوَاللهِ ما عَرَفْتُ مَعْنىٰ حَدِيثِهِ حَتّىٰ دَفَنّاهُ مَعَهُ.

۹۔ مسافر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہارون بن مسیّب حاکم مدینہ نے چاہا کہ جنگ کرکے محمد بن صادق سے جنھوں نے مکہ میں خروج کیا تھا اور زیدیہ فرقہ کے امام تھے اور خراسان میں وفات پائی) امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ تم حاکم مدینہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ کل خروج نہ کرنا ورنہ شکست کھائے گا اور تیرے اصحاب قتل کر دیئے جائیں گے۔ اگر پوچھے تو نے کیسے جانا تو کہہ دینا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میں اس کے پاس گیا اور کہا کل آپ خروج نہ کریں ورنہ شکست ہوگی اور آپ کے اصحاب قتل ہو جائیں گے اس نے کہا تجھے کیسے معلوم ہوا میں نے کہا خواب میں دیکھا ہے اس نے ازراہ تمسخر کہا، غلام بغیر آب دست لئے سو گیا یعنی اس کے خواب کو ساقط الاعتبار سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے خروج کیا اور ہار گیا۔ مسافر نے کہا کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا یحییٰ بن خالد برمکی ادھر سے گزرا اس کے گھوڑے کی گرد سے حضرت کا چہرہ گرد آلود ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ بیچارے کیا جانیں کہ اس سال کیا حادثہ پیش آئے گا (فضل بن یحییٰ کا قتل) پھر مسافر نے کہا۔ حضرت نے فرمایا اس سے زیادہ عجیب واقعہ ہارون کا ہے۔ میں اس کا مطلب نہ سمجھا یہاں تک کہ ہارون کی قبر حضرت کے بائیں پا رہی۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقاسانِيِّ قالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحابِنا أَنَّهُ حَمَلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام مالاً لَهُ خَطَرٌ، فَلَمْ أَرَهُ سُرَّ بِهِ قالَ: فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ حَمَلْتُ هٰذَا الْمالَ وَلَمْ يُسَرَّ بِهِ، فَقالَ: يا غُلامُ الطَّسْتَ وَالْماءَ، قالَ: فَقَعَدَ عَلىٰ كُرْسِيٍّ وَقالَ بِيَدِهِ [وَقالَ] لِلْغُلامِ: صُبَّ عَلَيَّ الْماءَ قالَ: فَجَعَلَ يَسِيلُ مِنْ بَيْنِ أَصابِعِهِ فِي الطَّسْتِ ذَهَبٌ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقالَ لِي: مَنْ كانَ هٰكَذا [لا] يُبالِي بِالَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس کوئی بہت سامال

لے کر آیا۔ آپ نے اظہار مسرت نہ کیا۔ لانے والا رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا۔ میں اتنا مال لایا حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔ آپؑ نے غلام سے فرمایا۔ طشت اور پانی لا۔ اس کے بعد آپ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا پانی ڈال۔ آپ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔ پھر آپؑ نے اس شخص سے کہا۔ جس پر خدا کا یہ فضل ہو اس کو کیا پرواہ ہے اس مال کی جو اس کے پاس لایا گیا ہے۔

١١ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعاً ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليه السلام وَ هُوَ ابْنُ تِسْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ أَشْهُرٍ ، فِي عَامِ اثْنَيْنِ وَمِائَتَيْنِ . عَاشَ بَعْدَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عِشْرِينَ سَنَةً إِلَّا شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام نے ۴۹ سال کی عمر میں ۲۰۲ھ میں انتقال فرمایا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام دو یا تین ماہ کم بیس سال زندہ رہے۔

ایک سو بیسواں باب

ذکر مولد امام محمد تقی علیہ السلام

٥(بَابُ)١٢٠

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عليه السلام سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ ذِي الْقَعْدَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً وَ دُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقَابِرِ قُرَيْشٍ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّهِ مُوسَى عليه السلام وَقَدْ كَانَ الْمُعْتَصِمُ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السَّنَةِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا عليه السلام . وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: سَبِيكَةُ نُوبِيَّةٌ وَقِيلَ أَيْضاً : إِنَّ اسْمَهَا كَانَ خَيْزُرَانَ. وَرُوِيَ أَنَّهَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله.

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ ـ قَالَ مُحَمَّدٌ : وَكَانَ زَيْدِيّاً ـ

قال: كنت بالعسكر فبلغني أن هناك رجلاً محبوساً أتي به من ناحية الشام مكبولاً وقالوا:
إنه تنبأ، قال علي بن خالد: فأتيت الباب وداريت البوابين والحجبة حتى وصلت إليه فإذا
رجل له فهم، فقلت: يا هذا ما قصتك وما أمرك؟ قال: إني كنت رجلاً بالشام أعبد الله في
الموضع الذي يقال له: موضع رأس الحسين فبينا أنا في عبادتي إذ أتاني شخص فقال لي قم
بنا، فقمت معه فبينا أنا معه إذا أنا في مسجد الكوفة، فقال لي: تعرف هذا المسجد؟ فقلت:
نعم هذا مسجد الكوفة، قال فصلى وصليت معه فبينا أنا معه إذا أنا في مسجد الرسول ﷺ
بالمدينة، فسلم على رسول الله ﷺ وسلمت وصلى وصليت معه وصلى على رسول الله ﷺ،
فبينا أنا معه إذا أنا بمكة، فلم أزل معه حتى قضى مناسكه وقضيت مناسكي معه فبينا أنا معه،
إذا أنا في الموضع الذي كنت أعبد الله فيه بالشام ومضى الرجل، فلما كان العام القابل إذا أنا
به فعل مثل فعلته الأولى، فلما فرغنا من مناسكنا وردني إلى الشام وهم بمفارقتي قلت له:
سألتك بالحق الذي أقدرك على ما رأيت إلا أخبرتني من أنت؟ فقال: أنا محمد بن علي بن موسى
قال فتراقى الخبر حتى انتهى إلى محمد بن عبد الملك الزيات، فبعث إلي وأخذني وكبلني في
الحديد وحملني إلى العراق، قال: فقلت له: فارفع القصة إلى محمد بن عبد الملك، ففعل وذكر
في قصته ما كان فوقع في قصته: قل للذي أخرجك من الشام في ليلة إلى الكوفة ومن الكوفة
إلى المدينة ومن المدينة إلى مكة وردك من مكة إلى الشام أن يخرجك من حبسك هذا، قال علي بن
خالد فغمني ذلك من أمره ورققت له وأمرته بالعزاء والصبر قال: ثم بكرت عليه فإذا الجند
وصاحب الحرس وصاحب السجن وخلق الله، فقلت ما هذا؟ فقالوا: المحمول من الشام الذي
تنبأ افتقد البارحة فلا يدرى أخسفت به الأرض أو اختطفه الطير.

امام محمد تقی علیہ السلام ماہ رمضان ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور آخر ذی قعدہ ۲۲۰ھ میں بہ عمر ۲۵ سال دو ماہ ۱۸ دن رحلت فرمائی اور بغداد کے مقابر قریش میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے جس سال آپ کی وفات ہوئی اس کے اوّل میں معتصم نے آپ کو بغداد میں بلایا تھا آپ کی والدہ کنیز تھیں جن کا نام سبیکہ نوبیہ تھا اور ان کو خیزران بھی کہتے تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم بن رسول اللہؐ کے خاندان سے تھیں۔

۱۔ علی بن خالد سے مروی ہے کہ محمد نے جو عقیدۃً زیدی تھے بیان کیا میں سپاہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ ناحیہ شام سے

ایک شخص قید کر کے لایا جارہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ علی بن خالد نے کہا۔ میں شہر کے دروازہ پر آیا اور دربانوں پہرہ داروں کو ہٹاتا ہوا اس شخص تک پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ وہ صاحب عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ اے شخص تیری سرگزشت اور معاملہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ میں ملک شام کا رہنے والا ہوں اس جگہ مشغول عبادت تھا جس کو مقام کو راس الحسین کہتے ہیں اسی حالت میں کہ میں مشغول عبادت تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کھڑا ہو اور میرے ساتھ چل، میں نے کہا اچھا۔ ناگاہ میں نے اپنے کو مسجد کوفہ میں پایا۔ اس نے کہا جانتا ہے یہ کون سی جگہ ہے میں نے کہا ہاں یہ مسجد کوفہ ہے اس نے وہاں نماز پڑھی میں نے بھی اسی کے ساتھ وہاں نماز پڑھی، میں اس کے ساتھ رہا۔ ناگاہ ہم مدینہ میں مسجد رسولؐ میں پہنچ گئے اس نے رسولؐ اللہ کو سلام کیا۔ میں نے بھی کیا۔ اس نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی اس نے رسولؐ پر درود بھیجا۔ ناگاہ میں نے اپنے آپ کو مکہ میں پایا۔ میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے مناسک ادا کئے میں نے بھی کئے ناگاہ میں نے اپنے آپ کو پھر اسی جگہ پایا۔ جہاں میں شام میں عبادت کر رہا تھا اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر آیا اور وہی عمل کیا جو گزشتہ سال کیا تھا جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور اس نے مجھے شام واپس کیا اور مجھ سے جدا ہونا چاہا۔ تو میں نے کہا۔ میں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے جس کو میں نے دیکھا کہ مجھے یہ بتایئے کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن علی بن موسیٰ ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ خبر پھیلنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ محمد بن عبدالملک زیات تک پہنچی۔ اس نے مجھے بلایا اور گرفتار کر کے ہتھکڑی اور بیڑی میں جکڑ دیا اور عراق کی طرف مجھے بھیجا۔ راوی کہتا ہے میں نے اس سے کہا۔ یہ قصہ تم محمد بن عبدالملک سے بیان کرو (درخواست میں لکھو کہ میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) اس نے ایسا ہی کیا۔ زیات نے (جو واثق باللہ بادشاہ عباسی کا سپہ سالار تھا) جواب میں لکھا۔ اسی سے کہو جو تجھے شام سے ایک رات میں کوفہ لے گیا اور کوفہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے۔

پھر شام میں لوٹایا کہ اس قید سے رہا کر دے۔ علی بن خالد نے کہا کہ اس واقعہ نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا اور میرا دل کڑھا اور میں نے اسے صبر و ضبط کی تلقین کی۔ دوسرے روز میں صبح کو پھر اس سے ملنے گیا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ لشکر والے چوکیدار، پہرے دار اور بہت سی مخلوق جمع ہے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جو مدعی نبوت شام سے لایا گیا تھا۔ وہ کل رات سے غائب ہے خدا جانے زمین نگل گئی یا کوئی پرندہ اسے اٹھا لے گیا۔

٢ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: كُنْتُ مُجَاوِراً بِالْمَدِينَةِ ـ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ ـ وَكَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام يَجِيءُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَنْزِلُ، فِي الصَّحْنِ وَيَصِيرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَيَخْلَعُ نَعْلَيْهِ وَيَقُومُ فَيُصَلِّي فَوَسْوَسَ إِلَيَّ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: إِذَا نَزَلَ فَاذْهَبْ حَتَّى تَأْخُذَ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ، فَجَلَسْتُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَنْتَظِرُهُ لِأَفْعَلَ هٰذَا،

فَلَمَّا أَنْ كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ أَقْبَلَ عليه السلام عَلَى حِمَارٍ لَهُ ، فَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ
وَجَاءَ حَتَّى نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، قَالَ:
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَفَعَلَ هٰذَا أَيَّاماً ، فَقُلْتُ : إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ جِئْتُ فَأَخَذْتُ
الْحَصَا الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ بِقَدَمَيْهِ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ عِنْدَ الزَّوَالِ فَنَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ ثُمَّ
دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَصَلَّى فِي نَعْلَيْهِ
وَلَمْ يَخْلَعْهُمَا حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ أَيَّاماً ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَتَهَيَّأْ لِي هٰهُنَا وَلٰكِنْ أَذْهَبُ إِلَى بَابِ
الْحَمَّامِ فَإِذَا هُوَ دَخَلَ إِلَى الْحَمَّامِ أَخَذْتُ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْحَمَّامِ الَّذِي يَدْخُلُهُ
فَقِيلَ لِي : إِنَّهُ يَدْخُلُ حَمَّاماً بِالْبَقِيعِ لِرَجُلٍ مِنْ وُلْدِ طَلْحَةَ فَتَعَرَّفْتُ الْيَوْمَ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ
الْحَمَّامَ وَصِرْتُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ وَجَلَسْتُ إِلَى الطَّلْحِيِّ أُحَدِّثُهُ وَأَنَا أَنْتَظِرُ مَجِيئَهُ عليه السلام فَقَالَ الطَّلْحِيُّ:
إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْحَمَّامِ ، فَقُمْ فَادْخُلْ فَإِنَّهُ لَا يَتَهَيَّأُ لَكَ ذٰلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ ، قُلْتُ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لِأَنَّ
ابْنَ الرِّضَا يُرِيدُ دُخُولَ الْحَمَّامِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَنِ ابْنُ الرِّضَا ؟ قَالَ : رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ لَهُ
صَلَاحٌ وَوَرَعٌ ، قُلْتُ لَهُ : وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَّامَ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : نُخَلِّي لَهُ الْحَمَّامَ إِذَا جَاءَ
قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ أَقْبَلَ عليه السلام وَمَعَهُ غِلْمَانٌ لَهُ ، وَ بَيْنَ يَدَيْهِ غُلَامٌ مَعَهُ حَصِيرٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ
الْمَسْلَخَ فَبَسَطَهُ وَوَافَى فَسَلَّمَ وَدَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَى حِمَارِهِ وَدَخَلَ الْمَسْلَخَ وَنَزَلَ عَلَى الْحَصِيرِ ، فَقُلْتُ
لِلطَّلْحِيِّ : هٰذَا الَّذِي وَصَفْتَهُ بِمَا وَصَفْتَ مِنَ الصَّلَاحِ وَالْوَرَعِ ؟! فَقَالَ : يَا هٰذَا لَا وَاللهِ مَا فَعَلَ هٰذَا
قَطُّ إِلَّا فِي هٰذَا الْيَوْمِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : هٰذَا مِنْ عَمَلِي أَنَا جَنَيْتُهُ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ
فَلَعَلِّي أَنَالُ مَا أَرَدْتُ إِذَا خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ وَتَلَبَّسَ دَعَا بِالْحِمَارِ فَأُدْخِلَ الْمَسْلَخَ وَرَكِبَ مِنْ فَوْقِ
الْحَصِيرِ وَ خَرَجَ عليه السلام فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَاللهِ آذَيْتُهُ وَلَا أَعُودُ وَلَا أَرُومُ مَا رُمْتُ مِنْهُ أَبَداً وَصَحَّ
عَزْمِي عَلَى ذٰلِكَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ
الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ فِي الصَّحْنِ فَدَخَلَ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَجَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ
يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ وَقَامَ يُصَلِّي .

۲- راوی کہتا ہے کہ میں مدینہ رسولؐ میں مقیم تھا میں دیکھا کرتا تھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام ہر روز وقتِ زوال
مسجد رسولؐ میں آتے صحن میں اترتے اور قبرِ رسولؐ کے پاس جاکر سلام کرتے اور بیت فاطمہ کی طرف لوٹ جاتے اپنے جوتے اتارتے

اور نماز پڑھتے ایک روز شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ جب حضرت اپنی سواری سے اتریں تو بڑھ کر وہ مٹی اٹھا لوں جس پر حضرت کا قدم رکھا جائے۔ میں اس روز حضرت کے انتظار میں ہو بیٹھا تاکہ یہ کام کروں جب زوال کا وقت آیا تو حضرت اپنے گدھے پر تشریف لائے لیکن وہاں نہ اترے جہاں ہر روز نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پتھر پر اترے جو مسجد کے دروازہ پر تھا۔

پھر روضۂ رسولؐ پر تشریف لائے پھر اس جگہ واپس آئے جہاں نماز پڑھتے تھے کئی روز ایسا ہی ہوا۔ میں نے کہا جوتا اتاریں گے تو میں کنکریاں لے لوں گا جن پر حضرت کے قدم رکھے گئے ہوں دوسرے روز وقتِ زوال تشریف لائے اور پتھر پر اترے پھر اندر آئے۔ رسول اللہ کو سلام کر کے اس جگہ پر پہنچے جہاں نماز پڑھتے تھے پس حضرت نے بغیر جوتا اتارے نماز پڑھی (ایک قسم کی نعل عربی میں نماز پڑھی جا سکتی ہے) کئی روز حضرت نے ایسا ہی کیا۔ میں نے دل میں کہا یوں کام نہ چلے گا مجھے حمام جانا چاہیئے جب آپ حمام میں داخل ہوں گے تو جو مٹی آپ کے قدم کے نیچے ہوگی لے لوں گا۔ میں نے پتہ چلایا کہ امام علیہ السلام کس حمام میں غسل فرماتے ہیں معلوم ہوا البقیع والے حمام میں جو اولادِ طلحہ میں سے ایک شخص کا ہے پس دن کا پتہ لگا کر میں حمام کے دروازہ پر پہنچا اور مردِ طلحی سے بات کرنے لگا میں حضرت کی آمد کا منتظر تھا۔ طلحی نے کہا اگر حمام کرنے کا ارادہ ہے تو اٹھو اور اندر داخل ہو ورنہ بہت دیر پھر موقع نہ ملے گا۔ میں نے کہا یہ کیوں؟ فرزند امام رضا علیہ السلام حمام میں داخل ہونا چاہتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں میں نے کہا آلِ محمدؐ سے ہیں صاحب زہد و تقویٰ ہیں۔ میں نے کہا کیا ان کے ساتھ حمام میں کوئی اور نہیں جا سکتا؟ اس نے کہا ہم ان کے لئے حمام خالی کرا دیتے ہیں ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ نوکر تھے۔ ایک نوکر کے پاس بوریہ تھا۔ جب حضرت لباس اتارنے کی جگہ داخل ہوئے تو اس نے بوریہ بچھا دیا آپ حمار پر سوار حمام میں داخل ہوئے اور جب کپڑے اتارنے کی جگہ پر پہنچے تو بوریئے پر اترے۔ میں نے مردِ طلحی سے کہا کیا یہی ہیں جن کے زہد و تقویٰ اور صلاحیتِ نفس کی تو نے تعریف کی۔ اس نے کہا واللہ یہی ہیں۔ ایسا عمل انھوں نے کبھی نہیں کیا جیسا آج کیا ہے۔

میں نے اپنے دل میں کہا یہ اثر میرے عمل کا ہے جسے میں کھینچے چلا آرہا ہوں میں حضرت کے نکلنے کا انتظار کرتا ہوں شاید جو میرا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے جب آپ برآمد ہوں۔ آپ حمام سے نکلے تو کپڑے پہنے اور گدھے کو منگایا۔ غلام نے مسلخ میں (کپڑے اتارنے کی جگہ) داخل کیا۔ آپ بوریئے پر سے سوار ہوئے اور چلے گئے۔ میں نے دل میں کہا میں نے حضرت کو اذیت دی اب اس خیال کی طرف نہ لوٹوں گا اور کبھی ایسا ارادہ نہ کروں گا۔ اسی روز وقتِ زوال جب سوار ہو کر آئے تو صحن میں اسی جگہ اترے جہاں اترا کرتے تھے رسول اللہ کو سلام کیا اور اس جگہ آئے جہاں بیتِ فاطمہ میں نماز پڑھا کرتے تھے جوتے اتار ڈالے اور نماز پڑھنے لگے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام وقت لوگوں کے ارادہ سے واقف ہوتا ہے)

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيَّ فَنَظَرْتُ إِلَى رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ وَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ

احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ ، فَقَالَ : « وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً »[۱] قَالَ : « إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً »[۲] فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحُكْمَ صَبِيّاً وَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطَاهَا وَ هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۱۹/۱۲ مریم
۴۶/۱۵ احقاف

۳۔ علی ابن اسباط سے مروی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام میری طرف آئے تو میں نے آپ کے سراپا کو غور سے دیکھا تاکہ میں آپ کے قد و قامت کا تذکرہ اپنے اصحاب سے مصر میں کروں میں غور ہی کر رہا تھا کہ آپ بیٹھے اور فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی معیار حجت رکھا ہے جو نبوت میں ہے ایک جگہ فرماتا ہے ہم نے اس کو اپنا حکم (نبوت) بچپن میں دیا دوسری جگہ فرماتا ہے جب وہ پوری قوت والا ہوگیا اور چالیس سال کی عمر کا ہوا۔ پس یہ بھی جائز ہے کہ اپنا حکم بچپن میں دے دے اور یہ بھی جائز ہے کہ چالیس سال کے بعد دے دے (آپ کا یہ مقصد تھا کہ تم میرے بچپن کے قد و قامت پر نہ جاؤ خدائی عہدہ کا تعلق کسی سن سے مخصوص نہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: احْتَالَ الْمَأْمُونُ[۴] عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِكُلِّ حِيلَةٍ ، فَلَمْ يُمْكِنْهُ فِيهِ شَيْءٌ فَلَمَّا اعْتَلَّ وَ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ عَلَيْهِ ابْنَتَهُ[۵] دَفَعَ إِلَى مِائَتَيْ وَصِيفَةٍ مِنْ أَجْمَلِ مَا يَكُونُ ، إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ جَاماً فِيهِ جَوْهَرٌ يَسْتَقْبِلْنَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا قَعَدَ فِي مَوْضِعِ الْأَخْيَارِ ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِنَّ وَكَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُخَارِقٌ صَاحِبُ صَوْتٍ وَعُودٍ وَضَرْبٍ ، طَوِيلُ اللِّحْيَةِ ، فَدَعَاهُ الْمَأْمُونُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَأَنَا أَكْفِيكَ أَمْرَهُ ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَشَهَقَ مُخَارِقٌ شَهْقَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الدَّارِ وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِعُودِهِ وَيُغَنِّي ، فَلَمَّا فَعَلَ سَاعَةً وَإِذَا أَبُو جَعْفَرٍ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ لَا يَمِيناً وَلَا شِمَالاً ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ وَقَالَ : اتَّقِ اللهَ يَا ذَا الْعُثْنُونِ[۱] قَالَ : فَسَقَطَ الْمِضْرَابُ مِنْ يَدِهِ وَالْعُودُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ بِيَدَيْهِ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ : فَسَأَلَهُ الْمَأْمُونُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ: لَمَّا صَاحَ بِي أَبُو جَعْفَرٍ فَزِعْتُ فَزْعَةً لَا أُفِيقُ مِنْهَا أَبَداً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے کردار کو آزمانے کے لئے مامون نے بہت سی تدبیریں کیں تاکہ آپ کا فسق ظاہر ہو لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی چونکہ اس کی خواہش تھی اپنی بیٹی سے رشتہ کرنے کی لہذا ایک تدبیر اس نے یہ بھی کی کہ دو سو نہایت حسین کنیزیں حضرت کے پاس بھیج دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس نہایت خوشنما جام تھا اس میں موتی یا جواہرات پڑے ہوئے تھے اور حکم دیا کہ جب وہ اپنے بزرگوں کی طرح شان امامت دکھا رہے ہوں ان کے سامنے جائیں اور عشوہ گری دکھائیں جب وہ آئیں تو حضرت نے کوئی توجہ ان کی طرف نہ فرمائی جب مامون اس تدبیر میں ناکام ہوا تو مخارق گویئے کو جو دراز ریش تھا بلایا۔ اس نے کہا کہ اگر ان کے دل میں دنیوی خواہش ذرا سی بھی ہوگی تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ پس مامون کے محل

میں وہ امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے بیٹھا اور ایسی بلند آواز سے گانے لگا کہ اس گھر کے تمام لوگ جمع ہو گئے وہ اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور گا رہا تھا دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مگر حضرت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ نہ داہنی طرف دیکھا نہ بائیں طرف، پھر اپنا سر اٹھا کر اس سے فرمایا او مرد دراز ریش خدا سے ڈر، حضرت کے یہ فرماتے ہی مضراب اور باجہ اس کے ہاتھ سے گر گیا اور مرتے دم تک اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے۔ مامون نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب امام علیہ السلام کے مجھے ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہوا جس کا اثر آج تک ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعِي ثَلَاثُ رِقَاعٍ غَيْرُ مُعَنْوَنَةٍ وَاشْتَبَهَتْ عَلَيَّ فَاغْتَمَمْتُ فَتَنَاوَلَ إِحْدَيهُمَا وَقَالَ: هَذِهِ رُقْعَةُ زِيَادِ بْنِ شَبِيبٍ، ثُمَّ تَنَاوَلَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: هَذِهِ رُقْعَةُ فُلَانٍ، فَبُهِتُّ أَنَا فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ قَالَ: وَأَعْطَانِي ثَلَاثَمِائَةِ دِينَارٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَهَا إِلَى بَعْضِ بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ: دُلَّنِي عَلَى حِرِّيفٍ يَشْتَرِي لِي بِهَا مَتَاعاً، فَدُلَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِالدَّنَانِيرِ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا هَاشِمٍ دُلَّنِي عَلَى حِرِّيفٍ يَشْتَرِي لِي بِهَا مَتَاعاً، فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: وَكَلَّمَنِي جَمَّالٌ أَنْ أُكَلِّمَهُ عليه السلام لَهُ يُدْخِلُهُ فِي بَعْضِ أُمُورِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ لِأُكَلِّمَهُ لَهُ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلَامُهُ، فَقَالَ عليه السلام: يَا أَبَا هَاشِمٍ كُلْ وَ وَضَعَ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ـ ابْتِدَاءً مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ ـ: يَا غُلَامُ انْظُرْ إِلَى الْجَمَّالِ الَّذِي أَتَانَا بِهِ أَبُو هَاشِمٍ فَضُمَّهُ إِلَيْكَ. قَالَ: وَدَخَلْتُ مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ بُسْتَاناً فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَمُولَعٌ بِأَكْلِ الطِّينِ، فَادْعُ اللهَ لِي، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ [لِي] بَعْدَ [ثَلَاثَةِ] أَيَّامٍ ابْتِدَاءً مِنْهُ: يَا أَبَا هَاشِمٍ قَدْ أَذْهَبَ اللهُ عَنْكَ أَكْلَ الطِّينِ. قَالَ أَبُو هَاشِمٍ: فَمَا شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْهُ الْيَوْمَ.

۵۔ داؤد نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آیا تو میرے پاس تین خط تھے جن کے آغاز میں مکتوب لیہ کا نام نہ تھا۔ میں شبہ میں پڑ گیا اور غمگین ہوا۔ حضرت نے ان میں سے ایک کو لے کر فرمایا۔ یہ خط زیاد بن شیب کے نام ہے پھر دوسرا اٹھا کر فرمایا یہ فلاں کے نام ہے۔ میں حیران ہو گیا حضرت نے مجھے دیکھ کر تبسم کیا۔ پھر مجھے تین سو دینار دے کر فرمایا ان کو میرے فلاں چچا زاد بھائی کے پاس لے جاؤ، وہ تجھ سے کہے گا کہ کسی ایسے تجربہ کار کو بتاؤ جو میرے لئے سامان خرید دے۔ راوی کہتا ہے ایک ساربان نے مجھ سے کہا۔ میں حضرت سے اس کے نوکر رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں۔ میں حضرت کے پاس اس بارے میں بات چیت کرنے کے لئے گیا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت تناول فرما رہے ہیں اور آپ کے پاس کچھ لوگ ہیں میں ان کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہاشم کھاؤ اور میرے سامنے کھانا رکھا۔ حضرت نے بغیر کچھ کہے خود ہی فرمایا۔ اے غلام اس ساربان کو بلا جسے ابوہاشم لائے ہیں اور اپنے پاس رکھ اور یہ بھی روایت کی کہ ایک دن

میں حضرت کے ساتھ باغ میں داخل ہوا میں نے کہا میں مٹی کھانے کی طرف راغب ہوں پس آپ دعا فرمائیں یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ تین دن بعد خود ہی فرمایا۔ اے ابو ہاشم تمہارا مٹی کھانا ختم ہوا۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ اس روز سے کوئی چیز میرے نزدیک مٹی سے زیادہ قابلِ نفرت نہ تھی۔

٦ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الهَاشِمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام صَبِيحَةَ عُرْسِهِ حَيْثُ بَنَى بِابْنَةِ الْمَأْمُونِ وَكُنْتُ تَنَاوَلْتُ مِنَ اللَّيْلِ دَوَاءً فَأَوَّلُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي صَبِيحَتِهِ أَنَا وَقَدْ أَصَابَنِي الْعَطَشُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَنَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي وَجْهِي وَقَالَ: أَظُنُّكَ عَطْشَانًا، فَقُلْتُ أَجَلْ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَوْ جَارِيَةُ اسْقِنَا مَاءً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: السَّاعَةَ يَأْتُونَهُ بِمَاءٍ يَسُمُّونَهُ بِهِ فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْمَاءُ فَتَبَسَّمَ فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ نَاوِلْنِي الْمَاءَ فَتَنَاوَلَ الْمَاءَ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ، ثُمَّ عَطِشْتُ أَيْضًا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَفَعَلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى، فَلَمَّا جَاءَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْقَدَحُ قُلْتُ فِي نَفْسِي مِثْلَ مَا قُلْتُ فِي الْأُولَى، فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ ثُمَّ شَرِبَ فَنَاوَلَنِي وَتَبَسَّمَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ: فَقَالَ لِي هَذَا الْهَاشِمِيُّ: وَأَنَا أَظُنُّهُ كَمَا يَقُولُونَ.

٦۔ محمد بن علی ہاشمی کہتا ہے کہ میں آیا امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس اس صبح کو جس کی شب میں آپ کی شادی بنت مامون سے ہوئی تھی، میں نے رات کو دوا کھائی تھی سب سے پہلے اس صبح کو آنے والا میں تھا مجھے پیاس لگی میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے تم پیاسے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت نے غلام یا کنیز سے کہا۔ ہمیں سیراب کر (یہ نہ فرمایا اسے سیراب کر) میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میرے لئے مانگتے تو شاید یہ لوگ زہر ملا لاتے اس خیال سے رنجیدہ تھا۔ غلام پانی لے کر آیا تو حضرت مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ غلام سے کہا مجھے پانی دے حضرت نے پانی لے کر پیا پھر مجھے دیا تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس معلوم ہوئی۔ پھر میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا۔ حضرت نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا حضرت نے پھر پہلے خود پیا بعد میں مجھے پلایا اور تبسّم فرمایا۔ محمد بن حمزہ سے کہا۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یہ ہاشمی ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔ (شکی)

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ النَّوَاحِي مِنَ الشِّيعَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا فَسَأَلُوهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ مَسْأَلَةٍ[1] فَأَجَابَ عليه السلام وَلَهُ عَشْرُ سِنِينَ.

۷۔ ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام سے اطراف کے شیعوں کے ایک گروہ نے اذن چاہا۔ حضرت نے اجازت دی وہ لوگ آئے اور ایک ہی مجلس میں حضرت سے ۳۰ ہزار سوال کئے حضرت نے ان سب کے جوابات دیئے جب کہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ دِعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَأَخَذَهُ وَلَمْ يَحْمَدِ اللهَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : لِمَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ ؟ قَالَ : ثُمَّ دَخَلْتُ بَعْدَهُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ أَمَرَ لِي بِشَيْءٍ فَقُلْتُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَالَ لِي : تَأَدَّبْتَ .

۸۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ نہ کہا حضرت نے فرمایا تم نے الحمد للہ کیوں نہ کہا۔ اس کے بعد جب میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ کہا۔ فرمایا اب تم نے ادب حاصل۔

۹ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ حَدَثَ بِآلِ فَرَجٍ حَدَثٌ ؟ فَقُلْتُ : مَاتَ عُمَرُ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، حَتَّىٰ أَحْصَيْتُ لَهُ أَرْبَعاً وَعِشْرِينَ مَرَّةً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا يَسُرُّكَ لَجِئْتُ حَافِياً أَعْدُو إِلَيْكَ ، قَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَوَلَا تَدْرِي مَا قَالَ ـ لَعَنَهُ اللهُ ـ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : خَاطَبَهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ : أَظُنُّكَ سَكْرَانَ فَقَالَ أَبِي : اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أَمْسَيْتُ لَكَ صَائِماً فَأَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرْبِ وَذُلَّ الْأَسْرِ ، فَوَاللهِ إِنْ ذَهَبَتِ الْأَيَّامُ حَتَّىٰ حُرِبَ مَالُهُ وَمَا كَانَ لَهُ ثُمَّ أُخِذَ أَسِيراً وَهُوَ ذَا قَدْ مَاتَ لَا رَحِمَهُ اللهُ وَقَدْ أَدَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَ مَا زَالَ يُدِيلُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام نقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد آل فرج (غلام علی بن یقطین) کے لئے کوئی حادثہ پیش آیا۔ میں نے کہا عمر (فرج کا بیٹا) مرگیا۔ حضرت نے ۲۴ بار الحمد للہ کہا میں نے کہا اگر میں جانتا کہ یہ خبر آپ کو اتنا خوش کرے گی تو پا برہنہ دوڑتا ہوا آتا۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اس ملعون نے میرے والد سے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا مجھے علم نہیں، فرمایا انھوں نے کسی معاملہ میں اس سے مخاطبہ کیا تو اس نے کہا آپ نشہ میں ہیں حضرت نے فرمایا خدا تو جانتا ہے کہ میں روزے سے ہوں پس اس کو حرب کا مزہ چکھا اور قید کی ذلت دے۔ پس بخدا چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کا مال اور جو کچھ تھا وہ لٹ گیا اور وہ قید کر لیا گیا اور اب وہ مرگیا۔ خدا اس پر رحم نہ کرے۔ خدا نے اس

سے انتقام لیا اور ہمیشہ اس کے اولیاء اس کے دشمنوں سے بدلہ لیتے رہیں گے۔

۱۰ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمُسَيَّبِ وَصَلَّى بِنَا فِي مَوْضِعِ الْقِبْلَةِ سَوَاءً وَذُكِرَ أَنَّ السِّدْرَةَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ كَانَتْ يَابِسَةً، لَيْسَ عَلَيْهَا وَرَقٌ، فَدَعَا بِمَاءٍ وَتَهَيَّأَ تَحْتَ السِّدْرَةِ فَعَاشَتِ السِّدْرَةُ وَأَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے مسجد مسیب میں امام محمد تقی کے ساتھ محرابِ مسجد میں نماز پڑھی (ذکر نماز مغرب اس لئے ہے کہ مسافر اور مقیم سب کے لئے رکعات برابر ہیں) وہاں بیری کا ایک سوکھا درخت تھا حضرت نے پانی منگا کر اس درخت کے نیچے وضو کیا وہ ہرا بھرا ہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ الْمُطَرِّفِيِّ قَالَ: مَضَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَلِي عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ذَهَبَ مَالِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا كَانَ غَداً فَأْتِنِي وَلْيَكُنْ مَعَكَ مِيزَانٌ وَأَوْزَانٌ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لِي: مَضَى أَبُو الْحَسَنِ وَلَكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَرَفَعَ الْمُصَلَّى الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ فَإِذَا تَحْتَهُ دَنَانِيرُ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ.

۱۱۔ مطرفی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور میرے ان پر چار ہزار درہم قرض تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ میرا مال گیا امام محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ امام رضاؑ کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے ان پر چار ہزار درہم ہیں وہ لے جاؤ۔ میں گیا تو حضرت نے اس مصلے کو اٹھایا جس پر بیٹھے تھے اس کے نیچے اتنے ہی درہم تھے حضرت نے وہ میرے حوالے کئے۔

۱۲ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحِمْيَرِيُّ جَمِيعاً، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَاثْنَيْ عَشَرَ يَوْماً، تُوُفِّيَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ (۱) سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَاشَ بَعْدَ أَبِيهِ تِسْعَةَ عَشَرَ سَنَةً إِلَّا خَمْساً وَعِشْرِينَ يَوْماً.

۱۲۔ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ۲۵ سال ۳ ماہ اور ۱۲ دن کی عمر میں ہوا اور روز سہ شنبہ ۶ ذی الحجہ کو ۲۲۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اپنے والد ماجد کے بعد آپ ۲۵ روز کم ۱۹ سال زندہ رہے۔

ایک سو اکیسواں باب

ذکر مولد امام علی نقی علیہ السلام

(بَابُ) ۱۲۱

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَالرِّضْوَانُ

وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنِّصْفِ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَ مِائَتَيْنِ. وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي رَجَبٍ سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ. وَمَضَى لِأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ مِائَتَيْنِ. وَرُوِيَ أَنَّهُ قُبِضَ عليه السلام فِي رَجَبٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ أَحَدٌ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً وَسِتَّةُ أَشْهُرٍ، وَأَرْبَعُونَ سَنَةً عَلَى الْمَوْلِدِ الْآخَرِ الَّذِي رُوِيَ، وَكَانَ الْمُتَوَكِّلُ أَشْخَصَهُ مَعَ يَحْيَى بْنِ هَرْثَمَةَ بْنِ أَعْيَنَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى سُرَّ مَنْ رَأَى، فَتُوُفِّيَ عليه السلام بِهَا وَدُفِنَ فِي دَارِهِ. وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا سُمَانَةُ.

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ خَيْرَانَ الْأَسْبَاطِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام الْمَدِينَةَ فَقَالَ لِي: مَا خَبَرُ الْوَاثِقِ عِنْدَكَ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَّفْتُهُ فِي عَافِيَةٍ، أَنَا مِنْ أَقْرَبِ النَّاسِ عَهْداً بِهِ، عَهْدِي بِهِ مُنْذُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: فَقَالَ لِي: إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ: إِنَّهُ مَاتَ. فَلَمَّا أَنْ قَالَ لِي: إِنَّ النَّاسَ، عَلِمْتُ أَنَّهُ هُوَ، ثُمَّ قَالَ لِي: مَا فَعَلَ جَعْفَرٌ؟ قُلْتُ تَرَكْتُهُ أَسْوَءَ النَّاسِ حَالاً فِي السِّجْنِ، قَالَ: فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ، مَا فَعَلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ، قَالَ: فَقَالَ: أَمَا أَنَّهُ شُؤْمٌ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ وَقَالَ لِي: لَا بُدَّ أَنْ تَجْرِيَ مَقَادِيرُ اللهِ تَعَالَى وَأَحْكَامُهُ، يَا خَيْرَانُ! مَاتَ الْوَاثِقُ وَقَدْ قَعَدَ الْمُتَوَكِّلُ جَعْفَرٌ وَقَدْ قُتِلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ، فَقُلْتُ: مَتَى جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: بَعْدَ خُرُوجِكَ بِسِتَّةِ أَيَّامٍ.

حضرت کی ولادت ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں ہوئی اور ایک روایت ہے کہ ماہ رجب المرجب ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۴ جمادی الآخر ۲۵۴ھ میں انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ آپ کا انتقال رجب ۲۵۴ھ میں ہوا جبکہ آپ کی عمر ۴۱ سال تھی اور ایک روایت کے مطابق ۴۰ سال ۶ ماہ، متوکل عباسی نے یحییٰ بن ہرثمہ بن اعین کے ساتھ آپ کو مدینہ سے سامرہ بلایا

وہیں حضرت نے وفات پائی اور اپنے ہی گھر میں دفن ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام سمانہ تھا۔

اخیران کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا واثق کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کو مع الخیر چھوڑا ہے میں از روئے تعلق سب سے زیادہ قریب ہوں دس روز ہوئے کہ میں اس سے جدا ہوا ہوں۔ فرمایا اہلِ مدینہ کہتے ہیں کہ وہ مرگیا ہے۔ جب امام علیہ السلام نے یہ فرمایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہی نے فرمایا ہے پھر فرمایا جعفر برادر واثق کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ قید خانہ میں برے حال سے ہے۔ فرمایا وہ صاحبِ حکومت ہوگا۔ پھر فرمایا محمد بن عبدالمالک زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ بدستور سپہ سالار ہے اور لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اس کا حکم نافذ ہے فرمایا نحوست اس پر چھا گئی ہے یہ فرماکر آپ خاموش ہوگئے پھر فرمایا یہ جو مقدراتِ الٰہیہ ہیں ان کا جاری ہونا ناگزیر ہے اے خیزان واثق مرگیا اور اس کی جگہ متوکل جعفر بادشاہ بن گیا اور ابنِ زیات قتل کردیا گیا۔ میں نے عرض کیا کب؟ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے چھ دن بعد۔

٢ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ أَرَادُوا إِطْفَاءَ نُورِكَ وَالتَّقْصِيرَ بِكَ، حَتَّى أَنْزَلُوكَ هٰذَا الْخَانَ الْأَشْنَعَ، خَانَ الصَّعَالِيكِ!! فَقَالَ: هٰهُنَا أَنْتَ يَا ابْنَ سَعِيدٍ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ وَقَالَ: انْظُرْ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَوْضَاتٍ آنِقَاتٍ وَرَوْضَاتٍ بَاسِرَاتٍ، فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ عَطِرَاتٌ وَوِلْدَانٌ كَأَنَّهُنَّ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَأَطْيَارٌ وَظِبَاءٌ وَأَنْهَارٌ تَفُورُ، فَحَارَ بَصَرِي وَحَسَرَتْ عَيْنِي، فَقَالَ: حَيْثُ كُنَّا فَهٰذَا لَنَا عَتِيدٌ، لَسْنَا فِي خَانِ الصَّعَالِيكِ.

۲۔ صالح بن سعید سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یہ دشمن (متوکل وغیرہ) آپؑ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور آپ کو بے عزت کرنے کی سعی کرتے ہیں آپ کو اس بدترین گھر میں مہمان بلا کر مقیم کیا ہے جو خان الصعالیک یعنی محتاج خانہ ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابن سعید یہاں آؤ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا۔ یہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ خوشنما ہیرے بھرے باغات ہیں ان میں حسین عورتیں خوشبو میں لپٹی اڑ رہی ہیں خوب صورت لڑکے چمکدار موتیوں کی طرح موجود ہیں، طیور خوشنوا ہیں خوب صورت ہرن ہیں، نہریں جاری ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ فرمایا ہمارے لئے یہ سامان ہر جگہ موجود ہے ہم محتاج خانہ میں نہیں۔

٣ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَلَّابِ قَالَ: اشْتَرَيْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَنَماً كَثِيرَةً، فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مِنْ إِصْطَبْلِ دَارِهِ إِلَى مَوْضِعٍ وَاسِعٍ لَا أَعْرِفُهُ، فَجَعَلْتُ أُفَرِّقُ تِلْكَ الْغَنَمَ فِيمَنْ أَمَرَنِي بِهِ، فَبَعَثَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (٣)

وَإِلَى وَالِدَتِهِ وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ أَمَرَنِي ، ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْإِنْصِرَافِ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى وَالِدِي وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ تُقِيمُ غَداً عِنْدَنَا ثُمَّ تَنْصَرِفُ قَالَ : فَأَقَمْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ أَقَمْتُ عِنْدَهُ وَبِتُّ لَيْلَةَ الْأَضْحَى فِي رِوَاقٍ لَهُ ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ أَتَانِي فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ ! قُمْ ، قَالَ : فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ عَيْنِي فَإِذَا أَنَا عَلَى بَابِي بِبَغْدَادَ قَالَ : فَدَخَلْتُ عَلَى وَالِدِي وَأَنَا فِي أَصْحَابِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : عَرَّفْتُ بِالْعَسْكَرِ وَخَرَجْتُ بِبَغْدَادَ إِلَى الْعِيدِ .

۳۔ اسحاق جلاب سے مروی ہے کہ میں نے سامرہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے لئے بہت سی بکریاں قربانی کے لئے خریدیں۔ حضرت ایک وسیع اصطبل میں لے گئے جسے میں نے کبھی نہ دیکھا تھا پھر حضرت کے حکم کے مطابق ہر شخص کے نام کی بکری جدا کرنے لگا پھر حضرت نے مجھے امام محمد تقی اور ان کی والدہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ اس کے بعد میں نے حضرت سے بغداد واپس جانے اور اپنے والد سے ملنے کے لئے اجازت چاہی یہ یوم ترویہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کل ہمارے پاس رہو۔ پھر چلے جانا۔ میں ٹھہر گیا یوم عرفہ میں حضرت ہی کے پاس رہا۔ صبح کو عید اضحیٰ تھی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت میرے پاس آئے اور فرمایا۔ اے اسحاق اٹھ، میں کھڑا ہو گیا۔ آنکھ کھولی تو میں بغداد میں اپنے مکان کے دروازہ پر تھا اندر داخل ہو کر میں اپنے والد اور اعزہ سے ملا۔ میں نے ان سے کہا۔ عرفہ تو میں نے عسکر (سامرہ) میں کیا اور عید بغداد میں کی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرِيِّ قَالَ : مَرِضَ الْمُتَوَكِّلُ مِنْ خُرَاجٍ خَرَجَ بِهِ وَأَشْرَفَ مِنْهُ عَلَى الْهَلَاكِ ، فَلَمْ يَجْسُرْ أَحَدٌ أَنْ يَمَسَّهُ بِحَدِيدَةٍ ، فَنَذَرَتْ أُمُّهُ إِنْ عُوفِيَ أَنْ تَحْمِلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ مَالاً جَلِيلاً مِنْ مَالِهَا وَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ بْنُ خَاقَانَ : لَوْ بَعَثْتَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَأَلْتَهُ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُو أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ صِفَةٌ يُفَرِّجُ بِهَا عَنْكَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ وَ وَصَفَ لَهُ عِلَّتَهُ ، فَرَدَّ إِلَيْهِ الرَّسُولُ بِأَنْ يُؤْخَذَ كُسْبُ الشَّاةِ[4] فَيُدَافَ بِمَاءِ وَرْدٍ فَيُوضَعَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَجَعَ الرَّسُولُ وَأَخْبَرَهُمْ أَقْبَلُوا يَهْزَؤُونَ مِنْ قَوْلِهِ ، فَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ : هُوَ وَاللهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ وَأَحْضَرَ الْكُسْبَ وَعَمِلَ كَمَا قَالَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ فَغَلَبَهُ النَّوْمُ وَسَكَنَ ، ثُمَّ انْفَتَحَ وَخَرَجَ مِنْهُ مَا كَانَ فِيهِ وَبُشِّرَتْ أُمُّهُ بِعَافِيَتِهِ ، فَحَمَلَتْ إِلَيْهِ عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ تَحْتَ خَاتَمِهَا ، ثُمَّ اسْتَقَلَّ مِنْ عِلَّتِهِ[5] فَسَعَى إِلَيْهِ الْبَطْحَائِيُّ الْعَلَوِيُّ بِأَنَّ أَمْوَالاً تُحْمَلُ إِلَيْهِ وَسِلَاحاً ، فَقَالَ لِسَعِيدٍ الْحَاجِبِ : اُهْجُمْ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَخُذْ مَا تَجِدُ عِنْدَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالسِّلَاحِ وَاحْمِلْهُ إِلَيَّ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ : فَقَالَ لِي سَعِيدٌ الْحَاجِبُ : صِرْتُ إِلَى دَارِهِ بِاللَّيْلِ وَمَعِي سُلَّمٌ فَصَعِدْتُ السَّطْحَ ، فَلَمَّا نَزَلْتُ عَلَى بَعْضِ الدَّرَجِ فِي الظُّلْمَةِ لَمْ أَدْرِ كَيْفَ

أَصِلُ إِلَى الدَّارِ ، فَنادانِي يا سَعِيدُ ! مَكانَكَ حَتّى يَأتُوكَ بِشَمْعَةٍ ، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَتَوْنِي بِشَمْعَةٍ ، فَنَزَلْتُ فَوَجَدْتُهُ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ وَقَلَنْسُوَةٌ مِنْها وَسَجّادَةٌ عَلى حَصِيرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَلَمْ أَشُكَّ أَنَّهُ كانَ يُصَلِّي ، فَقالَ لِي : دُونَكَ الْبُيُوتَ فَدَخَلْتُها وَفَتَّشْتُها فَلَمْ أَجِدْ فِيها شَيْئاً وَ وَجَدْتُ الْبَدْرَةَ فِي بَيْتِهِ مَخْتُومَةً بِخاتَمِ أُمِّ الْمُتَوَكِّلِ وَ كِيساً مَخْتُوماً وَقالَ لِي : دُونَكَ الْمُصَلّى ، فَرَفَعْتُهُ فَوَجَدْتُ سَيْفاً فِي جُفْنٍ غَيْرِ مُلَبَّسٍ ، فَأَخَذْتُ ذٰلِكَ وَصِرْتُ إِلَيْهِ ، فَلَمّا نَظَرَ إِلى خاتَمِ أُمِّهِ عَلَى الْبَدْرَةِ بَعَثَ إِلَيْها فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ ، فَأَخْبَرَنِي بَعْضُ خَدَمِ الْخاصَّةِ أَنَّها قالَتْ لَهُ : كُنْتُ قَدْ نَذَرْتُ فِي عِلَّتِكَ لَمّا آيَسْتُ مِنْكَ إِنْ عُوفِيتَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ مِنْ مالِي عَشَرَةَ آلافِ دِينارٍ فَحَمَلْتُها إِلَيْهِ وَهٰذا خاتَمِي عَلَى الْكِيسِ وَفَتَحَ الْكِيسَ الْآخَرَ فَإِذا فِيهِ أَرْبَعُمِائَةِ دِينارٍ فَضَمَّ إِلَى الْبَدْرَةِ بَدْرَةً أُخْرى وَأَمَرَنِي بِحَمْلِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَحَمَلْتُهُ وَرَدَدْتُ السَّيْفَ وَالْكِيسَيْنِ وَ قُلْتُ لَهُ : يا سَيِّدِي عَزَّ عَلَيَّ ، فَقالَ لِي : سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ متوکل کے دُمل نکلا جس کی تکلیف سے وہ مرنے کے قریب ہو گیا کسی کو اتنی جسارت نہ ہوتی تھی کہ نشتر سے شگاف دے دے۔ اس کی ماں نے نذر کی کہ اگر شفا ہو جائے گی تو اپنے مال سے بہت سا مال حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو دے گی۔ فتح ابن خاقان وزیر متوکل نے متوکل سے کہا کسی امامؑ کے پاس بھیجا جائے اور علاج کے لئے کہا جائے ممکن ہے ان کے پاس کوئی ایسا علاج ہو کہ جس سے آپ کو سکون حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ایک آدمی امام علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس نے حال بیان کیا وہ شخص لوٹ کر آیا اور کہا امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بکری کی مینگنی کو عرقِ گلاب میں ملایا جائے اور لگدی بنا کر دُمل پر رکھی جائے۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا۔ فتح نے کہا ایسا نہ کرو اعلمِ زمانہ ہیں جو کچھ فرمایا ہے اس کا اثر جانتے ہیں پس مینگنی منگوا کر حسب فرمودۂ امام عمل کیا گیا جب لگدی کو پھوڑے پر رکھا تو نیند غالب ہوئی اور سکون ملا اور پھوڑا پھوٹ گیا اور مواد باہر آگیا۔

اس کی ماں کو صحت کی بشارت دی گئی اس نے حضرت کے پاس دس ہزار دینار بھیجے اور اپنی مہر لگا دی جب متوکل اچھا ہو گیا تو بطحٰی کے ایک علوی نے کہا کہ امام کے پاس لوگ ہتھیار اور مال لاتے ہیں اس نے اپنے دربان حاجب سے کہا کہ رات کو چھاپہ مارو اور جو کچھ گھر میں ہو اسے لے آؤ از قسم مال و ہتھیار، ابراہیم بن محمد راوی ہے کہ مجھ سے سعید حاجب نے کہا میں رات کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے گھر گیا میرے ساتھ سیڑھی تھی۔ میں چھت پر چڑھا۔ جب میں اترا تو تاریکی کی وجہ سے مجھے زینہ نظر نہ آیا اور سمجھ میں نہ آیا کہ گھر میں کیسے پہنچوں۔ حضرت نے آواز دی۔ اے سعید ٹھہر جا شمع آتی ہے۔ میں ٹھہر گیا۔ شمع آئی تو میں گھر کے اندر گیا۔ دیکھا کہ حضرت اونی جُبہ پہنے ہیں اور اسی کی ٹوپی ہے اور بوریے کا

مصلّی ہے مجھے یقین ہوا کہ حضرت نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے فرمایا۔ گھر کے سب حصے تیرے سامنے ہیں میں نے کونہ کونہ تلاش کیا۔ سوائے اس کے کچھ نہ پایا کہ متوکل کی ماں کی چند مہر کردہ ہمیانیاں اور ایک تھیلہ مہر کردہ تھا۔ فرمایا اس مصلّے کو بھی اٹھا کر دیکھ تو میں نے دیکھا تو ایک تلوار کپڑے میں لپٹی ہوئی بے نیام تھی یہ سب لے کر متوکل کے پاس گیا۔ جب اس نے ہمیانوں پر اپنی ماں کی مہر دیکھی تو اس کے پاس کسی کو بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک خاص خادم نے خبر دی کہ اس نے کہا۔ میں جب تیری بیماری سے مایوس ہوگئی تھی یہ نذر مانی تھی کہ جب تجھ کو شفا ہو جائے گی تو میں امام علی نقی کو دس ہزار دینار دوں گی۔ چنانچہ میں نے بھجوا دیئے۔ یہ مہر میری ہی ہے اور جب تھیلہ کھولا تو اس میں چار ہزار دینار تھے۔ متوکل نے ایک ہمیانی کا اور اضافہ کرکے مجھ سے کہا۔ اسے حضرت کے پاس لے جا۔ میں وہ دونوں تھیلے اور تلوار لے کر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے کہا۔ میرے اوپر اپنا پہلا اثاثہ تھا۔ فرمایا ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ ان کا حشر کیا ہوا۔

٥۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ! أَجْمِعْ أَمْرَكَ وَخُذْ حِذْرَكَ[1]، قَالَ: فَأَنَا فِي جَمْعِ أَمْرِي [وَ] لَيْسَ أَدْرِي مَا كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ رَسُولٌ حَمَلَنِي مِنْ مِصْرَ مُقَيَّداً وَضَرَبَ عَلَى كُلِّ مَا أَمْلِكُ[2] وَكُنْتُ فِي السِّجْنِ ثَمَانَ سِنِينَ، ثُمَّ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْهُ فِي السِّجْنِ كِتَابٌ فِيهِ: يَا مُحَمَّدُ لَا تَنْزِلْ فِي نَاحِيَةِ الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ، فَقَرَأْتُ الْكِتَابَ فَقُلْتُ: يَكْتُبُ إِلَيَّ بِهٰذَا وَأَنَا فِي السِّجْنِ، إِنَّ هٰذَا لَعَجَبٌ، فَمَا مَكَثْتُ أَنْ خُلِّيَ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. قَالَ: وَكَتَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ عَنْ ضِيَاعِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَوْفَ تُرَدُّ عَلَيْكَ وَمَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تُرَدَّ عَلَيْكَ، فَلَمَّا شَخَصَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ إِلَى الْعَسْكَرِ كُتِبَ إِلَيْهِ بِرَدِّ ضِيَاعِهِ وَمَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: وَكَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ الْخَضِيبِ[3] إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يُشَاوِرُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: اخْرُجْ فَإِنَّ فِيهِ فَرَجَكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، فَخَرَجَ: فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى مَاتَ

۵۔ علی بن محمد نوفلی سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن الفرج نے کہا کہ ابوالحسن علیہ السلام نے اسے لکھا۔ اے محمد جو تیرا اثاثہ ہے اسے جمع کر اور احتیاط سے رہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں اپنا سامان جمع کرنے لگا لیکن میری سمجھ میں نہ آیا کہ حضرت نے ایسا کیوں لکھا میرے پاس دکھ دن بعد بادشاہ کا پیغام بر آیا اور مجھے قید کرکے مصر لے چلا اور میری املاک پر قبضہ کر لیا اور میں قید خانہ میں آٹھ سال رہا۔ قید خانہ میں حضرت کا خط پھر ملا اس میں لکھا تھا۔ اے محمد مغرب کی سمت منزل نہ کرنا۔ میں نے خط پڑھا۔ دل میں کہا جب میں قید خانہ میں ہوں تو حضرت نے یہ خط کیوں لکھا بڑے تعجب کا مقام ہے۔ چند روز بعد میں رہا ہوگیا۔ الحمد للہ،

محمد بن الفرج نے اپنی زمینوں کے متعلق حضرت سے سوال کیا۔ آپ نے اسے لکھا کہ عنقریب اسے واپس مل جائیں گی اور اگر نہ بھی ملیں گی تو تجھے نقصان نہ ہوگا اور وہ اس سے پہلے ہی مر گیا۔ احمد بن خضیب نے محمد بن الفرج سے درخواست کی کہ وہ مقام عسکر سے باہر نکل جائے۔ اس نے امام علی نقی سے مشورہ کیا۔ آپ نے لکھا۔ تم باہر چلے جاؤ انشاء اللہ اس میں تمہارے لئے بہتری ہوگی چنانچہ وہ وہاں سے نکل آئے اور کچھ عرصہ بعد انتقال کیا۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ : رَأَيْتُهُ ـ يَعْنِي مُحَمَّداً ـ قَبْلَ مَوْتِهِ بِالْعَسْكَرِ فِي عَشِيَّةٍ وَقَدِ اسْتَقْبَلَ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَاعْتَلَّ مِنْ غَدٍ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ عَائِداً بَعْدَ أَيَّامٍ مِنْ عِلَّتِهِ وَقَدْ ثَقُلَ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ بِثَوْبٍ فَأَخَذَهُ وَ أَدْرَجَهُ وَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ، قَالَ : فَكُفِّنَ فِيهِ . قَالَ أَحْمَدُ : قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ : رَأَيْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام مَعَ ابْنِ الْخَضِيبِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْخَضِيبِ : سِرْ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فَمَالَبِثَ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ حَتَّى وُضِعَ الدَّهَقُ عَلَى سَاقِ ابْنِ الْخَضِيبِ ثُمَّ نُعِيَ . قَالَ : وَرُوِيَ عَنْهُ حِينَ أَلَحَّ عَلَيْهِ ابْنُ الْخَضِيبِ فِي الدَّارِ الَّتِي يَطْلُبُهَا مِنْهُ ، بَعَثَ إِلَيْهِ لَأَقْعُدَنَّ بِكَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقْعَداً لَاتَبْقَى لَكَ بَاقِيَةٌ ، فَأَخَذَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ

۶۔ احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو یعقوب نے کہ میں نے ملاقات کی محمد سے عسکر میں اس کے مرنے سے پہلے وہ امام علی نقی علیہ السلام کے استقبال کو آیا تھا جب حضرت سامرہ وارد ہوئے تھے حضرت نے اس کی طرف دیکھا۔ دوسرے روز وہ بیمار رہوا میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ چند روز بعد اس نے بیان کیا کہ حضرت نے اس کے پاس ایک کپڑا بھیجا۔ اس نے لے لیا اور لپیٹ کر اس کو سر کے نیچے رکھ لیا۔ اسی میں اس کو کفنایا گیا۔ احمد نے روایت کی ہے کہ ابو یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن کو ابن خضیب کے ساتھ دیکھا۔ اس نے کہا۔

آپ جائیے۔ فرمایا۔ تو مجھ سے پہلے جائے گا۔ چار روز نہ گزرے کہ ابن خضیب (سردار سلطنت عباسیہ) کا پیر شکنجہ میں دے دیا گیا پھر اس کے مرنے کی خبر آگئی۔ احمد نے ابو یعقوب سے روایت کی ہے کہ جب ابن خضیب نے امام علیہ السلام سے بجبر مکان مسکونہ خالی کرنے کو کہا تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا تیرے لئے کوئی جگہ باقی نہ چھوڑے گا۔ پس چند ہی روز بعد حکومت کے عتاب میں آگیا اور وہ شکنجہ میں کسا گیا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : أَخَذْتُ نُسْخَةَ كِتَابِ الْمُتَوَكِّلِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عليه السلام مِنْ يَحْيَى بْنِ هَرْثَمَةَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ هٰذِهِ نُسْخَتُهُ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَارِفٌ بِقَدْرِكَ ، رَاعٍ لِقَرَابَتِكَ ، مُوجِبٌ لِحَقِّكَ ،

يُقَدِّرُ مِنَ الْأُمُورِ فِيكَ وَفِي أَهْلِ بَيْتِكَ مَا أَصْلَحَ اللَّهُ بِهِ حَالَكَ وَحَالَهُمْ وَثَبَّتَ بِهِ عِزَّكَ وَعِزَّهُمْ وَأَدْخَلَ الْيُمْنَ وَالْأَمْنَ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَبِّهِ وَأَدَاءَ مَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ فِيكَ وَفِيهِمْ وَقَدْ رَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَرْفَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّا كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنَ الْحَرْبِ وَالصَّلَاةِ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِذْ كَانَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ مِنْ جَهَالَتِهِ بِحَقِّكَ وَاسْتِخْفَافِهِ بِقَدْرِكَ وَعِنْدَ [نَا] مَا قَرَفَكَ بِهِ وَنَسَبَكَ إِلَيْهِ مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي قَدْ عَلِمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَرَاءَتَكَ مِنْهُ وَصِدْقَ نِيَّتِكَ فِي تَرْكِ مُحَاوَلَتِهِ وَأَنَّكَ لَمْ تُؤَهِّلْ نَفْسَكَ لَهُ وَقَدْ وَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ يَلِي مِنْ ذَلِكَ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ وَأَمَرَهُ بِإِكْرَامِكَ وَتَبْجِيلِكَ وَالْإِنْتِهَاءِ إِلَى أَمْرِكَ وَرَأْيِكَ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِذَلِكَ، وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مُشْتَاقٌ إِلَيْكَ يُحِبُّ إِحْدَاثَ الْعَهْدِ بِكَ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ، فَإِنْ نَشِطْتَ لِزِيَارَتِهِ وَالْمُقَامِ قِبَلَهُ مَا رَأَيْتَ شَخَصْتَ وَمَنْ أَحْبَبْتَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَمَوَالِيكَ وَحَشَمِكَ عَلَى مُهْلَةٍ وَطُمَأْنِينَةٍ، تَرْحَلُ إِذَا شِئْتَ وَتَنْزِلُ إِذَا شِئْتَ وَتَسِيرُ كَيْفَ شِئْتَ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَكُونَ يَحْيَى بْنُ هَرْثَمَةَ مَوْلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْجُنْدِ مُشَيِّعِينَ لَكَ، يَرْحَلُونَ بِرَحِيلِكَ وَيَسِيرُونَ بِسَيْرِكَ فَالْأَمْرُ فِي ذَلِكَ إِلَيْكَ حَتَّى تُوَافِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا أَحَدٌ مِنْ إِخْوَتِهِ وَوُلْدِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ أَلْطَفُ مِنْهُ مَنْزِلَةً وَلَا أَحْمَدُ لَهُ أَثَرَةً وَلَا هُوَ لَهُمْ أَنْظَرُ وَعَلَيْهِمْ أَشْفَقُ وَبِهِمْ أَبَرُّ وَإِلَيْهِمْ أَسْكَنُ مِنْهُ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ؛ وَكَتَبَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ۲۴۳ھ میں یحییٰ بن ہرثمہ سے وہ خط لیا جو متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کے نام لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اما بعد امیرالمومنین آپ کے حق کا عارف ہے اور آپ کی قرابت کا رعایت کرنے والا ہے اور قبول کرنے والا ہے آپ کے حق کا جو آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے تاکہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے باعثِ اصلاح ہو اور آپ کی اور ان کی عزت باقی رہے اور آپ اور وہ برکت اور سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کریں، میرا مقصد اس سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنا ہے اور آپ کے بعد آپ کے اہل بیت کے متعلق جو میرا فرض خدا نے قرار دیا ہے اسے پورا کروں۔ امیرالمومنین نے مناسب سمجھا ہے برطرف کر دینا عبداللہ بن محمد کا جو مدینۂ رسولؐ میں جنگ اور نماز پڑھانے کا ذمے دار تھا کیونکہ جیسا آپ نے ذکر کیا ہے اس نے اپنی جہالت سے آپ کے حق کا انکار کیا ہے اور آپ کی قدر و منزلت کو گھٹایا ہے اور ایسی باتیں آپ سے منسوب کی ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ آپؑ کی ذات ان سے بری ہے اور ایسے ارادوں کے ترک میں آپ کی نیت سچی ہے اور آپ نے اس کے لئے اپنے نفس کو آمادہ نہیں کیا۔

اور امیر المومنین نے ان امور پر غور کر کے محمد بن فضل کو عبد اللہ بن محمد کی جگہ والئی مدینہ بنا لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ آپ کی تعظیم و تکریم پوری طرح بجالائے اور آپ کے حکم و رائے پر عمل کرے اور ایسا کر کے خدا اور امیر المومنین سے تقرب حاصل کرے۔ امیر المومنین کو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے وہ عہدِ محبت کو تازہ کرنا چاہتا ہے اور اس کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ اس کی ملاقات سے خوش ہوں اور اس کے پاس قیام پسند کریں تو آپ اپنی رائے کے مطابق معہ ان کے جن کو آپ اپنے خاندان میں دوست رکھتے ہوں یا جو آپ کے نوکر چاکر ہوں پوری فرصت اور اطمینان کے ساتھ چلے آئیں آپ کو پورا اختیار ہوگا جب چاہیں روانہ ہوں جہاں چاہیں اثنائے سفر میں منزل کریں جب چاہیں وہاں سے کوچ کریں۔ اگر آپ پسند کریں تو یحیی بن ہرثمہ غلام امیر المومنین اور اس کے ساتھ والے فوجی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے اور منزلوں پر قیام کرتے رہیں یہ سب آپ کی رائے پر موقوف ہے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ جائیں جب آپ یہاں پہنچیں گے تو میرے بھائی، میرے لڑکے، میرے خاندان والے اور نوکر چاکر از روئے منزلت آپ پر سب سے زیادہ مہربان اور آپ کے افعال کے مداح سب سے زیادہ آپ پر نظر رکھنے والے سب سے زیادہ آپ پر شفیق و مہربان ہوں گے اور آپ کے خاندان والوں کے لئے انشاء اللہ سب سے زیادہ باعثِ سکون و اطمینان ثابت ہوں گے۔ یہ خط لکھا ہے ابراہیم العباس نے اور درود و سلام ہو محمد و آل محمد پر۔

(ایسے ایسے حیلوں سے ہمارے آئمہ کو بلایا جاتا تھا اور جب وہ آجاتے تھے تو ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے جاتے تھے اور قید و بند میں رکھ کر آخر کار زہر سے ہلاک کئے جاتے تھے۔)

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الْمُثَنَّى يَعْقُوبُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ: كَانَ الْمُتَوَكِّلُ يَقُولُ: وَيْحَكُمْ قَدْ أَعْيَانِي أَمْرُ ابْنِ الرِّضَا[1]، أَبَى أَنْ يَشْرَبَ مَعِي أَوْ يُنَادِمَنِي أَوْ أَجِدَ مِنْهُ فُرْصَةً فِي هٰذَا، فَقَالُوا لَهُ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْهُ فَهٰذَا أَخُوهُ مُوسَىٰ قَصَّافٌ عَزَّافٌ[2] يَأْكُلُ وَ يَشْرَبُ وَيَتَعَشَّقُ[3]، قَالَ: ابْعَثُوا إِلَيْهِ فَجِيئُوا بِهِ حَتَّىٰ نُمَوِّهَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَ نَقُولَ ابْنُ الرِّضَا، فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَ أُشْخِصَ مُكَرَّماً وَ تَلَقَّاهُ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقُوَّادُ وَالنَّاسُ عَلَىٰ أَنَّهُ إِذَا وَافَىٰ أَقْطَعَهُ قَطِيعَةً[4] وَبَنَىٰ لَهُ فِيهَا وَحَوَّلَ الْخَمَّارِينَ وَالْقِيَانَ إِلَيْهِ وَوَصَلَهُ وَبَرَّهُ وَجَعَلَ لَهُ مَنْزِلاً سَرِيّاً حَتَّىٰ يَزُورَهُ هُوَ فِيهِ، فَلَمَّا وَافَىٰ مُوسَىٰ تَلَقَّاهُ أَبُو الْحَسَنِ فِي قَنْطَرَةِ وَصِيفٍ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُتَلَقَّىٰ فِيهِ الْقَادِمُونَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَوَفَّاهُ حَقَّهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ أَحْضَرَكَ لِيَهْتِكَكَ وَيَضَعَ مِنْكَ فَلَا تُقِرَّ لَهُ أَنَّكَ شَرِبْتَ نَبِيذاً قَطُّ، فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ: فَإِذَا كَانَ دَعَانِي لِهٰذَا فَمَا حِيلَتِي؟ قَالَ: فَلَا تَضَعْ مِنْ قَدْرِكَ وَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّمَا أَرَادَ هَتْكَكَ، فَأَبَىٰ عَلَيْهِ فَكَرَّرَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَىٰ أَنَّهُ لَا يُجِيبُ قَالَ: أَمَا إِنَّ هٰذَا مَجْلِسٌ لَا تَجْتَمِعُ أَنْتَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَبَداً، فَأَقَامَ ثَلَاثَ سِنِينَ، يُبَكِّرُ كُلَّ يَوْمٍ فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ

تَشَاغَلَ الْيَوْمَ فَرُحْ ، فَيَرُوحُ فَيُقَالُ : قَدْ سَكِرَ فَبَكِّرْهُ ، فَيُبَكِّرُ فَيُقَالُ : شَرِبَ دَوَاءً ، فَمَازَالَ عَلىٰ هٰذَا ثَلَاثَ سِنِينَ حَتّىٰ قُتِلَ الْمُتَوَكِّلُ وَلَمْ يَجْتَمِعْ مَعَهُ عَلَيْهِ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ متوکل نے اپنے درباریوں سے کہا وائے ہو تم پر تم کوئی تدبیر میری پریشانی دور کرنے کی نہیں کرتے۔ امام علی نقی نے مجھے عاجز کر رکھا ہے نہ تو وہ میرے ساتھ شراب پیتے ہیں نہ میری صحبت میں بیٹھتے ہیں نہ اس معاملے میں وہ کوئی فرصت کا وقت نکالتے ہیں انھوں نے کہا یہ نہ سہی، ان کے بھائی موسیٰ ہیں جو نہایت لاابالی اور عیاش آدمی ہیں، شراب پیتے ہیں عشق بازی بھی کرتے ہیں (جب ان کی یہ بدکرداری مشہور ہوگی تو آپ کو اور ہم کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ایسے ہی ان کے بھائی ہیں) متوکل نے کہا اسے بلاؤ تاکہ اس کی وجہ سے ہم دھوکہ دے سکیں، لوگوں میں یہ پروپیگنڈہ کریں کہ یہ بھی ابن الرضا ہیں۔ پس ان کو خط لکھا گیا اور بڑی عزت سے بلایا گیا۔ تمام بنی ہاشم، سرداران لشکر اور عام لوگوں کو انھوں نے بتایا کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو زمین کا کوئی حصہ ان کے نام الاٹ کیا جائے گا اور اس پر عمارت بنوائی جائے گی شراب خوروں اور گانے بجانے والی عورتوں کو ان کے پاس رکھا جائے گا اور بہت سی مراعات حاصل ہونگی اور ایسا شاندار مکان ملے گا جس میں متوکل اس کے پاس آئے جائے موسیٰ پہنچے تو امام علی نقی علیہ السلام ان سے وصیف کے مقام پر ملے جہاں آنے جانے والوں کا خیر مقدم کیا جاتا تھا۔ آپ نے سلام کرکے پورا حق تعظیم ادا کیا اور فرمایا۔ اس شخص (متوکل) نے تم کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ تمہارے مرتبے کو بھی پست کرے۔ تم ہرگز اس کا اقرار نہ کرنا کہ میں نے کبھی شراب پی ہے۔ موسیٰ نے کہا اگر اس نے بلایا ہی اس لئے ہے تو؟ فرمایا دیکھو اپنی آبرو ریزی نہ کرنا اس نے تمہاری ہتک کا ارادہ کیا ہے۔ موسیٰ نے حضرت کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت نے مکرر سمجھایا۔ جب کوئی جواب نہ دیا تو فرمایا۔ دیکھو، تمہیں اور اسے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ موسیٰ تین سال رہے ہر روز صبح کو جاتے تھے اور دربان یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ آج بادشاہ زیادہ مشغول ہے شام کو جاتے تو وہ کہتا، شراب میں مست ہیں، صبح جاتے تو معلوم ہوتا دوا کھائے پڑے ہیں غرض اسی طرح تین سال گزر گئے اور اس سے ملنے کا موقع نہ ملا۔

۹ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : مَرِضْتُ فَدَخَلَ الطَّبِيبُ عَلَيَّ لَيْلاً فَوَصَفَ لِي دَوَاءً بِلَيْلٍ آخُذُهُ كَذَا وَكَذَا يَوْماً فَلَمْ يُمْكِنِّي ، فَلَمْ يَخْرُجِ الطَّبِيبُ مِنَ الْبَابِ حَتّىٰ وَرَدَ عَلَيَّ نَصْرٌ بِقَارُورَةٍ فِيهَا ذٰلِكَ الدَّوَاءُ بِعَيْنِهِ فَقَالَ لِي : أَبُو الْحَسَنِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ خُذْ هٰذَا الدَّوَاءَ كَذَا وَكَذَا يَوْماً فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ فَبَرِئْتُ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ : يَأْبَى الطَّاعِنُ أَيْنَ الْغُلَاةُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ .

۹۔ راویٔ حدیث محمد بن علی نے بیان کیا کہ خبر دی مجھے زید بن علی بن الحسین بن زید نے کہ میں بیمار تھا۔ طبیب آیا رات کے وقت اور ایک دوا کے متعلق کہ اسے دن میں ایسے ایسے استعمال کرنا۔ میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ طبیب دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ نصر ایک شیشی لے کر آیا۔ جس میں وہی دوا تھی۔ اس نے کہا امام علی نقی علیہ السلام نے سلام کہا ہے اور پیغام دیا ہے کہ اسے دن میں اس طرح استعمال کرنا۔ میں نے لیا اور پیا۔ مجھے شفا ہو گئی۔ محمد بن علی نے کہا کہ مجھ سے زید بن علی نے کہا کہ طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعہ غالیوں کی حدیث ہے کہ وہ آئمہ کو عالم الغیب جانتے ہیں انھیں آگاہ ہونا چاہیئے کہ یہ مکاشفہ نہیں بلکہ قرآن سے استنباط ہے۔

ایک سو بائیسواں باب
ذکر مولد امام حسن عسکری علیہ السلام

(بَابُ) ۱۲۲
مَوْلِدِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ [وَفِي نُسْخَةٍ أُخْرَىٰ فِي شَهْرِ رَبِيعٍ الْآخِرِ] سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ . وَقُبِضَ عليه السلام يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَدُفِنَ فِي دَارِهِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ بِسُرَّ مَنْ رَأَى وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : حُدَيْثُ ، [وَقِيلَ : سُوسَنُ] .

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ غَيْرُهُمَا قَالُوا : كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ خَاقَانَ عَلَى الضِّيَاعِ وَ الْخَرَاجِ بِقُمَّ فَجَرَىٰ فِي مَجْلِسِهِ يَوْماً ذِكْرُ الْعَلَوِيَّةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَكَانَ شَدِيدَ النَّصْبِ فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ وَلَا عَرَفْتُ بِسُرَّ مَنْ رَأَى رَجُلاً مِنَ الْعَلَوِيَّةِ مِثْلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الرِّضَا فِي هَدْيِهِ وَسُكُونِهِ وَعَفَافِهِ وَنُبْلِهِ وَكَرَمِهِ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَنِي هَاشِمٍ وَتَقْدِيمِهِمْ إِيَّاهُ عَلَىٰ ذَوِي السِّنِّ مِنْهُمْ وَالْخَطَرِ وَكَذٰلِكَ الْقُوَّادِ وَالْوُزَرَاءِ وَعَامَّةِ النَّاسِ ، فَإِنِّي كُنْتُ يَوْماً قَائِماً عَلَىٰ رَأْسِ أَبِي وَهُوَ يَوْمُ مَجْلِسِهِ لِلنَّاسِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ حُجَّابُهُ فَقَالُوا : أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الرِّضَا بِالْبَابِ ، فَقَالَ بِصَوْتٍ عَالٍ : ائْذَنُوا لَهُ ، فَتَعَجَّبْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ جَسَرُوا يُكَنُّونَ رَجُلاً عَلَىٰ أَبِي بِحَضْرَتِهِ

وَلَمْ يُكَنَّ عِنْدَهُ إلاَّ خَلِيفَةٌ أَوْ وَلِيُّ عَهْدٍ أَوْمَنْ أَمَرَ السُّلْطَانُ أَنْ يُكَنّىٰ ، فَدَخَلَ رَجُلٌ أَسْمَرُ ، حَسَنُ القَامَةِ ، جَمِيلُ الْوَجْهِ ، جَيِّدُ الْبَدَنِ ،حَدَثُ السِّنِّ ، لَهُ جَلالَةٌ وَهَيْبَةٌ ، فَلَمَّا نَظَرَ إلَيْهِ أَبِي قَامَ يَمْشِي إلَيْهِ خُطاً وَلاأَعْلَمُهُ فَعَلَ هٰذا بِأَحَدٍ مِنْ بَنِي هٰاشِمٍ وَالْقُوّادِ ، فَلَمَّا دَنا مِنْهُ عانَقَهُ وَقَبَّلَ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ وَأَخَذَبِيَدِهِ وَأَجْلَسَهُ عَلىٰ مُصَلاّهُ الَّذي كانَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ إلىٰ جَنْبِهِمُقْبِلاً عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ وَيُفْدِيهِ بِنَفْسِهِوَأَنا مُتَعَجِّبٌمِمّا أَرىٰ مِنْهُ إذْدَخَلَ [عَلَيْهِ] الْحاجِبُ فَقالَ : الْمُوَفَّقُ قَدْ جاءَ وَكانَ الْمُوَفَّقُ إذا دَخَلَ عَلىٰ أَبي تَقَدُّمُحُجّابُهُ وَخاصَّةُ قُوّادِهِ ، فَقامُوا بَيْنَ مَجْلِسِ أَبي وَ بَيْنَ بابِ الدّارِ سِماطَيْنِ إلىٰ أَنْ يَدْخُلَ وَيَخْرُجَ فَلَمْ يَزَلْ أَبي مُقْبِلاً عَلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُهُ حَتّىٰ نَظَرَ إلىٰ غِلْمانِ الْخاصَّةِ فَقالَ حينَئِذٍ إذا شِئْتَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِداكَ ، ثُمَّ قالَ لِحُجّابِهِ: خُذوا بِهِخَلْفَ السِّماطَيْنِحَتّىٰ لايَراهُ هٰذا ـ يَعْني الْمُوَفَّقَ ـ ، فَقامَوَقامَ أَبي وَعانَقَهُ وَمَضىٰ ، فَقُلْتُ لِحُجّابِأَبي وَغِلْمانِهِ : وَيْلَكُمْ مَنْ هٰذَا الَّذي كَنَّيْتُمُوهُ عَلىٰ أَبي وَفَعَلَ بِهِ أَبي هٰذَا الْفِعْلَ، فَقالُوا : هٰذا عَلَوِيٌّ يُقالُ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُعْرَفُ بِابْنِ الرِّضا فَازْدَدْتُ تَعَجُّباً وَلَمْ أَزَلْ يَوْمي ذٰلِكَ قَلِقاً مُتَفَكِّراً في أَمْرِهِ وَأَمْرِ أَبي وَمارَأَيْتُ فيهِ حَتّىٰ كانَ اللَّيْلُ وَ كانَتْ عادَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَنْظُرُ فيمايَحْتاجُ إلَيْهِ مِنَ الْمُؤامَراتِ وَما يَرْفَعُهُ إلَى السُّلْطانِ ، فَلَمّا صَلّىٰ وَجَلَسَ ،جِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ فَقالَ لي: يا أَحْمَدُ لَكَ حاجَةٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يا أَبَهْ فَإنْ أَذِنْتَ لي سَأَلْتُكَ عَنْها ؟ فَقالَ : قَدْ أَذِنْتُ لَكَ يا بُنَيَّ فَقُلْ ما أَحْبَبْتَ ، قُلْتُ : يا أَبَهْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذي رَأَيْتُكَ بِالْغَداةِ فَعَلْتَ بِهِ ما فَعَلْتَ مِنَ الْإجْلالِ وَالْكَرامَةِ وَالتَّبْجيلِ وَفَدَيْتَهُ بِنَفْسِكَ وَأَبَوَيْكَ ؟ فَقالَ : يا بُنَيَّ ذاكَ إمامُ الرّافِضَةِ ، ذاكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الرِّضا ، فَسَكَتَ ساعَةً ، ثُمَّ قالَ :يابُنَيَّ لَوْزالَتِ الْإمامَةُ عَنْ خُلَفاءِ بَنِي الْعَبّاسِمَا اسْتَحَقَّها أَحَدٌمِنْ بَني هٰاشِمٍ غَيْرُ هٰذاوَإنَّ هٰذالَيَسْتَحِقُّها في فَضْلِهِ وَ عَفافِهِ وَهَدْيِهِ وَصِيانَتِهِ وَزُهْدِهِ وَعِبادَتِهِوَجَميلِ أَخْلاقِهِ وَصَلاحِهِ وَلَوْرَأَيْتَ أَباهُرَأَيْتَ رَجُلاً جَزْلاً ، نَبيلاً ، فاضِلاً ، فَازْدَدْتُ قَلَقاً وَتَفَكُّراً وَغَيْظاً عَلىٰ أَبي وَماسَمِعْتُ مِنْهُ وَاسْتَزَدْتُهُ في فِعْلِهِ وَقَوْلِهِ فيهِ ماقالَ ،فَلَمْ يَكُنْ لي هِمَّةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ إلاَّ السُّؤالُ عَنْ خَبَرِهِ وَ الْبَحْثُ عَنْ أَمْرِهِ فَماسَأَلْتُ أَحَداً مِنْ بَني هٰاشِمٍ وَالْقُوّادِ وَالْكُتّابِ وَالْقُضاةِ وَالْفُقَهاءِ وَسائِرِ النّاسِ إلاّ وَجَدْتُهُ عِنْدَهُ في غايَةِ الْإجْلالِ وَالْإعْظامِ وَالْمَحَلِّ الرَّفيعِ وَالْقَوْلِ الْجَميلِ وَالتَّقْديمِ لَهُ عَلىٰ جَميعِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَشايِخِهِ فَعَظُمَ قَدْرُهُ عِنْدي إذْلَمْ أَرَ لَهُ وَلِيّاً وَلا عَدُوّاً إلاّ وَ هُوَ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فيهِ وَالثَّناءَ عَلَيْهِ ، فَقالَ لَهُ

بَعْضُ مَنْ حَضَرَ مَجْلِسَهُ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ : يَا أَبَابَكْرٍ فَمَا خَبَرُ أَخِيهِ جَعْفَرٍ ؟ فَقَالَ : وَمَنْ جَعْفَرٌ فَتَسْأَلُ عَنْ خَبَرِهِ أَوْ يُقْرَنُ بِالْحَسَنِ جَعْفَرٌ مُعْلِنُ الْفِسْقِ فَاجِرٌ مَاجِنٌ شِرِّيبٌ لِلْخُمُورِ أَقَلُّ مَنْ رَأَيْتُهُ مِنَ الرِّجَالِ وَأَهْتَكُهُمْ لِنَفْسِهِ ، خَفِيفٌ ، قَلِيلٌ فِي نَفْسِهِ، وَلَقَدْ وَرَدَ عَلَى السُّلْطَانِ وَ أَصْحَابِهِ فِي وَقْتِ وَفَاةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَعَجَّبْتُ مِنْهُ وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكُونُ وَ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا اعْتَلَّ بَعَثَ إِلَى أَبِي أَنَّ ابْنَ الرِّضَا قَدِ اعْتَلَّ فَرَكِبَ مِنْ سَاعَتِهِ فَبَادَرَ إِلَى دَارِ الْخِلَافَةِ ثُمَّ رَجَعَ مُسْتَعْجِلاً وَمَعَهُ خَمْسَةٌ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كُلُّهُمْ مِنْ ثِقَاتِهِ وَخَاصَّتِهِ فِيهِمْ نِحْرِيرٌ؛ فَأَمَرَهُمْ بِلُزُومِ دَارِ الْحَسَنِ وَتَعَرُّفِ خَبَرِهِ وَحَالِهِ وَبَعَثَ إِلَى نَفَرٍ مِنَ الْمُتَطَبِّبِينَ فَأَمَرَهُمْ بِالْاخْتِلَافِ إِلَيْهِ وَ تَعَاهُدِهِ صَبَاحاً وَمَسَاءً ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ ضَعُفَ ، فَأَمَرَ الْمُتَطَبِّبِينَ بِلُزُومِ دَارِهِ وَ بَعَثَ إِلَى قَاضِي الْقُضَاةِ فَأَحْضَرَهُ مَجْلِسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْتَارَ مِنْ أَصْحَابِهِ عَشَرَةً مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَوَرَعِهِ فَأَحْضَرَهُمْ ، فَبَعَثَ بِهِمْ إِلَى دَارِ الْحَسَنِ وَأَمَرَهُمْ بِلُزُومِهِ لَيْلاً وَنَهَاراً فَلَمْ يَزَالُوا هُنَاكَ حَتَّى تُوُفِّيَ عليه السلام فَصَارَتْ سُرَّ مَنْ رَأَى ضَجَّةً وَاحِدَةً وَبَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى دَارِهِ مَنْ فَتَّشَهَا وَفَتَّشَ حُجَرَهَا وَخَتَمَ عَلَى جَمِيعِ مَا فِيهَا وَطَلَبُوا أَثَرَ وَلَدِهِ وَجَاؤُوا بِنِسَاءٍ يَعْرِفْنَ الْحَمْلَ ، فَدَخَلْنَ إِلَى جَوَارِيهِ يَنْظُرْنَ إِلَيْهِنَّ فَذَكَرَ بَعْضُهُنَّ أَنَّ هُنَاكَ جَارِيَةً بِهَا حَمْلٌ فَجُعِلَتْ فِي حُجْرَةٍ وَوُكِّلَ بِهَا نِحْرِيرٌ الْخَادِمُ وَأَصْحَابُهُ وَنِسْوَةٌ مَعَهُمْ ، ثُمَّ أَخَذُوا بَعْدَ ذٰلِكَ فِي تَهْيِئَتِهِ وَعُطِّلَتِ الْأَسْوَاقُ وَ رَكِبَتْ بَنُو هَاشِمٍ وَ الْقُوَّادُ وَأَبِي وَسَائِرُ النَّاسِ إِلَى جَنَازَتِهِ ، فَكَانَتْ سُرَّ مَنْ رَأَى يَوْمَئِذٍ شَبِيهاً بِالْقِيَامَةِ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ تَهْيِئَتِهِ بَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى أَبِي عِيسَى ابْنِ الْمُتَوَكِّلِ فَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ دَنَا أَبُو عِيسَى مِنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَضَهُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْعَلَوِيَّةِ وَ الْعَبَّاسِيَّةِ وَ الْقُوَّادِ وَالْكُتَّابِ وَالْقُضَاةِ وَالْمُعَدَّلِينَ وَقَالَ : هٰذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرِّضَا مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ عَلَى فِرَاشِهِ حَضَرَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ ثِقَاتِهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمِنَ الْقُضَاةِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمِنَ الْمُتَطَبِّبِينَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ ، ثُمَّ غَطَّى وَجْهَهُ وَأَمَرَ بِحَمْلِهِ فَحُمِلَ مِنْ وَسَطِ دَارِهِ وَدُفِنَ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ فَلَمَّا دُفِنَ أَخَذَ السُّلْطَانُ وَالنَّاسُ فِي طَلَبِ وَلَدِهِ وَ كَثُرَ التَّفْتِيشُ فِي الْمَنَازِلِ وَالدُّورِ وَتَوَقَّفُوا عَنْ قِسْمَةِ مِيرَاثِهِ وَلَمْ يَزَلِ الَّذِينَ وُكِّلُوا بِحِفْظِ الْجَارِيَةِ الَّتِي تُوُهِّمَ عَلَيْهَا الْحَمْلُ لَازِمِينَ حَتَّى تَبَيَّنَ بُطْلَانُ الْحَمْلِ فَلَمَّا بَطَلَ الْحَمْلُ عَنْهُنَّ قُسِمَ مِيرَاثُهُ بَيْنَ أُمِّهِ وَأَخِيهِ جَعْفَرٍ وَادَّعَتْ أُمُّهُ وَصِيَّتَهُ وَثَبَتَ ذٰلِكَ عِنْدَ الْقَاضِي، وَالسُّلْطَانُ عَلَى ذٰلِكَ يَطْلُبُ أَثَرَ وَلَدِهِ .

فَجَاءَ جَعْفَرٌ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى أَبِي فَقَالَ: اجْعَلْ لِي مَرْتَبَةَ أَخِي وَ أُوصِلُ إِلَيْكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عِشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، فَزَبَرَهُ أَبِي وَ أَسْمَعَهُ وَقَالَ لَهُ: يَا أَحْمَقُ السُّلْطَانُ جَرَّدَ سَيْفَهُ فِي الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَئِمَّةٌ لِيَرُدَّهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَتَهَيَّأْ لَهُ ذٰلِكَ، فَإِنْ كُنْتَ عِنْدَ شِيعَةِ أَبِيكَ وَأَخِيكَ إِمَاماً فَلَا حَاجَةَ بِكَ إِلَى السُّلْطَانِ [أن] يُرَتِّبَكَ مَرَاتِبَهُمَا وَلَا غَيْرِ السُّلْطَانِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُمْ بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَمْ تَنَلْهَا بِنَا، وَاسْتَقَلَّهُ أَبِي عِنْدَ ذٰلِكَ وَاسْتَضْعَفَهُ وَأَمَرَ أَنْ يُحْجَبَ عَنْهُ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ أَبِي، وَ خَرَجْنَا وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ وَ السُّلْطَانُ يَطْلُبُ أَثَرَ وَلَدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام.

حضرت ماہ رمضان میں اور ایک روایت میں ہے کہ ماہ ربیع الآخر ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور روز جمعہ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر ۲۸ سال تھی اور اپنے اسی گھر میں دفن کئے گئے جہاں آپ کے والد ماجد سرمن رائے (سامرہ) میں دفن تھے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام حدیث یا سوسن تھا۔

۱۔ احمد بن عبداللہ بن خاقان قم میں وزیر املاک و خراج تھا ایک روز اس کی مجلس میں علوی سادات اور ان کے مختلف مذہبوں کا ذکر چل پڑا اور احمد بہت متعصب ناصبی مذہب کا تھا اس نے کہا میں نے سامرہ میں علویوں میں سے کسی کو امام حسن عسکری سے بہتر آدمی بہ لحاظ روش، اور سکون قلب اور پاکدامنی اور اپنے بذل و کرم میں اپنے گھر والوں اور بنی ہاشم پر اور کسی کو نہیں پایا اور وہ لوگ اپنے بڑے بوڑھوں اور صاحبان مرتبت سے ان کو مقدم جانتے ہیں اسی طرح سرداران لشکر اور وزرا اور عام لوگ بھی ان کا احترام ملحوظ رکھتے ہیں۔

ایک روز جب میرے باپ کی مجلس جمی ہوئی تھی میں بھی ان کے پاس موجود تھا۔ یکایک دربان اندر آئے اور کہا کہ ابو محمد ابن الرضا دروازہ پر ہیں، میرے باپ نے بآواز بلند کہا، ان کو آنے دو۔ دربانوں سے یہ سن کر کہ میرے باپ کے سامنے ایک شخص کا ذکر بصرف کنیت (ابو محمد) کے ساتھ کیا، بڑا تعجب ہوا کیوں کہ کنیت سے ذکر کرنا مخصوص تھا خلیفہ سے یا ولی عہد سے یا اس سے جس کے لئے بادشاہ حکم دے۔

پس داخل ہوا ایک شخص گندم گوں، حسین قامت، خوبصورت چہرہ گداز بدن نوجوان جس کے چہرے پر رعب و جلال تھا۔ جوں ہی میرے باپ نے دیکھا۔ ننگے پیران کی طرف چلے، میں نے اب تک کسی بنی ہاشم کے ساتھ ایسا کرتے ان کو نہیں دیکھا تھا اور نہ سرداران حکومت کے ساتھ، جب وہ قریب آئے تو ان سے معانقہ کیا اور ان کے سر اور سینہ کو بوسہ دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ لائے جہاں خود بیٹھتے تھے۔ میں یہ تعظیم دیکھ کر حیران تھا ناگاہ دربان نے آکر کہا موفق (برادر عباسی بادشاہ) آرہا ہے اور موفق جب میرے باپ سے ملنے آتا تھا تو اس کے دربان اور خاص خاص سردار آگے چلتے تھے پس وہ صف بہ صف درواز

سے لے کر میرے باپ کی نشست گاہ تک کھڑے ہوگئے "تاکہ وہ آئے اور پھر چلا جائے۔ میرا باپ حضرت سے متوجہ ہوکر باتیں کرتا رہا جب تک کہ اس نے اپنے خاص غلاموں کی طرف دیکھا اس نے حضرت سے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں اگر آپ چاہیں تو اب چلے جائیں۔

اور اپنے دربانوں سے کہا۔ ان کو صفوں کے پیچھے سے نکال لے جاؤ تاکہ موفق نہ دیکھے پس وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ میرے باپ بھی کھڑے ہوئے اور معانقہ کر کے رخصت کیا۔ میں نے اپنے دربانوں سے پوچھا یہ کون تھے جن کی تم نے کنیت بیان کی اور میرے باپ نے ان کے ساتھ ایسا عمل کیا۔ انھوں نے کہا یہ ایک علوی سید ہیں جن کا نام حسن بن علی اور عرف ابن رضا ہے۔ میرا تعجب بڑھ گیا اور اس دن سے میں ان کے معاملہ میں اور اپنے باپ کے معاملہ میں اور جو میں نے دیکھا تھا سخت متفکر تھا۔ جب رات ہوئی تو میرے باپ کی عادت تھی کہ عشار کے بعد بیٹھ کر اپنے معاملات پر اور جو حالات بادشاہ تک پہنچانے ہوتے تھے ان پر غور کیا کرتے تھے۔

جب وہ نماز سے فارغ ہوکر بیٹھے تو میں ان کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس اور کوئی نہ تھا۔ مجھ سے کہا۔ اے احمد! تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اگر آپ اجازت دیں۔ کہا اجازت ہے جو چاہو پوچھو، میں نے کہا یہ کون صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان کی انتہائی تعظیم کی اور اپنے اور اپنے والدین کا نفس اُن پر فدا کیا۔

اس نے کہا بیٹا یہ رافضیوں کے امام ہیں یہ حسن بن علی عرف ابن رضا ہیں۔ پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا اگر امامت خلفائے بنی عباس سے ہٹ جائے تو بنی ہاشم میں ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں، ان کا استحقاق ہے ان کی فضیلت پاک دامنی، نیک روش، صیانت نفس، زہد، عبادت، حسن اخلاق اور درستی عمل کی وجہ سے ہے اگر تم ان کے باپ کو دیکھتے۔ جن کو مرد عاقل، فہیم و عالم کہا جائے تو بجا ہے یہ سن کر (اپنے مذہبی تعصب کی بنا پر میرا قلق، تفکر اور غصہ اپنے باپ پر اور زیادہ ہوا کہ میں نے ان کی زبان سے رافضیوں کے امام کی اتنی تعریف سنی۔

اور میں نے اپنے باپ کو اس کے قول و فعل میں صاحب تقصیر سمجھا۔ اب میرے لئے اس کے سوا چارۂ کار نہ تھا کہ میں خود ان کے حالات کی جستجو کروں۔ چنانچہ جب میں نے بنی ہاشم کے حالات سرداران لشکر سے، منشیوں سے قاضیوں سے اور فقیہوں سے اور عام لوگوں سے پوچھے تو ان میں سے ہر ایک نے ان کی انتہائی جلالت و عظمت بازور محل رفیع اور قول جمیل کو بیان کیا اور ان کے تمام خاندان اور مشائخ پر ان کو ترجیح دی۔ یہ صورت دیکھ کر میرے دل میں ان کی عظمت زیادہ ہوگئی اور کیسے نہ ہوتی جب کہ میں نے دیکھا کہ ان کا دوست ہو یا دشمن ان کے بارے میں اچھا ہی خیال رکھتا ہے اور ان کی تعریف ہی کرتا ہے۔ ایک اشعری فرقے کا آدمی تھا جو وہاں موجود تھا۔ احمد (راوی) سے کہنے لگا۔ اے ابو بکر ان کے بھائی جعفر کا بھی کچھ حال تمہیں معلوم ہے۔ میں نے کہا کون جعفر تاکہ اس کے حالات معلوم کر کے حسن

بن علی سے مقابلہ کیا جائے۔ اس نے کہا جعفر کھلم کھلا بدکار، زنا کار، لاپروا اور بڑا شراب خوار ہے تم نے کم آدمی ایسے دیکھے ہوں گے کہ اپنی پردہ دری اس طرح کرتے ہوں اس نے اپنے نفس کو بہت ذلیل کر رکھا ہے احمد نے کہا وقتِ وفات حسن بن علی بادشاہ اور اس کے اصحاب کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں تعجب میں رہ گیا۔ میرے گمان میں بھی ایسا ہونا نہ تھا۔

ایک روز بادشاہ (معتمد) نے میرے باپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن رضا بیمار ہیں وہ فوراً سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور پھر واپس آئے۔ آپ کے ساتھ بادشاہ کے پانچ خادم نہایت معتمد اور خاص الخاص تھے ان میں بادشاہ کا غلام خاص نحریر بھی تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ امام کے گھر پر رہیں اور ان کے حال سے آگاہ کرتے رہیں اور طبیبوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آتے جاتے رہیں اور صبح و شام ان کی خبر رکھنے کا حکم دیا۔ دو تین دن بعد اسے آگاہ کیا گیا کہ حضرت پر ضعف غالب ہے اس نے طبیبوں کو حکم دیا کہ ہر وقت حضرت کے گھر پر حاضر رہیں اور قاضی القضاۃ کو بلا کر حکم دیا کہ دس آدمی ایسے انتخاب کرے جو حضرت کے دین و امامت پر یقین رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ہر وقت حضرت کے گھر پر موجود رہیں اور حضرت کی وفات تک وہیں رہیں حضرت کے مرتے ہی شہر سامرہ میں نوحہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ بادشاہ نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت کے گھر کی تلاشی لیں اور جو کچھ برآمد ہو اس پر مہر لگا دیں اور ان کے فرزند کی جستجو کریں۔ کچھ عورتیں بھیجی گئیں تاکہ وہ حمل کی تحقیق کریں۔ وہ کنیزوں کے پاس گئیں اور ان کو دیکھا بھالا۔ ایک نے کہا ایک کنیز حاملہ ہے اس کو علیحدہ حجرے میں رکھا گیا اور نحریر خادم اور اس کے ساتھیوں کو چند عورتوں کے ساتھ نگراں مقرر کیا گیا اس کے بعد تجہیز و تکفین کا سامان ہونے لگا۔ بازار بند ہو گئے اور بنو ہاشم اور میرے باپ کے سردار اور عام لوگ نماز جنازہ کے لئے آنے لگے۔ سامرہ میں اس روز قیامت کا سماں تھا جب جنازہ تیار ہوا تو بادشاہ نے میرے باپ کے پاس عیسیٰ بن متوکل کو بھیجا کہ نماز جنازہ پڑھائے۔

جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو ابو عیسیٰ اس کے پاس آئے اور حضرت کا چہرہ کھول کر تمام بنی ہاشم علوی اور عباسیوں سرداران لشکر، متصدی قاضی اور صاحبانِ عدل سے کہا۔ دیکھ لیجئے یہ حسن بن علی بن محمد بن رضا ہیں جو اپنی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور ان کی خدمت کے لئے موجود رہے ہیں بادشاہ کے خدام اور معتمد فلاں فلاں اور فلاں قاضی اور طبیب اور صاحبانِ عدل و انصاف، اس کے بعد چہرہ ڈھانپ دیا اس کے بعد حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے۔ پس وسطِ خانہ سے اٹھا کر اس گھر میں لائے جہاں ان کے باپ دفن تھے۔

جب حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لڑکے کی تلاش میں لگے۔ منزلوں اور گھروں میں جا بجا تلاش کیا اور میراث کی تقسیم سے رکے رہے جو لوگ اس کنیز کے نگراں تھے جس پر حمل کا شبہ تھا وہ برابر نگرانی کرتے رہے یہاں تک کہ حمل غلط ثابت ہوا۔ پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی ان کی والدہ نے حسب وصیت امام کل میراث کا قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا جو قاضی کے یہاں سے ڈگری ہو گیا۔ اب بادشاہ کو پھر حضرت کے لڑکے کی جستجو ہوئی جعفر مقدمہ ہارنے کے بعد میرے باپ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ مجھے میرے بھائی کی جگہ امام قرار دے دیں تو میں آپ کو ہر سال بیس

ہزار دینار دیا کروں گا میرے باپ نے ان کو ڈانٹا اور کہا۔ اے احمق بادشاہ تلوار کھینچے بیٹھا ہے ان لوگوں کے اوپر جو تیرے باپ اور بھائی کو امام مانتے ہیں تاکہ اس عقیدے سے انھیں ہٹا دے اگر تو اپنے باپ اور بھائی کے نزدیک امام ہوتا تو تجھے بادشاہ اور غیر بادشاہ کے سہارے کی ضرورت نہ ہوتی۔ تو یہ چیز ہم سے نہ پائے گا اور اس کے بعد ان کو بہت خفیف و ذلیل کیا اور حکم دیا کہ ان کو سامنے سے ہٹا دیا جائے اور میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے میری زندگی بھر، پس وہ اور ہم اس حالت میں باہر نکل آئے اور بادشاہ برابر امام علیہ السلام کے فرزند کی تلاش میں رہا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَى أَبِي الْقَاسِمِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ الزُّبَيْرِيِّ قَبْلَ مَوْتِ الْمُعْتَزِّ بِنَحْوٍ مِنْ عِشْرِينَ يَوْماً: الْزَمْ بَيْتَكَ حَتَّى يَحْدُثَ الْحَادِثُ، فَلَمَّا قُتِلَ بُرَيْحَةُ كَتَبَ إِلَيْهِ قَدْ حَدَثَ الْحَادِثُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَكَتَبَ لَيْسَ هٰذَا الْحَادِثُ هُوَ الْحَادِثَ الْآخَرَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِ الْمُعْتَزِّ مَا كَانَ.

وَعَنْهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ يُقْتَلُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ عَبْدُ اللهِ ـ قَبْلَ قَتْلِهِ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ ـ فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ قُتِلَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ابوالقاسم اسحاق بن جعفر زبیری کو معتز بادشاہ عباسی کے مرنے سے تقریباً بیس روز پہلے لکھا کہ اپنے گھر میں رہا کرو جب تک حادثہ ختم نہ ہو جب بریحہ قتل کر دیا گیا تو اس نے لکھا کہ وہ حادثہ تو ختم ہو گیا۔ اب کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ وہ حادثہ نہیں ہے وہ دوسرا حادثہ ہے پھر معتز پر جو گزرتی تھی گزر گئی یعنی قتل کر دیا گیا

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْكُرْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: ضَاقَ بِنَا الْأَمْرُ فَقَالَ لِي أَبِي: امْضِ بِنَا حَتَّى نَصِيرَ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ ـ يَعْنِي أَبَا مُحَمَّدٍ ـ فَإِنَّهُ قَدْ وُصِفَ عَنْهُ سَمَاحَةٌ، فَقُلْتُ: تَعْرِفُهُ؟ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ وَمَا رَأَيْتُهُ قَطُّ، قَالَ: فَقَصَدْنَاهُ فَقَالَ لِي [أَبِي] وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ: مَا أَحْوَجَنَا إِلَى أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ لِلْكِسْوَةِ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ لِلدَّيْنِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَهُ أَمَرَ لِي بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَةٌ أَشْتَرِي بِهَا حِمَاراً وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَمِائَةٌ لِلْكِسْوَةِ وَأَخْرُجُ إِلَى الْجَبَلِ، قَالَ: فَلَمَّا وَافَيْنَا الْبَابَ خَرَجَ إِلَيْنَا غُلَامُهُ فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدٌ ابْنُهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمْنَا قَالَ لِأَبِي: يَا عَلِيُّ: مَا خَلَّفَكَ عَنَّا إِلَى هٰذَا الْوَقْتِ؟ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَلْقَاكَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ جَاءَنَا غُلَامُهُ فَنَاوَلَ أَبِي صُرَّةً فَقَالَ: هٰذِهِ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَانِ لِلْكِسْوَةِ

وَمِائَتَانِ لِلدَّيْنِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَأَعْطَانِي صُرَّةً فَقَالَ : هٰذِهِ ثَلاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ اجْعَلْ مِائَةً فِي ثَمَنِ حِمَارٍ وَمِائَةً لِلْكِسْوَةِ وَمِائَةً لِلنَّفَقَةِ وَلا تَخْرُجْ إِلَى الْجَبَلِ وَصِرْ إِلَى سُورَاءَ فَصَارَ إِلَى سُورَاءَ وَتَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ فَدَخْلُهُ الْيَوْمَ أَلْفُ دِينَارٍ وَمَعَ هٰذَا يَقُولُ بِالْوَقْفِ ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : فَقُلْتُ لَهُ : وَيْحَكَ أَتُرِيدُ أَمْراً أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ جَرَيْنَا عَلَيْهِ.

۳۔ محمد بن علی نے بیان کیا کہ جب ہم تنگدستی میں مبتلا ہوئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا چلو اس شخص یعنے امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس چلیں ان کی سخاوت کا بہت شہرہ ہے۔ میں نے کہا آپ ان کو پہچانتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں، اس نے کہا ہم حضرت کی طرف چلے۔ راستے میں میرے باپ نے کہا۔ ہماری ضرورت پانچ سو درہم کی ہے دو سو لباس کے لئے دو سو ادائے قرض کے لئے اور سو کھانے کے لئے۔ میں نے دل میں کہا۔ کاش حضرت مجھے تین سو درہم دے دیں تاکہ میں سو میں گدھا خرید لوں، سو میں خرد و نوش کروں اور سو میں کپڑے بنا لوں اور کردستان چلا جاؤں۔ جب ہم وہاں پہنچے اور حضرت کے دروازے پر آئے تو ایک غلام نے آکر کہا۔ علی بن ابراہیم اور ان کا بیٹا محمد داخل ہوں۔ ہم نے اندر جا کر سلام کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت کیسے آئے۔ میرے باپ نے کہا۔ اے میرے سید و آقا۔ اس حال میں مجھے آپ کے پاس آتے شرم آئی۔ جب ہم گھر سے باہر نکلے تو حضرت کا غلام میرے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچ سو درہم کی دے کر کہا اس میں سے دو سو میں کپڑے بنانا دو سو قرض دینا اور سو کھانے میں خرچ کرنا۔ پھر ایک تھیلی مجھے دے کر کہا۔ اس میں سو کا گدھا خریدنا، سو کے کپڑے بنانا اور سو میں کھانے کا خرچ چلانا اور کردستان نہ جانا بلکہ سوراً جانا، پس وہ سوراً گیا اور ایک عورت سے شادی کی اب اس کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے باوجود اس کے کہ وہ فرقہ واقفیہ (جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ امام مہدی ہیں) ہی میں رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ وائے ہو تیرے اوپر کیا اس سے زیادہ کوئی دلیل حضرت کی امامت کی تو چاہتا ہے اس نے کہا۔ اب تو واقفیہ کا عقیدہ میرے اندر سرایت کر گیا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بِسُرَّ مَنْ رَأَى وَكَانَ أَبِي يَتَعَاطَى الْبَيْطَرَةَ فِي مَرْبَطِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ : وَكَانَ عِنْدَ الْمُسْتَعِينِ بَغْلٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُ حُسْناً وَكِبْراً وَكَانَ يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَاللِّجَامَ وَالسَّرْجَ ، وَقَدْ كَانَ جَمَعَ عَلَيْهِ الرَّاضَةَ ، فَلَمْ يُمَكِّنْ لَهُمْ حِيلَةً فِي رُكُوبِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بَعْضُ نُدَمَائِهِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلا تَبْعَثُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ الرِّضَا حَتَّى يَجِيءَ ، فَإِمَّا أَنْ يَرْكَبَهُ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَهُ فَتَسْتَرِيحَ مِنْهُ ، قَالَ : فَبَعَثَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ وَمَضَى مَعَهُ أَبِي فَقَالَ أَبِي : لَمَّا دَخَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ الدَّارَ كُنْتُ مَعَهُ فَنَظَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِلَى الْبَغْلِ وَاقِفاً فِي صَحْنِ الدَّارِ فَعَدَلَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ بِيَدِهِ عَلَى كَفَلِهِ ، قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى الْبَغْلِ وَقَدْ عَرِقَ حَتَّى سَالَ الْعَرَقُ مِنْهُ ، ثُمَّ صَارَ إِلَى الْمُسْتَعِينِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ

أَلْجِمْ هٰذَا الْبَغْلَ فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لِأَبِي: أَلْجِمْهُ يَا غُلَامُ، فَقَالَ الْمُسْتَعِينُ: أَلْجِمْهُ أَنْتَ، فَوَضَعَ طَيْلَسَانَهُ ثُمَّ قَامَ فَأَلْجَمَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ وَقَعَدَ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَسْرِجْهُ، فَقَالَ لِأَبِي: يَا غُلَامُ أَسْرِجْهُ فَقَالَ: أَسْرِجْهُ أَنْتَ فَقَامَ ثَانِيَةً فَأَسْرَجَهُ وَرَجَعَ فَقَالَ لَهُ تَرَى أَنْ تَرْكَبَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَرَكِبَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمْتَنِعَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَضَهُ فِي الدَّارِ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَى الْهَمْلَجَةِ[1] فَمَشَى أَحْسَنَ مَشْيٍ يَكُونُ، ثُمَّ رَجَعَ وَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَعِينُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ حُسْناً وَفَرَاهَةً وَمَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُهُ إِلَّا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ حَمَلَكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لِأَبِي: يَا غُلَامُ خُذْهُ فَأَخَذَهُ أَبِي فَقَادَهُ.

۴۔ راوی نے کہا کہ احمد بن الحارث قزوینی نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ سامرہ میں تھا اور میرا باپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے طویلہ کا سائیس تھا مستعین (بادشاہ عباسی) کے پاس ایک خچر تھا بے حد خوب صورت اور قد آور، لیکن وہ اپنے اوپر کسی کو سوار ہونے نہیں دیتا تھا اور نہ لجام لگانے اور زین رکھنے کی اجازت دیتا تھا بہت سے چابک سوار جمع تھے لیکن اس پر سواری کرنا ممکن نہ تھا۔ ایک مصاحب نے اس سے کہا۔ اے امیر المومنین امام حسن عسکریؑ کو بلائیے یا تو وہ اس پر سوار ہوگئے یا اس نے ان کو قتل کر دیا۔ اس صورت میں آپ کو ان کی طرف سے راحت مل جائے گی۔ اس نے بلا بھیجا۔ حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ میں بھی گیا۔ میرے باپ کا بیان ہے کہ جب حضرت گھر میں داخل ہوئے میں ساتھ تھا تو آپ نے صحن میں خچر کھڑا دیکھا آپ اس کے پاس گئے اور اس کے پُٹھے پر ہاتھ رکھا تو اس کو پسینہ آگیا اور بہنے لگا۔ پھر آپ مستعین کے پاس آئے، اس نے مرحبا کہا اور قریب بٹھا کر کہا۔ اے ابو محمد اس کو لگام دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا تو اسے لگام دے۔ مستعین نے کہا۔ نہیں آپ ہی دیجئے۔ حضرت نے اپنی چادر رکھی اور جا کر لگام دے دی اور واپس آکر بیٹھ گئے اس نے کہا اب زین بھی کس دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا اور زین کس۔ مستعین نے کہا نہیں آپ ہی یہ کیجئے۔ آپ نے اٹھ کر زین لگا دی۔ اس نے کہا کیا آپ سوار ہو جائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پس آپ بغیر کسی رکاوٹ کے سوار ہو گئے اور گھر میں اسے چلایا۔ دُلکی دوڑایا۔ وہ خوب اچھی چال چلا۔ اس کے بعد آپ واپس آگئے اور اُتر گئے۔ اس نے کہا آپ نے اسے کیسا پایا۔ فرمایا بہت حسین اور چُست ہے یہ آپ کے لئے اچھا ہے۔ اس نے کہا اے ابو محمد جب میں اس پر آپ کو سوار کر چکا تو یہ آپ ہی کا ہو گیا۔ حضرت نے میرے باپ سے فرمایا۔ اس کو لے لے انھوں نے اس کی لگام پکڑ لی اور اس کو اپنے ساتھ لے گئے۔

(افسوس کہ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی ان کی امامت کا قائل نہ ہوا)

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام الْحَاجَةَ ، فَحَكَّ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ ، قَالَ : وَأَحْسَبُهُ غَطَّاهُ بِمِنْدِيلٍ وَأَخْرَجَ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا هَاشِمٍ خُذْ وَ أَعْذِرْنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے اپنی حاجت بیان کی۔ آپؑ نے اپنا کوڑا زمین پر رگڑا اور اس جگہ کو اپنے رومال سے ڈھکا اور پانچ سو دینار اس میں سے نکال کر مجھے دیئے اور معذرت کی۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْمُطَهَّرِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ سَنَةَ الْقَادِسِيَّةِ يُعْلِمُهُ انْصِرَافَ النَّاسِ وَأَنَّهُ يَخَافُ الْعَطَشَ ، فَكَتَبَ عليه السلام امْضُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَمَضَوْا سَالِمِينَ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۶۔ ابو علی مطہر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ اہل قادسیہ نے اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے اس لئے کہ راہ مکہ میں انھیں پیاسا مرنے کا خطرہ ہے حضرت نے لکھا جاؤ۔ ذرا خوف نہ کرو انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ پس سب صحیح وسالم پہنچ گئے

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَضْلِ الْيَمَانِيِّ قَالَ : نَزَلَ بِالْجَعْفَرِيِّ مِنْ آلِ جَعْفَرٍ خَلْقٌ لَا قِبَلَ لَهُ بِهِمْ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَشْكُو ذٰلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: تُكْفَوْنَ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فِي نَفَرٍ يَسِيرٍ وَالْقَوْمُ يَزِيدُونَ عَلَى عِشْرِينَ أَلْفاً وَهُوَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَلْفٍ فَاسْتَبَاحَهُمْ .

۷۔ محمد بن اسمٰعیل علوی نے بیان کیا کہ امام حسن علیہ السلام علی بن یارمش کے پاس قید کئے گئے اور وہ بڑا ناصبی اور آل محمد سے سخت عداوت رکھنے والا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا ان کو اس اس طرح اذیت دینا۔ آپ ابھی ایک ہی دن رہے تھے کہ اس نے اپنے رخسارے حضرت کے قدموں پر رکھ دیئے اور حضرت کی عظمت وجلالت شان کی وجہ سے نگاہ اوپر کو نہ اٹھاتا تھا حضرت اس کے پاس سے اس حال میں نکلے کہ از روئے بصیرت وہ سب سے بہتر اور از روئے قول سب سے افضل تھا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيِّ قَالَ : حُبِسَ أَبُو مُحَمَّدٍ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ نَارْمَشَ وَهُوَ أَنْصَبُ النَّاسِ وَأَشَدُّهُمْ عَلَى آلِ أَبِي طَالِبٍ وَقِيلَ لَهُ : افْعَلْ بِهِ وَافْعَلْ فَمَا أَقَامَ عِنْدَهُ إِلَّا يَوْماً حَتَّى وَضَعَ خَدَّيْهِ لَهُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَيْهِ إِجْلَالاً وَإِعْظَاماً ، فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَ هُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ بَصِيرَةً وَأَحْسَنُهُمْ فِيهِ قَوْلاً

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابوہاشم جعفری پر جو اولاد جعفر طیار سے تھے ایک ایسی قوم نے حملہ کیا جس کے مقابلے کی تاب ان کو نہ تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک خط میں یہ پریشانی لکھی۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ انشاء اللہ تم اس مہم کو سر کر و گے پس وہ تھوڑے سے لوگ لے کر مقابلے کو نکلے اور وہ لوگ بیس ہزار سے زائد تھے ان پر فتح حاصل کی۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّبَعِيُّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيجَةِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: «وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً» قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا فِي الْكِتَابِ: مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هٰهُنَا؟ فَرَجَعَ الْجَوَابُ: الْوَلِيجَةُ الَّذِي يُقَامُ دُونَ وَلِيِّ الْأَمْرِ وَحَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُمْ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ؟ فَهُمُ الْأَئِمَّةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللهِ فَيُجِيزُ أَمَانَهُمْ.

٩/١٦ توبہ

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ اس آیت میں ولیجہ کے کیا معنی ہیں انھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا راز دار دوست نہیں بنایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کتاب خدا میں اس آیت میں مومنین سے کون مراد ہیں حضرت نے جواب میں لکھا۔ ولیجہ وہ ہے جس کو ولی امر کے علاوہ دوست بنایا جائے اور مومنین کے متعلق جو تمہارے دل میں خیال آیا۔ تو وہ آئمہ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے پس ان کی امان جائز ہے۔

١٠ ـ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ضِيقَ الْحَبْسِ وَكَتْلَ الْقَيْدِ[1] فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْتَ تُصَلِّي الْيَوْمَ الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِكَ فَأُخْرِجْتُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي كَمَا قَالَ عليه السلام وَكُنْتُ مُضَيَّقاً فَأَرَدْتُ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ دَنَانِيرَ فِي الْكِتَابِ فَاسْتَحْيَيْتُ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَجَّهَ إِلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَلَا تَسْتَحْيِ وَلَا تَحْتَشِمْ وَاطْلُبْهَا فَإِنَّكَ تَرَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللهُ.

۱۰۔ ابوہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے قید خانہ کی تکلیف اور بیڑی کی مصیبت بذریعہ تحریر بیان کی۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ آج دوپہر کو تم نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا حضرت نے فرمایا تھا میں بہت تنگدست ہو رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینار مانگوں مگر حیا دامنگیر ہوئی۔ جب میں اپنے گھر آیا۔ تو حضرت تشریف لائے اور سو دینار دے کر فرمایا، حیا اور رنج نہ کرو اور جب ضرورت ہوا کرے مانگ لیا کرو انشاء اللہ تمہیں مل جایا کرے گا۔

١١ ـ إِسْحَاقُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَقْرَعِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمْزَةَ نَصِيرٌ الْخَادِمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يُكَلِّمُ غِلْمَانَهُ بِلُغَاتِهِمْ، تُرْكٍ وَرُومٍ وَصَقَالِبَةٍ، فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ وَ

قُلْتُ : هٰذا وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لِأَحَدٍ حَتّٰى مَضٰى أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَلا رَآهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هٰذا ، أُحَدِّثُ نَفْسِي بِذٰلِكَ ـ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقالَ : إِنَّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ بَيَّنَ حُجَّتَهُ مِنْ سائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ شَيْءٍ وَيُعْطِيهِ اللُّغاتِ وَمَعْرِفَةَ الْأَنْسابِ وَالْآجالِ وَالْحَوادِثِ وَلَوْلا ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَ الْمَحْجُوجِ فَرْق .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو ترکی، رومی اور صقلابی ہیں کلام کرتے ہیں مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہوئے مدینہ میں اور امام علی نقی علیہ السلام کے مرتے تک گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انھوں نے یہ زبانیں سیکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دل میں کہا حضرت ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے ظاہر کیا ہے اپنی حجت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات و انساب و آجال و حوادث۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے حجت خدا اور عام لوگوں میں۔

۱۲ ـ إِسْحاقُ ، عَنِ الْأَقْرَعِ قالَ كَتَبْتُ إِلىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِمامِ هَلْ يَحْتَلِمُ؟ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي بَعْدَما فَصَلَ الْكِتابُ : الْاِحْتِلامُ شَيْطَنَةٌ وَقَدْ أَعاذَ اللّٰهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ أَوْلِياءَهُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَوَرَدَ الْجَوابُ : حالُ الْأَئِمَّةِ فِي الْمَنامِ حالُهُمْ فِي الْيَقَظَةِ لا يُغَيِّرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئاً وَقَدْ أَعاذَ اللّٰهُ أَوْلِياءَهُ مِنْ لَمَّةِ الشَّيْطانِ كَما حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کیا امام کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اس خط کو روانہ کرنے کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ احتلام تو کار شیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے پناہ میں رکھا ہے حضرت نے جواب دیا کہ آئمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیلی ان میں نہیں ہوتی اور جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے خدا اپنے اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

۱۳ ـ إِسْحاقُ قالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ظَرِيفٍ قالَ : اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَسْأَلَتانِ أَرَدْتُ الْكِتابَ فِيهِما إِلىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقائِمِ عليه السلام إِذا قامَ بِما يَقْضِي وَ أَيْنَ مَجْلِسُهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ بَيْنَ النّاسِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأَغْفَلْتُ خَبَرَ الْحُمّىٰ فَجاءَ الْجَوابُ سَأَلْتَ عَنِ الْقائِمِ فَإِذا قامَ قَضىٰ بَيْنَ النّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضاءِ داوُدَ عليه السلام لا يَسْأَلُ الْبَيِّنَةَ وَكُنْتَ أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأُنْسِيتَ ، فَاكْتُبْ فِي وَرَقَةٍ وَ عَلِّقْهُ عَلَى الْمَحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ

بِإِذْنِ اللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ: يَا نَارُ كُونِي بَرْداً وَ سَلاماً عَلَى إِبْرَاهِيمَ» فَعَلَّقْنَا عَلَيْهِ مَا ذَكَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَأَفَاقَ .

۱۳۔ حسن بن ظریف نے کہا کہ میرے دل میں دو مسئلوں کی کھٹک تھی میں نے چاہا کہ ایک خط کے ذریعے سے دونوں مسئلے معلوم کروں پس میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ قائم آل محمدؐ کا ظہور ہوگا تو آپ قضایا کا فیصلہ کس طرح کریں گے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی جگہ ہوگی کہاں، میں چاہتا کہ یہ بھی پوچھوں کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے لیکن یہ لکھنا بھول گیا۔ جواب میں حضرت نے لکھا۔ قائم آل محمدؐ اپنے علم سے اسی طرح فیصلہ کریں گے جیسے داؤد بغیر گواہ لئے کیا کرتے تھے تم یہ بھی سوال کرنا چاہتے تھے کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے مگر تم لکھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک پرچہ لکھو یہ یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیم" انشاء اللہ صحت ہوگی۔ میں نے یہ تعویذ مریض کے گردن میں ڈالا تو صحت ہوگئی۔

۱٤ ــ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ : قَعَدْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ فَلَمَّا مَرَّ بِي شَكَوْتُ إِلَيْهِ الْحَاجَةَ وَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي دِرْهَمٌ فَمَا فَوْقَهَا وَلَا غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ قَالَ : فَقَالَ : تَحْلِفُ بِاللهِ كَاذِباً وَقَدْ دَفَنْتَ مِائَتَيْ دِينَارٍ ؛ وَلَيْسَ قَوْلِي هٰذَا دَفْعاً لَكَ عَنِ الْعَطِيَّةِ ، أَعْطِهِ يَا غُلَامُ مَا مَعَكَ ، فَأَعْطَانِي غُلَامُهُ مِائَةَ دِينَارٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي : إِنَّكَ تُحْرَمُهَا أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهَا يَعْنِي الدَّنَانِيرَ الَّتِي دَفَنْتُ وَصَدَقَ عليه السلام وَ كَانَ كَمَا قَالَ دَفَنْتُ مِائَتَيْ دِينَارٍ وَقُلْتُ : يَكُونُ ظَهْراً وَ كَهْفاً لَنَا فَاضْطُرِرْتُ ضَرُورَةً شَدِيدَةً إِلَى شَيْءٍ أُنْفِقُهُ وَانْغَلَقَتْ عَلَيَّ أَبْوَابُ الرِّزْقِ فَنَبَشْتُ عَنْهَا فَإِذَا ابْنٌ لِي قَدْ عَرَفَ مَوْضِعَهَا فَأَخَذَهَا وَهَرَبَ فَمَا قَدَرْتُ مِنْهَا عَلَى شَيْءٍ .

۱٤۔ راوی کہتا ہے میں راہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتظار میں بیٹھا تھا جب حضرت اس طرف سے گزرے تو میں نے اپنی حاجت بیان کی اور قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار بھی نہیں، نہ صبح کے کھانے کو ہے نہ شام کے لئے حضرت نے فرمایا۔ تم نے جھوٹی قسم کھائی ہے تم نے دو سو دینار زمین میں دبائے ہیں یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تمہیں کچھ دوں نہیں، اے غلام اس کو سو دینار دے دے پھر مجھ سے کہا جو دینار تم نے دفن کئے ہیں ان سے تم شدید ضرورت کے وقت محروم ہو جاؤ گے حضرت نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا۔ میں نے دو سو دینار اس لئے دفن کر دیئے تھے کہ جب شدید ضرورت ہوگی تو ان سے مدد لوں گا۔ چنانچہ جب کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوئی اور رزق کے تمام دروازے بند ہو گئے تو میں نے وہ جگہ تلاش کی اور کھودا۔ میرے بیٹے نے اس کا پتہ چلا لیا تھا وہ اسے نکال کر لے گیا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

١٥ ـ إسْحاقُ قالَ : حَدَّثَني عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قالَ : كانَ لي فَرَسٌ وَ كُنْتُ بِهِ مُعْجِباً اُكْثِرُ ذِكْرَهُ فِي الْمَحالِّ فَدَخَلْتُ عَلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَوْماً فَقالَ لي : ما فَعَلَ فَرَسُكَ ؟ فَقُلْتُ : هُوَ عِنْدي وَهُوَ ذا هُوَ عَلىٰ بابِكَ وَعَنْهُ نَزَلْتُ فَقالَ لِيَ : اسْتَبْدِلْ بِهِ قَبْلَ الْمَساءِ إِنْ قَدَرْتَ عَلىٰ مُشْتَرِي وَلا تُؤَخِّرْ ذٰلِكَ وَدَخَلَ عَلَيْنا داخِلٌ وَانْقَطَعَ الْكَلامُ فَقُمْتُ مُتَفَكِّراً وَمَضَيْتُ إِلىٰ مَنْزِلي فَأَخْبَرْتُ أَخي الْخَبَرَ ، فَقالَ : ما أَدْري ما أَقُولُ في هٰذا؟ وَشَحَحْتُ بِهِ وَ نَفِسْتُ عَلَى النّاسِ بِبَيْعِهِ وَ أَمْسَيْنا فَأَتانا السّائِسُ وَقَدْ صَلَّيْنا الْعَتَمَةَ فَقالَ : يا مَوْلايَ نَفَقَ فَرَسُكَ فَاغْتَمَمْتُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ عَنىٰ هٰذا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، قالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ بَعْدَ أَيّامٍ وَأَنا أَقُولُ في نَفْسي : لَيْتَهُ أَخْلَفَ عَلَيَّ دابَّةً إِذْ كُنْتُ اغْتَمَمْتُ بِقَوْلِهِ، فَلَمّا جَلَسْتُ قالَ : نَعَمْ نُخْلِفُ دابَّةً عَلَيْكَ ، يا غُلامُ أَعْطِهِ بِرْذَوْني الْكُمَيْتَ هٰذا خَيْرٌ مِنْ فَرَسِكَ وَ أَوْطَأُ وَأَطْوَلُ عُمْراً .

۱۵۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا اور میں جا بجا اس کا ذکر کرتا تھا ایک روز میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا، تم نے اپنے گھوڑے کا کیا کیا میں نے کہا وہ میرے پاس ہے یہیں آپ کے دروازہ پر ہے اسی سے میں آرہا ہوں۔ فرمایا شام سے پہلے اگر کوئی خریدار مل جائے تو اس کا تبادلہ کر لو اسی اثنا میں ایک اور شخص آ گیا اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ میں رنجیدہ اپنے گھر آیا اور اپنے بھائی سے یہ ذکر کیا۔ اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں اس بارے میں کیا رائے دوں، میں نے اس کے فروخت میں بخل سے کام لیا اور کسی ایسے کو تلاش نہ کیا جس کے ہاتھ بیچوں۔ شام کو جب ہم نماز عشاء پڑھ چکے تھے۔ سائیس آ کر کہنے لگا کہ آپ کا گھوڑا مر گیا۔ یہ سن کر مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھ گیا کہ حضرت نے اسی لئے فرمایا تھا۔ چند روز بعد میں خدمت امام علیہ السلام میں حاضر ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ کاش حضرت مجھے اس کے بدلے میں کوئی چوپایہ دے دیں کیونکہ میں بہت رنجیدہ تھا جب میں بیٹھا تو حضرت نے فرمایا۔ اچھا میں اس کے بدلے چوپایہ دیتا ہوں۔ اے غلام میرا کمیت خچر ان کو دے دے اور مجھ سے کہا۔ یہ چال میں اور بلحاظ عمر تمہارے گھوڑے سے اچھا ہے۔

١٦ـ إسْحاقُ قالَ: حَدَّثَني مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قالَ : حَدَّثَني أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قالَ : كَتَبْتُ إِلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ عليه السلام حينَ أَخَذَ الْمُهْتَدي فِي قَتْلِ الْمَوالِيّ يا سَيِّدي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي شَغَلَهُ عَنّا ، فَقَدْ بَلَغَني أَنَّهُ يَتَهَدَّدُكَ وَيَقُولُ: وَاللّٰهِ لَاُجْلِيَنَّهُمْ عَنْ جَديدِ الْأَرْضِ[٢] فَوَقَّعَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام بِخَطِّهِ: ذاكَ أَقْصَرُ لِعُمْرِهِ ، عُدَّ مِنْ يَوْمِكَ هٰذا خَمْسَةَ أَيّامٍ وَ يُقْتَلُ فِي الْيَوْمِ السّادِسِ بَعْدَ هَوانٍ وَ اسْتِخْفافٍ يَمُرُّ بِهِ فَكانَ كَما قالَ عليه السلام .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ جس زمانے میں مہتدی نے شعیان علیؑ کے قتل کی مہم شروع کر رکھی تھی میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کے خروج کی وجہ سے اس کی توجہ ہمارے قتل کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نئی آبادی سے جلا وطن کر دوں گا۔ امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے دست مبارک سے لکھا کہ اس کا یہ کہنا اس کی عمر کو کم کر دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن شمار کرو۔ چھٹے دن وہ نہایت ذلت وحقارت سے قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۱۷ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْن شَمُّوْنٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَاللهَ لِي مِنْ وَجَعِ عَيْنِي وَكَانَتْ إِحْدٰى عَيْنَيَّ ذَاهِبَةً وَ الْأُخْرٰى عَلٰى شَرَفِ ذَهَابٍ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : حَبَسَ اللهُ عَلَيْكَ عَيْنَكَ فَأَفَاقَتِ الصَّحِيحَةُ وَوَقَّعَ فِي آخِرِالْكِتَابِ آجَرَكَ اللهُ وَ أَحْسَنَ ثَوَابَكَ ، فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ وَلَمْ أَعْرِفْ فِي أَهْلِي أَحَداً مَاتَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ جَاءَتْنِي وَفَاةُ ابْنِي طَيِّبٍ فَعَلِمْتُ أَنَّ التَّعْزِيَةَ لَهُ .

۱۷۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے درخواست کی کہ میری درد چشم دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں دوسری آنکھ تو جا ہی چکی تھی حضرت نے تحریر فرمایا کہ اللہ نے تیری آنکھ کو محفوظ فرمایا۔ پس وہ صحیح سالم ہوگئی۔ خط کے آخر میں تحریر فرمایا۔ اللہ تم کو اجر دے اور اچھا ثواب دے۔ میں پڑھ کر غمگین ہوا میرے خاندان میں کوئی مرا نہ تھا چند دن کے بعد جب میرا بیٹا طیب مرا تو میں سمجھا کہ یہ اس کی تعزیت تھی۔

۱۸ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا بِسُرَّ مَنْ رَأٰى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ : سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ ، يَتَظَلَّمُ إِلَى الْمُهْتَدِي فِي ضَيْعَةٍ لَهُ قَدْ غَصَبَهَا إِيَّاهُ شَفِيعٌ الْخَادِمُ وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَشَرْنَا عَلَيْهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَسْأَلُهُ تَسْهِيلَ أَمْرِهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام : لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ضَيْعَتُكَ تُرَدُّ عَلَيْكَ فَلَا تَتَقَدَّمْ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَ الْوَكِيلَ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ وَخَوِّفْهُ بِالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَلَقِيَهُ ؛ فَقَالَ لَهُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ قَدْ كُتِبَ إِلَيَّ عِنْدَ خُرُوجِكَ مِنْ مِصْرَ ، أَنْ أَطْلُبَكَ وَأَرُدَّ الضَّيْعَةَ عَلَيْكَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْقَاضِي ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ وَشَهَادَةِ الشُّهُودِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى أَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَى الْمُهْتَدِي فَصَارَتِ الضَّيْعَةُ لَهُ وَفِي يَدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا خَبَرٌ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ : وَحَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ هٰذَا قَالَ : خَلَّفْتُ ابْناً لِي عَلِيلاً بِمِصْرَ عِنْدَ خُرُوجِي عَنْهَا وَابْناً لِي آخَرَ أَسَنَّ مِنْهُ كَانَ وَصِيِّي وَ قَيِّمِي عَلٰى عِيَالِي وَ فِي ضِيَاعِي فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ لِابْنِي الْعَلِيلِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ عُوفِيَ ابْنُكَ الْمُعْتَلُّ

وَمَاتَ الْكَبِيرُ وَصِيُّكَ وَ قَيِّمُكَ فَاحْمَدِاللهَ وَلَاتَجْزَعْ فَيَحْبَطَ أَجْرُكَ فَوَرَدَ عَلَيَّ الْخَبَرُ أَنَّ ابْنِي قَدْ عُوفِيَ مِنْ عِلَّتِهِ وَمَاتَ الْكَبِيرُ يَوْمَ وَرَدَ عَلَيَّ جَوَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام .

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ سامرہ میں ایک شخص ہمارے پاس مصر سے آیا جس کا نام سیف ابن اللیث تھا وہ شکایت کرنے آیا تھا، مہتدی بادشاہ عباسی سے اس کے خادم شفیع کی جس نے اس کی زمین غصب کر کے اس کو نکال دیا تھا ہم نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے سہولت امر کے لئے درخواست کرے ۔ حضرت نے اسے تحریر فرمایا کہ خوف نہ کر تیری زمین تجھے مل جائے گی بادشاہ کے پاس نہ جا بلکہ اس حاکم سے مل جس کے ہاتھ میں زمین کا معاملہ ہے اور اسے ڈرا سلطان اعظم یعنی خدا سے جو رب العالمین ہے پس وہ اس سے ملا۔ اس نے کہا۔ تیرے مصر سے نکلتے ہی شفیع نے مجھے لکھا کہ میں تجھے بلا کر زمین تیرے حوالے کر دوں پس اس نے قاضی ابو الشوارب کے حکم سے گواہیاں لے کر زمین اس کو واپس کر دی اور مہتدی کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہی ۔ پس وہ زمین اس کے قبضے میں آگئی بعد کا حال معلوم نہیں اور اسی سیف بن لیث نے بیان کیا کہ جب میں مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا وصی اور قائم مقام تھا میرے اہل و عیال اور جائیداد کا ، میں نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپ دعا فرمائیں حضرت نے لکھا تمہارا بیمار بیٹا اچھا ہو گیا اور بڑا بیٹا مر گیا۔ خدا کی حمد کرو اور بے قرار نہ ہو ورنہ ثواب سے محروم رہو گے۔ پس جیسا حضرت نے کہا تھا ویسی ہی خبر مجھے ملی۔

۱۹۔ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْقُشَيْرِيِّ مِنْ قَرْيَةٍ تُسَمَّى قِيرَ، قَالَ: كَانَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام وَكِيلٌ قَدِ اتَّخَذَ مَعَهُ فِي الدَّارِ حُجْرَةً يَكُونُ فِيهَا مَعَهُ خَادِمٌ أَبْيَضُ فَأَرَادَ الْوَكِيلُ الْخَادِمَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ بِنَبِيذٍ فَاحْتَالَ لَهُ بِنَبِيذٍ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ مُغْلَقَةٍ ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الْوَكِيلُ قَالَ: إِنِّي لَمُنْتَبِهٌ إِذْ أَنَا بِالْأَبْوَابِ تُفْتَحُ حَتَّى جَاءَ بِنَفْسِهِ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ اتَّقُوا اللهَ خَافُوا اللهَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَمَرَ بِبَيْعِ الْخَادِمِ وَإِخْرَاجِي مِنَ الدَّارِ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے مجھ سے یحییٰ بن قشیری نے قریہ قیر میں بیان کیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا ایک وکیل تھا جسے آپ نے اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جگہ دی تھی اور اس کے ساتھ اپنے ایک سفید فام غلام کو رکھ دیا تھا۔ وکیل نے غلام سے بدکاری کرنا چاہی اس نے اس شرط سے قبول کیا کہ وہ اس کے لئے شراب مہیا کرے۔ وکیل نے شراب کو حاصل کیا اور غلام سے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے اور امام علیہ السلام کے درمیان تین دروازے مقفل تھے وکیل نے بیان کیا میں اپنی غلطی پر آگاہ ہوا۔ ناگاہ دروازے کھلے اور حضرت تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم خدا سے ڈرو، اور پرہیزگار بنو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غلام کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

٢٠ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الشَّائِيُّ قَالَ : نَاظَرْتُ رَجُلاً مِنَ الثَّنَوِيَّةِ بِالْأَهْوَازِ ، ثُمَّ قَدِمْتُ سُرَّ مَنْ رَأَى وَقَدْ عَلِقَ بِقَلْبِي شَيْءٌ مِنْ مَقَالَتِهِ فَإِنِّي لَجَالِسٌ عَلَى بَابِ أَحْمَدَ ابْنِ الْخَضِيبِ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام مِنْ دَارِ الْعَامَّةِ يَوْمَ الْمَوْكِبِ : فَنَظَرَ إِلَيَّ وَأَشَارَ بِسَبَّاحَتِهِ «أَحَدٌ أَحَدٌ فَرْدٌ» فَسَقَطْتُ مَغْشِيّاً عَلَيَّ .

٢٠۔ راوی نے خبر دی مجھے محمد بن ربیع نے کہا کہ میں نے مناظرہ کیا اہواز میں ایک مجوسی سے۔ پھر میں سامرہ آیا۔ اس مجوسی کی ایک بات میرے دل میں گڑ گئی تھی۔ میں احمد بن الخضیب کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام الچیوں کے جلسہ کے دن خلیفہ کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے ادھر سے گزرے انھوں نے مجھے دیکھا اور اپنی انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ یکتا ہے پس اس بات کا میرے دل پر اثر ہوا۔

٢١ـ إِسْحَاقُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَوْماً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ مَا أَصُوغُ بِهِ خَاتَماً أَتَبَرَّكُ بِهِ ، فَجَلَسْتُ وَأُنْسِيتُ مَا جِئْتُ لَهُ ، فَلَمَّا وَدَّعْتُ وَنَهَضْتُ رَمَى إِلَيَّ بِالْخَاتَمِ فَقَالَ : أَرَدْتَ فِضَّةً فَأَعْطَيْنَاكَ خَاتَماً رَبِحْتَ الْفَصَّ وَالْكِرَاءَ ، هَنَّاكَ اللهُ يَا أَبَا هَاشِمٍ ! فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أَشْهَدُ أَنَّكَ وَلِيُّ اللهِ وَإِمَامِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ بِطَاعَتِهِ ، فَقَالَ : غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا أَبَا هَاشِمٍ .

٢١۔ ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ چاہتا تھا کہ آپ سے انگوٹھی بنانے کے لئے چاندی مانگوں تاکہ میرے لئے برکت کا باعث ہو لیکن میں بھول گیا۔ جب میں چلنے کے لئے اٹھا تو آپ نے انگوٹھی میری طرف پھینکی اور فرمایا تم تو چاندی ہی چاہتے تھے ہم نے تم کو چاندی بھی دی اور نگ بھی اور بنوانے کی اجرت بھی۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں مبارک کرے۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے ولی ہیں اور میرے ایسے امام ہیں کہ جن کی طاعت میں بقائے دین ہے۔ فرمایا۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں بخشے۔

٢٢ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو الْعَيْنَاءِ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَى عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَتَاقَةً قَالَ : كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَأَعْطَشُ وَأَنَا عِنْدَهُ فَأُجِلُّهُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَيَقُولُ : يَا غُلَامُ ! اسْقِهِ وَرُبَّمَا حَدَّثْتُ نَفْسِي بِالنُّهُوضِ فَأُفَكِّرُ فِي ذٰلِكَ فَيَقُولُ : يَا غُلَامُ ! دَابَّتَهُ

٢٢۔ راوی کہتا ہے میں جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آتا تو پیاسا ہوتا تو مجھے آپ کی جلالت

شان کی وجہ سے پانی مانگنے کی ہمت نہ ہوتی حضرت خود ہی غلام سے فرماتے اسے پانی پلاؤ اور جب میں چلنے کی فکر میں ہوتا تو فرماتے اے غلام سواری لا۔

٢٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ: دَخَلَ الْعَبَّاسِيُّونَ عَلَىٰ صَالِحِ بْنِ وَصِيفٍ وَدَخَلَ صَالِحُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْ هٰذِهِ النَّاحِيَةِ عَلَىٰ صَالِحِ بْنِ وَصِيفٍ عِنْدَ مَا حُبِسَ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام ، فَقَالَ لَهُمْ صَالِحٌ : وَ مَا أَصْنَعُ؟ قَدْ وَكَّلْتُ بِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَشَرِّ مَنْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ ، فَقَدْ صَارَا مِنَ الْعِبَادَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ إِلَىٰ أَمْرٍ عَظِيمٍ ، فَقُلْتُ لَهُمَا : مَا فِيهِ ؟ فَقَالَا : مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ ، لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَتَشَاغَلُ وَ إِذَا نَظَرْنَا إِلَيْهِ ارْتَعَدَتْ فَرَائِصُنَا وَ يُدَاخِلُنَا مَا لَا نَمْلِكُهُ مِنْ أَنْفُسِنَا ، فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ انْصَرَفُوا خَائِبِينَ .

۲۳۔ راوی نے کہا صالح بن وصیف کے پاس کچھ عباسی آئے اور صالح بن علی وغیرہ بھی امام حسن عسکریؑ کے ساتھ صالح بن وصیف کی نگرانی میں قید تھے۔ صالح نے ان لوگوں سے کہا۔ میں نے شریر ترین دو آدمیوں کے سپرد حضرت کو کیا تھا وہ دونوں عبادت گذار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔ میں نے اس قیدی کے بارے میں ان دونوں سے بات چیت کی۔ انھوں نے کہا۔ تم کیا پوچھتے ہو اس شخص کے بارے میں جو صائم النہار اور قائم اللیل ہے نہ کسی سے بولتا ہے نہ کسی کام میں مشغول ہوتا ہے اور رعب کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کی طرف دیکھتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے اور ہمارے نفسوں پر ناقابل برداشت اثر پڑتا ہے یہ سن کر وہ لوگ ناکام واپس گئے۔

٢٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَكْفُوفِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ بَعْضِ فَصَّادِي الْعَسْكَرِ مِنَ النَّصَارَىٰ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام بَعَثَ إِلَيَّ يَوْماً فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ ، فَقَالَ لِي: افْصِدْ هٰذَا الْعِرْقَ قَالَ : وَ نَاوَلَنِي عِرْقاً لَمْ أَفْهَمْهُ مِنَ الْعُرُوقِ الَّتِي تُفْصَدُ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا رَأَيْتُ أَمْراً أَعْجَبَ مِنْ هٰذَا يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْصِدَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَلَيْسَ بِوَقْتِ فَصْدٍ وَالثَّانِيَةُ عِرْقٌ لَا أَفْهَمُهُ ، ثُمَّ قَالَ لِي: انْتَظِرْ وَ كُنْ فِي الدَّارِ ، فَلَمَّا أَمْسَىٰ دَعَانِي وَقَالَ لِي : سَرِّحِ الدَّمَ فَسَرَّحْتُ ثُمَّ قَالَ لِي : أَمْسِكْ فَأَمْسَكْتُ ، ثُمَّ قَالَ لِي : كُنْ فِي الدَّارِ ، فَلَمَّا كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ أَرْسَلَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي : سَرِّحِ الدَّمَ قَالَ : فَتَعَجَّبْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِي الْأَوَّلِ وَ كَرِهْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ: فَسَرَّحْتُ فَخَرَجَ دَمٌ أَبْيَضُ كَأَنَّهُ الْمِلْحُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : احْبِسْ قَالَ: فَحَبَسْتُ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : كُنْ فِي الدَّارِ ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَمَرَ قَهْرَمَانَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَأَخَذْتُهَا

وَخَرَجْتُ حَتّى أَتَيْتُ ابْنَ بَخْتِيشُوعَ النَّصْرانِي فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قالَ : فَقالَ لِي : وَاللهِ ما أَفْهَمُ ما تَقُولُ وَلاأَعْرِفُهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الطِّبِّ وَلاقَرَأْتُهُ فِي كِتابٍ وَلاأَعْلَمُ فِي دَهْرِنا أَعْلَمَ بِكُتُبِ النَّصْرانِيَّةِ مِنْ فُلانٍ الْفارِسِيِّ فَاخْرُجْ إِلَيْهِ قالَ : فَاكْتَرَيْتُ زَوْرَقاً إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَتَيْتُ الْأَهْوازَ ثُمَّ صِرْتُ إِلى فارِسَ إِلى صاحِبِي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قالَ: فَقالَ لِي: أَنْظِرْنِي أَيّاماً فَأَنْظَرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مُتَقاضِياً قالَ : فَقالَ لِي : إِنَّ هٰذَا الَّذِي تَحْكِيهِ عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَعَلَهُ الْمَسِيحُ فِي دَهْرِهِ مَرَّةً .

۲۴۔ محمد بن حسن مکفوف نے کہا کہ میرے ایک دوست نے عسکر کے ایک نصرانی فصاد کی زبانی بیان کیا کہ امام حسن عسکریؑ نے مجھے ایک روز نماز ظہر کے وقت بلایا اور کہا کہ اس رگ کی فصد کھول اور ایک رگ بتائی جس کو فصد کھولی جانے والی رگوں میں میں نہیں جانتا تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ اور یہ امر اور زیادہ تعجب خیز ہے کہ وقت ظہر فصد کھول رہے ہیں حالانکہ یہ فصد کا وقت نہیں اور پھر ایسی رگ کا جسے میں جانتا بھی نہیں، حضرت نے فرمایا، تم انتظار کرو اور گھر میں ہی رہو جب شام ہوئی تو مجھے بلاکر فرمایا۔ خون نکالو میں نے خون نکالا، پھر فرمایا روک دو، میں نے روک دیا، پھر فرمایا جاؤ مت یہیں ٹھہرو جب آدھی رات ہوئی تو مجھے بلاکر فرمایا خون کو جاری کرو۔ اس پر میں نے پہلے سے زیادہ تعجب کیا۔ پوچھنا مناسب نہ جانا۔ میں نے خون نکالا تو سفید خون نمک کی طرح نکلا۔ حضرت نے فرمایا اب بند کردے، میں نے بند کردیا۔ پھر فرمایا۔ اب تم صبح تک یہیں رہو جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے وکیل سے فرمایا اسے تین دینار دے دو، میں نے لے لئے اور میں نے وہاں سے ابن بختشوع نصرانی کے پاس پہنچا اور یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے۔ میں نے تو طب میں یہ حال کہیں نہیں پڑھا اور نہ کسی کتاب میں دیکھا۔ نصرانی کتابوں کا سب سے بڑا عالم فلاں فارسی ہے تم اس سے معلوم کرو، میں نے بصرہ تک کے لئے ایک کشتی کرایہ پر لی اور وہاں سے اہواز تک آیا اور اس مرد فارسی سے ملا اور واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے کچھ مہلت دو چند روز بعد میں تقاضہ کے لئے پہنچا اس نے کہا کہ جس شخص کے متعلق تم یہ بیان کیا۔ اس نے وہ کیا جو مسیح نے اپنے زمانہ میں چند بار کیا تھا۔

۲۵ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا قالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ إِلىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَشْكُو عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ دُلَفَ وَيَزِيدَ بْنَ عَبْدِاللهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَدْ كُفِيتَهُ وَأَمّا يَزِيدُ فَإِنَّ لَكَ وَلَهُ مَقاماً بَيْنَ يَدَيِ اللهِ ، فَماتَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَتَلَ يَزِيدُ مُحَمَّدَ بْنَ حُجْرٍ .

۲۵۔ محمد بن حجر نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے شکایت کی۔ عبدالعزیز بن دلف اور یزید بن عبداللہ کے ظلم کی۔ حضرت نے اسے لکھا کہ عبدالعزیز کا معاملہ ٹھیک ہوجائے گا لیکن یزید بن عبداللہ کا اور تیرا معاملہ پیش خدا طے ہوگا۔ پس عزیز مرگیا اور یزید بن محمد بن حجر قتل کردیا گیا۔

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: سُلِّمَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَىٰ نِحْرِيرٍ فَكَانَ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ وَيُؤْذِيهِ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَيْلَكَ اتَّقِ اللهَ، لَاتَدْرِي مَنْ فِي مَنْزِلِكَ؟ وَعَرَّفَتْهُ صَلَاحَهُ وَقَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَأَرْمِيَنَّهُ بَيْنَ السِّبَاعِ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ فَرُئِيَ عليه السلام قَائِماً يُصَلِّي وَهِيَ حَوْلَهُ.

۲۶۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری کو نحریر غلام مہتدی کے گھر میں قید کیا گیا وہ حضرت پر بہت سختی کرتا اور ستاتا تھا اس کی بیوی نے کہا۔ خدا تیرا ستیاناس کرے تو جانتا ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ قید ہیں تو نے ان کے نفس کی پاکیزگی کو سمجھا ہے میں تجھے عذاب خدا سے ڈراتی ہوں اس نے کہا میں ان کو درندوں کے درمیان چھوڑ دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت ان درندوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں

۲۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِأَنْظُرَ إِلَىٰ خَطِّهِ فَأَعْرِفَهُ إِذَا وَرَدَ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْخَطَّ سَيَخْتَلِفُ عَلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْقَلَمِ الْغَلِيظِ إِلَى الْقَلَمِ الدَّقِيقِ فَلَا تَشُكَّنَّ، ثُمَّ دَعَا بِالدَّوَاةِ فَكَتَبَ وَجَعَلَ يَسْتَمِدُّ إِلَىٰ مَجْرَى الدَّوَاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَهُوَ يَكْتُبُ: أَسْتَوْهِبُهُ الْقَلَمَ الَّذِي كَتَبَ بِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْكِتَابَةِ أَقْبَلَ يُحَدِّثُنِي وَهُوَ يَمْسَحُ الْقَلَمَ بِمِنْدِيلِ الدَّوَاةِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هَاكَ يَا أَحْمَدُ! فَنَاوَلَنِيهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي مُغْتَمٌّ لِشَيْءٍ يُصِيبُنِي فِي نَفْسِي وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ أَبَاكَ فَلَمْ يَقْضِ لِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَمَا هُوَ يَا أَحْمَدُ؟ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي رُوِيَ لَنَا عَنْ آبَائِكَ أَنَّ نَوْمَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَىٰ أَقْفِيَتِهِمْ وَنَوْمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ أَيْمَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُنَافِقِينَ عَلَىٰ شَمَائِلِهِمْ وَنَوْمَ الشَّيَاطِينِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ، فَقَالَ عليه السلام: كَذٰلِكَ هُوَ، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي فَإِنِّي أَجْهَدُ أَنْ أَنَامَ عَلَىٰ يَمِينِي فَمَا يُمْكِنُنِي وَلَا يَأْخُذُنِي النَّوْمُ عَلَيْهَا؛ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: أَدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ ثِيَابِكَ فَأَدْخَلْتُهَا فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِ وَأَدْخَلَهَا تَحْتَ ثِيَابِي، فَمَسَحَ بِيَدِهِ الْيُمْنَىٰ عَلَىٰ جَانِبِيَ الْأَيْسَرِ وَبِيَدِهِ الْيُسْرَىٰ عَلَىٰ جَانِبِيَ الْأَيْمَنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ أَحْمَدُ: فَمَا أَقْدِرُ أَنْ أَنَامَ عَلَىٰ يَسَارِي مُنْذُ فَعَلَ ذٰلِكَ بِي عليه السلام وَمَا يَأْخُذُنِي نَوْمٌ عَلَيْهَا أَصْلاً.

۲۷۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے درخواست

کی کہ آپ میرے سامنے کچھ لکھ کر دکھا دیں تاکہ آپ کا خط آیا کرے تو میں پہچان لیا کروں۔ فرمایا اے احمد خط موٹے اور باریک قلم کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں پس تم شک کو راہ نہ دو۔ پھر آپ نے دوات منگائی اور لکھا۔ چونکہ سیاہی رواں نہ تھی لہذا پانی ڈالا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس قلم سے آپ لکھ رہے ہیں یہ مجھے عطا فرما دیتے تو اچھا ہوتا۔ جب آپ لکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر بات چیت شروع کی اور قلم کو دوات والے کپڑے سے صاف کرنے لگے۔ پھر فرمایا اے احمد یہ قلم لے لو۔ میں نے کہا۔ حضور میں ایک مسئلہ میں پریشان خاطر ہوں آپ کے پدر بزرگوار سے پوچھنا چاہا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آپ کے آبائے کرام سے مروی ہے کہ انبیاء اپنی پشت پر سوتے ہیں اور مومنین داہنی کروٹ سے اور منافقین بائیں کروٹ سے اور شیاطین منہ کے بل، فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا میں داہنی طرف سونے کی کوشش کرتا ہوں مگر ممکن نہیں ہوتا۔ مجھے اس کروٹ پر نیند نہیں آتی، حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ قریب آؤ۔ اپنا ہاتھ اپنے کپڑوں کے اندر کرو پھر حضرت نے اپنی آستین سے اپنا ہاتھ نکالا اور میرے لباس کے اندر داخل کیا اور داہنے ہاتھ سے بائیں پہلو کو اور بائیں سے داہنے پہلو کو ملا (تین بار) فرمایا اے احمد اب تو بائیں کروٹ نہ سوئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک سو تیئسواں باب

ذکر مولد صاحب الامر علیہ السلام

(بابُ) ۱۲۳

مَوْلِدِ الصَّاحِبِ الامر عَلَيْهِ السَّلامُ

وُلِدَ عليه السلام لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ.

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ: هٰذَا جَزَاءُ مَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، زَعَمَ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَلَيْسَ لِي عَقِبٌ فَكَيْفَ رَأَىٰ قُدْرَةَ اللهِ. وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ «م ح م د» سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ.

حضرت ۱۵ ر شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ جب زبیری (مہتدی بادشاہ عباسی) قتل کر دیا گیا تو امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر تہمت لگاتا ہے اس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی فرزند نہیں

اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کیسی قدرت ہے۔ راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انھوں نے م۔ح۔م۔د۔رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ھ میں ہوئی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ وَالْحَسَنُ ابْنَا عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيُّ ـ مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ ـ عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ سُرَّ مَنْ رَأَى وَلَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَدَعَانِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْتَأْذِنَ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ وَسَلَّمْتُ قَالَ لِي : يَا أَبَا فُلَانٍ كَيْفَ حَالُكَ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : اُقْعُدْ يَا فُلَانُ ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مِنْ أَهْلِي ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ ؟ قُلْتُ: رَغْبَةً فِي خِدْمَتِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : فَالْزَمِ الدَّارَ قَالَ : فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَكُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ إِذْنٍ إِذَا كَانَ فِي دَارِ الرِّجَالِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَهُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ ، فَلَمْ أَجْسِرْ أَنْ أَخْرُجَ وَلَا أَدْخُلَ ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطًّى ثُمَّ نَادَانِي اُدْخُلْ فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا : اكْشِفِي عَمَّا مَعَكِ فَكَشَفَتْ عَنْ غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ كَشَفَتْ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابِتٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ أَخْضَرُ لَيْسَ بِأَسْوَدَ ، فَقَالَ : هٰذَا صَاحِبُكُمْ ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتَّى مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ ضَوْءُ بْنُ عَلِيٍّ : فَقُلْتُ لِلْفَارِسِيِّ : كَمْ كُنْتَ تُقَدِّرُ لَهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ قَالَ : سَنَتَيْنِ قَالَ الْعَبْدِيُّ : فَقُلْتُ لِضَوْءٍ : كَمْ تُقَدِّرُ لَهُ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَ أَبُو عَبْدِاللهِ وَنَحْنُ نُقَدِّرُ لَهُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً .

۲۔ علی بن محمد نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد اور حسن نے کہ علی بن ابراہیم نے ۲۷۹ھ میں بیان کیا مجھ سے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن علی بن عبدالرحمٰن عبدی نے عبد قیس سے اس نے ضوء ابن عجلی سے اس نے ایک مرد فارسی سے جس کا نام اس نے بتایا کہ میں سامرہ میں امام حسن عسکریؑ کے دروازہ پر آیا۔ آپ نے بغیر میرے اذن طلب کئے مجھے بلایا۔ جب میں داخل ہوا اور سلام کیا تو فرمایا۔ اے فلاں تیرا کیا حال ہے۔ بیٹھ جا۔ پھر میرے خاندان کے مردوں اور عورتوں کا حال پوچھا۔ پھر فرمایا۔ تم کس غرض سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ آپؑ کی خدمت میں رہنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا تم اس گھر میں رہو۔ چنانچہ میں حضرت کے نوکروں کے ساتھ رہنے لگا۔ میرا کام یہ تھا کہ سودا سلف بازار سے خرید لاتا اور میں بغیر اذن حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا جب آپ مردانے حصے میں ہوتے تھے۔ ایک دن میں نے گھر کے اندر حرکت سنی۔ حضرت کی آواز آئی ٹھہر جا۔ یہ سن کر میری ہمت نہ ہوئی کہ باہر نکلوں اور نہ اندر آسکوں۔ پھر ایک کنیز نکلی جس

کے پاس ایک ڈھکی ہوئی چیز تھی حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اندر آجاؤ، میں داخل ہوا آپ نے کنیز کو پکارا اور فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے کھول دے اس نے کھولا تو وہ ایک نہایت خوبصورت صاحبزادے تھے۔ فرمایا۔ ان کے شکم کو بھی کھول دے۔ میں نے دیکھا کہ سینہ سے ناف تک سبز بال تھے۔ کالا کوئی نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ یہ تمہارے امام ہیں اس کے بعد امام علیہ السلام کی وفات تک پھر کبھی ان کو نہ دیکھا۔ ضوء ابن علی نے ان سے پوچھا تم نے ان کی عمر کا کیا اندازہ کیا۔ کہا دو سال، عبدی نے کہا میں نے ضوء سے پوچھا تمہارا اندازہ کیا ہے کہا چودہ سال اور ابو علی اور ابو عبداللہ نے کہا ہمارا اندازہ اکیس سال ہے۔

توضیح:۔ حدیث اوّل میں حضرت حجتؑ کی ولادت ۲۵۵ھ اور ۲۵۶ھ دونوں لکھی ہیں۔ علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف غالباً شمسی اور قمری حساب کی بناء پر ہے۔ صحیح سال ۲۵۶ھ ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ لفظِ نور کے اعداد ۲۵۶ ہیں اور یہی لفظ آپ کے سالِ ولادت کو بتاتا ہے۔

حدیث دوم کو علامہ مجلسیؒ نے ضعیف تحریر کیا ہے۔ عمر کے تخمینہ میں جو اختلاف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ فارسی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی حیات میں دیکھا تھا اور دوسروں نے وکلائے ناحیہ مقدسہ کے لحاظ سے بتایا چونکہ حضرت حجتؑ کا نمو عام انسانوں سے علیحدہ تھا لہٰذا عمر کا اختلاف یوں بھی ہو سکتا ہے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا الْقُمِّيِّينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ غَانِمٍ الْهِنْدِيِّ قَالَ: كُنْتُ بِمَدِينَةِ الْهِنْدِ الْمَعْرُوفَةِ بِقِشْمِيرَ الدَّاخِلَةِ وَأَصْحَابٌ لِي يَقْعُدُونَ عَلَى كَرَاسِيَّ عَنْ يَمِينِ الْمَلِكِ، أَرْبَعُونَ رَجُلاً كُلُّهُمْ يَقْرَأُ الْكُتُبَ الْأَرْبَعَةَ: التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَصُحُفَ إِبْرَاهِيمَ، نَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ وَنُفَقِّهُهُمْ فِي دِينِهِمْ وَنُفْتِيهِمْ فِي حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ، يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْنَا الْمَلِكُ فَمَنْ دُونَهُ، فَتَجَارَيْنَا ذِكْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: هَذَا النَّبِيُّ الْمَذْكُورُ فِي الْكُتُبِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ وَيَجِبُ عَلَيْنَا الْفَحْصُ عَنْهُ وَطَلَبُ أَثَرِهِ وَاتَّفَقَ رَأْيُنَا وَتَوَافَقْنَا عَلَى أَنْ أَخْرُجَ فَأَرْتَادَ لَهُمْ، فَخَرَجْتُ وَمَعِي مَالٌ جَلِيلٌ، فَسِرْتُ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْراً حَتَّى قَرُبْتُ مِنْ كَابُلَ، فَعَرَضَ لِي قَوْمٌ مِنَ التُّرْكِ فَقَطَعُوا عَلَيَّ وَأَخَذُوا مَالِي وَجُرِحْتُ جِرَاحَاتٍ شَدِيدَةٍ وَدُفِعْتُ إِلَى مَدِينَةِ كَابُلَ، فَأَنْفَذَنِي مَلِكُهَا لَمَّا وَقَفَ عَلَى خَبَرِي إِلَى مَدِينَةِ بَلْخَ وَعَلَيْهَا إِذْ ذَاكَ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَبِي [الأ]سْوَدِ، فَبَلَغَهُ خَبَرِي وَأَنِّي خَرَجْتُ مُرْتَاداً مِنَ الْهِنْدِ وَتَعَلَّمْتُ الْفَارِسِيَّةَ وَنَاظَرْتُ الْفُقَهَاءَ وَأَصْحَابَ الْكَلَامِ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ فَأَحْضَرَنِي مَجْلِسَهُ وَجَمَعَ عَلَيَّ الْفُقَهَاءَ فَنَاظَرُونِي فَأَعْلَمْتُهُمْ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَلَدِي أَطْلُبُ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي وَجَدْتُهُ فِي الْكُتُبِ، فَقَالَ لِي: مَنْ هُوَ وَمَا اسْمُهُ؟ فَقُلْتُ مُحَمَّدٌ، فَقَالُوا: هُوَ نَبِيُّنَا الَّذِي تَطْلُبُ، فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ شَرَائِعِهِ، فَأَعْلَمُونِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: أَنَا أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّداً نَبِيٌّ وَلَا أَعْلَمُهُ هَذَا الَّذِي تَصِفُونَ أَمْ لَا فَأَعْلِمُونِي مَوْضِعَهُ لِأَقْصِدَهُ فَأُسَائِلَهُ عَنْ

عَلاماتٍ عِنْدِي وَدَلالاتٍ، فَإِنْ كانَ صاحِبِي الَّذِي طَلَبْتُ آمَنْتُ بِهِ، فَقالُوا: قَدْمَضى عليه السلام فَقُلْتُ: فَمَنْ وَصِيُّهُ وَخَلِيفَتُهُ فَقالُوا: أَبُوبَكْرٍ، قُلْتُ: فَسَمُّوهُ لِي فَإِنَّ هٰذِهِ كُنْيَتُهُ؟ قالُوا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمانَ وَ نَسَبُوهُ إِلى قُرَيْشٍ، قُلْتُ: فَانْسِبُوا لِي مُحَمَّداً نَبِيَّكُمْ فَنَسَبُوهُ لِي، فَقُلْتُ: لَيْسَ هٰذا صاحِبِيَ الَّذِي طَلَبْتُ، صاحِبِيَ الَّذِي أَطْلُبُهُ خَلِيفَتُهُ، أَخُوهُ فِي الدِّينِ وَابْنُ عَمِّهِ فِي النَّسَبِ وَزَوْجُ ابْنَتِهِ وَ أَبُو وُلْدِهِ، لَيْسَ لِهٰذَا النَّبِيِّ ذُرِّيَّةٌ عَلَى الأَرْضِ غَيْرُ وُلْدِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي هُوَ خَلِيفَتُهُ، قالَ: فَوَثَبُوا بِي وَقالُوا: أَيُّهَا الأَمِيرُ إِنَّ هٰذا قَدْ خَرَجَ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى الْكُفْرِ هٰذا حَلالُ الدَّمِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: يا قَوْمُ أَنَا رَجُلٌ مَعِي دِينٌ مُتَمَسِّكٌ بِهِ لا أُفارِقُهُ حَتّى أَرى ما هُوَ أَقْوى مِنْهُ، إِنِّي وَجَدْتُ صِفَةَ هٰذَا الرَّجُلِ فِي الْكُتُبِ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللهُ عَلى أَنْبِيائِهِ وَإِنَّما خَرَجْتُ مِنْ بِلادِ الْهِنْدِ وَمِنَ الْعِزِّ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ طَلَباً لَهُ، فَلَمّا فَحَصْتُ عَنْ أَمْرِ صاحِبِكُمُ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيَّ الْمَوْصُوفَ فِي الْكُتُبِ فَكَفُّوا عَنِّي وَبَعَثَ الْعامِلُ إِلى رَجُلٍ يُقالُ لَهُ: الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيبَ[1] فَدَعاهُ، فَقالَ لَهُ: ناظِرْ هٰذَا الرَّجُلَ الْهِنْدِيَّ، فَقالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: أَصْلَحَكَ اللهُ عِنْدَكَ الْفُقَهاءُ وَ الْعُلَماءُ وَهُمْ أَعْلَمُ وَ أَبْصَرُ بِمُناظَرَتِهِ، فَقالَ لَهُ: ناظِرْهُ كَما أَقُولُ لَكَ وَ اخْلُ بِهِ وَ الْطُفْ لَهُ، فَقالَ لِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيبَ بَعْدَما فاوَضْتُهُ: إِنَّ صاحِبَكَ الَّذِي تَطْلُبُهُ هُوَ النَّبِيُّ الَّذِي وَصَفَهُ هٰؤُلاءِ وَ لَيْسَ الأَمْرُ فِي خَلِيفَتِهِ كَما قالُوا، هٰذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَوَصِيُّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهُوَ زَوْجُ فاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سِبْطَيْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، قالَ غانِمٌ أَبُوسَعِيدٍ: فَقُلْتُ: اللهُ أَكْبَرُ هٰذَا الَّذِي طَلَبْتُ، فَانْصَرَفْتُ إِلى داوُدَ بْنِ الْعَبّاسِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الأَمِيرُ! وَجَدْتُ ما طَلَبْتُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، قالَ: فَبَرَّنِي وَوَصَلَنِي، وَقالَ لِلْحُسَيْنِ تَفَقَّدْهُ، قالَ: فَمَضَيْتُ إِلَيْهِ حَتّى آنَسْتُ بِهِ وَفَقَّهَنِي فِيما احْتَجْتُ إِلَيْهِ مِنَ الصَّلاةِ وَ الصِّيامِ وَ الْفَرائِضِ، قالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنّا نَقْرَأُ فِي كُتُبِنا أَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله خاتَمُ النَّبِيِّينَ لا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَأَنَّ الأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ إِلى وَصِيِّهِ وَوارِثِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ إِلَى الْوَصِيِّ بَعْدَ الْوَصِيِّ، لا يَزالُ أَمْرُ اللهِ جارِياً فِي أَعْقابِهِمْ حَتّى تَنْقَضِيَ الدُّنْيا، فَمَنْ وَصِيُّ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ؟ قالَ: الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ابْنا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ ساقَ الأَمْرَ فِي الْوَصِيَّةِ حَتّى انْتَهى إِلى صاحِبِ الزَّمانِ عليه السلام ثُمَّ أَعْلَمَنِي ما حَدَثَ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ إِلَّا طَلَبُ النّاحِيَةِ فَوافى قُمْ وَقَعَدَ مَعَ أَصْحابِنا فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَ مِائَتَيْنِ وَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتّى وافى بَغْدادَ وَمَعَهُ رَفِيقٌ لَهُ مِنْ أَهْلِ السِّنْدِ كانَ صَحِبَهُ عَلَى الْمَذْهَبِ، قالَ:

فَحَدَّثَنِي غَانِمٌ قَالَ : وَأَنْكَرْتُ مِنْ رَفِيقِي بَعْضَ أَخْلَاقِهِ فَهَجَرْتُهُ، وَخَرَجْتُ حَتَّى سِرْتُ إِلَى الْعَبَّاسِيَّةِ أَتَهَيَّأُ لِلصَّلَاةِ وَأُصَلِّي وَإِنِّي لَوَاقِفٌ مُتَفَكِّرٌ فِيمَا قَصَدْتُ لِطَلَبِهِ إِذَا أَنَا بِآتٍ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ : أَنْتَ فُلَانٌ ؟ - اسْمُهُ بِالْهِنْدِ - فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ : أَجِبْ مَوْلَاكَ فَمَضَيْتُ مَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَخَلَّلُ بِيَ الطُّرُقَ حَتَّى أَتَى دَاراً وَبُسْتَاناً فَإِذَا أَنَا بِهِ عليه السلام جَالِسٌ ، فَقَالَ : مَرْحَباً يَا فُلَانُ - بِكَلَامِ الْهِنْدِ - كَيْفَ حَالُكَ ؟ وَكَيْفَ خَلَّفْتَ فُلَاناً وَفُلَاناً ؟ حَتَّى عَدَّ الْأَرْبَعِينَ كُلَّهُمْ فَسَأَلَنِي عَنْهُمْ وَاحِداً وَاحِداً ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِمَا تَجَارَيْنَا كُلُّ ذَلِكَ بِكَلَامِ الْهِنْدِ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَدْتَ أَنْ تَحُجَّ مَعَ أَهْلِ قُمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يَا سَيِّدِي ، فَقَالَ : لَا تَحُجَّ مَعَهُمْ وَانْصَرِفْ سَنَتَكَ هَذِهِ وَحُجَّ فِي قَابِلٍ ، ثُمَّ أَلْقَى إِلَيَّ صُرَّةً كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لِي : اِجْعَلْهَا نَفَقَتَكَ وَلَا تَدْخُلْ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى فُلَانٍ سَمَّاهُ ، وَلَا تُطْلِعْهُ عَلَى شَيْءٍ . وَانْصَرِفْ إِلَيْنَا إِلَى الْبَلَدِ ، ثُمَّ وَافَانَا بَعْضُ الْفُتُوحِ فَأَعْلَمُونَا أَنَّ أَصْحَابَنَا انْصَرَفُوا مِنَ الْعَقَبَةِ وَمَضَى نَحْوَ خُرَاسَانَ فَلَمَّا كَانَ فِي قَابِلٍ حَجَّ وَأَرْسَلَ إِلَيْنَا بِهَدِيَّةٍ مِنْ طُرَفِ خُرَاسَانَ فَأَقَامَ بِهَا مُدَّةً، ثُمَّ مَاتَ رَحِمَهُ اللهُ .

۳۔ ابوسعید غانم ہندی سے روایت ہے کہ میں ہندوستان کے علاقہ کشمیر کے داخلی حصہ کا رہنے والا تھا اور میرے چالیس ساتھی اور تھے ہم بادشاہ کے داہنی طرف کرسیوں پر بیٹھا کرتے تھے اور کتاب توریت و انجیل و زبور اور صحف ابراہیم پڑھا کرتے، لوگوں کے قضایا فیصل کرتے اور علم دین کی تعلیم دیتے اور حلال و حرام کے متعلق فتویٰ دیتے تھے اور بادشاہ اور رعایا۔ سب ہماری طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک دن رسول اللہ کا ذکر چھڑا۔ ہم نے کہا کہ اس نبی کا ذکر تمام آسمانی کتب میں ہے لیکن ان کا معاملہ ہم پر مخفی ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کے متعلق جستجو کریں اور ان کے حالات کا پتہ چلائیں ہم سب نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ میں جاکر حالات معلوم کروں۔ میں مال کثیر لے کر نکلا، بارہ ماہ سفر کرنے کے بعد کابل کے قریب پہنچا، راہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور میرا تمام مال لوٹ لیا اور مجھے بری طرح زخمی کیا اور مجھے شہر کابل میں پہنچا یا گیا۔ جب میری رسائی وہاں کے بادشاہ تک ہوئی اور وہ میرے حالات سے باخبر ہوا۔ تو مجھے شہر بلخ بھیج دیا۔ وہاں کا حاکم داؤد بن عباس بن ابوالاسود تھا۔ اس کو لوگوں سے میرے متعلق پتہ چلا کہ میں ہند سے آیا ہوں اور میں نے فارسی زبان سیکھ لی تھی۔ پس وہاں کے فقہا اور متکلمین سے مناظرے ہوئے اور داؤد ابن عباس نے مجھے اپنے دربار میں بلایا۔ فقہا کو جمع کیا۔ انھوں نے مجھ سے مناظرہ کیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں اپنے وطن سے اس نبی کی تلاش میں نکلا ہوں جس کا ذکر میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے۔ اس نے کہا وہ کون ہے اور نام کیا ہے۔ میں نے کہا محمد۔ اس نے کہا وہ ہمارے نبی ہیں جن کی تو تلاش میں ہے۔

میں نے علمار سے ان کے احکام شریعت پوچھے، پس انھوں نے بتائے۔ میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ محمد نبی ہیں لیکن یہ نہیں جانتا۔ ان کا وصف تم نے بیان کیا ہے وہ وہی ہیں یا نہیں، مجھے ان کے رہنے کی جگہ بتاؤ تاکہ میں وہاں جاؤں اور جو علامات و دلائل میرے پاس ہیں ان کو جانچوں، اگر وہی ہوں گے جن کی مجھے تلاش ہے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا انھوں نے کہا وہ تو انتقال کر گئے۔ میں نے کہا ان کا وصی کون ہے۔ کہا ابوبکر، میں نے کہا یہ تو کنیت ہے اصلی نام بتائیے انھوں نے عبداللہ بن عثمان اور قریش تک نسب بیان کیا۔ میں نے کہا اپنے نبیؐ کا نسب بھی بیان کیجئے انھوں نے نسب بیان کیا۔ میں نے کہا جن کی مجھے تلاش ہے یہ وہ نہیں ہیں۔ جن کو میں تلاش کرتا ہوں وہ ان کے وہ خلیفہ ہیں جو دین میں ان کے بھائی اور نسب میں ابن عم ہیں اور ان کی بیٹی کا شوہر ہے اور اس کے بیٹوں کا باپ ہے۔ اس نبی کی اولاد روئے زمین پر نہیں، سوائے اس شخص کی اولاد کے جو اس کا خلیفہ ہے۔ یہ سنتے ہی وہ مجھ پر حملہ آور ہوئے اور کہنے لگے اے امیر یہ شخص شرک سے نکل کر کفر کی طرف آیا ہے اس کا خون حلال ہے۔ میں نے کہا لوگو! میں ایک ایسے دین سے تعلق رکھنے والا ہوں جب تک اس سے بہتر دین نہ پالوں گا اس کو ترک نہ کروں گا۔ میں نے ان کتابوں میں جو انبیاء پر نازل ہوئیں۔ اس نبی کی یہی صفت پائی ہے میں ہندوستان سے آیا ہوں اور اسی عزت کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے۔ میں ان کو تلاش کر رہا ہوں جب میں تم سے تمہارے نبی کی صفات سنیں جن کو تم نے بیان کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہ نبی نہیں جس کا آسمانی کتابوں میں ہے لہذا تم میری ایذا رسانی سے باز رہو۔

اور حاکم نے ایک شخص حسین بن شکیب نامی کو بلا کر کہا۔ اس شخص سے مناظرہ کر۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے بلخ میں اور بہت سے فقہا و علمار ہیں جو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مناظرہ کے مشاق ہیں اس نے کہا۔ جیسا میں نے کہا، تم ہی مناظرہ کرو۔ اسے خلوت میں لے جا کر نرمی سے بات چیت کرو۔

جب میں ابن شکیب کی سپردگی میں آیا تو اس نے مجھ سے کہا۔ تمہارا مطلوب وہی نبی ہے جس کا وصف ان لوگوں نے بیان کیا ہے لیکن جیسا انھوں نے کہا۔ امر خلافت کا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ نبی محمد بن عبداللہ ہیں اور ان کے وصی علی ابن ابی طالب ہیں اور وہ فاطمہ بنت محمدؐ کے شوہر ہیں اور حسنؑ و حسینؑ کے جو رسول اللہ کے نواسے ہیں باپ ہیں۔

غانم ابو سعید کہتا ہے یہ سن کر میں نے کہا۔ اللہ اکبر یہی وہ نبی ہے جس کی مجھے تلاش ہے پھر میں داؤد بن عباس کے پاس آیا اور کہا۔ اے امیر میں نے پالیا جس کی تلاش تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور صلۂ رحم کیا اور اس نے حسین سے کہا۔ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرو۔ میں حسین کے پاس رہنے لگا اور میں نے حسب ضرورت علم دین اس سے حاصل کیا۔ از قسم روزہ و نماز و فرائض، ایک دن میں نے کہا۔ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ محمدؐ خاتم النبیین ہیں۔

ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ ان کی خلافت ان کے بعد ان کے وصی اور وارث اور جانشین کو ملے گی۔

اور یہ امرِ خدا ان کی اولاد میں چلتا ہی رہیگا یہاں تک کہ دنیا ختم ہو پس محمدؐ کے وصی کا وصی کون ہے اس نے کہا حسنؑ، پھر حسینؑ فرزندان محمدؐ، پھر یہ وصیت کا سلسلہ حضرت صاحب الزمانؑ تک پہنچے گا۔ پھر اس نے مجھے وہ واقعات بتائے۔ اب میں نے اس طرف جانے کا ارادہ کیا۔

راوی کہتا ہے کہ غانم قم پہنچا اور ۲۶۴ھ میں ہمارے اصحاب کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد وہ بغداد پہنچا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک سندھی ساتھی بھی تھا جو اس کا ہم مذہب بھی تھا۔ غانم نے بیان کیا کہ مجھے اپنے ساتھی کی بعض باتیں ناپسند ہوئیں لہذا میں نے اس سے جدائی اختیار کی اور میں قم سے چل کر عباسی حکومت میں آیا نماز پڑھنے کے بعد میں متفکر تھا اس معاملہ میں جس کی تلاش ہے اس تک کیسے پہنچوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تیرا نام غانم ہندی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرے مولا تجھے بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ ہم ایک گھر اور باغ میں پہنچے۔ جہاں ایک بزرگ بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا۔ مرحبا اے غانم پھر ہندی زبان میں کہا تیرا کیا حال ہے اور فلاں فلاں کو کس حال میں چھوڑا ہے۔

تا اینکہ آپؑ نے نام بتلائے ان چالیس آدمیوں کے جن کو میں نے کشمیر میں چھوڑا تھا اور ایک ایک کے متعلق مجھ سے سوال کیا ہندی زبان میں، پھر تمہارا ارادہ اس سال حج کا ہے اہلِ قم کے ساتھ۔ میں نے کہا ہاں اے میرے آقا۔ فرمایا ان کے ساتھ حج کو نہ جانا (ورنہ قزاق لوٹ لیں گے) اس سال اگر جاؤ تو واپس آجانا اور اگلے سال حج کرنا۔ پھر ایک تھیلی جو حضرت کے سامنے رکھی تھی۔ مجھے دی اور فرمایا۔ اسے اپنی ضروریات میں صرف کرو اور فلاں شخص کے پاس بغداد نہ جانا اور یہ حال اس سے نہ کہنا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد غانم میرے پاس آگیا شہر قم میں۔ پھر اس نے اپنے مقصد میں کامیابی (حضرت حجت کی حضوری) کے بعد قم میں رہائش اختیار کی۔ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھی جو حج کے لئے نکلے تھے۔ عقبہ (پشتہ گھاٹی) سے واپس آگئے (ڈاکوؤں کے خوف سے) غانم خراسان چلا گیا۔ اگلے سال اس نے حج کیا اور خراسان سے ہمارے لئے تحفے بھیجے، وہ مدت تک وہیں رہا، وہیں مرا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ النَّضْرِ وَ أَبَا صِدَامٍ وَ جَمَاعَةً تَكَلَّمُوا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فِيمَا فِي أَيْدِي الْوُكَلَاءِ وَأَرَادُوا الْفَحْصَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ إِلَى أَبِي الصِّدَامِ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهُ: أَبُو صِدَامٍ أَخِّرْهُ هٰذِهِ السَّنَةَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ [ابْنُ النَّضْرِ]: إِنِّي أَفْزَعُ فِي الْمَنَامِ وَلَابُدَّ مِنَ الْخُرُوجِ وَأَوْصَى إِلَى أَحْمَدَ بْنِ يَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ وَ أَوْصَى لِلنَّاحِيَةِ بِمَالٍ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يُخْرِجَ شَيْئاً إِلَّا مِنْ يَدِهِ إِلَى يَدِهِ بَعْدَ ظُهُورِهِ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: لَمَّا وَافَيْتُ بَغْدَادَ اِكْتَرَيْتُ دَاراً فَنَزَلْتُهَا فَجَاءَنِي بَعْضُ الْوُكَلَاءِ بِثِيَابٍ وَ دَنَانِيرَ وَ خَلَّفَهَا عِنْدِي

فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا؟ قَالَ هُوَ مَا تَرٰى، ثُمَّ جَاءَنِي آخَرُ بِمِثْلِهَا وَآخَرُ حَتّٰى كَبَسُوا الدَّارَ، ثُمَّ جَاءَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِجَمِيعِ مَا كَانَ مَعَهُ فَتَعَجَّبْتُ وَبَقِيتُ مُتَفَكِّراً فَوَرَدَتْ عَلَيَّ رُقْعَةُ الرَّجُلِ عليه السلام[3] إِذَا مَضٰى مِنَ النَّهَارِ كَذَا وَكَذَا فَاحْمِلْ مَا مَعَكَ، فَرَحَلْتُ وَحَمَلْتُ مَا مَعِي وَفِي الطَّرِيقِ صُعْلُوكٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فِي سِتِّينَ رَجُلاً فَاجْتَزْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَنِيَ اللهُ مِنْهُ فَوَافَيْتُ الْعَسْكَرَ وَنَزَلْتُ، فَوَرَدَتْ عَلَيَّ رُقْعَةٌ أَنِ احْمِلْ مَا مَعَكَ فَعَبَّيْتُهُ[4] فِي صِنَانِ الْحَمَّالِينَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الدِّهْلِيزَ إِذَا فِيهِ أَسْوَدُ قَائِمٌ فَقَالَ: أَنْتَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ وَدَخَلْتُ بَيْتاً وَفَرَغْتُ صِنَانَ الْحَمَّالِينَ وَإِذَا فِي زَاوِيَةِ الْبَيْتِ خُبْزٌ كَثِيرٌ فَأَعْطٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْحَمَّالِينَ رَغِيفَيْنِ وَأُخْرِجُوا وَإِذَا بَيْتٌ عَلَيْهِ سِتْرٌ فَنُودِيتُ مِنْهُ: يَا حَسَنَ بْنَ النَّضْرِ! احْمَدِ اللهَ عَلٰى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَشُكَّنَّ، فَوَدَّ الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَكْتَ وَأَخْرَجَ إِلَيَّ ثَوْبَيْنِ وَقَالَ: خُذْهَا فَسَتَحْتَاجُ إِلَيْهِمَا فَأَخَذْتُهُمَا وَخَرَجْتُ، قَالَ سَعْدٌ: فَانْصَرَفَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ وَمَاتَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَكُفِّنَ فِي الثَّوْبَيْنِ.

۴۔ علی بن محمد نے سعید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حسن بن نصر اور ابوصدام اور کچھ لوگوں نے امام حسن عسکری کے بعد اس بارہ میں گفتگو کی کہ حضرت حجت کے وکلا کی معرفت جو مال حضرت کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے وہ آپ تک پہنچا بھی ہے یا یہ لوگ اپنے ہی پاس رکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ کیا۔ حسن بن نصر نے ابوصدام سے کہا۔ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا اس سال نہ جاؤ، حسن نے کہا مجھے اس فکر میں نیند نہیں آتی، میرا جانا ضروری ہے اور اس نے احمد بن یعلی بن حماد کو اپنے مال کا وصی بنایا اور وصیت کی کہ یہ مال ناحیہ مقدسہ لے جاؤ اور کوئی چیز کسی کو نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائے۔

حسن نے کہا۔ جب میں بغداد پہنچا تو کرایہ پر ایک گھر لے لیا۔ میں اس میں ٹھہرا۔ ایک وکیل میرے پاس کپڑے اور دینار لایا اور میرے پاس رکھ دیئے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا تمہاری نظر کے سامنے ہے پھر دوسرا آیا پھر تیسرا آیا یہاں تک کہ گھر سامان سے بھر گیا۔ پھر احمد بن اسحاق جو کچھ اس کے پاس تھا لے کر آیا مجھے بڑا تعجب ہوا اور فکر لاحق ہوئی میرے پاس امام علیہ السلام یعنی حضرت حجت کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب دن کا اتنا حصہ گزر جائے تو جو تمہارے پاس ہے اسے لے کر آؤ۔ میں سب سامان لے کر چلا۔ راستہ میں ۶۰ ڈاکوؤں کا ایک گروہ تھا لیکن راستہ سے صحیح سالم گزر گیا اور مقام عسکر پہنچا۔ وہاں حضرت کا ایک اور خط ملا۔ میں نے حمالوں کے بوروں میں سامان لدوایا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو وہاں ایک حبشی غلام کھڑا تھا اس نے کہا۔ تم حسن بن النضر ہو اس نے کہا ہاں

اس نے کہا اندر آؤ، میں صحن خانہ میں آیا۔ حمالوں کے ساتھ سب سامان بھی لایا۔ میں نے گھر کے ایک گوشے میں بہت سی روٹیاں دیکھیں اس نے ہر حمال کو دو دو روٹیاں دیں۔ وہ چلے گئے تو میں نے دیکھا گھر کے ایک دروازے پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے حسن بن النظر خدا کا شکر کہ اس نے تجھ پر احسان کیا۔ پس ہمارے معاملے میں شک نہ کر شیطان تیرے بارے میں شک کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ مجھے دو کپڑے دے کر فرمایا۔ یہ ان کی تجھے ضرورت پڑے گی میں نے لے لئے سعید کہتا ہے کہ حسن بن النظر وہاں سے لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں اس کا انتقال ہوگیا اور ان ہی دو کپڑوں کا اسے کفن دیا گیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَوَيْهِ السُّوَيْدَاوِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : شَكَكْتُ عِنْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام وَاجْتَمَعَ عِنْدَ أَبِي مَالٌ جَلِيلٌ، فَحَمَلَهُ وَرَكِبَ السَّفِينَةَ وَ خَرَجْتُ مَعَهُ مُشَيِّعاً ، فَوُعِكَ وَعْكاً شَدِيداً ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! رُدَّنِي ، فَهُوَ الْمَوْتُ وَقَالَ لِي : اِتَّقِ اللهَ فِي هٰذَا الْمَالِ وَأَوْصَى إِلَيَّ فَمَاتَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَكُنْ أَبِي لِيُوصِيَ بِشَيْءٍ غَيْرِ صَحِيحٍ ، أَحْمِلُ هٰذَا الْمَالَ إِلَى الْعِرَاقِ أَكْتَرِي دَاراً عَلَى الشَّطِّ وَلَا أُخْبِرُ أَحَداً بِشَيْءٍ وَإِنْ وَضَحَ لِي شَيْءٌ كَوُضُوحِهِ [فِي] أَيَّامِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْفَذْتُهُ وَإِلَّا قَصَفْتُ بِهِ ، فَقَدِمْتُ الْعِرَاقَ وَاكْتَرَيْتُ دَاراً عَلَى الشَّطِّ وَ بَقِيتُ أَيَّاماً ، فَإِذَا أَنَا بِرُقْعَةٍ مَعَ رَسُولٍ فِيهَا: يَا مُحَمَّدُ! مَعَكَ كَذَا وَ كَذَا فِي جَوْفِ كَذَا وَ كَذَا ، حَتَّى قَصَّ عَلَيَّ جَمِيعَ مَا مَعِي مِمَّا لَمْ أُحِطْ بِهِ عِلْماً فَسَلَّمْتُهُ إِلَى الرَّسُولِ وَبَقِيتُ أَيَّاماً لَا يُرْفَعُ لِي رَأْسٌ وَاغْتَمَمْتُ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ قَدْ أَقَمْنَاكَ مَكَانَ أَبِيكَ فَاحْمَدِ اللهَ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد امامت کے بارے میں مجھے شک ہوا میرے باپ کے پاس مال کثیر تھا اس نے اسے لیا اور ایک کشتی میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا۔ پس سخت بخار آیا۔ مجھ سے کہا بصرہ واپس لے چلو یہ مرض پیغام موت ہے اور یہ بھی کہا کہ اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرو اور وصیت کی کہ اسے حضرت حجت تک پہنچا دینا اس کے بعد وہ مر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میرے باپ نے غلط وصیت نہیں کی۔ میں اس مال کو عراق لے جاؤں گا اور دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لوں گا اور کسی کو نہ بتاؤں گا کہ میرے پاس کیا ہے اگر کوئی امر ایسا ہی ظاہر ہوا۔ جیسا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں (اعجازی شان سے) ہوتا تھا تو میں یہ مال حضرت حجت کے پاس بھیج دوں گا ورنہ روک لوں گا۔ پس میں سامرہ آیا اور میں نے ایک شط پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور رہنے لگا ایک دن ایک قاصد حضرتِ حجت کا ایک خط میرے پاس لایا۔ اس میں لکھا تھا اے محمد تیرے پاس اتنا اتنا مال فلاں فلاں چیز کے اندر ہے یہاں تک کہ تفصیل سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا تھا جو میرے پاس تھیں اور جن کا علم کسی کو نہ تھا پس میں

نے وہ سب مال اس قاصد کے سپرد کردیا اور اس کے بعد چند روز ایسے گزرے کہ میں درد سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا پس حضرت کا ایک رقعہ میرے پاس اور آیا کہ ہم نے تم کو تمہارے باپ کی جگہ اپنا وکیل بنایا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ النَّسَائِي قَالَ : أَوْصَلْتُ أَشْيَاءَ لِلْمَرْزُبَانِيِّ الْحَارِثِيِّ فِيهَا سِوَارُ ذَهَبٍ ، فَقُبِلَتْ وَرَدَّ عَلَيَّ السِّوَارَ ، فَأُمِرْتُ بِكَسْرِهِ ، فَكَسَرْتُهُ فَإِذَا فِي وَسَطِهِ مَثَاقِيلُ حَدِيدٍ وَنُحَاسٍ أَوْ صُفْرٍ فَأَخْرَجْتُهُ وَأَنْفَذْتُ الذَّهَبَ فَقُبِلَ .

٦ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کچھ چیزیں صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں مرزبانی الحارثی کی طرف بھیجیں ان میں سونے کے کنگن بھی تھے۔ حضرت نے وہ کنگن واپس کردیئے۔ میں نے ان کو توڑنے کا حکم دیا۔ ان کو توڑا گیا تو بیچ میں سے تانبے اور لوہے کی سلاخیں نکلیں یا بیچ میں سے خالی تھے۔ میں سلاخیں نکال کر بھیجا تو حضرت نے لے لیا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْفَضْلِ الْخَزَّازِ الْمَدَائِنِيِّ مَوْلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ قَوْماً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ كَانُوا يَقُولُونَ بِالْحَقِّ وَكَانَتِ الْوَظَائِفُ تَرِدُ عَلَيْهِمْ فِي وَقْتٍ مَعْلُومٍ ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام رَجَعَ قَوْمٌ مِنْهُمْ عَنِ الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ فَوَرَدَتِ الْوَظَائِفُ عَلَى مَنْ ثَبَتَ مِنْهُمْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ وَقُطِعَ عَنِ الْبَاقِينَ ، فَلَا يُذْكَرُونَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

٧ ۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی صاحبزادی خدیجہ کے غلام فضل مدائنی نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ طالبین حق تھے اور حق بیان کرتے تھے ان کے پاس معینہ وظائف آجایا کرتے تھے جب ابو محمد مر گئے تو کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے کہ حضرت کے کوئی لڑکا ہی نہیں، پس جو لوگ ان میں سے صاحب اولاد ہونے پر ثابت قدم رہے۔ ان کے وظائف تو حضرت حجت کی طرف سے جاری رہے باقی کے روک لئے گئے اور الحمد للہ رب العالمین کہنے والوں میں سے نہ رہے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَوْصَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مَالاً فَرُدَّ عَلَيْهِ وَقِيلَ لَهُ : أَخْرِجْ حَقَّ وُلْدِ عَمِّكَ مِنْهُ وَهُوَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَكَانَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ ضَيْعَةٌ لِوُلْدِ عَمِّهِ ، فِيهَا شِرْكَةٌ قَدْ حَبَسَهَا عَلَيْهِمْ ، فَنَظَرَ فَإِذَا الَّذِي لِوُلْدِ عَمِّهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَخْرَجَهَا وَأَنْفَذَ الْبَاقِي فَقُبِلَ .

٨ ۔ علی بن محمد نے بیان کیا کہ عراق عرب کے ایک شخص نے حضرت حجت کے پاس کچھ مال بھیجا۔ آپ نے رد کردیا اور

فرمایا کہ پہلے اس میں سے اپنے چچازاد بھائی کا حق نکالو اور صورت یہ تھی کہ اس شخص کے قبضہ میں اس کے چچازاد بھائی کی ایک زمین تھی جس میں اس کی شرکت تھی اس نے اس کو روک رکھا تھا جب اس نے غور کیا تو اس کی قیمت چار سو درہم ہی ہوتی تھی پس اس نے وہ حق نکال کر جب حضرت کے پاس بھیجا تو آپؑ نے قبول کر لیا۔

٩ ـ اَلْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: وُلِدَلِي عِدَّةُ بَنِينَ فَكُنْتُ أَكْتُبُ وَ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَلَا يُكْتَبُ إِلَيَّ لَهُمْ بِشَيْءٍ، فَمَاتُوا كُلُّهُمْ، فَلَمَّا وُلِدَ لِي الْحَسَنُ اِبْنِي كَتَبْتُ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَأُجِبْتُ يَبْقَى وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ.

٩۔ قاسم بن علا کہتا ہے کہ میرے چند بیٹے تھے میں نے ان کے لئے دعا کرنے کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو لکھتا تھا حضرت ان کے متعلق کچھ تحریر نہ فرماتے تھے وہ سب مر گئے۔ جب میرا لڑکا حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کے لئے دعا کو لکھا حضرت نے جواب دیا۔ پس الحمد للہ وہ زندہ ہے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: [كُنْتُ] خَرَجْتُ سَنَةً مِنَ السِّنِينَ بِبَغْدَادَ فَاسْتَأْذَنْتُ فِي الْخُرُوجِ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَأَقَمْتُ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ يَوْماً وَقَدْ خَرَجَتِ الْقَافِلَةُ إِلَى النَّهْرَوَانِ، فَأُذِنَ فِي الْخُرُوجِ لِي يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَقِيلَ لِي: اُخْرُجْ فِيهِ، فَخَرَجْتُ وَ أَنَا آيِسٌ مِنَ الْقَافِلَةِ أَنْ أَلْحَقَهَا، فَوَافَيْتُ النَّهْرَوَانَ وَالْقَافِلَةُ مُقِيمَةٌ، فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَعْلَفْتُ جِمَالِي شَيْئاً حَتَّى رَحَلَتِ الْقَافِلَةُ، فَرَحَلْتُ وَقَدْ دَعَا لِي بِالسَّلَامَةِ فَلَمْ أَلْقَ سُوءاً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں ایک سال بغداد سے نکلا اور حضرت صاحب الامر سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہ دی میں ۲۸ روز ٹھہرا رہا اور قافلہ نہروان کی طرف کوچ کر گیا۔ حضرت صاحب الامرؑ نے چہارشنبہ کو سفر کی اجازت دی میں نے سفر کیا اور میں قافلہ سے مل جانے سے مایوس تھا لیکن جب میں نہروان پہنچا تو قافلہ وہاں رکا ہوا تھا۔ میں نے اپنے اونٹوں کو جتنی دیر کھلایا پلایا۔ قافلہ رکا رہا۔ پھر قافلے نے کوچ کیا۔ میں نے بھی کوچ کیا۔ چونکہ حضرت نے میری سلامتی کے لئے دعا فرمائی تھی لہذا اس سفر میں بحمد للہ کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

١١ ـ عَلِيٌّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ صَبَّاحٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الشَّاشِيِّ قَالَ: خَرَجَ بِي نَاصُورٌ عَلَى مَقْعَدَتِي فَأَرَيْتُهُ الْأَطِبَّاءَ وَ أَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مَالاً فَقَالُوا: لَا نَعْرِفُ لَهُ دَوَاءً، فَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَوَقَّعَ عليه السلام إِلَيَّ: أَلْبَسَكَ اللهُ الْعَافِيَةَ وَ جَعَلَكَ مَعَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيَّ جُمُعَةٌ حَتَّى عُوفِيتُ وَصَارَ مِثْلَ رَاحَتِي، فَدَعَوْتُ طَبِيباً مِنْ أَصْحَابِنَا وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ:

مَا عَرَفْنَا لِهٰذَا دَوَاءً .

۱۱۔ راوی کہتا ہے۔ میرے پاخانہ کے مقام پر ایک ناسور ہوگیا۔ میں نے طبیبوں کو دکھلایا اور علاج میں مال بھی خرچ کیا۔ انھوں نے کہا ہمیں اس کی دوا معلوم نہیں۔ میں نے حضرت صاحب الامرؑ کو لکھا اور دعا کا خواستگار ہوا حضرت نے لکھا۔ خدا نے تم کو صحت عطا فرمائی۔ خدا تم کو ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھے۔ اگلا جمعہ آیا تو مجھے صحت ہوگئی اور ناسور میری ہتھیلی کی طرح برابر ہوگیا۔ میں نے اپنے ایک دوست طبیب کو بلا کر دکھایا۔ اس نے کہا ہم کو اس کی دوا کا علم ہی نہیں۔

۱۲ – عَلِيٌّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْيَمَانِيِّ ، قَالَ كُنْتُ بِبَغْدَادَ فَتَهَيَّأَتْ قَافِلَةٌ لِلْيَمَانِيِّينَ فَأَرَدْتُ الْخُرُوجَ مَعَهَا ، فَكَتَبْتُ أَلْتَمِسُ الْإِذْنَ فِي ذٰلِكَ ، فَخَرَجَ : لَاتَخْرُجْ مَعَهُمْ فَلَيْسَ لَكَ فِي الْخُرُوجِ مَعَهُمْ خِيَرَةٌ وَ أَقِمْ بِالْكُوفَةِ ، قَالَ : وَأَقَمْتُ وَخَرَجَتِ الْقَافِلَةُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ حَنْظَلَةُ فَاجْتَاحَتْهُمْ[۲] وَكَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فِي رُكُوبِ الْمَاءِ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْمَرَاكِبِ الَّتِي خَرَجَتْ فِي تِلْكَ السَّنَةِ فِي الْبَحْرِ فَمَا سَلِمَ مِنْهَا مَرْكَبٌ ، خَرَجَ عَلَيْهَا قَوْمٌ مِنَ الْهِنْدِ يُقَالُ لَهُمُ الْبَوَارِجُ فَقَطَعُوا عَلَيْهَا ، وَزُرْتُ الْعَسْكَرَ[۳] فَأَتَيْتُ الدَّرْبَ مَعَ الْمَغِيبِ وَلَمْ اُكَلِّمْ أَحَداً وَلَمْ أَتَعَرَّفْ إِلَى أَحَدٍ وَ أَنَا اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ فَرَاغِي مِنَ الزِّيَارَةِ إِذَا بِخَادِمٍ قَدْ جَاءَنِي فَقَالَ لِي : قُمْ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِذَنْ إِلَى أَيْنَ ؟ فَقَالَ لِي : إِلَى الْمَنْزِلِ ، قُلْتُ : وَمَنْ أَنَا لَعَلَّكَ اُرْسِلْتَ إِلَى غَيْرِي ، فَقَالَ : لَا مَا اُرْسِلْتُ إِلَّا إِلَيْكَ أَنْتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَسُولُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، فَمَرَّ بِي حَتَّى أَنْزَلَنِي فِي بَيْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ثُمَّ سَارَّهُ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَ لَهُ ، حَتَّى أَتَانِي جَمِيعُ مَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَجَلَسْتُ عِنْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الزِّيَارَةِ مِنْ دَاخِلٍ فَأَذِنَ لِي فَزُرْتُ لَيْلاً

۱۲۔ علی بن الحسین الیمانی نے بیان کیا کہ میں بغداد میں تھا میں نے یمن والوں کے قافلہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے صاحب الامرؑ کو لکھ کر اجازت چاہی۔ حضرت نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ مت جاؤ اس میں تمہارے لئے بہتری نہیں۔ تم کوفہ میں ٹھہرے رہو۔ میں ٹھہر گیا۔ قافلہ روانہ ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ ان پر بنو حنظلہ کے ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر میں نے براہ دریا اجازت چاہی۔ حضرت نے اجازت نہ دی۔ میں نے ان کشتیوں کا حال معلوم کیا۔ جو اس سال روانہ ہوئی تھیں پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نہ بچی۔ ہند کی ایک قوم نے جو دریائی ڈاکو کہلاتے ہیں ان پر حملہ کیا اور لوٹ لیا۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں وہاں سے عسکر آیا (سامرہ) اور مغرب کے وقت روضہ امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام میں آیا میں

نے نہ تو وہاں کسی سے بات کی اور نہ کسی سے شناسائی پیدا کی، میں نے مسجد میں نماز پڑھی، بعد ختم نماز زیارت بجالایا۔ ناگاہ ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا اُٹھ، میں نے کہا کہاں چلوں اس نے کہا گھر چل۔ میں نے کہا تو جانتا ہے میں کون ہوں تو کسی اور کو بلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس نے کہا نہیں تمہارے ہی لئے بھیجا گیا ہوں۔

تو علی بن الحسین قاصد جعفر ابن ابراہیم ہے الغرض وہ مجھے لے کر چلا اور حسین بن احمد کے مکان میں مجھے ٹھہرایا۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے کیا کہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور ان تمام مسائل کا جواب لایا جن کے جواب کی مجھے ضرورت تھی میں تین دن رہا۔ میں روضہ کے اندر جا کر زیارت چاہی، حضرت نے اجازت دی، میں نے رات کو زیارت کی۔

۱۳ ـ الحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيْدَ الْيَمَانِيُّ قَالَ : كَتَبَ أَبِي بِخَطِّهِ كِتَاباً فَوَرَدَ جَوَابُهُ ثُمَّ كَتَبْتُ بِخَطِّي فَوَرَدَ جَوَابُهُ، ثُمَّ كَتَبَ بِخَطِّهِ رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَصْحَابِنَا ، فَلَمْ يَرِدْ جَوَابُهُ فَنَظَرْنَا فَكَانَتِ الْعِلَّةُ أَنَّ الرَّجُلَ تَحَوَّلَ قَرْمَطِيّاً ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ : فَزُرْتُ الْعِرَاقَ وَوَرَدْتُ طُوسَ وَعَزَمْتُ أَنْ لاَأَخْرُجَ إِلاَّ عَنْ بَيِّنَةٍ مِنْ أَمْرِي وَنَجَاحٍ مِنْ حَوَائِجِي، وَلَوِاحْتَجْتُ أَنْ أُقِيمَ بِهَا حَتَّى أَتَصَدَّقَ قَالَ : وَفِي خِلاَلِ ذٰلِكَ يَضِيقُ صَدْرِي بِالْمُقَامِ وَأَخَافُ أَنْ يَفُوتَنِي الْحَجُّ قَالَ: فَجِئْتُ يَوْماً إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي : صِرْ إِلَى مَسْجِدِ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ يَلْقَاكَ رَجُلٌ ،قَالَ : فَصِرْتُ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ ضَحِكَ وَقَالَ : لاَ تَغْتَمَّ فَإِنَّكَ سَتَحُجُّ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَتَنْصَرِفُ إِلَى أَهْلِكَ وَوُلْدِكَ سَالِماً ،قَالَ: فَاطْمَأْنَنْتُ وَسَكَنَ قَلْبِي وَأَقُولُ ذَا مِصْدَاقُ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، قَالَ : ثُمَّ وَرَدْتُ الْعَسْكَرَ فَخَرَجَتْ إِلَيَّ صُرَّةٌ فِيهَا دَنَانِيرُ وَثَوْبٌ فَاغْتَمَمْتُ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي : جَزَائِي عِنْدَ الْقَوْمِ هٰذَا وَاسْتَعْمَلْتُ الْجَهْلَ فَرَدَدْتُهَا وَكَتَبْتُ رُقْعَةً وَلَمْ يُشِرِ الَّذِي قَبَضَهَا مِنِّي عَلَيَّ بِشَيْءٍ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهَا بِحَرْفٍ ثُمَّ نَدِمْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ نَدَامَةً شَدِيدَةً وَقُلْتُ فِي نَفْسِي : كَفَرْتُ بِرَدِّي عَلَى مَوْلاَيَ وَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَعْتَذِرُ مِنْ فِعْلِي وَأَبُوءُ بِالْإِثْمِ وَأَسْتَغْفِرُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنْفَذْتُهَا وَقُمْتُ أَتَمَسَّحُ[1] فَأَنَا فِي ذٰلِكَ أُفَكِّرُ فِي نَفْسِي وَأَقُولُ إِنْ رُدَّتْ عَلَيَّ الدَّنَانِيرُ لَمْ أَحْلُلْ صِرَارَهَا وَلَمْ أُحْدِثْ فِيهَا حَتَّى أَحْمِلَهَا إِلَى أَبِي فَإِنَّهُ أَعْلَمُ مِنِّي لِيَعْمَلَ فِيهَا بِمَا شَاءَ ، فَخَرَجَ إِلَى الرَّسُولِ الَّذِي حَمَلَ إِلَيَّ الصُّرَّةَ: أَسَأْتَ إِذْلَمْ تُعْلِمِ الرَّجُلَ أَنَّا رُبَّمَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ بِمَوَالِينَا وَرُبَّمَا سَأَلُونَا ذٰلِكَ يَتَبَرَّكُونَ بِهِ وَخَرَجَ إِلَيَّ أَخْطَأْتَ فِي رَدِّكَ بِرَّنَا فَإِذَا اسْتَغْفَرْتَ اللّٰهَ ، فَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ ، فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عَزِيمَتُكَ وَعَقْدُ نِيَّتِكَ أَلاَّ تُحْدِثَ فِيهَا حَدَثاً وَلاَ تُنْفِقَهَا فِي طَرِيقِكَ ، فَقَدْ صَرَفْنَاهَا عَنْكَ فَأَمَّا الثَّوْبُ فَلاَبُدَّ مِنْهُ لِتُحْرِمَ فِيهِ ، قَالَ : وَكَتَبْتُ فِي مَعْنَيَيْنِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَكْتُبَ فِي الثَّالِثِ وَامْتَنَعْتُ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكْرَهَ

ذٰلِكَ : فَوَرَدَ جَوابُ المُؤْمِنَيْنِ وَ الثَّالِثُ الَّذِي طَوَيْتُ مُفَسَّراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ : وَ كُنْتُ وَافَقْتُ جَعْفَرَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ النَّيْسَابُوْرِيَّ بِنَيْسَابُورَ عَلىٰ أَنْ أَرْكَبَ مَعَهُ وَ أُزَامِلَهُ فَلَمَّا وَافَيْتُ بَغْدَادَ بَدَا لِي فَاسْتَقَلْتُهُ وَذَهَبْتُ أَطْلُبُ عَدِيلاً، فَلَقِيَنِي ابْنُ الْوَجْنَاءِ - بَعْدَأَنْ كُنْتُ صِرْتُ إِلَيْهِ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتَرِيَ لِي فَوَجَدْتُهُ كَارِهاً - فَقَالَ لِي: أَنَا فِي طَلَبِكَ وَ قَدْ قِيلَ لِي : إِنَّهُ يَصْحَبُكَ فَأَحْسِنْ مُعَاشَرَتَهُ وَ اطْلُبْ لَهُ عَدِيلاً وَ اكْتَرِ لَهُ.

۱۳۔ حسن بن فضل بن زید یمانی کہتا ہے کہ میرے باپ نے حضرت حجت کو اپنے قلم سے خط لکھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا۔ حضرت نے اس کا بھی جواب دیا پھر ہمارے اصحاب میں سے ایک عالم نے خط لکھا۔ اس کا جواب نہ آیا۔ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرمطی مذہب کا ماننے والا ہے حسن بن فضل نے کہا۔ میں نے سامرہ میں امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت کی اور طوس میں آیا (لفظ طوس کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوبلے ہے جس کے معنی ہیں زیادہ پاک اور مراد ہے خانہ صاحب الامر علیہ السلام) پھر میں حضرت حجت کے گھر آیا اور میں نے یہ طے کیا کہ سامرہ سے اس وقت تک باہر نہ جاؤں گا جب تک میرا معاملہ حضرت حجت کی طرف سے واضح نہ ہو جائے اور میری حاجت بر نہ آئے۔ میں اتنی مدت ٹھہرا کہ میں اکتانے لگا اور مجھے یہ خوف ہوا کہ طول قیام سے کہیں میرا حج فوت نہ ہو جائے ایک دن میں اسی فکر میں محمد بن احمد کے پاس آیا کہ اس پر تقاضا کروں اس نے کہا تم فلاں مسجد میں جاؤ وہاں ایک شخص ملے گا۔ چنانچہ میں گیا میرے پاس ایک شخص آیا۔ وہ مجھے دیکھ کر ہنسا اور کہا غم نہ کرو۔ اس سال تم حج کرو گے اور اپنے خاندان اور اولاد کے پاس صحیح و سالم واپس آؤ گے۔ اس سے میں مطمئن ہو گیا اور میرا دل ٹھہر گیا۔

میں نے کہا الحمد للہ یہ ہے تصدیق اس امر کی، دوسری بار میں پھر سامرہ آیا۔ پس بھیجی گئی۔ میرے لئے دینار ایک تھیلی اور کچھ کپڑے، میں غمگین ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ چیزیں لے لیتا ہوں تو لوگ کہیں گے حرص و طمع یہاں لائی تھی اور میں جہالت کو کام میں لایا اور واپس کر دیا اور حضرت کو پھر ایک خط لکھا جس شخص کو میں نے یہ چیزیں واپس کی تھیں اس نے مجھ سے کوئی بات ہی نہ کہی۔ اس کے جانے کے بعد میں سخت نادم ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے کفرانِ نعمت کیا کہ اپنے مولا کے دیئے ہوئے مال کو رد کر دیا۔ میں ندامت میں اپنا ہاتھ ملتا تھا اور میں اسی معاملہ میں غور و فکر کر رہا تھا۔ دل میں کہتا تھا کہ اگر حضرت نے ان دیناروں کو لوٹا دیا تو میں ان تھیلیوں کو نہ تو کھولوں گا اور نہ ان میں تصرف کروں گا بلکہ میں ان کو اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس معاملہ کو سمجھنے والے ہیں وہ جیسے چاہیں گے اس کو خرچ کریں گے اسی خیال میں تھا کہ حضرت کا قاصد جو دینار لایا تھا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم نے بہت برا کیا کہ حضرت کو نہ جانا۔ حضرت فرماتے ہیں ہم اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر ایسا سلوک کیا کرتے ہیں اور بسا اوقات وہ خود ہم سے بغرض برکت مانگا کرتے ہیں۔ پس چونکہ تو نے اللہ سے پھر استغفار کیا۔ اللہ تیرا گناہ معاف کرے گا ہم نے دیناروں کو روک لیا ہے (کیونکہ تو ان میں تصرف کا ارادہ نہیں رکھتا) لیکن کپڑے بھیجے ہیں تاکہ تو حج کے

وقت ان سے احرام باندھے۔
اس نے کہا۔ میں نے دو حاجتوں کے لیے حضرت کو لکھا اور تیسری بات اس خوف سے نہ لکھی کہ مبادا حضرت کو ناگوار ہو
میرے پاس ان دو باتوں کا جواب بھی آیا اور اس تیسری بات کا بھی جو میرے ذہن میں تھی۔
حسن نے کہا۔ میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ حج کو چلے اور میرا ہم کجاوہ ہو جب میں
بغداد پہنچا تو کچھ ایسی باتیں ظاہر ہوئیں کہ میں نے علیحدگی اختیار کرلی اور میں اپنا ہم کجاوہ تلاش کرنے کے لئے نکلا۔ میری ملاقات ابن وجنا
سے ہوئی۔ میں اس کے پاس گیا اونٹ کرایہ کرنے کو کہا۔ میں نے اس کو اپنے سے ناخوش سا پایا اس نے کہا۔ میں کئی روز سے تیری تلاش میں
ہوں حضرت صاحب الامر نے فرمایا تھا کہ وہ تیرے ساتھ جائے گا پس اس سے اچھا سلوک کرنا اور اس کا ہم کجاوہ بننا اور
اونٹ کرایہ پر کر لینا۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: شَكَكْتُ فِي أَمْرِ حَاجِزٍ، فَجَمَعْتُ شَيْئاً ثُمَّ صِرْتُ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَخَرَجَ إِلَيَّ: لَيْسَ فِينَا شَكٌّ وَلَا فِيمَنْ يَقُومُ مَقَامَنَا بِأَمْرِنَا، رُدَّ مَا مَعَكَ إِلَى حَاجِزِ بْنِ يَزِيدَ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے صاحب الامر علیہ السلام کے وکیل حاجز کے بارے میں شک ہوا کہ یہ حضرت تک مال پہنچاتا ہے یا نہیں
میں نے مال خمس وزکواۃ جمع کیا تاکہ حضرت تک خود پہنچا دوں چنانچہ میں سامرہ پہنچا۔ حضرت کا حکم آیا کہ شک کا محل نہیں نہ ہمارے بارے
میں نہ اس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم سے اپنا قائم مقام بنائیں۔ پس جو کچھ تمہارے پاس ہے حاجز بن یزید کو دے دو۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبِي وَ صَارَ الْأَمْرُ لِي، كَانَ لِأَبِي عَلَى النَّاسِ سَفَاتِجُ مِنْ مَالِ الْغَرِيمِ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أُعْلِمُهُ فَكَتَبَ: طَالِبْهُمْ وَ اسْتَقْضِ عَلَيْهِمْ فَقَضَّانِي النَّاسُ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ كَانَتْ عَلَيْهِ سَفْتَجَةٌ بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ فَجِئْتُ إِلَيْهِ أُطَالِبُهُ فَمَاطَلَنِي وَ اسْتَخَفَّ بِيَ ابْنُهُ وَ سَفِهَ عَلَيَّ، فَشَكَوْتُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ: وَكَانَ مَاذَا؟، فَقَبَضْتُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَأَخَذْتُ بِرِجْلِهِ وَسَحَبْتُهُ إِلَى وَسَطِ الدَّارِ وَرَكَلْتُهُ رَكْلاً كَثِيراً، فَخَرَجَ ابْنُهُ يَسْتَغِيثُ بِأَهْلِ بَغْدَادَ وَ يَقُولُ: قُمِّيٌّ رَافِضِيٌّ قَدْ قَتَلَ وَالِدِي، فَاجْتَمَعَ عَلَيَّ مِنْهُمُ الْخَلْقُ فَرَكِبْتُ دَابَّتِي وَقُلْتُ: أَحْسَنْتُمْ يَا أَهْلَ بَغْدَادَ تَمِيلُونَ مَعَ الظَّالِمِ عَلَى الْغَرِيبِ الْمَظْلُومِ، أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَمَذَانَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَ هٰذَا يَنْسُبُنِي إِلَى أَهْلِ قُمَّ وَالرَّفْضِ لِيَذْهَبَ بِحَقِّي وَ مَالِي، قَالَ: فَمَالُوا عَلَيْهِ وَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَى حَانُوتِهِ حَتَّى سَكَّنْتُهُمْ وَطَلَبَ إِلَيَّ صَاحِبُ السَّفْتَجَةِ وَ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ يُوَفِّيَنِي مَالِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُمْ عَنْهُ.

۱۵۔محمد بن صالح کہتا ہے کہ میرا باپ جو حضرت صاحب الامر کا وکیل تھا ہمدان میں جب مرگیا اور میں وکیل ہوا تو میرے باپ نے حضرت حجت تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی سپرد کچھ کام کیا تھا۔ میں نے حضرت کو اطلاع دی۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ ان سے مانگو اور سختی کرو۔ میں نے مانگا تو اور لوگوں نے تو دے دیا۔ مگر ایک شخص جس کے اوپر چار سو دینار تھے اس نے نہ دیئے میں اس سے مانگنے گیا تو ٹال مٹول کرنے لگا اور اس کے بیٹے نے میری توہین کی اور مجھے بے وقوف بنایا۔ میں نے اس کے باپ سے شکایت کی۔ اس نے کہا کیا ہوا اگر ایسا کیا۔ یہ جواب سن کر اس کی داڑھی پکڑ لی اور اس کو پیروں سے گھسیٹ لیا اور اس کے گھر کے اندر اس کو خوب مارا پیٹا کیا۔

۔اس کا بیٹا فریاد کرتا ہوا نکلا کہ اے اہل بغداد یہ شخص قم کا رہنے والا ہے اور رافضی ہے اس نے میرے باپ کو قتل کر ڈالا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے کہا اے اہل بغداد تم ایک مرد مسافر کے خلاف ایک ظالم کی طرف توجہ کر رہے ہو میں تو ہمدان کا رہنے والا سنّی ہوں یہ مجھے نسبت دیتا ہے اہل قم اور رفض کی طرف تاکہ میرا حق اور میرا مال دبائے بیٹھا رہے یہ سن کر وہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور ارادہ کیا کہ میرا حق لینے کے لئے اس کی دکان میں گھس جائیں میں نے ان کو روکا اور اپنے مقروض کو بلا کر مال طلب کیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو گھر سے نکال دو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر روپیہ نہ دوں تو میری بی بی کو طلاق ہو۔

١٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَالْعَلَاءِ بْنِ رِزْقِ اللهِ ، عَنْ بَدْرٍ غُلَامِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : وَرَدْتُ الْجَبَلَ وَ أَنَا لَا أَقُولُ بِالْإِمَامَةِ أُحِبُّهُمْ جُمْلَةً ، إِلَى أَنْ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فَأَوْصَىٰ فِي عِلَّتِهِ أَنْ يَدْفَعَ الشَّهْرِيَّ السَّمَنْدَ وَسَيْفَهُ وَمِنْطَقَتَهُ إِلَى مَوْلَاهُ فَخِفْتُ إِنْ أَنَا لَمْ أَدْفَعِ الشَّهْرِيَّ إِلَى إِذْكُوتَكِينَ نَالَنِي مِنْهُ اسْتِخْفَافٌ فَقَوَّمْتُ الدَّابَّةَ وَالسَّيْفَ وَ الْمِنْطَقَةَ بِسَبْعِمِائَةِ دِينَارٍ فِي نَفْسِي وَلَمْ أُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً فَإِذَا الْكِتَابُ قَدْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنَ الْعِرَاقِ : وَجِّهِ السَّبْعَ مِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا قِبَلَكَ مِنْ ثَمَنِ الشَّهْرِيِّ وَالسَّيْفِ وَالْمِنْطَقَةِ .

۱۶۔ بدر غلام احمد بن الحسن سے مروی ہے کہ میں علاقہ جبل میں وارد ہوا اور میں امامت آئمہ کا قائل نہ تھا لیکن ان سب سے محبت رکھتا تھا جب یزید بن عبد العزیز مرا تو اس نے اپنی بیماری میں وصیت کی کہ اس کا گھوڑا، تلوار اور پٹکا اس کے مولا یعنی صاحب الامر تک پہنچا دوں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے گھوڑا اذکوتکین (حاکم وقت) کے ہاتھ فروخت نہ کیا تو وہ مجھے ذلیل کرے گا۔ میں نے ان تینوں چیزوں کو سات سو دینار میں فروخت کیا اور اس کا حال کسی سے بیان نہ کیا ناگاہ حضرت حجت کا خط میرے پاس آیا کہ سات سو دینار ہمارے حق کے جو تمہارے پاس ہیں وہ ادا کرو جو قیمت ہے گھوڑے تلوار اور پٹکے کی۔

۱۷ ـ عَلِيٌّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ : وُلِدَلِي وَلَدٌ فَكَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فِي طُهْرِهِ يَوْمَ السَّابِعِ فَوَرَدَ لَاتَفْعَلْ فَمَاتَ يَوْمَ السَّابِعِ أَوِ الثَّامِنِ ، ثُمَّ كَتَبْتُ بِمَوْتِهِ فَوَرَدَ سَتُخْلَفُ غَيْرَهُ وَغَيْرَهُ تُسَمِّيهِ أَحْمَدَ وَمِنْ بَعْدِ أَحْمَدَ جَعْفَراً ، فَجَاءَ كَمَا قَالَ . قَالَ : وَتَهَيَّأْتُ لِلْحَجِّ وَوَدَّعْتُ النَّاسَ وَكُنْتُ عَلَى الْخُرُوجِ فَوَرَدَ : نَحْنُ لِذٰلِكَ كَارِهُونَ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ ، قَالَ : فَضَاقَ صَدْرِي وَاغْتَمَمْتُ وَكَتَبْتُ أَنَا مُقِيمٌ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ غَيْرَ أَنِّي مُغْتَمٌّ بِتَخَلُّفِي عَنِ الْحَجِّ فَوَقَّعَ لَايَضِيقَنَّ صَدْرُكَ فَإِنَّكَ سَتَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ إِنْ شَاءَ اللهُ ، قَالَ : وَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ كَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ ، فَوَرَدَ الْإِذْنُ فَكَتَبْتُ أَنِّي عَادَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَأَنَا وَاثِقٌ بِدِيَانَتِهِ وَصِيَانَتِهِ ، فَوَرَدَ : الْأَسَدِيُّ نِعْمَ الْعَدِيلُ فَإِنْ قَدِمَ فَلَا تَخْتَرْ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ الْأَسَدِيُّ وَعَادَلْتُهُ .

۱۷۔ علی نے اپنے راوی کے ذریعے سے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ میں نے صاحب الامر سے اجازت چاہی، ساتویں روز ختنہ کرانے کی، حضرت کا جواب آیا ایسا نہ کرو۔ وہ لڑکا ساتویں یا آٹھویں دن مرگیا۔ میں نے مرنے کی اطلاع دی۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد دو لڑکے ہوں گے جن کے نام احمد و جعفر رکھنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو وداع کیا۔ میں چلنے ہی والا تھا کہ حضرت کا خط آیا ہم اس سال جانے کو اچھا نہیں جانتے آگے تمہیں اختیار ہے۔ میں تنگ دل اور غمگین ہوا۔ میں نے لکھا۔ میں حسب الحکم رک تو گیا ہوں لیکن حج سے رہ جانے کا غم ضرور ہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ تنگ دل نہ ہو انشاء اللہ اگلے سال حج کرو گے۔ اگلے سال میں نے لکھا کہ اجازت ہے اور تحریر کیا کہ اپنا ہم کجاوہ محمد بن عباس کو بنا لیا ہے وہ معتمد ہے مجھے اس کی دیانت اور حفاظت پر بھروسہ ہے حضرت کا جواب آیا۔ اسدی اچھا عدیل ہے۔ اگر وہ آئے تو اس پر کسی کو ترجیح نہ دینا جب اسدی آیا تو میں نے اس کو اپنا ہم کجاوہ بنا لیا۔

۱۸ـ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ : أَوْدَعَ الْمَجْرُوحُ[5] مِرْدَاسَ بْنَ عَلِيٍّ مَالاً لِلنَّاحِيَةِ وَكَانَ عِنْدَ مِرْدَاسٍ مَالٌ لِتَمِيمِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَوَرَدَ عَلَى مِرْدَاسٍ : أَنْفِذْ مَالَ تَمِيمٍ مَعَ مَا أَوْدَعَكَ الشِّيرَازِيُّ .

۱۸۔ حسن بن علی علوی نے بیان کیا کہ مجروح مرداس بن علی کے سپرد کچھ مال کیا کہ اسے ناحیہ مقدسہ میں حضرت صاحب الامر تک پہنچا دے۔ مرداس کے پاس حضرت کا خط آیا کہ مال تمیم کے ساتھ وہ مال بھی بھیج دے جو شیرازی نے سپرد کیا ہے

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى الْعُرَيْضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ : لَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام وَرَدَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ بِمَالٍ إِلَى مَكَّةَ لِلنَّاحِيَةِ ، فَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام مَضَى مِنْ غَيْرِ خَلَفٍ وَالْخَلَفُ جَعْفَرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ . مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ خَلَفٍ ، فَبَعَثَ رَجُلاً

يُكَنّى بِأَبِي طالِبٍ فَوَرَدَ الْعَسْكَرَ وَ مَعَهُ كِتابٌ ، فَصارَ إِلى جَعْفَرٍ وَ سَأَلَهُ عَنْ بُرْهانٍ ، فَقالَ: لا يَتَهَيَّأُ فِي هٰذَا الْوَقْتِ ، فَصارَ إِلَى الْبابِ وَ أَنْفَذَ الْكِتابَ إِلى أَصْحابِنا فَخَرَجَ إِلَيْهِ : آجَرَكَ اللهُ فِي صاحِبِكَ ، فَقَدْ ماتَ وَ أَوْصىٰ بِالْمالِ الَّذي كانَ مَعَهُ إِلىٰ ثِقَةٍ لِيَعْمَلَ فيهِ بِما يَجِبُ، وَاُجيبَ عَنْ كِتابِهِ.

۱۹۔حسن بن عیسیٰ نے جس کی کنیت ابو محمد ہے۔بیان کیا کہ جب امام حسن عسکری کا انتقال ہو گیا تو مصر کا ایک شخص کچھ مال لے کر مکہ آیا تاکہ ناحیہ مقدسہ پہنچا دے ۔ لوگوں نے یہاں کے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا امام حسن عسکری علیہ السلام لاولد مرے ان کے جانشین جعفر ہیں بعض نے کہا ان کے صاحبزادہ ہیں اس مصری نے ایک شخص ابو طالب نامی کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ وہ سامرہ آیا اس کے پاس خط تھا۔ وہ جعفر کے پاس گیا اور ان سے ثبوت مانگا انھوں نے کہا اس وقت پیش نہیں کر سکتا۔ وہ حضرت صاحب الامر کے دروازہ پر آیا اور وہ خط اس نے حضرت صاحب الامر کے وکلاء کو دیا۔ جواب آیا۔ خدا تیرے ساتھی کو اجر دے وہ مر گیا اور جو مال اس کے پاس تھا اس کی وصیت ایک معتمد آدمی کے سپرد کر گیا ہے تاکہ اس کی منشا کے مطابق صرف کرے اور اس کے خط کا جواب دے دیا۔

٢٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قالَ : حَمَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ آبَةَ شَيْئاً يُوصِلُهُ وَ نَسِيَ سَيْفاً بِآبَةَ. فَأَنْفَذَ ما كانَ مَعَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ:ما خَبَرُ السَّيْفِ الَّذي نَسِيتَهُ ؟.

۲۰۔علی بن محمد نے بیان کیا۔ آبہ کے ایک شخص نے اہل آبہ سے کچھ مال حضرت حجت کی خدمت میں پہنچانے کے لئے لیا۔ چلتے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرت کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے لکھا۔ اس تلوار کا کیا ہوا جو تم بھول آئے ہو۔

٢١ ـ الْحَسَنُ بْنُ خَفيفٍ ، عَنْ أَبيهِ قالَ : بَعَثَ بِخَدَمٍ إِلى مَدينَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَ مَعَهُمْ خادِمانِ وَ كَتَبَ إِلى خَفيفٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ فَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَمّا وَصَلُوا إِلَى الْكُوفَةِ شَرِبَ أَحَدُ الْخادِمَيْنِ مُسْكِراً فَما خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ حَتّى وَرَدَ كِتابٌ مِنَ الْعَسْكَرِ بِرَدِّ الْخادِمِ الَّذي شَرِبَ الْمُسْكِرَ وَعُزِلَ عَنِ الْخِدْمَةِ.

۲۱۔حسن بن خفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت حجت نے اپنے کچھ خادم مدینۂ رسولؐ بھیجے اور ان کا نگران اپنے دو خادموں کو مقرر کیا اور خفیف کو لکھا کہ ان کے ساتھ جائے۔ جب کوفہ پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک نے شراب پی، وہ کوفہ سے نکلے نہ تھے کہ حضرت کا حکم سامرہ سے آیا کہ جس خادم نے شراب پی ہے اسے واپس بھیجو پھر اسے خدمت سے برطرف کر دیا۔

۲۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ [أَحْمَدَبْنِ] أَبِي عَلِيِّ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَوْصَى يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بِدَابَّةٍ وَ سَيْفٍ وَمَالٍ وَأُنْفِذَ ثَمَنُ الدَّابَّةِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَلَمْ يُبْعَثِ السَّيْفُ فَوَرَدَ: كَانَ مَعَ مَا بَعَثْتُمْ سَيْفٌ فَلَمْ يَصِلْ ـ أَوْ كَمَا قَالَ ـ.

۲۲۔ علی بن محمد نے ابو علی بن غیاث سے اس نے احمد بن الحسن سے روایت کی ہے کہ یزید بن عبداللہ نے وصیت کی ایک گھوڑے تلوار اور مال کے متعلق، اس نے حضرت کی خدمت میں گھوڑے کی قیمت اور مال تو بھیج دیا مگر تلوار نہ بھیجی، حضرت نے لکھا کہ جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ تلوار بھی تو تھی، وہ نہیں پہنچی یا جیسا حضرت نے کہا ہو (صحیح الفاظ یاد نہیں)۔

۲۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فَأَنِفْتُ أَنْ أَبْعَثَ بِخَمْسِمِائَةٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فَوَزَنْتُ مِنْ عِنْدِي عِشْرِينَ دِرْهَماً وَبَعَثْتُهَا إِلَى الْأَسَدِيِّ وَلَمْ أَكْتُبْ مَا لِي فِيهَا؟ فَوَرَدَ: وَصَلَتْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، لَكَ مِنْهَا عِشْرُونَ دِرْهَماً.

۲۳۔ ابن شاذان نیشاپوری نے روایت کی ہے کہ جمع ہوئے میرے پانچ سو درہم جن میں بیس کم تھے۔ مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ بیس درہم کم بھیجوں، میں نے بیس درہم اپنے پاس سے شامل کر دیئے اور حضرت صاحب الامر کے وکیل اسدی کے پاس بھیج دیئے اور اپنے مال کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حضرت نے جواب لکھا کہ پانسو درہم مل گئے جن میں تمہارے بھی بیس تھے۔

۲۴ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: كَانَ يَرِدُ كِتَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْإِجْرَاءِ عَلَى الْجُنَيْدِ قَاتِلِ فَارِسٍ وَأَبِي الْحَسَنِ وَآخَرَ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَدَ اسْتِينَافٌ مِنَ الصَّاحِبِ لِإِجْرَاءِ أَبِي الْحَسَنِ وَصَاحِبِهِ وَلَمْ يَرِدْ فِي أَمْرِ الْجُنَيْدِ بِشَيْءٍ قَالَ: فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ فَوَرَدَ نَعْيُ الْجُنَيْدِ بَعْدَ ذٰلِكَ.

۲۴۔ حسین بن اشعری راوی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا حکم آیا کرتا تھا وظیفہ جاری کرنے کے لئے جنید قاتل فارس بن حاتم غالی اور ابوالحسن وغیرہ کے لئے حضرت کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر نے اجراء کیا۔ ابوالحسن اور اس کے ساتھی کا اور جنید کے لئے کچھ نہ لکھا۔ اس نے کہا اس سے مجھے رنج ہوا اس کے بعد حضرت کے خط سے جنید کے مرنے کا حال معلوم ہوا۔

۲۵ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ مُعْجَباً بِهَا فَكَتَبْتُ أَسْتَأْمِرُ فِي اسْتِيلَادِهَا، فَوَرَدَ اسْتَوْلِدْهَا وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ، فَوَطِئْتُهَا فَحَبِلَتْ، ثُمَّ أَسْقَطَتْ فَمَاتَتْ.

۲۵۔ محمد بن صالح نے بیان کیا کہ میری ایک کنیز تھی جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ اس سے اولاد پیدا کرنے کا حکم دیجیے۔ حضرت نے جواب دیا اس سے خواہش اولاد نہ رکھو اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے پس میں نے اس سے جمع کیا وہ حاملہ تو ہوگئی مگر حمل ساقط ہوگیا اور وہ مرگئی۔

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الْعَجَمِيِّ جَعَلَ ثُلُثَهُ لِلنَّاحِيَةِ وَكَتَبَ بِذَلِكَ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ إِخْرَاجِهِ الثُّلُثَ دَفَعَ مَالاً لِابْنِهِ أَبِي الْمِقْدَامِ، لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ [ا] فَكَتَبَ إِلَيْهِ: فَأَيْنَ الْمَالُ الَّذِي عَزَلْتَهُ لِأَبِي الْمِقْدَامِ .

۲۶۔ علی بن محمد نے کہا ابن عجمی نے اپنا ثلث مال امام عصر کی خدمت میں بھیجنے کے لئے نکالا اور حضرت کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے کو دے دیا تھا جس کا نام ابو المقدام تھا اور کسی کو اس پر مطلع نہیں کیا تھا۔ حضرت کے پاس جب مال پہنچا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو ابو المقدام کو دے دیا ہے۔

٢٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عِيسَى بْنِ نَصْرٍ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ الصَّيْمَرِيُّ يَسْأَلُ كَفَناً ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ ، فَمَاتَ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِالْكَفَنِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَيَّامٍ .

۲۷۔ عیسیٰ بن نصر نے بیان کیا کہ حضرت صاحب الامرؑ کو علی بن زیاد صیمری نے ایک کفن کے لئے لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا تم اسی سال کی عمر میں محتاج کفن ہوگے اور آپ نے اس کے مرنے سے چند روز پہلے کفن اس کے پاس بھیج دیا۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَانَ لِلنَّاحِيَةِ عَلَيَّ خَمْسُمِائَةِ دِينَارٍ فَضِقْتُ بِهَا ذَرْعاً ، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي: لِي حَوَانِيتُ اشْتَرَيْتُهَا بِخَمْسِمِائَةٍ وَثَلَاثِينَ دِينَاراً قَدْ جَعَلْتُهَا لِلنَّاحِيَةِ بِخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ، وَلَمْ أَنْطِقْ بِهَا ، فَكَتَبَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: اقْبِضِ الْحَوَانِيتَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بِالْخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا عَلَيْهِ.

۲۸۔ ہارون بن عمران ہمدانی کہتا ہے کہ حضرت صاحب الامر کے میرے اوپر پانسو دینار قرض تھے جب میرا ہاتھ تنگ ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری دکانیں ہیں جن کو میں نے پانسو تیس دینار میں خریدا ہے اور ناحیہ مقدسہ کو دیتے ہیں پانسو لہٰذا یہ دکانیں دے دوں گا، اس خیال کا اظہار میں نے کسی پر نہیں کیا تھا۔ حضرت نے محمد بن جعفر وکیل کو لکھا کہ محمد بن ہارون کی دکانوں پر ان پانسو دینار کے بدلے میں جو ہمارا ان پر (قرض) ہے قبضہ کر لو۔

۲۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: بَاعَ جَعْفَرٌ[۱] فِيمَنْ بَاعَ صَبِيَّةً جَعْفَرِيَّةً كَانَتْ فِي الدَّارِ يُرَبُّونَهَا، فَبَعَثَ[۲] بَعْضَ الْعَلَوِيِّينَ وَ أَعْلَمَ الْمُشْتَرِيَ خَبَرَهَا فَقَالَ الْمُشْتَرِي: قَدْ طَابَتْ نَفْسِي بِرَدِّهَا وَأَنْ لَا أُرْزَأَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئاً، فَخُذْهَا، فَذَهَبَ الْعَلَوِيُّ فَأَعْلَمَ أَهْلَ النَّاحِيَةِ الْخَبَرَ فَبَعَثُوا إِلَى الْمُشْتَرِي بِأَحَدٍ وَ أَرْبَعِينَ دِينَاراً وَأَمَرُوهُ بِدَفْعِهَا إِلَى صَاحِبِهَا.

۲۹۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ جعفر برادر امام حسن عسکریؑ نے فروخت کردیں تمام کنیزیں امام علی نقی علیہ السلام کی جن میں وہ لڑکی بھی شامل تھی جو اولاد جعفر طیار سے تھی اور جس کو امام نے پرورش کیا تھا پس ایک علوی کو خریدار کے پاس بھیجا اور آگاہ کیا کہ یہ کنیز نہیں۔ اس نے کہا میں واپسی پر راضی ہوں۔ لیکن وہ اس کی قیمت میں سے کم کچھ نہ کرے گا۔ اس کو لے جاؤ۔ وہ علوی اہل ناحیہ کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا۔ انھوں نے خریدار کے پاس ۴۱ دینار بھیجے اور اس لڑکی کو اس کے ولی یعنی اولاد جعفر طیار میں سے کسی کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔

۳۰ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ نُدَمَاءِ رُوزْ حسنی وَ آخَرُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ: هُوَ ذَا يَجْبِي الْأَمْوَالَ وَلَهُ وُكَلَاءُ وَ سَمَّوْا جَمِيعَ الْوُكَلَاءِ فِي النَّوَاحِي وَأَنْهَى ذَلِكَ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَزِيرِ، فَهَمَّ الْوَزِيرُ بِالْقَبْضِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ السُّلْطَانُ: اطْلُبُوا أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ غَلِيظٌ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ: نَقْبِضُ عَلَى الْوُكَلَاءِ، فَقَالَ السُّلْطَانُ: لَا وَلَكِنْ دُسُّوا لَهُمْ قَوْماً لَا يُعْرَفُونَ بِالْأَمْوَالِ، فَمَنْ قَبَضَ مِنْهُمْ شَيْئاً قُبِضَ عَلَيْهِ، قَالَ فَخَرَجَ بِأَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَى جَمِيعِ الْوُكَلَاءِ أَنْ لَا يَأْخُذُوا مِنْ أَحَدٍ شَيْئاً وَأَنْ يَمْتَنِعُوا مِنْ ذَلِكَ وَيَتَجَاهَلُوا الْأَمْرَ، فَانْدَسَّ لِمُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُهُ وَخَلَا بِهِ فَقَالَ: مَعِي مَالٌ أُرِيدُ أَنْ أُوصِلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: غَلِطْتَ أَنَا لَا أَعْرِفُ مِنْ هَذَا شَيْئاً، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُهُ وَمُحَمَّدٌ يَتَجَاهَلُ عَلَيْهِ، وَبَثُّوا الْجَوَاسِيسَ وَ امْتَنَعَ الْوُكَلَاءُ كُلُّهُمْ لِمَا كَانَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ.

۳۰۔ حسین بن الحسن علوی سے مروی ہے کہ ایک شخص روز حسنی کے ہم نشینوں میں سے تھا اور ایک دوسرا اس کا رفیق تھا اس نے دوسرے سے کہا۔ حضرت صاحب کے پاس اموال آتے ہیں اور ان کے وکلاء تمام اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس کی خبر دی گئی عبیداللہ بن سلیمان کو جو وزیر سلطنت تھا۔ وزیر نے حضرت کے وکلاء کو گرفتار کرنا چاہا۔ بادشاہ نے کہا ایسا نہ کرو (شیعہ کثرت سے ہیں فتنہ برپا ہو جائے گا) بلکہ ان لوگوں کے لئے کچھ اجنبی لوگوں کو تلاش کرو۔ وہ مال لے

جائیں۔ پس جو مال لے لے اسی کو گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت کی طرف سے تمام وکلاء کے نام فرمان جاری ہوئے کہ کسی سے مال نہ لینا اور اس امر سے ان کو روکا اور یہ ظاہر کرنے کو کہ اس معاملہ میں وہ بالکل واقف نہیں۔ ان جاسوسوں نے محمد بن احمد کا پتہ چلایا۔ ان میں سے ایک نے خلوت میں جا کر کہا میرے پاس کچھ مال ہے چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب تک پہنچاؤں، محمد نے کہا کہ تم نے دھوکا کھایا ہے اور غلطی سے میرے پاس آئے ہو، میں اس معاملے کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ ہر چند چاپلوسی کرتا رہا مگر محمد اپنی لاعلمی ہی ظاہر کرتے رہے۔ جاسوسوں نے بہت رغبت دلائی لیکن تمام وکلاء نے انکار کیا اور کسی نے مال نہ لیا۔

٣١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجَ نَهْيٌ عَنْ زِيَارَةِ مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَالْحِيْرَ[ةِ] فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَشْهُرٍ دَعَا الْوَزِيرُ الْبَاقَّطَائِيَّ فَقَالَ لَهُ: الْقَ بَنِي الْفُرَاتِ وَالْبُرْسِيِّينَ وَقُلْ لَهُمْ: لَا يَزُورُوا مَقَابِرَ قُرَيْشٍ فَقَدْ أَمَرَ الْخَلِيفَةُ أَنْ يَتَفَقَّدَ كُلَّ مَنْ زَارَ فَيُقْبَضَ [عَلَيْهِ].

۳۱۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت نے ایک حکم کے ذریعہ منع کیا۔ مقابر قریش (کاظمین) اور حیرہ (کوفہ اور حلہ کے درمیان) کی زیارت سے چند ماہ بعد وزیر نے باقطائی کو بلا کر کہا تو اہل فرات اور برسیین سے مل کر کہو کہ مقابر قریش کی کوئی زیارت نہ کر پائے خلیفہ کا حکم ہے کہ جو زیارت کو آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

ایک سو چوبیسواں باب

آئمہ اثنا عشرؑ کی امامت پر نص

(بَابُ) ۱۲۴

مَاجَاءَ فِي الْاِثْنَيْ عَشَرَ وَالنَّصِّ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي

بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَاقَضَى عَلَيْهِمْ وَأَنْ لَيْسُوا بِمَأْمُونِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَآخِرَتِهِمْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَهُمْ شَرَعٌ سَوَاءٌ. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلْنِي عَمَّا بَدَالَكَ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَيَنْسَى؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدُهُ الْأَعْمَامَ وَالْأَخْوَالَ ؟ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَجِبْهُ ، قَالَ : فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ -وَأَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ- وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ -وَ أَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام- وَأَشْهَدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَخِيهِ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَشْهَدُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ لَا يُكَنَّى وَلَا يُسَمَّى حَتَّى يَظْهَرَ أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، ثُمَّ قَامَ فَمَضَى ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّبِعْهُ فَانْظُرْ أَيْنَ يَقْصُدُ؟ فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فَقَالَ : مَاكَانَ إِلَّا أَنْ وَضَعَ رِجْلَهُ خَارِجاً مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَ مِنْ أَرْضِ اللهِ؟ فَرَجَعْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَتَعْرِفُهُ ؟ قُلْتُ : اللهُ وَرَسُولُهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ ، قَالَ : هُوَ الْخِضْرُ عليه السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام معہ امام حسنؑ سلمان کے ہاتھ پر تکیہ کیے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیر المومنین کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعویٰ خلافت کیا وہ اس کے حق دار نہ تھے اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہوگی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔ فرمایا پوچھ جو تجھے پوچھنا ہے اس نے کہا جب آدمی مرتا ہے تو اس کی رُوح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔

آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموؤں سے کس صورت میں مشابہ ہوتی ہے۔

آپؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اس کے سوالات کا جواب دو۔ امام حسنؑ نے جواب دیا۔ تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے ہمیشہ دی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور یہ گواہی میں دیتا رہا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ وصی رسولؐ ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (اشارہ کیا امیرالمومنین کی طرف) اور یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسنؑ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیرالمومنین کے وصی ہیں اور ان کی حجت اور برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوتِ رسولؐ کے ثابت کرنے والے ہیں۔

توضیح:۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعمہ میں امام حسنؑ کے جوابات مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

۱۔ بحالت نوم روح کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ روح متعلق ہوتی ہے ریح سے اور ریح متعلق ہوتی ہے ہوا سے جب تک انسان بیدار نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس رُوح کو پھر بدن کی طرف لوٹانے کا ہوتا ہے تو یہ روح ریح کو اور ریح ہوا کو جذب کر لیتی ہے اور بدن کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدن میں ساکن ہو جاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدن کی طرف لوٹے تو ہوا ریح کو جذب کر لیتی ہے اور ریح روح کو۔

۲۔ انسان کیوں بھولتا اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان حق پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمد و آل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے پوری صلوٰۃ کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے منکشف ہو جاتی ہے اور قلب انسان روشن ہو جاتا ہے اس وقت بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔

۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو ایک اضطراری کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا نطفہ اُچھل کر عروقِ اعمام پر جا کر گرتا ہے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروقِ اخوال پر گرتا ہے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسینؑ بن علیؑ اپنے بھائی کے وصی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ بن الحسینؑ امر حسینؑ کے بعد حجت خدا ہیں پھر محمد بن علی ان کے بعد جعفر بن محمدؑ ان کے بعد موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ اور ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے

حجت خدا ہونے کی جو پسر حسن بن علی ہے اس کا نام اور کنیت ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پُر نہ کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی اور سلام ہو آپ پر اے امیرالمومنین! اس کے بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔ حضرت نے امام حسن سے فرمایا۔ اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو یہ کہاں جاتا ہے امام حسنؑ باہر نکلے اور آکر کہا اس نے ایک پیر مسجد سے باہر رکھا تھا۔

پھر میں نے نہ جانا کہ وہ خدا کی اس زمین پر کہاں غائب ہو گیا۔ میں امیرالمومنینؑ کے پاس واپس آیا اور حال بتایا۔ فرمایا۔ اے ابو محمدؑ تم ان کو جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ اور امیرالمومنین بہتر جاننے والے ہیں۔ فرمایا وہ خضر تھے۔

٢ ـ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي هاشِمٍ مِثْلَهُ سَوٰاءً .

قالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: يا أَبا جَعْفَرٍ وَدِدْتُ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ جاءَ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قالَ : فَقالَ : لَقَدْ حَدَّثَنِي قَبْلَ الْحَيْرَةِ بِعَشْرِ سِنِينَ.

۲۔ محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے محمد بن الحسن سے کہا۔ اے ابوجعفر کیا احمد بن عبداللہ کے علاوہ کسی اور سے بھی یہ حدیث سنی گئی ہے فرمایا اس نے حیرت و شک میں پڑنے سے دس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی۔

راوی کو احمد بن عبداللہ کے بیان پر اس لئے شبہ ہوا کہ وہ حضرت حجت پر ایمان لانے کے بعد شک میں پڑ گیا تھا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صالِحِ بْنِ أَبِي حَمّادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صالِحٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ أَبِي لِجابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصارِيِّ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حاجَةً فَمَتىٰ يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْها ؟ فَقالَ لَهُ جابِرٌ : أَيَّ الْأَوْقاتِ أَحْبَبْتَهُ فَخَلا بِهِ فِي بَعْضِ الْأَيّامِ فَقالَ لَهُ: يا جابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْحِ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي يَدِ اُمِّي فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَما أَخْبَرَتْكَ بِهِ اُمِّي أَنَّهُ فِي ذٰلِكَ اللَّوْحِ مَكْتُوبٌ ؟ فَقالَ جابِرٌ : أَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلىٰ اُمِّكَ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلامُ فِي حَياةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهَنَّيْتُها بِوِلادَةِ الْحُسَيْنِ وَ رَأَيْتُ فِي يَدَيْها لَوْحاً أَخْضَرَ ، ظَنَنْتُ أَنَّهُ مِنْ زُمُرُّدٍ وَرَأَيْتُ فِيهِ كِتاباً أَبْيَضَ ، شِبْهَ لَوْنِ الشَّمْسِ ،

فَقُلْتُ لَهَا : بِأَبِي وَأُمِّي يا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ماهٰذا اللَّوْحُ ؟ فَقالَتْ : هٰذا لَوْحٌ أَهْداهُ اللهُ إِلىٰ رَسُولِهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ أَبِي وَ اسْمُ بَعْلِي وَاسْمُ ابْنَيَّ وَاسْمُ الْأَوْصِياءِ مِنْ وُلْدِي وَأَعْطانِيهِ أَبِي لِيُبَشِّرَنِي بِذٰلِكَ ، قالَ جابِرٌ : فَأَعْطَتْنِيهِ أُمُّكَ فاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلامُ فَقَرَأْتُهُ وَاسْتَنْسَخْتُهُ ، فَقالَ لَهُ أَبِي : فَهَلْ لَكَ يا جابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قالَ : نَعَمْ ، فَمَشىٰ مَعَهُ أَبِي إِلىٰ مَنْزِلِ جابِرٍ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ ، فَقالَ : يا جابِرُ : انْظُرْ فِي كِتابِكَ لِأَقْرَءَ [أَنا] عَلَيْكَ ، فَنَظَرَ جابِرٌ فِي نُسْخَتِهِ فَقَرَأَهُ أَبِي فَما خالَفَ حَرْفٌ حَرْفاً ، فَقالَ جابِرٌ : فَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي هٰكَذا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوباً

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذا كِتابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَنُورِهِ وَسَفِيرِهِ وَحِجابِهِ وَ دَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعالَمِينَ ، عَظِّمْ يا مُحَمَّدُ أَسْمائِي وَ اشْكُرْ نَعْمائِي وَ لا تَجْحَدْ آلائِي ، إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا قاصِمُ الْجَبَّارِينَ وَمُدِيلُ الْمَظْلُومِينَ وَدَيَّانُ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا ، فَمَنْ رَجا غَيْرَ فَضْلِي أَوْخافَ غَيْرَ عَدْلِي ، عَذَّبْتُهُ عَذاباً لا أُعَذِّبُ بِهِ أَحَداً مِنَ الْعالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً فَأُكْمِلَتْ أَيّامُهُ وَانْقَضَتْ مُدَّتُهُ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيّاً وَإِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِياءِ وَفَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِياءِ وَأَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ وَ سِبْطَيْكَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ ، فَجَعَلْتُ حَسَناً مَعْدِنَ عِلْمِي ، بَعْدَ انْقِضاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَجَعَلْتُ حُسَيْناً خازِنَ وَحْيِي وَأَكْرَمْتُهُ بِالشَّهادَةِ وَخَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعادَةِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ وَ أَرْفَعُ الشُّهَداءِ دَرَجَةً ، جَعَلْتُ كَلِمَتِي التَّامَّةَ مَعَهُ وَحُجَّتِيَ الْبالِغَةَ عِنْدَهُ ، بِعِتْرَتِهِ أُثِيبُ وَ أُعاقِبُ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعابِدِينَ وَزَيْنُ أَوْلِيائِي الْماضِينَ وَ ابْنُهُ شِبْهُ جَدِّهِ الْمَحْمُودِ مُحَمَّدٌ الْباقِرُ عِلْمِي وَ الْمَعْدِنُ لِحِكْمَتِي ، سَيَهْلِكُ الْمُرْتابُونَ فِي جَعْفَرٍ ، الرَّادُّ عَلَيْهِ كَالرَّادِّ عَلَيَّ ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُكْرِمَنَّ مَثْوىٰ جَعْفَرٍ وَلَأَسُرَّنَّهُ فِي أَشْياعِهِ وَ أَنْصارِهِ وَ أَوْلِيائِهِ ، أُتِيحَتْ بَعْدَهُ مُوسىٰ فِتْنَةٌ عَمْياءُ حِنْدِسٌ لِأَنَّ خَيْطَ فَرْضِي لا يَنْقَطِعُ وَحُجَّتِي لا تَخْفىٰ وَأَنَّ أَوْلِيائِي يُسْقَوْنَ بِالْكَأْسِ الْأَوْفىٰ ، مَنْ جَحَدَ واحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَ مَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتابِي فَقَدِ افْتَرىٰ عَلَيَّ ، وَيْلٌ لِلْمُفْتَرِينَ الْجاحِدِينَ عِنْدَ انْقِضاءِ مُدَّةِ مُوسىٰ عَبْدِي وَحَبِيبِي وَخِيَرَتِي فِي عَلِيٍّ وَلِيِّي وَناصِرِي وَمَنْ أَضَعُ عَلَيْهِ أَعْباءَ النُّبُوَّةِ وَأَمْتَحِنُهُ بِالْاِضْطِلاعِ بِها ، يَقْتُلُهُ عِفْرِيتٌ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي بَناهَا الْعَبْدُ الصّالِحُ إِلىٰ جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُسِرَّنَّهُ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَوارِثِ عِلْمِهِ ، فَهُوَ مَعْدِنُ عِلْمِي وَمَوْضِعُ سِرِّي

وَحُجَّتِي عَلىٰ خَلْقِي لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ بِهِ إِلَّا جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَشَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ وَأَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَنَاصِرِي وَالشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَ أَمِينِي عَلىٰ وَحْيِي ، أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلىٰ سَبِيلِي وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِيَ الْحَسَنَ وَ أُكَمِّلُ ذٰلِكَ بِابْنِهِ «م ح م د» رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسىٰ وَ بَهَاءُ عِيسىٰ وَصَبْرُ أَيُّوبَ فَيُذَلُّ أَوْلِيَائِي فِي زَمَانِهِ وَ تُتَهَادىٰ رُؤُوسُهُمْ كَمَا تُتَهَادىٰ رُؤُوسُ التُّرْكِ وَالدَّيْلَمِ فَيُقْتَلُونَ وَ يُحْرَقُونَ وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ ، مَرْعُوبِينَ وَ جِلِينَ ، تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَيَفْشُوا الْوَيْلُ وَالرَّنَّةُ فِي نِسَائِهِمْ أُولٰئِكَ أَوْلِيَائِي حَقّاً ، بِهِمْ أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ حِنْدِسٍ وَبِهِمْ أَكْشِفُ الزَّلَازِلَ وَ أَدْفَعُ الْآصَارَ وَالْأَغْلَالَ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ .

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمٍ : قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : لَوْلَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ ، إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ لَكَفَاكَ ، فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ .

۳۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اے جابر! مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں حیاتِ رسولؐ میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسینؑ کی ولادت کی مبارکباد دینے۔ میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمرد کی تھی اور اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اے بنتِ رسولؐ یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ نے اپنے رسولؐ کے پاس بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علیؑ کا نام ہے میرے دونوں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی نسل سے ہوں گے۔ آں حضرت نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ میں اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی میں نے اسے پڑھا اور لکھ لیا۔

میرے والد نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ میرے والد جابر کے ساتھ ان کے گھر تک گئے جابر نے وہ صحیفہ پوست پر لکھا ہوا نکالا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر سے مقابلہ کرتے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریر عزیز و حکیم خدا کی طرف سے محمدؐ اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور حجاب و دلیل کے لئے ہے روح الامین اسے لے کر نازل ہوئے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمدؐ میرے اسمار کی تعظیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی کمر توڑنے والا اور مظلوموں کو دولت، دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا جزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیار مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمدؐ! تم کو تمام انبیار پر فضیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیار پر اور میں نے تم کو عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نواسوں حسنؑ اور حسینؑ سے میں نے حسن کو معدن علم بنایا اور حسینؑ کو خازن وحی اور میں نے عزت دی اسے شہادت سے اور ختم کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل وارفع شہدار ہے از روئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تامہ قرار دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دوں گا اور نافرمانی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں اوّل علی ابن الحسین سید العابدین ہیں جو میرے اولیار کی زینت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قابل ستائش جد سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شگافتہ کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے۔ ان کی ہدایت کو رد کرنے والا میرے حق قول کو رد کرنے والا ہے میں مقام جعفر کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، ناصروں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ ہوں گے ان کے وقت میں ضلالت کے فتنے برپا ہوں گے اور لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں گے ایسے ضلالت آگیں دور میں ہمارے اولیا معرفت کے بھرپور ساغروں سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہو افترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے حبیب، میرے نیک بندے موسیٰ کے مرنے پر ان کے فرزند علی کے بارے میں جو میرا ولی میرا ناصر اور یہ وہ ہے کہ جس پر بار نبوت کی مثالی بار رکھوں گا اور اس کا امتحان لوں گا دل قوی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک معتبر و رجھوت اور وہ دفن ہوگا۔ اس شہر میں جس کو بسایا ہے عبد صالح ذوالقرنین نے اور اس کی قبر پہلو میں ہوگی۔ میری بدترین مخلوق (ہارون) کے میرا قول حق ہے میں اپنے بندہ علی (امام رضا علیہ السلام) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) سے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسرار کی جگہ ہیں اور میری خلق پر میری حجت ہیں جو ان پر ایمان لائے گا میں جنت

میں اس کو جگہ دوں گا اور اس کو شفیع قرار دوں گا اس کے خاندان کے ایسے ستر آدمیوں کے لئے جو مستحق جہنم ہوں گے اور میں نے اس امامت کو سعادت کو مخصوص کیا ان کے بعد علی (امام نقی علیہ السلام) کے لئے جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق پر گواہ ہیں میری وحی کے امین ہیں۔ میں ان میں سے پیدا کروں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے میرے راستہ کی طرف اور خازن ہے میرے علم کا اور کامل کروں گا میں اس دین کو اس کے فرزند م ح م د سے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موسیٰ کا کمال ہے عیسیٰ کی شان ہے ایوب کا صبر ہے میرے اولیاء اس کے زمانہ (غیبت) میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سر اس طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و دیلم والوں کے وہ قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی اور رونے پیٹنے کی آوازان کی عورتوں سے بلند ہوگی یہ لوگ میرے سچے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کروں گا اور زلزلوں کو دور کروں گا اور ان کے ذریعے سے مشکلات کو آسان کروں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم سے مروی ہے کہ ابوبصیر نے کہا اگر تو نے اثبات امامت آئمہ اثنا عشر میں کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو صرف یہی حدیث تیرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور نا اہلوں سے بیان نہ کر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ عَنْ [أَبَانِ] ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ يَقُولُ : كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ : أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، فَجَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ : أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عَلِيٌّ عليه السلام فَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عليه السلام فَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَلِيُّ[1] ، ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يُكَمِّلُهُ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ، قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ : وَاسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ بْنَ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ سُلَيْمٌ : وَقَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ

سَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسامہ بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے معاویہ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفسوں سے اولیٰ ہوں۔ میرے بعد میرے بھائی علی بن ابیطالب تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفسوں سے اولیٰ ہوں گے پھر میرا بیٹا حسینؑ اس کے بعد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اس کی شہادت کے بعد علی بن الحسین اولیٰ ہیں مومنین کے نفسوں سے اور اے علی تم ان کو دیکھو گے۔ پھر ان کا بیٹا محمد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اور اے حسین تم ان کو دیکھو گے۔ پھر اس امامت کی تکمیل ہوگی بارہ پر، عبداللہ بن جعفر نے کہا۔ میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس بن اُم سلمہ و اسامہ بن زید کو پس گواہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے۔ سلیم نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان و ابوذر و مقداد سے انھوں نے کہا ہم نے سنا ہے رسول اللہ سے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ السَّرَّاجِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِسَائِي، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: شَهِدْتُ جَنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِينَ بُويِعَ وَعَلِيٌّ جَالِسٌ نَاحِيَةً فَأَقْبَلَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ جَمِيلُ [الْوَجْهِ] بَهِيٌّ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حِسَانٌ وَهُوَ مِنْ وُلْدِ هَارُونَ حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَعْلَمُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِكِتَابِهِمْ وَ أَمْرِ نَبِيِّهِمْ؟ قَالَ: فَطَأْطَأَ عُمَرُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: إِيَّاكَ أَعْنِي وَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنِّي جِئْتُكَ مُرْتَاداً لِنَفْسِي، شَاكّاً فِي دِينِي، فَقَالَ: دُونَكَ هَذَا الشَّابَّ، قَالَ: وَمَنْ هَذَا الشَّابُّ؟ قَالَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هَذَا أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هَذَا زَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ: أَكَذَاكَ أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَ قَالَ: يَا هَارُونِيُّ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ سَبْعاً؟ قَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي سَأَلْتُ عَمَّا بَعْدَهُنَّ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْهُنَّ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيكُمْ عَالِمٌ، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْإِلَهِ الَّذِي تَعْبُدُهُ لَئِنْ أَنَا أَجَبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدَعَنَّ دِينَكَ وَلَتَدْخُلَنَّ فِي دِينِي؟ قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَاكَ، قَالَ: فَسَلْ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَطْرَةِ دَمٍ قَطَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ قَطْرَةٍ هِيَ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاضَتْ عَلَى

وَجْهِ الْأَرْضِ ، أَيُّ عَيْنٍ هِيَ ؟ وَ أَوَّلِ شَيْءٍ اهْتَزَّ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ ؟ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلَاثِ الْأُخَرِ ، أَخْبِرْنِي عَنْ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله كَمْ لَهُ مِنْ إِمَامِ عَدْلٍ وَفِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَمَنْ سَاكِنُهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ ؟ فَقَالَ : يَا هَارُونِيُّ ! إِنَّ لِمُحَمَّدٍ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً عَدْلاً ، لَا يَضُرُّهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا يَسْتَوْحِشُونَ بِخِلَافِ مَنْ خَالَفَهُمْ وَإِنَّهُمْ فِي الدِّينِ أَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي فِي الْأَرْضِ ، وَمَسْكَنُ مُحَمَّدٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أُولٰئِكَ الْاثْنَا عَشَرَ الْإِمَامَ الْعَدْلُ ، فَقَالَ : صَدَقْتَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَأَجِدُهَا فِي كُتُبِ أَبِي هَارُونَ ، كَتَبَهُ بِيَدِهِ وَأَمْلَاهُ مُوسٰى عَمِّي عليه السلام ، قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْوَاحِدَةِ ، أَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ كَمْ يَعِيشُ مِنْ بَعْدِهِ ؟ وَهَلْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ ؟ قَالَ : يَا هَارُونِيُّ ! يَعِيشُ بَعْدَهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً ، لَا يَزِيدُ يَوْماً وَلَا يَنْقُصُ يَوْماً،[٣] ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً هٰهُنَا - يَعْنِي عَلٰى قَرْنِهِ - فَتُخْضَبُ هٰذِهِ مِنْ هٰذَا قَالَ : فَصَاحَ الْهَارُونِيُّ وَقَطَعَ كُسْتِيجَهُ[٤] وَهُوَ يَقُولُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّكَ وَصِيُّهُ ، يَنْبَغِي أَنْ تَفُوقَ وَلَا تُفَاقَ وَأَنْ تُعَظَّمَ وَ لَا تُسْتَضْعَفَ ، قَالَ : ثُمَّ مَضٰى بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام إِلٰى مَنْزِلِهِ فَعَلَّمَهُ مَعَالِمَ الدِّينِ

۵۔ ابوطفیل سے مروی ہے کہ میں وفات ابوبکر کے وقت موجود تھا اور اس وقت بھی جب عمر سے بیعت کی گئی علی ایک طرف بیٹھے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون علیہ السلام سے تھا اس نے عمر سے کہا۔ اے امیرالمومنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جاننے والے کتاب خدا اور امر نبی کے ہیں یہ سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی سے ہے اور اپنے قول کا پھر اعادہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ کون ہیں ؟ کہا علی ابن ابیطالب ابن عم رسولؐ اور رسول خدا کے دونوں بیٹوں حسنؑ و حسینؑ کے باپ اور شوہر فاطمہ بنت رسول اللہ ہیں وہ حضرت علیؑ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہی ہیں فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں حضرت غیر معمولی طور پر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا۔ میں پہلے آپ سے تین سوال کروں گا اگر جواب دے دیا۔ تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا۔ میں تجھ سے یہ پوچھتا کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے وہ کون ہے۔

اگر میں نے ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا۔ اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قطرۂ خون

بہایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ روئے زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ تین بتایئے۔ محمدؐ کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمدؐ کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمدؐ کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ امور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے۔ مسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے یہی مضمون اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتایئے۔ محمدؐ کے وصی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمدؐ کے بعد ۳۰ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر ضربت لگے جس سے ان کا سر خون سے بھر جائے گا یہ سن کر وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وصی ہیں آپ کو سب پر فوقیت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحب عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکام دین الٰہی کی اس کو تعلیم دی۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرٍو [و] بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ خَلَقَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحاً فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ ، يُسَبِّحُونَ اللهَ وَيُقَدِّسُونَهُ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله .

۶۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نور عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے وہ آئمہ ہیں اولاد رسولؐ سے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ ، وَ رَسُولُ اللهِ وَ عَلِيٌّ هُمَا الْوَالِدَانِ عليهما السلام ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ رَاشِدٍ ـ وَكَانَ أَخَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِاُمِّهِ ـ وَ أَنْكَرَ ذٰلِكَ فَصَرَّرَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام وَقَالَ : أَمَا إِنَّ ابْنَ اُمِّكَ كَانَ أَحَدَهُمْ .

۷۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام آلِ محمدؐ سے سب کے سب محدث تھے اولاد رسولؐ اور اولاد علیؑ سے رسولؐ اور علیؑ دونوں ان کے باپ ہیں علی بن راشد نے جو علی بن الحسین کی ماں کی طرف سے بھائی تھا اس سے انکار کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو۔ اس پر غصہ آیا اور فرمایا۔ تیری ماں کا بیٹا بھی تو انہی میں سے ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الْمَدِينِيِّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ حَاضِراً لَمَّا هَلَكَ أَبُوبَكْرٍ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرَ أَقْبَلَ يَهُودِيٌّ مِنْ عُظَمَاءِ يَهُودِ يَثْرِبَ وَتَزْعَمُ يَهُودُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ أَعْلَمُ أَهْلِ زَمَانِهِ حَتَّى رُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ : يَا عُمَرُ ! إِنِّي جِئْتُكَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ، فَإِنْ أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَمِيعِ مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنِّي لَسْتُ هُنَاكَ لَكِنِّي أُرْشِدُكَ إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ أُمَّتِنَا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَمِيعِ مَا قَدْ تَسْأَلُ عَنْهُ وَ هُوَ ذَاكَ - فَأَوْمَأَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام - فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : يَا عُمَرُ ! إِنْ كَانَ هٰذَا كَمَا تَقُولُ فَمَا لَكَ وَلِبَيْعَةِ النَّاسِ ؛ وَإِنَّمَا ذَاكَ أَعْلَمُكُمْ ؟! فَزَبَرَهُ عُمَرُ. ثُمَّ إِنَّ الْيَهُودِيَّ قَامَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ ؟ فَقَالَ : وَمَا قَالَ عُمَرُ؟ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : فَإِنْ كُنْتَ كَمَا قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْيَاءَ أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَعْلَمُ أَنَّكُمْ فِي دَعْوَاكُمْ خَيْرُ الْأُمَمِ وَ أَعْلَمُهَا صَادِقِينَ وَمَعَ ذٰلِكَ أَدْخُلُ فِي دِينِكُمُ الْإِسْلَامِ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : نَعَمْ أَنَا كَمَا ذَكَرَ لَكَ عُمَرُ ، سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ أُخْبِرُكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام : يَا يَهُودِيُّ وَلِمَ لَمْ تَقُلْ : أَخْبِرْنِي عَنْ سَبْعٍ ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : إِنَّكَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِالثَّلَاثِ ، سَأَلْتُكَ عَنِ الْبَقِيَّةِ وَ إِلَّا كَفَفْتُ ، فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي فِي هٰذِهِ السَّبْعِ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَفْضَلُهُمْ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ : سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ يَا يَهُودِيُّ ؛ قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَأَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ فَأَخْبَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

ثُمَّ قَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمْ لَهَا مِنْ إِمَامِ هُدًى ؟ وَأَخْبِرْنِي عَنْ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ أَيْنَ مَنْزِلُهُ فِي الْجَنَّةِ؟ وَأَخْبِرْنِي مَنْ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً هُدًى مِنْ ذُرِّيَّةِ نَبِيِّهَا وَهُمْ مِنِّي وَأَمَّا مَنْزِلُ نَبِيِّنَا فِي الْجَنَّةِ فَفِي أَفْضَلِهَا وَأَشْرَفِهَا جَنَّةِ عَدْنٍ وَأَمَّا مَنْ مَعَهُ فِي مَنْزِلِهِ فِيهَا فَهٰؤُلَاءِ الْاِثْنَا عَشَرَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَأُمُّهُمْ وَجَدَّتُهُمْ

وَ اُمُّ اُمَّتِهِمْ وَ ذَرَارِیْهِمْ ، لَایُشْرِکُهُمْ فِیْهَا اَحَدٌ ۔

۱۰۸ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ابوبکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تھا مدینہ کے معزز یہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب وسنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب وسنت کا سب سے بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا علی کی طرف یہودی نے کہا۔ اے عمر اگر ایسا ہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے اسے جھڑکا۔ یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کہا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الامم ہونے میں سچے ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ جیسا عمر نے کہا ہے میں ویسا ہی ہوں۔ اب جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا۔ مجھے بتائیے۔ تین اور تین اور ایک۔ فرمایا۔ اے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلی تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا ورنہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتائیے، کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر اگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المومنین نے اس کو بتایا۔

توضیح :۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بغرض اختصار جواب چھوڑ دیئے ہیں علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں بحوالہ الاکمال حسب ذیل جواب لکھے ہیں۔ سب سے پہلا پتھر حجر اسود ہے سب سے پہلا درخت خرما ہے جسے حضرت آدم جنت سے لائے تھے یہودیوں کے نزدیک زیتون ہے سب سے پہلا چشمہ آب حیات ہے جس کا پانی حضرت خضرؑ نے پیا۔

یہودی نے کہا بتائیے اپنے نبی محمدؐ کے متعلق جنت میں ان کا مقام کہاں ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا حضرت نے فرمایا اس امت میں بارہ امام ہادی دین ذریت نبی سے ہوں گے اور وہ میری نسل سے ہوں گے اور جنت میں جو لوگ ان کے ساتھ ہوں گے وہ بارہ امام ہوں گے اور ان کی ذریت سے اور ان کی مائیں اور دادیاں اور پردادیاں ان کی، ان کے سوا اور کوئی شریک نہ ہوگا۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلىٰ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَبَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهَا ، فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ عليه السلام ، ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ (۲).

۹۔جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیا کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ أَرْسَلَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَجَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً ، مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَالْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عَلىٰ سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسَى وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلىٰ سُنَّةِ الْمَسِيحِ .

۱۰۔ابوحمزہ نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن وانس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کچھ مرگئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنت الٰہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آں حضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر رہے اور وہ بارہ ہیں اور امیرالمومنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَلِذٰلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ .

۱۱۔امام محمد تقیؑ سے مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدث ہوں گے۔

۱۲ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: آمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِوُلْدِهِ الْأَحَدَ عَشَرَ مِنْ بَعْدِي.

۱۲۔ اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علیؑ ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو انکے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۳ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْماً: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ [مُحَمَّداً] رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ شَهِيداً، وَاللّٰهِ لَيَأْتِيَنَّكَ، فَأَيْقِنْ إِذَا جَاءَكَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ غَيْرُ مُتَخَيِّلٍ بِهِ فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنْ بِعَلِيٍّ وَبِأَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ، إِنَّهُمْ مِثْلِي إِلَّا النُّبُوَّةَ وَ تُبْ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا فِي يَدِكَ، فَإِنَّهُ لَا حَقَّ لَكَ فِيهِ، قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يُرَ.

۱۳۔ اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے سورۂ آل عمران کی یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ راہِ خدا میں قتل کئے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ شہید مرے (زن یہودیہ نے زہر دیا تھا اس کا ہی اثر باعثِ موت ہوا۔) واللہ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صورتِ رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیرالمومنینؑ نے حضرت ابوبکر کو حضرت رسول خدا صلعم کو دکھایا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر علی پر اور ان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم تشریف لے گئے اور پھر کسی کو دکھائی نہ دیئے۔

۱٤ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلِيٌّ عليه السلام هُمَا الْوَالِدَانِ.

۱٤۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آل محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولاد رسولؐ اور اولاد علی سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ان کے باپ ہیں۔

۱۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَكُونُ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام، تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ .

۱۵۔فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حسین بن علی کے بعد نو امام ہوں گے نواں ان کا قائم ہوگا۔

۱۶ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْهُمْ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام .

۱۶۔زرارہ کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں حسن و حسین ہیں اور باقی اولاد حسینؑ سے ہوں گے۔

۱۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِ[و] بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنِّي وَ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ زِرُّ الْأَرْضِ، يَعْنِي أَوْتَادَهَا [وَ] جِبَالَهَا . بِنَا أَوْتَدَ اللهُ الْأَرْضَ أَنْ تَسِيخَ بِأَهْلِهَا ، فَإِذَا ذَهَبَ الْاثْنَا عَشَرَ مِنْ وُلْدِي سَاخَتِ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَلَمْ يُنْظَرُوا .

۱۷۔ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اے علی یہ سب اس زمین کے لئے میخیں اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ ہلے ڈلے نہیں۔ جب بارہواں میری اولاد سے ختم ہو جائے گا تو زمین مع اپنے ساکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو مہلت نہ ملے گی۔

۱۸ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ ،عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ وُلْدِي اثْنَا عَشَرَ نَقِيباً ، نُجَبَاءُ ، مُحَدَّثُونَ ، مُفَهَّمُونَ ، آخِرُهُمُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً .

۱۸۔امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ میری اولاد سے بارہ نقیب نجیب محدث اور مفہم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے گا جتنی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ : حَلَفْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْ لَا آكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتّٰى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ ، فَدَخَلْتُ عَلٰى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : رَجُلٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتّٰى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: فَصُمْ إِذاً يَا كَرَّامُ ؛ وَلَا تَصُمِ الْعِيدَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةَ التَّشْرِيقِ وَلَا إِذَا كُنْتَ مُسَافِراً وَلَا مَرِيضاً فَإِنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام لَمَّا قُتِلَ عَجَّتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهِمَا وَالْمَلَائِكَةُ ، فَقَالُوا : يَا رَبَّنَا ائْذَنْ لَنَا فِي هَلَاكِ الْخَلْقِ حَتّٰى نَجُدَّهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ بِمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ ، وَقَتَلُوا صَفْوَتَكَ ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي اسْكُنُوا ، ثُمَّ كَشَفَ حِجَاباً مِنَ الْحُجُبِ فَإِذَا خَلْفَهُ مُحَمَّدٌ وَ اثْنَا عَشَرَ وَصِيّاً لَهُ عليهم السلام وَأَخَذَ بِيَدِ فُلَانٍ الْقَائِمِ مِنْ بَيْنِهِمْ ، فَقَالَ : يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي بِهٰذَا أَنْتَصِرُ [لِهٰذَا] - قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۹۔ کرّام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ دن میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم آل محمدؐ ہو، پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے کرّام روزہ رکھو مگر عیدیں اور ایام تشریق (۱۱/۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو۔ روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہوگا۔ جب امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آسمان و زمین اور جو بھی ان کے درمیان ہے اور ملائکہ کانپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے ملائکہ اور اے آسمانو اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے بارہ وصی تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کرکے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمانو اور اے زمین یہ ہے وہ جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

۲۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلٰى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : سَمِعْتَ مِنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ؟ فَحَلَّفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : لٰكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام .

۲۰۔ سماعہ کہتا ہے کہ میں ابوبصیر اور محمد بن عمران غلام امام محمد باقر علیہ السلام مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہم شمار میں بارہ ہیں ابوبصیر نے کہا۔ میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بکلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا۔ میں نے ایسا ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسا ہی سنا ہے۔

ایک سو پچیسواں باب

جب کوئی بات کسی کے بارے میں کہی جائے اور اس میں نہ پائی جائے تو اس کی اولاد یا اولاد کی اولاد میں پائی جائے گی

(بَابٌ) ۱۲۵

فِي أَنَّهُ إِذَا قِيلَ فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي قِيلَ فِيهِ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ أَوْحَىٰ إِلَىٰ عِمْرَانَ أَنِّي وَاهِبٌ لَكَ ذَكَراً ، سَوِيّاً ، مُبَارَكاً ، يُبْرِيءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللهِ ؛ وَجَاعِلُهُ رَسُولاً إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَحَدَّثَ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَنَّةَ بِذٰلِكَ وَهِيَ أُمُّ مَرْيَمَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غُلَامًا ، فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ : رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ، أَيْ لَا يَكُونُ الْبِنْتُ رَسُولاً يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ، فَلَمَّا وَهَبَ اللهُ تَعَالَىٰ لِمَرْيَمَ عِيسَىٰ كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانَ وَوَعَدَهُ إِيَّاهُ ، فَإِذَا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِنَّا شَيْئاً وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذٰلِكَ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی عمران کو۔ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا دینے والا ہوں جو کوڑھیوں اور مبرصوں کو اچھا کرے گا اور بہ اذن الٰہی مُردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں گا۔ عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن جب

وضع حمل ہوا تو لڑکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکی لڑکے جیسی تو نہیں ہوتی یعنی رسول تو نہ ہوگی خدا نے کہا جو جنی ہوا اللہ اسے جانتا ہے۔ جب اللہ نے مریم سے عیسیٰ کو پیدا کیا تو یہ وہی تھے جن کی بشارت مریم کے باپ عمران کو دی گئی تھی پس جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ بات بجائے اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ إِذَا قُلْنَا فِي رَجُلٍ قَوْلاً فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ ، وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلاَ تُنْكِرُوا ذٰلِكَ ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ.

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَدْ يَقُومُ الرَّجُلُ بِعَدْلٍ أَوْ بِجَوْرٍ وَيُنْسَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ قَامَ بِهِ ، فَيَكُونُ ذٰلِكَ ابْنُهُ أَوِ ابْنَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَهُوَ هُوَ .

۳۔ابو خدیجہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص عدل یا ظلم کرتا ہے تو وہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اور کبھی خود نہیں کرتا اور اس کے بعد بیٹا یا پوتا کرتا ہے تو وہ اسی شخص کا عمل سمجھا جاتا ہے مجازاً نہ حقیقتاً۔

ایک سو چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام امر الٰہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں

٥(بَابُ) ١٢٦

اَنَّ الْاَئِمَّةَ كُلَّهُمْ قَائِمُوْنَ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالٰى ، هَادُوْنَ اِلَيْهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ

نَذْراً بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقِيتُكَ أَنْ لاأَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لا ، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ ، فَأَقَمْتُ ثَلاثِينَ يَوْماً ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَنِي فِي طَرِيقٍ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! وَإِنَّكَ لَهَاهُنَا بَعْدُ ، فَقُلْتُ نَعَمْ : إِنِّي أَخْبَرْتُكَ بِمَا جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ ، فَلَمْ تَأْمُرْنِي وَلَمْ تَنْهَنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَمْ تُجِبْنِي بِشَيْءٍ ؟ فَقَالَ : بَكِّرْ عَلَيَّ غُدْوَةً الْمَنْزِلَ ، فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عليه السلام : سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ ، فَقُلْتُ : إِنِّي جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْراً وَ صِيَاماً وَصَدَقَةً بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقِيتُكَ أَنْ لا أَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لا ، فَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ رَابَطْتُكَ وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ أَنْتَ سِرْتُ فِي الْأَرْضِ فَطَلَبْتُ الْمَعَاشَ ، فَقَالَ يَا حَكَمُ : كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْمَهْدِيُّ ؟ قَالَ كُلُّنَا نَهْدِي إِلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ صَاحِبُ السَّيْفِ ؟ قَالَ : كُلُّنَا صَاحِبُ السَّيْفِ وَوَارِثُ السَّيْفِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الَّذِي تَقْتُلُ أَعْدَاءَ اللَّهِ وَيَعِزُّ بِكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَيَظْهَرُ بِكَ دِينُ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ؛ كَيْفَ أَكُونُ أَنَا وَقَدْ بَلَغْتُ خَمْساً وَ أَرْبَعِينَ [سَنَةً] ؟ وَإِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ أَقْرَبُ عَهْداً بِاللَّبَنِ مِنِّي وَأَخَفُّ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ .

۱۔ حکم بن نعیم سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس مدینہ آیا اور کہا میں نے نذر کی ہے رکن و مقام میں کہ اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو مدینہ سے اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک یہ نہ معلوم کروں گا کہ آپ قائم آل محمد ہیں حضرت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیس دن تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز راستہ میں ملاقات ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا اے حکم! تم ابھی تک یہیں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا۔ جو میں نے نذر کی ہے پس آپ نے مجھے نہ تو ٹھہرنے کا حکم دیا اور نہ کسی امر سے روکا۔ فرمایا۔ کل صبح میرے گھر آؤ۔ میں گیا تو حضرت نے فرمایا۔ بتاؤ تمہاری حاجت کیا ہے۔ میں نے کہا میں نے خدا سے نذر کی ہے رکن و مقام میں روزہ و صدقہ کی۔

اور یہ کہ جب میں آپ سے ملوں گا تو اس وقت تک مدینہ سے نہ نکلوں گا جب تک یہ معلوم نہ کرلوں گا کہ آپ قائم آل محمد ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو میں آپ کی خدمت میں رہوں گا ورنہ میں روئے زمین کی سیر کروں گا۔ فرمایا۔ اے حکم ہم سب امر خدا کے قائم کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا تو کیا آپ مہدی ہیں۔ فرمایا ہم میں سے ہر ایک خدا کی طرف سے لوگوں کو ہدایت کرتا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صاحب سیف ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک صاحب سیف ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ اعدائے خدا کو قتل کریں گے اور اولیائے خدا کو عزت بخشیں گے اور دین خدا آپ کی وجہ سے قوت حاصل کرے گا فرمایا وہ میں کیسے ہو سکتا ہوں میں ۴۵ سال کا ہو گیا ہوں اور اب تک غائب نہیں ہوا اور صاحب الامر تو بچپن ہی میں صاحب امامت ہو کر غائب ہوں گے اور مذکورہ بالا امور ان کے لئے سواری پر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہوں گے۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ: كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ، وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُ السَّيْفِ، فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُ السَّيْفِ جَاءَ بِأَمْرٍ غَيْرِ الَّذِي كَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب قائم کے متعلق ان سے سوال کیا گیا۔ ہم میں سے سب قائم بامر اللہ ہیں ایک کے بعد دوسرا، یہاں تک کہ صاحبِ سیف کا ظہور ہو، جب وہ صاحب سیف آئے گا تو اس سے ان باتوں کا ظہور ہوگا جو سابق میں نہیں ہوئیں۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: «يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ»[1] قَالَ: إِمَامِهِمُ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ وَهُوَ قَائِمُ أَهْلِ زَمَانِهِ.[2]

۳۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا "روز قیامت ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔ فرمایا۔ امام ان کا وہ ہوگا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کر یا غائب ہو کر۔

ایک سو ستائیسواں باب

امام علیہ السلام تک مال پہنچانا

☆(بَابُ) ۱۲۷

(صِلَةِ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْإِمَامَ يَحْتَاجُ إِلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَهُوَ كَافِرٌ[3]، إِنَّمَا النَّاسُ يَحْتَاجُونَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمُ الْإِمَامُ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا»[4].

ا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ امام لوگوں کے مال کا محتاج ہے تو وہ کافر ہے بلکہ لوگ

[1] ۱۷/۷۱ بنی اسرائیل

[4] ۹/۱۰۳ توبہ

اس کے محتاج ہیں کہ امام ان کا مال قبول کرے خدا فرماتا ہے کہ ان کے اموال کو لو تاکہ وہ صدقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ سُلَيْمَانَ النَّحَّاسِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ وَيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَا : سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِخْرَاجِ الدَّرَاهِمِ إِلَى الْإِمَامِ وَإِنَّ اللهَ لَيَجْعَلُ لَهُ الدِّرْهَمَ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ جَبَلِ أُحُدٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : « مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً » قَالَ : هُوَ وَاللهِ فِي صِلَةِ الْإِمَامِ خَاصَّةً.

۲/۲۴۵ بقرہ

۲۔ خیبری اور یونس بن ظبیان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ درہموں کو امام کے لئے نکالا جائے۔ خدا اس کے بدلے میں اس کو جنت میں کوہ احد کے برابر دے گا خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ وہ اس کو بہت کچھ بڑھا کر دے گا۔ حضرت نے فرمایا اس سے مراد خاص طور سے صلۂ رحم ہے امام کے ساتھ۔

۳ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذٍ صَاحِبِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْ خَلْقَهُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ قَرْضاً مِنْ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى ذٰلِكَ ؛ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ مِنْ حَقٍّ فَإِنَّمَا هُوَ لِوَلِيِّهِ.

۳۔ حماد بن معاذ نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے ان کے مال کے لئے سوال نہیں کرتا کیوں کہ اسے قرض لینے کی ضرورت نہیں اور نہ یہ اس کے لئے سزاوار ہے وہ اپنے ولی کے لئے چاہتا ہے۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ» قَالَ : نَزَلَتْ فِي صِلَةِ الْإِمَامِ.

۴۔ اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے وہ اس کو دو چند واپس دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ فرمایا اس سے مراد امام تک مال پہنچانا ہے

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَيَّاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا مَيَّاحُ ! دِرْهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْإِمَامُ أَعْظَمُ وَزْناً مِنْ أُحُدٍ.

۵- راوی کہتا ہے۔ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میاح ایک درہم جو امام تک پہنچایا جائے وہ ازروئے وزن گراں تر ہے کوہ احد سے۔

٦ـ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: دِرْهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْإِمَامُ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفَيْ أَلْفِ دِرْهَمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ وُجُوهِ الْبِرِّ.

٦- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک درہم جو امام تک پہنچایا جائے بہتر ہے ان لاکھوں درہم سے جو کسی امر خیر میں خرچ کیا جائے۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنِّي لَآخُذُ مِنْ أَحَدِكُمُ الدِّرْهَمَ وَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَالاً مَا أُرِيدُ بِذٰلِكَ إِلَّا أَنْ تَطَهَّرُوا.

٧- ابن بکیر سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ میں تم سے جو مال لیتا ہوں یا اکثر اہل مدینہ سے لیتا ہوں تو اس سے میری غرض یہ ہے کہ تم پاک ہو جاؤ۔

ایک سو اٹھائیسواں باب

مال فئے و انفال و تفسیر خمس اور اسکے حدود اور کس میں واجب ہے

(بَابُ) ۱۲۸

الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ وَتَفْسِيرِ الْخُمْسِ وَحُدُودِهِ وَمَا يَجِبُ فِيهِ

إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا بِأَسْرِهَا لِخَلِيفَتِهِ حَيْثُ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً» فَكَانَتِ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا لِآدَمَ وَصَارَتْ بَعْدَهُ لِأَبْرَارِ وُلْدِهِ وَخُلَفَائِهِ، فَمَا غَلَبَ عَلَيْهِ أَعْدَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ بِحَرْبٍ أَوْ غَلَبَةٍ سُمِّيَ فَيْئاً وَهُوَ أَنْ يَفِيءَ إِلَيْهِمْ بِغَلَبَةٍ وَحَرْبٍ وَكَانَ حُكْمُهُ فِيهِ مَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ» فَهُوَ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِقَرَابَةِ الرَّسُولِ فَهٰذَا هُوَ الْفَيْءُ الرَّاجِعُ وَإِنَّمَا يَكُونُ الرَّاجِعُ مَا كَانَ فِي يَدِ غَيْرِهِمْ فَأُخِذَ مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ، وَأَمَّا مَا رَجَعَ إِلَيْهِمْ مِنْ

غَيْرِ أَنْ يُوجَفَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَهُوَ الْأَنْفَالُ ، هُوَ لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُولِ خَاصَّةً ، لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ الشِّرْكَةُ وَإِنَّمَا جَعَلَ الشِّرْكَةَ فِي شَيْءٍ قُوتِلَ عَلَيْهِ ، فَجَعَلَ لِمَنْ قَاتَلَ مِنَ الْغَنَائِمِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَ لِلرَّسُولِ سَهْمٌ وَالَّذِي لِلرَّسُولِ ﷺ يَقْسِمُهُ عَلَى سِتَّةِ أَسْهُمٍ ثَلَاثَةٌ لَهُ وَثَلَاثَةٌ لِلْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَأَمَّا الْأَنْفَالُ فَلَيْسَ هٰذِهِ سَبِيلُهَا كَانَتْ لِلرَّسُولِ ﷺ خَاصَّةً وَ كَانَ فَدَكُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً ، لِأَنَّهُ فَتَحَهَا وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ ، لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ فَزَالَ عَنْهَا اسْمُ الْفَيْءِ وَلَزِمَهَا اسْمُ الْأَنْفَالِ وَ كَذٰلِكَ الْآجَامُ وَالْمَعَادِنُ وَالْبِحَارُ وَالْمَفَاوِزُ هِيَ لِلْإِمَامِ خَاصَّةً ، فَإِنْ عَمِلَ فِيهَا قَوْمٌ بِإِذْنِ الْإِمَامِ فَلَهُمْ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ وَلِلْإِمَامِ خُمُسٌ وَالَّذِي لِلْإِمَامِ يَجْرِي مَجْرَى الْخُمُسِ وَ مَنْ عَمِلَ فِيهَا بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَالْإِمَامُ يَأْخُذُهُ كُلَّهُ ، لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْءٌ وَ كَذٰلِكَ مَنْ عَمَرَ شَيْئاً أَوْ أَجْرَى قَنَاةً أَوْ عَمِلَ فِي أَرْضٍ خَرَابٍ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِ الْأَرْضِ فَلَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا مِنْهُ كُلَّهَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهَا فِي يَدِهِ .

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اپنے خلیفہ کے لئے بنایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اپنے ملائکہ سے میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں لہٰذا یہ تمام دنیا آدم کی ملکیت ہوئی اور ان کی نیک اولاد اور ان کے جانشینوں کو ملی، پس ان کے دشمنوں نے ازراہِ غلبہ جس حصہ زمین کو لے لیا ہے پھر وہ جنگ یا غلبہ سے ان کے پاس واپس آئی۔ اس کا نام فئے ہے کیوں کہ وہ لوٹی ہے ان کی طرف جنگ میں غالب آنے سے اور اس کا حکم بہ فرمودہ الٰہی ہوگا۔ جان لو کہ جو چیز تم کو غنیمت میں ملی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور ذوی القربیٰ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پس وہ اللہ و رسول اور قرابتداران رسول کے لئے ہے اور وہ فئے الراجع کہلاتی ہے راجع کے معنی یہی ہیں کہ جو غیروں کے پاس تھی وہ بزور شمشیر لے لی گئی۔

اور جو چیز بغیر جنگ و پیکار کے حاصل ہو جائے وہ انفال ہے وہ مخصوص ہے اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے کی اس میں شرکت نہیں۔ شرکت تو اس میں ہے جس پر جنگ ہو۔

جو لوگ رسول کے ساتھ شریک جنگ ہوں ان کے لئے چار حصے ہوں گے اور رسول کے لئے ایک جس کی تقسیم چھ حصوں میں ہوگی تین رسول کے اور تین یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیکن انفال میں یہ طریقہ نہ ہوگا۔ وہ سب رسولؐ کا ہوگا اور امیرالمومنین کا اور کسی کا اس میں حصہ نہیں۔ اس پر لفظ فئے کا اطلاق نہ ہوگا بلکہ اس کو انفال کہیں گے۔ یہی حکم ہے نیستانوں، کانوں دریاؤں اور جنگلوں کا یہ سب امام سے مخصوص ہوں گے اگر لوگ ان میں بہ اذن امام کام کریں گے تو ان کے چار حصے ہوں گے اور پانچواں امام کا اور جو حصہ امام کا ہے اس کی تقسیم خمس کی طرح ہوگی اور بغیر اذن امام کام کریں گے تو

وہ سب امام کا حق ہوگا۔ ایسے ہی حکم ہے اس کا جو کسی جگہ کو آباد کرے یا اس کی اصلاح کرے یا پڑتی کو قابلِ کاشت بنائے بغیر اذن صاحبِ زمین، اس سے چاہے تو کل لے لے اور چاہے اس کے پاس باقی رکھے۔

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ وَاللهِ الَّذِينَ عَنَى اللهُ بِذِي الْقُرْبَى ، الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللهُ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله ، فَقَالَ: «مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ» مِنَّا خَاصَّةً وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا سَهْماً فِي الصَّدَقَةِ ، أَكْرَمَ اللهُ نَبِيَّهُ وَأَكْرَمَنَا أَنْ يُطْعِمَنَا أَوْسَاخَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

۱۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین کو فرماتے سنا۔ واللہ ہم ہی وہ ہیں جن کو اللہ نے ذوی القربیٰ فرما کر اپنی ذات اور نبیؐ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے پھر مال فئے میں اللہ نے جو اہلِ قریہ سے حاصل ہو حق قرار دیا ہے اپنا اور رسول کا اور ذوی القربیٰ اور یتیموں اور ہمارے مسکینوں کا اور ہمارے لئے صدقہ میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدا نے اپنے نبی کو مکرم اور ہم کو مکرم سمجھ کر بچایا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھوں میں میل کچیل ہے۔

۸/۴۱ انفال

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» قَالَ: هُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْخُمُسُ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ واعلموا انما غنمتم کے متعلق فرمایا کہ خمس اللہ کا ہے اور رسول کا اور ذوی القربیٰ کا۔ فرمایا اس سے مراد قرابت رسول اللہ ہے اور خمس اللہ کا اور رسولؐ کا اور ہمارا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْأَنْفَالُ مَالَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، أَوْ قَوْمٌ صَالَحُوا ، أَوْقَوْمٌ أَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ ، وَكُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ وَبُطُونُ الْأَوْدِيَةِ فَهُوَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ لِلْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انفال وہ ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو یا کسی قوم نے صلح کرنے پر دیا ہو یا عطا کیا ہو اس میں تمام بنجر زمین اور وادیاں شامل ہیں پس یہ سب رسولؐ کا حق ہے اور ان کے بعد امام کا وہ جیسے چاہے اسے صرف کرے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ: الْخُمُسُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَ الْغَوْصِ وَ مِنَ الْكُنُوزِ وَ مِنَ الْمَعَادِنِ وَالْمَلَّاحَةِ يُؤْخَذُ[٢] مِنْ كُلِّ هٰذِهِ الصُّنُوفِ الْخُمُسُ، فَيُجْعَلُ لِمَنْ جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى لَهُ وَ يُقْسَمُ الْأَرْبَعَةُ الْأَخْمَاسُ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذٰلِكَ وَ يُقْسَمُ بَيْنَهُمُ الْخُمُسُ عَلَى سِتَّةِ أَسْهُمٍ: سَهْمٌ لِلّٰهِ وَ سَهْمٌ لِرَسُولِ اللهِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبَى وَسَهْمٌ لِلْيَتَامَى وَ سَهْمٌ لِلْمَسَاكِينِ وَسَهْمٌ لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ، فَسَهْمُ اللهِ وَ سَهْمُ رَسُولِ اللهِ لِأُولِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وِرَاثَةً فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ: سَهْمَانِ وِرَاثَةً وَسَهْمٌ مَقْسُومٌ لَهُ مِنَ اللهِ وَلَهُ نِصْفُ الْخُمُسِ كَمَلاً وَنِصْفُ الْخُمُسِ الْبَاقِي بَيْنَ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَسَهْمٌ لِيَتَامَاهُمْ وَسَهْمٌ لِمَسَاكِينِهِمْ وَسَهْمٌ لِأَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْهُمْ شَيْءٌ فَهُوَ لِلْوَالِي وَ إِنْ عَجَزَ أَوْ نَقَصَ عَنِ اسْتِغْنَائِهِمْ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يُنْفِقَ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ وَإِنَّمَا صَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُونَهُمْ لِأَنَّ لَهُ مَا فَضَلَ عَنْهُمْ وَإِنَّمَا جَعَلَ اللهُ هٰذَا الْخُمُسَ خَاصَّةً لَهُمْ دُونَ مَسَاكِينِ النَّاسِ وَأَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ، عِوَضاً لَهُمْ مِنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ تَنْزِيهاً مِنَ اللهِ لَهُمْ لِقَرَابَتِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ كَرَامَةً مِنَ اللهِ لَهُمْ عَنْ أَوْسَاخِ النَّاسِ، فَجَعَلَ لَهُمْ خَاصَّةً مِنْ عِنْدِهِ مَا يُغْنِيهِمْ بِهِ عَنْ أَنْ يُصَيِّرَهُمْ فِي مَوْضِعِ الذُّلِّ وَ الْمَسْكَنَةِ وَلَا بَأْسَ بِصَدَقَاتِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ جَعَلَ اللهُ لَهُمُ الْخُمُسَ هُمْ قَرَابَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فَقَالَ: «وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ» وَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْفُسُهُمْ، الذَّكَرُ مِنْهُمْ وَالْأُنْثَى، لَيْسَ فِيهِمْ مِنْ أَهْلِ بُيُوتَاتِ قُرَيْشٍ وَلَا مِنَ الْعَرَبِ أَحَدٌ وَلَا فِيهِمْ وَلَا مِنْهُمْ فِي هٰذَا الْخُمُسِ مِنْ مَوَالِيهِمْ وَ قَدْ تَحِلُّ صَدَقَاتُ النَّاسِ لِمَوَالِيهِمْ وَهُمْ وَالنَّاسُ سَوَاءٌ، وَمَنْ كَانَتْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ أَبُوهُ مِنْ سَائِرِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الصَّدَقَاتِ تَحِلُّ لَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْخُمُسِ شَيْءٌ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: «ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ» وَ لِلْإِمَامِ صَفْوُ الْمَالِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ صَفْوَهَا: الْجَارِيَةَ الْفَارِهَةَ وَالدَّابَّةَ الْفَارِهَةَ وَالثَّوْبَ وَالْمَتَاعَ بِمَا يُحِبُّ أَوْ يَشْتَهِي فَذٰلِكَ لَهُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَ قَبْلَ إِخْرَاجِ الْخُمُسِ وَلَهُ أَنْ يَسُدَّ بِذٰلِكَ الْمَالِ جَمِيعَ مَا يَنُوبُهُ مِنْ مِثْلِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَنُوبُهُ، فَإِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْءٌ أَخْرَجَ الْخُمُسَ مِنْهُ فَقَسَمَهُ فِي أَهْلِهِ وَ قَسَمَ الْبَاقِيَ عَلَى مَنْ وَلِيَ ذٰلِكَ وَ إِنْ لَمْ يَبْقَ بَعْدَ سَدِّ النَّوَائِبِ شَيْءٌ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ، وَلَيْسَ لِمَنْ قَاتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْأَرَضِينَ وَلَا مَا غَلَبُوا عَلَيْهِ إِلَّا مَا احْتَوَى عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَلَيْسَ لِلْأَعْرَابِ مِنَ الْقِسْمَةِ شَيْءٌ وَ إِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْوَالِي لِأَنَّ

٢٦/٢١٣ شعبان

رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صَالَحَ الْأَعْرَابَ أَنْ يَدَعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَ لَا يُهَاجِرُوا ، عَلَى أَنَّهُ إِنْ دَهَمَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ عَدُوِّهِ دَهْمٌ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ فَيُقَاتِلُ بِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ، وَ سُنَّتُهُ جَارِيَةٌ فِيهِمْ وَ فِي غَيْرِهِمْ وَ الْأَرَضُونَ الَّتِي اُخِذَتْ عَنْوَةً بِخَيْلٍ وَرِجَالٍ فَهِيَ مَوْقُوفَةٌ مَتْرُوكَةٌ فِي يَدِ مَنْ يَعْمُرُهَا وَيُحْيِيهَا وَ يَقُومُ عَلَيْهَا عَلَى مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَى قَدْرِ طَاقَتِهِمْ مِنَ الْحَقِّ : النِّصْفِ [أ] وَ الثُّلُثِ [أ] وَالثُّلُثَيْنِ وَعَلَى قَدْرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صَلَاحاً وَلَا يَضُرُّهُمْ ، فَإِذَا أُخْرِجَ مِنْهَا مَا أُخْرِجَ ، بَدَأَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْعُشْرَ مِنَ الْجَمِيعِ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سُقِيَ سَيْحاً وَنِصْفَ الْعُشْرِ مِمَّا سُقِيَ بِالدَّوَالِي وَالنَّوَاضِحِ فَأَخَذَهُ الْوَالِي ، فَوَجَّهَهُ فِي الْجِهَةِ الَّتِي وَجَّهَهَا اللهُ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، ثَمَانِيَةَ أَسْهُمٍ، يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ فِي مَوَاضِعِهِمْ بِقَدْرِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ بِلَا ضِيقٍ وَلَا تَقْتِيرٍ ، فَإِنْ فَضَلَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ رُدَّ إِلَى الْوَالِي وَ إِنْ نَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَلَمْ يَكْتَفُوا بِهِ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يَمُونَهُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ سَعَتِهِمْ حَتَّى يَسْتَغْنُوا، وَيُؤْخَذُ بَعْدُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعُشْرِ ، فَيُقْسَمُ بَيْنَ الْوَالِي وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ الَّذِينَ هُمْ عُمَّالُ الْأَرْضِ وَ أَكَرَتُهَا ، فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمْ أَنْصِبَاؤُهُمْ عَلَى مَا صَالَحَهُمْ عَلَيْهِ وَ يُؤْخَذُ الْبَاقِي فَيَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْزَاقَ أَعْوَانِهِ عَلَى دِينِ اللهِ وَ فِي مَصْلَحَةِ مَا يَنُوبُهُ مِنْ تَقْوِيَةِ الْإِسْلَامِ وَ تَقْوِيَةِ الدِّينِ فِي وُجُوهِ الْجِهَادِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا فِيهِ مَصْلَحَةُ الْعَامَّةِ، لَيْسَ لِنَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَلَهُ بَعْدَ الْخُمُسِ الْأَنْفَالُ وَالْأَنْفَالُ كُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ قَدْ بَادَ أَهْلُهَا وَ كُلُّ أَرْضٍ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنْ صَالَحُوا صُلْحاً وَأَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى غَيْرِ قِتَالٍ وَلَهُ رُؤُوسُ الْجِبَالِ وَ بُطُونُ الْأَوْدِيَةِ وَالْآجَامُ وَ كُلُّ أَرْضٍ مَيْتَةٍ لَا رَبَّ لَهَا، وَلَهُ صَوَافِي الْمُلُوكِ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ الْغَصْبِ ، لِأَنَّ الْغَصْبَ كُلَّهُ مَرْدُودٌ وَ هُوَ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعُولُ مَنْ لَا حِيلَةَ لَهُ وَقَالَ : إِنَّ اللهَ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئاً مِنْ صُنُوفِ الْأَمْوَالِ إِلَّا وَقَدْ قَسَمَهُ وَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ وَالْفُقَرَاءَ وَ الْمَسَاكِينَ وَ كُلَّ صِنْفٍ مِنْ صُنُوفِ النَّاسِ ، فَقَالَ : لَوْ عُدِلَ فِي النَّاسِ لَاسْتَغْنَوْا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْعَدْلَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَلَا يَعْدِلُ إِلَّا مَنْ يُحْسِنُ الْعَدْلَ ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقْسِمُ صَدَقَاتِ الْبَوَادِي فِي الْبَوَادِي وَصَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَلَا يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ عَلَى ثَمَانِيَةٍ حَتَّى يُعْطِيَ أَهْلَ كُلِّ سَهْمٍ ثُمُناً وَلَكِنْ يَقْسِمُهَا عَلَى قَدْرِ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنْ أَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ عَلَى قَدْرِ مَا يُقِيمُ كُلَّ صِنْفٍ مِنْهُمْ يُقَدِّرُ لِسَنَتِهِ ، لَيْسَ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مَوْقُوتٌ وَلَا مُسَمًّى وَلَا مُؤَلَّفٌ،

إِنَّمَا يَضَعُ ذٰلِكَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَرٰى وَمَا يَحْضُرُهُ حَتّٰى يَسُدَّ فَاقَةَ كُلِّ قَوْمٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ فَضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَضْلٌ عَرَضُوا الْمَالَ جُمْلَةً إِلٰى غَيْرِهِمْ وَ الْأَنْفَالُ إِلَى الْوَالِي وَ كُلُّ أَرْضٍ فُتِحَتْ فِي أَيَّامِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى آخِرِ الْأَبَدِ وَمَا كَانَ افْتِتَاحاً بِدَعْوَةِ أَهْلِ الْجَوْرِ وَ أَهْلِ الْعَدْلِ لِأَنَّ ذِمَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ذِمَّةٌ وَاحِدَةٌ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافٰى دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ . وَلَيْسَ فِي مَالِ الْخُمْسِ زَكَاةٌ ، لِأَنَّ فُقَرَاءَ النَّاسِ جُعِلَ أَرْزَاقُهُمْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ عَلٰى ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، وَجَعَلَ لِلْفُقَرَاءِ قَرَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ نِصْفَ الْخُمْسِ فَأَغْنَاهُمْ بِهِ عَنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ وَصَدَقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَلِيِّ الْأَمْرِ ، فَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ النَّاسِ وَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا وَقَدِ اسْتَغْنٰى فَلَا فَقِيرَ. وَلِذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى مَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْوَالِي زَكَاةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مُحْتَاجٌ وَلٰكِنْ عَلَيْهِمْ أَشْيَاءُ تَنُوبُهُمْ مِنْ وُجُوهٍ، وَلَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوُجُوهِ كَمَا عَلَيْهِمْ .

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خمس پانچ چیزوں سے نکالا جاتا ہے ، مالِ غنیمت اور غوطہ لگانے سے جو از قسم دُر و گوہر وغیرہ دریاؤں سے نکلے ، اور خزانے اور کانیں اور نمک زار سے ان تمام چیزوں سے خمس نکالا جائے گا اور اس کی تقسیم بہ حکم خدا یوں ہوگی ۔ خمس کے چار حصے جنگ کرنے والوں کو ملیں گے اور ایک حصہ امام اور ولی کا ہوگا اور یہ حصّہ پھر چھ حصوں میں تقسیم ہوگا ۔ ایک سہم اللہ کا ایک سہم رسولؐ کا اور ایک سہم ذوالقربیٰ کا اور ایک سہم یتیموں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا اللہ کا اور رسولؐ کا حصّہ رسولؐ کے بعد اولی الامر کو ملے گا ورثۃً پس امام کے تین حصّے ہوں گے ۔ دو ورثۃً اور ایک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق یعنی خمس کا نصف حق امام ہے اور باقی ان کے اہل بیت کا حق ہوگا یعنی ایک حصّہ ان کے یتیموں کا اور ایک حصہ ان کے مسکینوں کا اور ایک حصہ ان کے مسافروں کا اور یہ تقسیم ہوگی کتاب و سنت کے مطابق ان کو اتنا دیا جائیگا کہ ان کے ایک سال کے نفقہ کے لئے کافی ہو اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ امام کا حق ہے اور اگر اتنا نہ ہو کہ ان کو ایک سال کے خرچ سے بے نیاز کرسکے تو امام پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے اتنا دے کہ وہ بے نیاز ہو جائیں اور یہ صورت رہے گی ان کے مرتے دم تک اور یہ اس لئے ہے کہ جو باقی بچتا ہے وہ امام کو ملتا ہے خمس خاص طور سے آل رسولؐ کا حق ہے کیوں کہ عام لوگوں کے لئے جو صدقہ ہے اس میں ان لوگوں کا حق نہیں رکھا گیا یہ قرابتِ رسولؐ کی وجہ سے خدا نے ان کو میل کچیل سے بچایا ہے اور اس لئے بھی کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم ہیں پس ان کو خدا نے مخصوص کیا اپنے حصہ سے تاکہ بے پروا کردے ان کو اس چیز سے جو ان کے لئے باعثِ ذلت و توہین و گداگری ہے ہاں جو صدقات ان کے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے خمس قرار دیا ہے اور یہ وہ قرابت داران رسول ہیں جن کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے ۔ لے

رسول اپنے قبیلہ کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور وہ اولاد عبدالمطلب ہے عورت ہو یا مرد، ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں اور نہ عربوں میں سے کوئی اس خمس کا حق دار ہے ان کے لئے لوگوں کے صدقات ہیں جن میں وہ دیگر افراد امت کے برابر ہیں جن کی ماں ہاشمی ہو اور باپ قریش کے عوام سے ہو تو ان کا خمس میں حصہ نہیں ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے "ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ اور اموال سے امام خالص اور پاک مال لے گا جیسے خوبرو کنیز اچھا گھوڑا، کپڑے اور دوسری قسم کا سامان جس کو وہ لینا چاہے گا اور اس کا وہ حق تقسیم مال سے پہلے نکالا جائیگا اور اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس مال سے دوسروں کی ضرورتیں پوری کرے، مثلاً مولفۃ القلوب کو دے یا اور جس کو چاہے اگر اس سے کچھ بچ رہے تو اس میں سے خمس نکالے اور اس کے مستحقوں کو دے اور جو باقی بچے وہ ان کو دے جنھوں نے لشکریوں میں سے اس مال کو جمع کیا ہے اور اگر کچھ نہ بچے تو ان لشکریوں کے لئے جنھوں نے جنگ کی ہے، مشرکین کی چھوڑی ہوئی چیزوں سے کچھ نہ ملے گا اور نہ اس چیز سے جس پر غلبہ حاصل کیا ہے البتہ جو انھوں نے جمع کیا ہے اس میں سے ملے گا۔

اور بادیہ نشینوں کے لئے تقسیم میں کوئی حصہ نہیں اگرچہ وہ امام کے ساتھ لڑیں۔ کیونکہ رسول اللہؐ نے ان بادیہ نشینوں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے مقامات پر رہیں گے اور ہجرت نہ کریں گے اور اگر دشمن حملہ کرے گا رسول اللہ پر تو وہ مدد کریں گے اور ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ طریق کار ان میں اور ان کے غیر میں جاری رہے گا اور جو زمینیں جنگ سے لی جائیں گی وہ موقوفہ اور متروکہ ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسے آباد کریں اور زرخیز بنائیں اور ان کا معاملہ امام کی مرضی سے طے ہوگا بہ قدر ان کی محنت کے نصف دیا جائے گا یا ثلث یا دو ثلث جیسا مناسب ہو تاکہ ان کو نقصان نہ پہنچے۔

ضروری اخراجات وضع کرنے کے بعد امام سب پیداوار میں سے دسواں حصہ لے گا اگر وہ زراعت بارش یا زمین جاری ہونے والے پانی سے ہوئی ہو اور بیسواں حصہ لے گا اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعہ ہوئی ہو اور اس کو امام موافق بہ حکم الہٰی آٹھ حصوں میں تقسیم کرے گا اور دیا جائے گا فقراء اور مساکین، کام کرنے والوں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں، غلاموں کو آزاد کرانے اور مقروضوں کا قرض ادا کرنے اور راہ خدا میں اور مسافروں کی مدد میں یہ آٹھوں حصے ان میں تقسیم ہوں گے اور ہر ایک طبقہ کو اتنا دیا جائے گا کہ وہ بے تنگی اور کمی سال بھر کے خرچ سے بے نیاز ہو جائیں۔

اور جو ان سب کو دینے کے بعد بچے گا وہ امام کی طرف رد ہوگا اور ان سرکار کی طرف جو اس زمین میں کام کرنے والے اور گڑھے کھودنے والے ہوں گے پانی جمع ہونے کے لئے پس حسب مصلحت امام ان کو حصہ دیا جائے گا اور باقی سے ان لوگوں کو دیا جائے گا جو دین خدا کے مددگار ہوں اور جن سے اسلام کو قوت پہنچے۔

جہاد وغیرہ کے معاملات میں برائے مصلحت امامہ، امام کے لئے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ اس کے لئے مال فے میں خمس کے بعد انفال ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترک سکونت کر گئے ہوں اور بغیر جنگ و

و پیکار حاصل ہوئی ہو خواہ ان لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر قتال عطا کر دی ہو اور داخل انفال ہیں پہاڑ کی چوٹیاں وادیوں کے دامن صحرا اور زمینِ مردہ جس کا کوئی مالک نہ ہو اور شرک شلوک کے وہ قطعات جو بدوں غصب کئے گئے ہوں یعنی مسلمانوں سے غصب نہ کئے گئے ہوں کیوں کہ ایسی املاک کو ان کے دستار کی طرف سے رد کیا جائے گا اور امام وارث ہوگا اس چیز کا جس کا کوئی وارث نہ ہو فرمایا امام محمد موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اموال کی تمام قسموں کو بغیر تقسیم کے نہیں چھوڑا۔ خاص و عام میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا ہے، فقراء و مساکین ہوں یا دوسری اصناف، اور یہ بھی فرمایا، کہ اگر ان لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں۔ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور عدل نہیں کرتا۔ مگر وہی جو خوبی عدل سے واقف ہے اور اس کا صحیح علم رکھتا ہے۔ اور رسول بادیہ نشینوں کے صدقاتؐ بادیہ نشینوں میں صرف کرتے تھے اور شہریوں کے شہریوں میں آٹھ اصناف ہیں برابر تقسیم نہیں کرتے تھے کہ ہر ایک کو ⅛ مل جائے۔ بلکہ تقسیم کرتے تھے بلکہ آٹھ اقسام میں سے ان لوگوں پر جو موجود ہوں اور ہر صنف کو اتنا دیتے تھے کہ اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی ہو۔ یہ تقسیم کسی خاص صورت میں معین نہ تھی اور نہ کسی سے نامزد تھی اور نہ بغرض تالیفِ قلب تھی یہ تو حضرت کی صوابدید پر منحصر تھی اور موجود ہونے والوں پر مقصود یہ تھا کہ وہ فاقہ کشی سے بچ جائیں اور اس تقسیم کے بعد جو بچا وہ دوسرے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور انفال حقِ امام ہے اور ہر وہ زمین جو زمانۂ رسول میں فتح ہوئی اس کا حکم آخر تک ایک ہی رہے گا خواہ وہ اہلِ جور سے لی گئی ہو یا اہلِ عدل سے رسول کی ذمہ داری اولین و آخرین کے لئے برابر ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے خون بلحاظ قدر و قیمت برابر ہیں۔ جو فقراء و مساکین ہیں ان کی خبر گیری امراء کے ذمہ ہے جو مالِ خمس سال بھر تک امام کے پاس رہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ فقراء جو آٹھ قسم کے ہیں اپنا حصہ اموالِ مردم سے پا چکے ہیں اب ان میں کوئی باقی نہ رہا۔

اور جو فقراء اور قرابتدارانِ رسول ہیں ان کے لئے خمس تھا جس نے بے نیاز کر دیا ان کو صدقاتِ نبی و امام سے پس نہ کوئی مستحق باقی رہتا ہے فقراء و عوام میں اور نہ قرابتدارانِ رسول میں مگر یہ کہ وہ بے نیاز ہے اسی لئے مالِ نبی و امام پر زکوٰۃ نہ ہوگی کیونکہ کوئی فقیر و محتاج باقی نہیں رہا۔ سب اپنا اپنا حق اپنے اپنے طریقہ سے پا چکے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَظُنُّهُ السَّيَّارِيَّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: لَمَّا وَرَدَ أَبُوالْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ رَآهُ يَرُدُّ الْمَظَالِمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا بَالُ مَظْلِمَتِنَا لَا تُرَدُّ؟ فَقَالَ لَهُ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَمَّا فَتَحَ عَلَىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَدَكَ وَمَا وَالَاهَا، لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ» فَلَمْ يَدْرِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ هُمْ؟ فَرَاجَعَ فِي ذٰلِكَ جَبْرَئِيلَ وَرَاجَعَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام رَبَّهُ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ: ادْفَعْ فَدَكَ إِلَىٰ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهَا: يَا فَاطِمَةُ! إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكِ فَدَكَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنَ اللهِ وَمِنْكَ، فَلَمْ

يَزَلْ وُكَلاؤُها فِيْها حَياةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمّا وَلِيَ أَبُوبَكْرٍ أَخْرَجَ عَنْها وُكَلاءَها ، فَأَتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ أَنْ يَرُدَّها عَلَيْها ، فَقالَ لَها : ائْتِيْنِي بِأَسْوَدَ أَوْ أَحْمَرَ يَشْهَدُ لَكِ بِذٰلِكَ ، فَجاءَتْ بِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام وَأُمِّ أَيْمَنَ فَشَهِدا لَها ، فَكَتَبَ لَها بِتَرْكِ التَّعَرُّضِ ، فَخَرَجَتْ وَالْكِتابُ مَعَها فَلَقِيَها عُمَرُ فَقالَ : ماهٰذا مَعَكِ يا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ؟ قالَتْ كِتابٌ كَتَبَهُ لِيَ ابْنُ أَبِي قُحافَةَ ، قالَ : أَرِيْنِيهِ فَأَبَتْ ، فَانْتَزَعَهُ مِنْ يَدِها وَنَظَرَ فِيْهِ ، ثُمَّ تَفَلَ فِيْهِ وَمَحاهُ وَخَرَقَهُ ، فَقالَ لَها : هٰذا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ أَبُوكِ بِخَيْلٍ وَلارِكابٍ فَضَعِي الْحِبالَ[۲] فِي رِقابِنا ، فَقالَ لَهُ الْمَهْدِيُّ : يا أَبَا الْحَسَنِ حُدَّها لِي ، فَقالَ : حَدٌّ مِنْها جَبَلُ أُحُدٍ ، وَحَدٌّ مِنْها عَرِيْشُ مِصْرَ ، وَحَدٌّ مِنْها سِيْفُ الْبَحْرِ ، وَحَدٌّ مِنْها دَوْمَةُ الْجَنْدَلِ ، فَقالَ لَهُ : كُلُّ هٰذا ؟ قالَ : نَعَمْ يا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذا كُلُّهُ إِنَّ هٰذا كُلَّهُ مِمّا لَمْ يُوجِفْ عَلَى أَهْلِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَيْلٍ وَلا رِكابٍ ، فَقالَ : كَثِيْرٌ ، وَأَنْظُرُ فِيْهِ .

۵۔علی بن اسباط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مہدی عباسی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے غصب شدہ مال واپس کر رہا تھا حضرت نے فرمایا ہمارے غصب شدہ کو بھی واپس دے دو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا جب اللہ نے اپنے نبی کو فدک پر فتح دی۔ اور بغیر جنگ حاصل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اے رسولؐ ذوی القربیٰ کا حق اسے دے دو۔ جبرئیل سے حضرت نے پوچھا یہ کون ہیں جبرئیل نے خدا سے پوچھا۔ خدا نے وحی کی فدک فاطمہ کو دے دو۔ پس حضرت نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باغ فدک تم کو دے دوں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو خدا اور رسولؐ نے عطا کیا ہے میں نے اسے قبول کیا۔ پس حضرت فاطمہ کے وکلا حیات رسولؐ تک اس کی آمدنی وصول کرتے رہے جب ابوبکر خلیفہ ہوئے تو انھوں نے وکلاء فاطمہ کو فدک سے نکال باہر کیا۔ وہ ابوبکر کے پاس آئیں اور واپسی کا سوال کیا۔ انھوں نے کہا تم کوئی کالا گورا گواہ لاؤ وہ امیرالمومنین اور اُمّ ایمن کو لے کر گئیں انھوں نے گواہی دی۔ ابوبکر نے واگذاشت کے لئے ایک تحریر لکھ دی وہ اس تحریر کو لے کر نکلیں، راہ میں عمر ملے انھوں نے کہا یہ کیا ہے۔ سیدہ نے فرمایا۔ یہ تحریر ابوبکر نے مجھے لکھ کر دی ہے انھوں نے کہا مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے انکار کیا۔ عمر نے ان کے ہاتھ سے وہ تحریر چھین لی اور اس کو پڑھ کر تھوک سے مٹایا اور پھاڑ ڈالا اور کہا اس علاقہ پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی۔ تم ہماری گردن میں رسی ڈال رہی ہو۔ مہدی نے کہا اس علاقہ کی حدود کیا ہیں فرمایا ایک کوہِ اُحد ہے دوسری عریشِ مصر، تیسری سیف البحر اور چوتھی دومۃ الجندل، اس نے کہا یہ ہے کل علاقہ، فرمایا ہاں اس علاقہ پر لڑائی نہیں ہوئی۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے میں غور کروں گا

۶ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْأَنْفالُ هُوَ النَّفْلُ وَفِي سُورَةِ الْأَنْفالِ جَدْعُ الْأَنْفِ .

۶۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سنا۔ انفال بخشش الٰہی ہے سورۂ انفال نازل کرکے خدا نے ہمارے مخالفوں کی ناک رگڑ دی ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ» فَقِيلَ لَهُ : فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَلِمَنْ هُوَ ؟ فَقَالَ : لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ فَهُوَ لِلْإِمَامِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنَ الْأَصْنَافِ أَكْثَرَ وَصِنْفٌ أَقَلَّ ، مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : ذَاكَ إِلَى الْإِمَامِ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ أَلَيْسَ إِنَّمَا كَانَ يُعْطِي عَلَى مَا يَرَىٰ ؟ كَذَٰلِكَ الْإِمَامُ .

۸/۴۱ انفال

۷۔ امام رضا علیہ السلام سے آیہ واعلموا انما غنمتم الخ کے متعلق کسی نے پوچھا اللہ کے سہم کا مالک کون ہے۔ فرمایا رسولؐ اللہ اور جو رسولؐ کا سہم ہے اس کا مالک امام ہے۔ کسی نے پوچھا اگر مستحقین کی ایک صنف کے زیادہ تعداد میں ہوں اور دوسری کم تو اس حالت میں تقسیم کی کیا صورت ہوگی فرمایا یہ امام کی رائے پر موقوف ہے۔ جیسا کہ رسولؐ اللہ کے وقت ہوتا تھا حضرت اپنی رائے سے جتنا جس کو چاہتے تھے دیتے تھے پس یہی صورت امام کے لئے ہے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَدِيدِ وَالرَّصَاصِ وَالصُّفْرِ ، فَقَالَ : عَلَيْهَا الْخُمُسُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا ہے سونے، چاندی لوہا، رانگا اور تانبے کی کانوں کے متعلق فرمایا ان پر خمس ہے

٩ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : الْإِمَامُ يُجْرِي وَيُنَفِّلُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ السِّهَامُ وَقَدْ قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِقَوْمٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ نَصِيباً وَإِنْ شَاءَ قَسَمَ ذَٰلِكَ بَيْنَهُمْ .

۹۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ قبل تقسیم سہام جسے چاہے بخشے۔ جسے چاہے عطا کرے۔ رسولؐ اللہ نے جنگ کی ایسی قوم کی مدد سے (اعراب) جن کا حصہ مالِ فئے میں نہ تھا لہٰذا حضرت نے نہ دیا لیکن اگر چاہتے تو ان کے درمیان تقسیم کردیتے

۱۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حَكِيمٍ مُؤَذِّنِ ابْنِ عِيسَىٰ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ : «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ » فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِمِرْفَقَيْهِ عَلَىٰ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : هِيَ وَاللهِ الْإِفَادَةُ يَوْماً بِيَوْمٍ إِلَّا أَنَّ أَبِي جَعَلَ شِيعَتَهُ فِي حِلٍّ لِيَزْكُوا .

۱۰۔ حکیم موذن بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ آیہ واعلموا انما غنمتم کے متعلق حضرت نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا واللہ فائدہ پہنچانا روز بروز ہے میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچانا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی سے بے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْخُمْسِ فَقَالَ : فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ

۱۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا ہر اس شے میں ہے جس سے لوگ فائدہ پائیں کم ہو یا زیادہ۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَتَبْتُ : جُعِلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ تُعَلِّمُنِي مَا الْفَائِدَةُ وَمَا حَدُّهَا رَأْيَكَ ـ أَبْقَاكَ اللهُ تَعَالَىٰ ـ أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِبَيَانِ ذٰلِكَ لِكَيْلَا أَكُونَ مُقِيماً عَلَىٰ حَرَامٍ لَا صَلَاةَ لِي وَلَا صَوْمَ ، فَكَتَبَ : الْفَائِدَةُ مِمَّا يُفِيدُ إِلَيْكَ فِي تِجَارَةٍ مِنْ رِبْحِهَا وَحَرْثٍ بَعْدَ الْغَرَامِ أَوْ جَائِزَةٍ .

۱۲۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے فائدہ کی حد بتائیے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اس توضیح سے مجھ پر احسان کیجئے تاکہ امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور روزہ و نماز ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت نے جواب میں لکھا ہر وہ چیز جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس نفع پر خمس ہوگا اور زراعت پر بعد منہائی اخراجات وغیرہ۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام الْخُمُسُ أُخْرِجُهُ قَبْلَ الْمَؤُونَةِ أَوْ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ ، فَكَتَبَ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ .

۱۳۔ ابونصر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا کہ خمس منہائی اخراجات سے پہلے دیا جائے گا یا بعد میں۔ حضرت نے لکھا بعد میں۔

۱۴ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ قُوتِلَ عَلَيْهِ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنَّ لَنَا خُمُسَهُ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئاً حَتَّى يَصِلَ إِلَيْنَا حَقُّنَا ،

۱۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسولؐ کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مالِ غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

۱۵ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ : طَلَبْنَا الْإِذْنَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام وَ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا : ادْخُلُوا اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ، فَدَخَلْتُ أَنَا وَ رَجُلٌ مَعِي ، فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ : أُحِبُّ أَنْ تَسْتَأْذِنَ بِالْمَسْأَلَةِ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِمَّنْ سَبَاهُ بَنُو أُمَيَّةَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يُحَرِّمُوا وَلَا يُحَلِّلُوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَ إِنَّمَا ذٰلِكَ لَكُمْ ، فَإِذَا ذَكَرْتُ [رَدَّ] الَّذِي كُنْتُ فِيهِ دَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ مَا يَكَادُ يُفْسِدُ عَلَيَّ عَقْلِي مَا أَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلٍّ مِمَّا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ وَ كُلُّ مَنْ كَانَ فِي مِثْلِ حَالِكَ مِنْ وَرَائِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَقُمْنَا وَ خَرَجْنَا وَسَبَقَنَا مُعَتِّبٌ إِلَى النَّفَرِ الْقُعُودِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ إِذْنَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُمْ : قَدْ ظَفِرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ نَافِعٍ بِشَيْءٍ مَا ظَفِرَ بِمِثْلِهِ أَحَدٌ قَطُّ قِيلَ لَهُ : وَمَا ذَاكَ فَفَسَّرَهُ لَهُمْ ، فَقَامَ اثْنَانِ فَدَخَلَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِنْ سَبَايَا بَنِي أُمَيَّةَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ فِي حِلٍّ ، فَقَالَ : وَ ذَاكَ إِلَيْنَا ؟ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا ، مَا لَنَا أَنْ نُحِلَّ وَلَا أَنْ نُحَرِّمَ ، فَخَرَجَ الرَّجُلَانِ وَ غَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَّا بَدَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام

فَقالَ : أَلا تَعْجِبُونَ مِنْ فُلانٍ ؟ يَجِيئُنِي فَيَسْتَحِلُّنِي مِمَّا صَنَعَتْ بَنُوا أُمَيَّةَ، كَأَنَّهُ يَرىٰ أَنَّ ذٰلِكَ لَنا ؟ ! وَلَمْ يَنْتَفِعْ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِقَلِيلٍ وَ لا كَثِيرٍ إِلاّ الأَوَّلَيْنِ فَإِنَّهُما غَنِيا بِحاجَتِهِما .

۱۵- عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ہم چند آدمی جن میں غلام زادگان سلاطین بنی اُمیہ داخل تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اذن طلبی کے لئے حاضر ہوئے ہم نے کہلا کر بھیجا۔ جواب آیا کہ دو دو داخل ہوں میں داخل ہوا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اذن گفتگو حاصل کر کے سوال کر میں جواب سنوں گا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اس کے مجاز نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام کر دیں اور یہ کہ کم یا زیادہ، جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اس کے اہل نہیں اس کے مستحق تو آپ ہیں پس جب میں نے اس پر غور کیا تو ان کی خدمت ترک کر دی اور توبہ کی کیونکہ اس تصور نے میری عقل کو فاسد کر دیا تھا حضرتؑ نے فرمایا جو ہو چکا وہ تیرے لئے حلال ہے اور جس کا حال تیرا سا ہو اس کے لئے بھی۔

راوی کہتا ہے ہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کا غلام معتب ان لوگوں کے پاس آیا جو اذن امام کے منتظر تھے پس وہ کھڑے ہوئے۔ غلام نے ان سے کہا کامیابی حاصل کی۔ عبدالعزیز ابن نافع نے ایسی کامیابی کہ دوسروں کو نصیب نہ ہو گی۔ پوچھا وہ کیا اس نے بیان کیا یہ سن کر دونوں کھڑے ہوئے اور خدمت امام میں آکر کہنے لگے۔ میرا باپ بنی اُمیّہ کے قیدیوں میں سے تھا اور ہم جانتے ہیں کہ بنی امیہ اس کے اہل نہیں جو ان کے پاس ہے کم یا زیادہ، میں چاہتا ہوں کہ جو میں نے خدمت سلاطین بنی امیہ سے حاصل کیا ہے اسے حلال قرار دیجئے۔ فرمایا۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم حلال یا حرام قرار دیں یہ سن کر وہ دونوں چلے گئے۔ امام کو ان پر غصہ آیا۔ اس رات جو کوئی آپ کے پاس آیا۔ آپؑ نے یہی ذکر کیا۔ فرمایا کیا تم تعجب نہیں کرتے فلاں شخص سے کہ میں حلال کر دوں مالِ بنی امیہ کو (انھوں نے دھوکا دیا تھا ترکِ ملازمت نہ کی تھی اور نہ توبہ کی تھی اور وہ اس حیلہ سے خلافت بنی امیہ کو جائز قرار دینا چاہتے تھے) گویا وہ سمجھتے تھے کہ حرام کو حلال بنانا ہمارے اختیار میں ہے پس اس رات اور دن میں نہ فائدہ پایا کسی نے قلیل و کثیر سے سوائے اول والے دو آدمیوں کے وہ بے پروا ہو گئے اپنی ضرورتوں سے

١٦ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُناسِيِّ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى النّاسِ الزِّنا ؟ قُلْتُ: لاأَدْرِي جُعِلْتُ فِداكَ ، قالَ : مِنْ قِبَلِ خُمسِنا أَهْلَ الْبَيْتِ ؛ إِلاّ شِيعَتَنا الأَطْيَبِينَ ، فَإِنَّهُ مُحَلَّلٌ لَهُمْ لِمِيلادِهِمْ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں زنا کہاں سے داخل ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا وہ ہم اہل بیت کے خمس ادا نہ کرنے سے ہوتا ہے (لوگ کنیزوں کو خریدتے ہیں اور خمس ادا نہیں

کرتے) لیکن ہمارے شیعہ جو خمس دینے والے ہیں ان کی اولاد حلال ہوتی ہے۔

۱۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا، لَنَا الأَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ.

۱۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے ہمارے لئے انفال ہے اور ہمارے لئے پاک وصاف مال ہے۔

۱۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ، لَاوَارِثَ لَهُ وَلَا مَوْلَى قَالَ: هُوَ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ».

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا شخص مرجائے جس کا کوئی وارث نہ ہو اور نہ آقا ہو تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا فرمایا اس کا حکم اس آیت کے تحت ہوگا۔ یسئلونک عن الانفال یعنی امام اس کا مالک ہے۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْكَنْزِ، كَمْ فِيهِ؟ قَالَ: الْخُمُسُ؛ وَعَنِ الْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا؟ قَالَ: الْخُمُسُ وَكَذٰلِكَ الرَّصَاصُ وَالصُّفْرُ وَالْحَدِيدُ، وَكُلَّمَا كَانَ مِنَ الْمَعَادِنِ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا يُؤْخَذُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

۱۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خزانوں کے متعلق کیا ہے فرمایا خمس ہے، پوچھا معدن کے متعلق کیا ہے۔ فرمایا خمس اسی طرح رانگا، تانبا اور لوہا ہے ہر معادنی چیز پر اسی طرح لیا جائے گا جیسے سونا چاندی پر لیا جاتا ہے۔

۲۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ الْخُمُسِ فَيَقُولَ: يَارَبِّ خُمُسِي؛ وَقَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِشِيعَتِنَا لِتَطِيبَ وِلَادَتُهُمْ وَلِتَزْكُوَ وِلَادَتُهُمْ.[1]

۲۰۔ راوی نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ قیامت کا دن لوگوں پر بڑا سخت ہوگا جبکہ صاحب خمس یعنی امام کھڑا ہو کر کہے گا اے میرے پروردگار میرا خمس یعنی اپنا حق طلب کریں گے

اور ہم نے اپنے شیعوں کے لئے پاک قرار دیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک وصاف ہو۔

۲۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَمَّا يُخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ وَعَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا فِيهِ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَاراً فَفِيهِ الْخُمُسُ .

۲۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے سوال کیا ان چیزوں سے متعلق جو دریاؤں سے نکلتی ہیں جیسے موتی یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کی کتنی مقدار پر خمس ہے فرمایا، ان میں سے جب کسی کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

۲۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَيْهِ : يَا سَيِّدِي رَجُلٌ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالٌ يَحُجُّ بِهِ ، هَلْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْمَالِ حِينَ يَصِيرُ إِلَيْهِ الْخُمُسُ أَوْ عَلَى مَا فَضَلَ فِي يَدِهِ بَعْدَ الْحَجِّ ؟ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ عَلَيْهِ الْخُمُسُ .

۲۲۔ راوی نے امام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا گیا آیا اس مال پر جب کہ اس کے پاس مال خمس کبھی آیا ہو یا حج کے بعد جو اس کے پاس بچ رہے اس پر خمس ہے فرمایا نہیں۔

۲۳ ۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ : سَرَّحَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصِلَةٍ إِلَى أَبِي ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبِي : هَلْ عَلَيَّ فِيمَا سَرَّحْتَ إِلَيَّ خُمُسٌ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : لَا خُمُسَ عَلَيْكَ فِيمَا سَرَّحَ بِهِ صَاحِبُ الْخُمُسِ .

۲۳۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا تمہارے اوپر خمس نہیں ہے جبکہ صاحب مال نے تصریح کردی ہو یعنی نصاب یا خمس ادا کردیا ہو امام نے فرمایا اگر کسی شے پر خمس ادا کر دیا گیا ہو تو دوبارہ امام کو خمس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲٤ ۔ سَهْلٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ كِتَابَ أَبِيكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا أَوْجَبَهُ عَلَى أَصْحَابِ الضِّيَاعِ نِصْفُ السُّدُسِ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ وَأَنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ لَمْ تَقُمْ ضَيْعَتُهُ بِمَؤُونَتِهِ نِصْفُ السُّدُسِ وَلَا غَيْرُ ذَلِكَ فَاخْتَلَفَ مَنْ قِبَلَنَا فِي ذَلِكَ فَقَالُوا : يَجِبُ عَلَى الضِّيَاعِ الْخُمُسُ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ ، مَؤُونَةِ الضَّيْعَةِ وَخَرَاجِهَا لَا مَؤُونَةِ الرَّجُلِ وَعِيَالِهِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بَعْدَ مَؤُونَتِهِ وَمَؤُونَةِ عِيَالِهِ وَ [بَعْدَ] خَرَاجِ السُّلْطَانِ .

۲۴۔ راوی کہتاہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ پڑھی علی بن مہزیار نے آپ کے پدر بزرگوار کی تحریر میرے سامنے اس چیز کے متعلق جو واجب ہے ارباب زراعت پر کہ اخراجات نکالنے کے بعد چھٹے حصے کا نصف زکوٰۃ ہے اور نہیں اس پر نصف سدس جو اپنے خرچ سے زمین کو قابلِ کاشت بنائے اس امر میں ہماری طرف سے اختلاف ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ زراعت پر خمس بھی ہے بعد وضع اخراجات زراعت اور ٹیکس سرکاری بغیر اس کے ذاتی خرچ اور عیال کے خرچ کے۔ حضرت نے لکھا بعد خرچ زراعت وعیال وسرکاری ٹیکس واجب ہوگا۔

٢٥ ـ سَهْلٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْمُثَنّىٰ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ تُجّارِ فارِسَ مِنْ بَعْضِ مَوالِي أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام يَسْأَلُهُ الْإِذْنَ فِي الْخُمْسِ(٢) فَكَتَبَ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللهَ واسِعٌ كَرِيمٌ ضَمِنَ عَلَى الْعَمَلِ الثَّوابَ وَعَلَى الضِّيقِ الْهَمَّ(٣)، لايَحِلُّ مالٌ إِلّا مِنْ وَجْهٍ أَحَلَّهُ اللهُ وَإِنَّ الْخُمْسَ عَوْنُنا عَلىٰ دِينِنا وَ عَلىٰ عِيالاتِنا وَ عَلىٰ مَوالِينا وَما نَبْذُلُهُ وَ نَشْتَرِي مِنْ أَعْراضِنا مِمَّنْ نَخافُ سَطْوَتَهُ، فَلاتَزْوُوهُ عَنّا وَلا تُحَرِّمُوا أَنْفُسَكُمْ دُعاءَنا ما قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ ، فَإِنَّ إِخْراجَهُ مِفْتاحُ رِزْقِكُمْ وَ تَمْحِيصُ ذُنُوبِكُمْ وَ ما تَمْهَدُونَ لِأَنْفُسِكُمْ لِيَوْمِ فاقَتِكُمْ وَ الْمُسْلِمُ مَنْ يَفِي لِلّٰهِ بِما عَهِدَ إِلَيْهِ وَلَيْسَ الْمُسْلِمُ مَنْ أَجابَ بِاللِّسانِ وَ خالَفَ بِالْقَلْبِ وَ السَّلامُ .

۲۵۔ راوی کہتاہے کہ ایک فارس کے سوداگر نے امام رضا علیہ السلام کے غلام کو خط لکھا کہ حضرت سے اجازت چاہیئے میرے لئے خمس کو اپنے لئے صرف کرنے کی حضرت نے جواب میں لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ صاحب وسعت بخشش ہے کسی کے مال کا محتاج نہیں وہ ضامن ہے عملِ خیر پر ثواب دینے کا، دل تنگی کے عوض کا نہیں، کوئی مال حلال نہ ہوگا مگر اسی طرح جیسے اللہ نے حلال کیاہے۔ خمس ہمارے دین کی اعانت کے لئے ہے اور جو ہم خرچ کریں یا سامان خریدیں دشمنوں کے ظلم سے بچنے کے لئے تم اس کو ہم سے نہ روکو اور اپنے نفسوں کو ہماری دعاؤں سے محروم نہ کرو۔ اخراج تمھارے رزقوں کی کنجی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹانے والا ہے اور بچانے والا ہے تم کو فاقہ کے دن سے۔ مسلم وہ ہے جو وفا کرے اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا ہے وہ مسلمان نہیں جو احکام خدا کو زبان سے تو قبول کرے اور دل سے مخالفت کرے۔

٢٦ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَدِمَ قَوْمٌ مِنْ خُراسانَ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام فَسَأَلُوهُ أَنْ يَجْعَلَهُمْ فِي حِلٍّ مِنَ الْخُمْسِ ، فَقَالَ :ما أَمْحَلَ هٰذا ، تُمَحِّضُونا بِالْمَوَدَّةِ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَ تَزْوُونَ عَنّا حَقّاً جَعَلَهُ اللهُ لَنا وَجَعَلَنا لَهُ وَهُوَ الْخُمْسُ .لانَجْعَلُ ، لانَجْعَلُ ، لانَجْعَلُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ فِي حِلٍّ ،

۲۶۔ راوی کہتا ہے کہ خراسان کے کچھ لوگ امام رضا علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمیں خمس سے بری کر دیجئے فرمایا کیسی سخت ہے تمہاری یہ خواہش تو زبان سے ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ہمارے حق کو ہم سے روکتے ہو حالانکہ وہ خدا کا مقرر کردہ ہے اور وہ خمس ہے میں ایسا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی کے لئے حلال قرار دے دوں۔

٢٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ وَكَانَ يَتَوَلَّى لَهُ الْوَقْفَ بِقُمَّ ، فَقَالَ : يَا سَيِّدِي ! اجْعَلْنِي مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ فِي حِلٍّ ، فَإِنِّي أَنْفَقْتُهَا ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ فِي حِلٍّ ، فَلَمَّا خَرَجَ صَالِحٌ ،قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَحَدُهُمْ يَثِبُ عَلَى أَمْوَالِ حَقِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَيْتَامِهِمْ وَمَسَاكِينِهِمْ وَ فُقَرَائِهِمْ وَ أَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ فَيَأْخُذُهُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَقُولُ : اجْعَلْنِي فِي حِلٍّ ، أَتَرَاهُ ظَنَّ أَنِّي أَقُولُ : لَا أَفْعَلُ، وَاللهِ لَيَسْأَلَنَّهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذٰلِكَ سُؤَالاً حَثِيثاً

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد جو حضرت کی طرف سے قم کے وقف کا متولی تھا آیا اور کہنے لگا میں دس ہزار اپنے خرچ میں لے آیا ہوں مجھے معاف کر دیجئے۔ فرمایا معاف کر دیئے فرمایا معاف کئے جب وہ چلا گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس نے حملہ کیا آل محمدؐ کے مال پر ان کے یتیموں، فقیروں اور مسافروں کے حق پر، مال کو لے کر چھپا دیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے وہ میرے لئے حلال قرار دیجئے اس کا گمان تھا میں ایسا نہ کروں گا ان لوگوں سے اللہ روز قیامت سخت بازپرس کریگا

٢٨ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ،عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْعَنْبَرِ[1] وَغَوْصِ اللُّؤْلُؤِ ، فَقَالَ عليه السلام : عَلَيْهِ الْخُمُسُ .

۲۸۔ حلبی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عنبر اور غوطہ سے نکلنے والے موتیوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر خمس ہے۔

ایک سو انتیسواں باب
طینت مومن وکافر

(بَابُ) ۱۲۹
(طِينَةِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ[2] ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّبِيِّينَ مِنْ طِينَةِ عِلِّيِّينَ : قُلُوبَهُمْ وَ أَبْدَانَهُمْ، وَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ وَ [جَعَلَ] خَلَقَ أَبْدَانِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ وَ خَلَقَ الْكُفَّارَ مِنْ طِينَةِ سِجِّينٍ : قُلُوبَهُمْ وَ أَبْدَانَهُمْ ، فَخَلَطَ بَيْنَ الطِّينَتَيْنِ ، فَمِنْ هٰذَا يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَ يَلِدُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَمِنْ هٰهُنَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ السَّيِّئَةَ وَمِنْ هٰهُنَا يُصِيبُ الْكَافِرُ الْحَسَنَةَ فَقُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ تَحِنُّ إِلَىٰ مَا خُلِقُوا مِنْهُ وَقُلُوبُ الْكَافِرِينَ تَحِنُّ إِلَىٰ مَا خُلِقُوا مِنْهُ .

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین نے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو قلوب و ابدان کو علیین سے بنایا ہے اور اسی طینت سے مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طینت سے اور کفار کے قلوب طینت سجین سے بنائے گئے ہیں اور اسی سے ان کے ابدان، پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی، مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے۔

توضیح:- اخبار و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو بلند مرتبہ اور پاک و صاف طینت سے پیدا کیا ہے اور اشقیاء کو سجین یا دوزخ کی مٹی سے بنایا ہے اور ایک گروہ کو دونوں کے امتزاج سے۔

اس حدیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بندہ سعادت و شقاوت پر مجبور ہے جس کو اللہ نے جنت کی خاک سے پیدا کیا تو اس کا نیکی کرنا قابلِ تعریف نہ ہوگا۔ کل شی یرجع الی اصلہ اور نہ اس کا عمل قابلِ جزا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنی طینت کے اقتضاء سے نیکی کرنے پر مجبور ہے اسی طرح جس کو طینت نار سے پیدا کیا ہے اس میں شیطنت کا ہونا لازم اور وہ اپنی خلقت و جبلت کی وجہ سے بدی کرنے پر مجبور ہے لہٰذا یہ حدیث جبر پر دال ہے۔

ردِ شبہ:- ہر انسان اپنی خلقت کے بعد اس دنیا میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ اس کے وجود میں آنے سے پہلے ہی علمِ الٰہی میں تھا لہٰذا باختیار خود جیسا جس کا عمل ہونے والا تھا اس کو اسی طینت سے پیدا کیا گیا اسی اندازہ کو تقدیرِ الٰہی کہتے ہیں چونکہ اس کا علم عین ذات ہے لہٰذا ہمارے علم سے اس کو کوئی لگاؤ نہیں، ہم بعد وقوعِ فعل کسی چیز کا علم حاصل کرتے ہیں اور وہ وقوع سے پہلے جب انسان کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا وہ علمِ آگہی میں بذات و صفات موجود تھا لہٰذا اس کی خلقت اسی لحاظ سے کی گئی جس لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے انھوں نے دھوکا کھایا

ہے اور علمِ الٰہی کو سمجھا ہی نہیں ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ امر عدلِ الٰہی کے خلاف ہے کہ کسی کو اچھی مٹی سے بنائے اور کسی کو بُری سے، حالانکہ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ شبہ بھی ہمارے پہلے جواب سے دفع ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔

ایک صناع ایک مشین ایجاد کرنی چاہتا ہے اس کے ذہن میں وہ تمام پُرزے محفوظ ہیں جو اس مشین کی غرض ایجاد کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے وہ اس پر غور کرتا ہے کہ ہر پُرزے کا کام کیسا ہوگا۔ ان کاموں کو پیشِ نظر رکھ کر وہ بعض پُرزے فولاد کے بناتا ہے بعض معمولی لوہے کے، بعض پیتل تانبے کے بعض ربر یا چمڑے کے۔ ساخت اور مادہ میں یہ اختلاف پرزوں کی آئندہ کارگزاریوں پر ہے جس کا نقشہ ابھی سے موجد کے ذہن میں ہے اسی طرح جو نفسِ انسانی عالمِ وجود میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم میں باری تعالیٰ کے تھا۔ لہٰذا اس نے مومن کو علیین سے بنایا اور کافر کو سجین سے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْجَازِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ الْكَافِرَ مِنْ طِينَةِ النَّارِ؛ وَقَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ فَلَا يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْمُنْكَرِ إِلَّا أَنْكَرَهُ؛ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: الطِّينَاتُ ثَلَاثٌ: طِينَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنُ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ إِلَّا أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ هُمْ مِنْ صَفْوَتِهَا، هُمُ الْأَصْلُ وَلَهُمْ فَضْلُهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ الْفَرْعُ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ، كَذَلِكَ لَا يُفَرِّقُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شِيعَتِهِمْ.

وَقَالَ: طِينَةُ النَّاصِبِ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ وَأَمَّا الْمُسْتَضْعَفُونَ فَمِنْ تُرَابٍ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ عَنْ إِيمَانِهِ وَلَا نَاصِبٌ عَنْ نَصْبِهِ وَلِلَّهِ الْمَشِيئَةُ فِيهِمْ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینیات تین ہیں۔ طینت الانبیاء اور طینتِ مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے کہ طینت نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور یہی وجہ فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لسدار طینت کی فرع ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینتِ ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان سے اور ناصبی اپنے نصب سے نہیں ہٹتا اور ان میں مشیتِ خدا جاری ہے۔

جواب شبہ:- کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ کوئی نبی ہو یا ولی مومن ہو یا کافر، ہر ایک کا پیکر اسی خاک سے بنتا ہے جس سے ہم بنے ہیں نہ کسی کے لئے جنت سے مٹی آئی ہے نہ دوزخ سے۔ پھر علیین وسجین سے خلقت کیا معنی رکھتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں خلقت وطینت سے مراد حقیقتِ انسانیہ ہے جو ایک غیر مرئی چیز ہے اور وہی لفظ "میں" کا مصداق ہے جب یہ آواز کسی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔ میرا بدن میرا نفس، میری روح، تو معلوم ہوتا ہے کہ "میں" کہنے والا نہ بدن ہے نہ نفس ہے نہ روح، کیوں کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ یہی "میں" حقیقتِ انسانیہ ہے جس کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ (ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا) یہی جوہر ہے جس کی خلقت علیین یا سجین سے ہوتی ہے یہی انسان کے اجزائے اصلیہ ہیں اسی کو نطفۂ انسانیہ کے اندر چھپا دیا جاتا ہے نطفہ میں اجزائے زائدہ ہیں اسی طرح سارا بدن اجزائے زائدہ سے بنتا ہے یہ اجزا کم وبیش ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کبھی فربہ ہوتا ہے کبھی لاغر، یہی اجزائے اصلیہ ہیں جن سے روز الست خالقِ عالم نے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تھا جو بدن ماں کے پیٹ میں بنتا ہے وہ بے شک اسی زمین کی پیدا وار ہے نہ کہ وہ اجزائے اصلیہ جو حقیقت انسانیہ ہیں فافہم وتدبر۔

۲۳/۱۲ مومنون

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طِينَةَ الْمُؤْمِنِ؟ فَقَالَ: مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ، فَلَمْ تَنْجَسْ أَبَداً؟!

۳۔ صالح ابن سہل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خدا نے طینتِ مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینتِ انبیاء سے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر وشرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔

توضیح:- یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب طینت مومن اور طینت انبیا ایک ہیں تو پھر مومن کو بھی معصوم ہونا چاہیئے لیکن ایسا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ طینت کے درجات ہیں کوئی زیادہ پاک وصاف ہے کوئی کم، پس انبیاء جس طینت سے خلق ہوتے ہیں وہ طینتِ مومن سے زیادہ اصفیٰ واطہر ہوتی ہے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ، وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقَنَا مِنْهُ وَخَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ، وَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقْنَا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ» وَخَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقُوا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ كِتَابٌ مَرْقُومٌ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ»

۴۔ ابوحمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ خدا نے ہم کو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جس سے ہم کو پیدا کیا ہے اور ان کے ابدان کو دوسری چیز سے۔ ان کے قلوب ہماری طرف اسی لئے مائل ہیں کہ ان کی اور ہماری خلقت ایک ہی چیز سے ہے پھر سورۂ المطففین کی یہ آیت پڑھی۔ بے شک ابرار کی کتاب علیین میں ہے اور اے رسولؐ! تم جانتے ہو علیین کیا ہے وہ لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی گواہی خدا کے مقرب بند ے دیتے ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے بنے ہیں اور اسی سے ان کے پیرو پیدا ہوئے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہمارے دشمنوں کی طرف جھکتے ہیں کہ دونوں کی طینت ایک ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجار سجین میں ہے اور تم جانتے ہو سجین کیا ہے۔ وہ کتاب مرقوم ہے ہلاکت ہے روز قیامت جھٹلانے والوں کے لئے۔

توضیح:- کتاب مرقوم کی توضیح میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرأۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں انسان جو چیزیں اپنے حواس سے محسوس کرتا ہے اس کا اثر اس کی روح پر واقع ہوتا ہے اور یہ سب اس کے صحیفۂ ذات اور خزانۂ مدرکات میں جمع ہوتے رہتے ہیں اور اسی طرح ہر ذرۂ نیکی وبدی وہاں مرتسم ہو جاتی ہے جس طرح بار بار کرنے سے کوئی عادت یا ملکہ راسخ ہو جاتا ہے پس افعال منکرہ یا عقاید راسخہ نفوس میں اس طرح جم جاتے ہیں جیسے نقوش کتابت کاغذ پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ (یہی ہیں وہ جن کے قلوب پر اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے) انہی صحائف نفسیہ کو صحائف الاعمال کہا گیا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (جب یہ صحیفے کھول دیئے جائیں گے) اور یہ بھی فرمایا ہے وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا (روز قیامت ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن میں پڑا ہوا اڑ رہا ہوگا اور روز قیامت ہم وہ مکتوب بھی نکال باہر کریں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا) یہ وہی کتاب ہوگی جو نفس انسانی پر لکھی گئی ہوگی۔ پس نیکوں کی یہ کتاب طینت علیین سے متعلق ہوگی اور فجار کی سجین سے۔

۸۳/۱۹/۲۱ ۸۳/۱۸ ۵۸/۲۲ مجادلہ ۸۱/۱۰ تکویر ۱۷/۱۳ بنی اسرائیل

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يُوسُفَ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا مَوْلَاكَ ، عَبْدُاللهِ بْنِ كَيْسَانٍ ، قَالَ : أَمَّا النَّسَبُ فَأَعْرِفُهُ وَ أَمَّا أَنْتَ ، فَلَسْتُ أَعْرِفُكَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ وَ نَشَأْتُ فِي أَرْضِ فَارِسٍ وَ إِنَّنِي أُخَالِطُ النَّاسَ فِي التِّجَارَاتِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ ، فَأُخَالِطُ الرَّجُلَ فَأَرَىٰ لَهُ حُسْنَ السَّمْتِ وَ حُسْنَ الْخُلْقِ وَ [كَثْرَةَ] أَمَانَةٍ ، ثُمَّ أُفَتِّشُهُ فَأَتَبَيَّنُهُ عَنْ عَدَاوَتِكُمْ وَ أُخَالِطُ الرَّجُلَ فَأَرَىٰ مِنْهُ سُوءَ الْخُلْقِ وَ قِلَّةَ أَمَانَةٍ وَ زَعَارَةٍ ثُمَّ أُفَتِّشُهُ فَأَتَبَيَّنُهُ عَنْ وَلَايَتِكُمْ ، فَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ لِي : أَمَا عَلِمْتَ يَا ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَخَذَ طِينَةً مِنَ الْجَنَّةِ وَ طِينَةً مِنَ النَّارِ فَخَلَطَهُمَا جَمِيعاً ، ثُمَّ نَزَعَ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ ، وَ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ ، فَمَا رَأَيْتَ مِنْ أُولٰئِكَ مِنَ الْأَمَانَةِ وَ حُسْنِ الْخُلْقِ وَ حُسْنِ السَّمْتِ فَمِمَّا مَسَّتْهُمْ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَ هُمْ يَعُودُونَ إِلَىٰ مَا خُلِقُوا مِنْهُ ، وَ مَا رَأَيْتَ مِنْ هٰؤُلَاءِ مِنْ قِلَّةِ الْأَمَانَةِ وَ سُوءِ الْخُلْقِ وَ الزَّعَارَةِ ، فَمِمَّا مَسَّتْهُمْ مِنْ طِينَةِ النَّارِ وَ هُمْ يَعُودُونَ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ .

۵۔ عبداللہ بن کیسان کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبداللہ بن کیسان ہوں فرمایا نسب تو پہچان گیا مگر تجھ سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا۔ ملک فارس میں پلا بڑھا۔ میں تجارت وغیرہ کے سلسلے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات و اخلاق والا اور امین تھا۔ جستجو سے پتہ چلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بدخلق اور رخائن سے ملا۔ لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اے ابن کیسان تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مٹی جنت کی لی اور کچھ دوزخ کی۔ ان دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسن خلق کا سبب طینت جنت ہے کیوں کہ لوگ اسی طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بدخلقی اور فتنہ پردازی کو دیکھا اور اثر ہے دوزخ والی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اصلاب اولادِ آدم میں بنا بر مشیتِ ایزدی دونوں طینتوں کو ملا دیا۔ پھر ان میں سے کسی ایک میں سے خلقت ہوئی لہٰذا اس کا اثر برقرار رہا اور دوسرا اثر بلحاظ دوسری طینت کے ہے جس سے اصلاب آبا میں اتصال رہا تھا علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف تحریر فرمایا ہے

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمُؤْمِنُونَ مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ نَعَمْ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن طینت انبیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ[1]، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عليه السلام بَعَثَ جَبْرَئِيلَ فِي أَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً بَلَغَتْ قَبْضَتُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَ أَخَذَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ تُرْبَةً وَ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا إِلَى الْأَرْضِ السَّابِعَةِ الْقُصْوَى.

فَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلِمَتَهُ فَأَمْسَكَ الْقَبْضَةَ الْأُولَى بِيَمِينِهِ وَالْقَبْضَةَ الْأُخْرَى بِشِمَالِهِ، فَفَلَقَ الطِّينَ فَلْقَتَيْنِ فَذَرَا مِنَ الْأَرْضِ ذَرْواً وَمِنَ السَّمَاوَاتِ ذَرْواً[2] فَقَالَ لِلَّذِي بِيَمِينِهِ: مِنْكَ الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالسُّعَدَاءُ وَ مَنْ أُرِيدُ كَرَامَتَهُ، فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، وَقَالَ لِلَّذِي بِشِمَالِهِ: مِنْكَ الْجَبَّارُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالطَّوَاغِيتُ وَ مَنْ أُرِيدُ هَوَانَهُ وَ شِقْوَتَهُ، فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، ثُمَّ إِنَّ الطِّينَتَيْنِ خَلَطَتَا جَمِيعاً، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «إِنَّ اللهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى»[3] فَالْحَبُّ طِينَةُ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَلْقَى اللهُ عَلَيْهَا مَحَبَّتَهُ وَالنَّوَى طِينَةُ الْكَافِرِينَ الَّذِينَ نَأَوْا عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَإِنَّمَا سُمِّيَ النَّوَى مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ نَأَى عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَتَبَاعَدَ عَنْهُ وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ» فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي تَخْرُجُ طِينَتُهُ مِنْ طِينَةِ الْكَافِرِ وَ الْمَيِّتُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الْحَيِّ: هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ طِينَةِ الْمُؤْمِنِ فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ، وَ الْمَيِّتُ: الْكَافِرُ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «أَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ»[4] فَكَانَ مَوْتُهُ اخْتِلَاطُ طِينَتِهِ مَعَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَكَانَ حَيَاتُهُ حِينَ فَرَّقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا بِكَلِمَتِهِ. كَذَلِكَ يُخْرِجُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُؤْمِنَ فِي الْمِيلَادِ مِنَ الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهَا إِلَى النُّورِ وَيُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى النُّورِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيّاً وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ»[5]

۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روز اوّل کی ساعت میں بھیجا۔ انھوں نے اپنی داہنی مٹھی میں ساتویں آسمان سے لے کر آسمان دنیا تک کی خاک لی اور پھر بائیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں طبقات کی مٹی لے لی۔ پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے قبضہ کو داہنے ہاتھ میں

لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں، پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا اور بکھیر دیا زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی اور آسمانوں والی مٹی کو جو داہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا تجھ سے رسول، نبی، وصی، صدیق، مومن اللہ وہ نیک لوگ پیدا ہوں گے جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں۔ پس ثابت اور لازم ہوا ان کے لئے جو کچھ کہا تھا۔ یعنی وہ تمام اقسام پیدا ہوئے اور بائیں ہاتھ والی (مٹی) سے کہا۔ تجھ سے جبار مشرک دکافر پیدا ہوں گے اور ایسے سرکش و نافرمان، جن کی ذلت و بدبختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس وہی ہوا جو اللہ نے کہا تھا پھر خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملایا۔ اسی کو ظاہر کرتی ہے یہ آیت۔ وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے۔ دانۂ طینت مومن ہے اور نوئے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ہر شر سے دور ہیں نوٰی نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ نیکی سے الگ ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ نکالتا ہے پس زندہ وہ مومن ہے۔ جس کی طینت، طینتِ کافر سے نکلتی ہے اور میت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے پس حی سے مراد مومن ہے اور میت سے مراد کافر، یہی طلب ہے خدا کے اس قول سے جو مردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور یہ کہ اس کی موت تھی، یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینتِ کافر سے ہوا اور یہی اس کی زندگی ہے کیونکہ خدا نے ان دونوں طینتوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے اپنے کلمہ (جبرئیل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور کافر کو نور کی طرف سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ سورۂ یٰسین میں ہے تاکہ ڈرائے عذاب سے اس کو جو زندہ تھا اور کافروں پر اللہ کا قول سچ ثابت ہوا۔

توضیحات:- حقیقت یہ ہے کہ حدیث طینت مشکل ترین احادیث سے ہے اس کے اسرار واقعیہ کو انبیاء اور آئمہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مصالح ایزدی کو سمجھنا عقولِ بشری سے باہر ہے ہمارے سمجھانے کو جو کچھ معصومینؑ نے بیان کیا ہے وہ مادی طریق کار کے لحاظ سے ہے اور ایک اجمالی بیان ہے اس کی حقیقت کا علم صرف انہی حضرات کو ہو سکتا ہے جو خلقت عالم کے وقت موجود تھے اور جو مدرسہ من لدن کے تعلیم یافتہ تھے۔

اس حدیث کو علامہ مجلسی نے ضعیف لکھا ہے۔

کافی کے محشی لکھتے ہیں:۔ کہ یہ حدیث متشابہات الاخبار اور معضلات الاثار سے ہے اس سے جبر کا اثبات اور اختیار کی نفی لازم آتی ہے علمائے امامیہ کا مسلک اس کے متعلق مختلف ہے۔

۱۔ اخباریوں کا مسلک یہ ہے کہ ہم کو مجملاً ایمان لانا کافی ہے اور اس کی حقیقت کے متعلق اپنے جہل کا اقرار کر لینا چاہیئے اور کہنا چاہیئے خدا نے اپنی مصلحت سے جیسا چاہا بنا دیا اس کا حقیقی علم آئمہ علیہم السلام کو ہے۔

۲۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ حدیث محمول بر تقیہ ہے جس میں روایات عامہ اور مصاحب اشاعرہ جبریہ

کی موافقت کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے پیدا ہونے سے ان کے تمام افعال کو جو وہ مدت العمر کرنے والے تھے اپنے علم میں لے لیا تھا لہٰذا انہی عقائد و اعمال کے لحاظ سے ان کی طینت کو مخصوص کیا گیا۔ لہٰذا جبر لازم نہیں آتا۔ جب آیات قرآنی سے انسان کا فاعل مختار ہونا ثابت ہے جیسے کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ تو جبر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ (آل عمران ۳/۱۶۱)

۴۔ طینت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے یہ کنایہ ہے لوگوں کی استعداد کے مختلف ہونے سے اور قابلیتوں کی کمی بیشی سے اور یہ امر ایسا بیّن ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت رسولِ خدا اور ابوجہل ایک درجہ میں نہیں بلحاظ استعداد قابلیت اور حصولِ کمالات، خدا نے اپنے نبی کو مکلف بنایا ان امور کا جن کے وہ اہل تھے اور ابوجہل کو ان کا جس کا وہ اہل تھا خدا نے اس کو شر و فساد پر مجبور نہیں کیا بلکہ یہ اس کا ذاتی فعل تھا اسی طرح ہر انسان اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علمِ الٰہی میں تھا اسی کے لحاظ سے اس کو طینت دی گئی۔

۵۔ جب عالم ذر میں اللہ نے روحوں کو مکلف بنایا تو کسی نے باختیار خود خیر کو اختیار کیا۔ کسی نے شر کو۔ لہٰذا اسی لحاظ سے ان کو خلق کیا گیا۔

اعتراض:- خدا کی اس میں کیا مصلحت تھی کہ اس نے جا بجا سے مٹی منگائی ایک ہی مٹی سے سب کو کیوں نہ پیدا کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مشیتِ ایزدی یہ تھی کہ ہر خطۂ زمین کو بنی نوع انسان سے آباد کرے چونکہ ہر خطۂ زمین کی تاثیر جداگانہ ہے لہٰذا ضرورت تھی کہ ہر خطہ کے باشندوں کو وہیں کی مٹی سے بنایا جائے تاکہ وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکیں اور وہاں کی آب و ہوا اور پیداوار ان کے مزاج کے مطابق ہو نیز یہ کہ ایک سرزمین کا آدمی دوسرے خطہ کے لحاظ سے جدا ہو تاکہ شناخت میں آسانی ہو۔

اعتراض:- اس کی کیا ضرورت تھی کہ خدا مومن و کفار کی دو طینتوں کو مخلوط کرے اور پھر ان کو ایک دوسرے سے جدا کر کے مومن سے کافر اور کافر سے مومن کو پیدا کرے یہ تو بچوں کا سا کھیل ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان تین قسم کے ہیں اوّل وہ طبقہ جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا یہ بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ ہے اس کی طینت اعلیٰ علیین سے ہے دوسرا طبقہ وہ ہے جو شیاطین کا آلۂ کار ہے اور کفر و شرک، ظلم و فتنہ پردازی کی نجاست میں ملوث ہے اس کی طینت سجین ہے یعنی

سب سے بدتر یہ نوع انسانی کا پست ترین طبقہ ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو نیکی و بدی دونوں کا مرکز ہے لہذا اس کا وجود مخلوط طینتوں سے ہونا چاہیئے۔

اعتراض:- جب مومن و کافر دونوں کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے تو پھر جزا و سزا بے سود ہے۔

جواب یہ ہے کہ انسان مومن و کافر اپنے عقائد و اعمال سے بنتا ہے نہ کہ خدا نے اسے مومن یا کافر جبراً بنایا ہے خدا نے مومن کو اچھی طینت اور کافر کو بری طینت سے بلحاظ ان کے افعال کے بنایا ہے جو وہ اس دنیا میں آکر کرے گا چونکہ وہ سب باتیں علم الٰہی میں پہلے سے ہیں لہذا انہی کے لحاظ سے اس کو مومن یا کافر کہا گیا ہے۔

ایک سو تیسواں باب

ذکر تکلیف اول

*(بَابُ آخَرُ مِنْهُ) ۱۳۰

(وَفِيهِ زِيَادَةُ وُقُوعِ التَّكْلِيفِ الْأَوَّلِ)

۱ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَوْعَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ ابْتِدَاءُ الْخَلْقِ مَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ : كُنْ مَاءً عَذْباً أَخْلُقْ مِنْكَ جَنَّتِي وَ أَهْلَ طَاعَتِي وَ كُنْ مِلْحاً اُجَاجاً أَخْلُقْ مِنْكَ نَارِي وَ أَهْلَ مَعْصِيَتِي ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَامْتَزَجَا ، فَمِنْ ذٰلِكَ صَارَ يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَالْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ ثُمَّ أَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً فَإِذَاهُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : إِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِي ، ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَاُسْعِرَتْ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : اُدْخُلُوهَا ، فَهَابُوهَا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : اُدْخُلُوهَا فَدَخَلُوهَا ، فَقَالَ : كُونِي بَرْداً وَسَلَاماً فَكَانَتْ بَرْداً وَ سَلَاماً فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ : يَا رَبِّ أَقِلْنَا فَقَالَ : قَدْ أَقَلْتُكُمْ فَادْخُلُوهَا ، فَذَهَبُوا فَهَابُوهَا ، فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَالْمَعْصِيَةُ فَلَا يَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هٰؤُلَاءِ ، وَلَا هٰؤُلَاءِ مِنْ هٰؤُلَاءِ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیں کہ دنیا کی ابتدا کیونکر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان

کبھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے ان لوگوں کو خلق کرنے سے پہلے فرمایا۔ میٹھا پانی ہو جا میں تجھ سے اپنی جنت کو پیدا کروں گا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا۔ نمکین پانی ہو جا میں تجھ سے اہل نار اور اہل معصیت کو پیدا کروں گا پھر ان کو مل جانے کا حکم دیا چنانچہ میٹھا پانی اور کھارا پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر اور کافر سے مومن پیدا ہوتا ہے پھر زمین کے اوپر سے مٹی لی اور اسے سخت جھٹکا دیا کہ وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔ کچھ ذرّے داہنی طرف گئے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم سلامتی سے جنت کی طرف جاؤ اور اصحاب شمال سے کہا کہ تم دوزخ کی طرف جاؤ، پھر نار کو حکم دیا وہ بھڑک اٹھی۔ اصحاب شمال سے کہا اس میں داخل ہو، وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمین سے کہا تم داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا تو سلامتی ٹھنڈی ہو جا وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اصحاب شمال نے کہا۔ اے ہمارے رب ہمارے معاملے سے درگزر فرما، فرمایا درگزر کی۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز اطاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمین اصحاب شمال میں سے ہیں اور نہ اصحاب شمال اصحاب یمین سے۔

توضیح:- اس حدیث سے چند باتوں پر روشنی پڑتی ہے (۱) قدامت مادہ کا ابطال کیوں کہ جب ہر شے کی اصل زندگی پانی سے ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (ہم نے ہر شے کو پانی سے زندہ کیا) پس جب اشیاء کی اصل ہی حادث ہے تو اس سے بننے والا مادہ کیوں نہ حادث ہو گا (۲) عباد اخیار کی خلقت آب شیریں و خوش گوار سے ہوئی ہے یعنی جس طرح آب شیریں سے مخلوقات کو بے شمار فائدے پہنچتے ہیں اسی طرح نیکوں سے فائدہ پہنچتا ہے (۳) عالم ذر ہی میں پتہ چل گیا کہ کس میں فرمانبرداری کی اہلیت ہے اور کس میں نہیں۔ جب روز اوّل ہی میں امتحان لے لیا گیا تو جو طینت دی گئی ہے وہ اسی کے لحاظ سے ہوئی۔

(۳۰ الانبیاء)

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ» إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ ، فَقَالَ وَأَبُوهُ يَسْمَعُ : حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ التُّرْبَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام فَصَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْعَذْبَ الْفُرَاتَ ثُمَّ تَرَكَهَا أَرْبَعِينَ صَبَاحاً ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْمَالِحَ الْأُجَاجَ فَتَرَكَهَا أَرْبَعِينَ صَبَاحاً فَلَمَّا اخْتَمَرَتِ الطِّينَةُ أَخَذَهَا فَعَرَكَهَا عَرْكاً شَدِيداً فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ مِنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَأَمَرَهُمْ جَمِيعاً أَنْ يَقَعُوا فِي النَّارِ ، فَدَخَلَ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلَاماً وَأَبَىٰ أَصْحَابُ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا.

۲۔ زرارہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے آیہ، جب تیرے رب نے اولاد آدم کے

اصلاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار حضرت علیؑ بن الحسینؑ بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی خاک اس زمین سے لی جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اس پر آب شیریں اور خوش گوار چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ جب مٹی خمیر ہوگئی تو اسے خوب ملا کہ اس کا ایک ایک جز علیحدہ ہوگیا تو روحیں اس میں سے چیونٹیوں کی طرح نکلیں کچھ داہنی طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ خدا نے سب کو حکم دیا کہ داخل نار ہو داہنی طرف والی اس میں داخل ہوگئیں آگ سلامتی سے ان پر ٹھنڈی پڑگئی اور بائیں طرف والوں نے انکار کر دیا۔

توضیح:- بعید نہیں کہ آب شیریں سے یہ کنایہ ہو ان اسباب و دواعی کی طرف جو انسان کو خیر و اصلاح کی طرف لے جاتے ہیں جیسے عقل نفس ملکوتی اور کھاری پانی سے مراد ہوں وہ دواعی ہیں جو شہوات کو ابھارتے ہیں اور دونوں کو ملانے سے اظہار ہے ان کے اثرات کا۔ اور حدیث اوّل میں خلق منک سے یہ مراد ہے کہ میں تیری وجہ سے اپنی جنت اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پیدا کروں گا ورنہ اگر انسان میں جہت خیر نہ ہو تو جنت کے پیدا کرنے سے فائدہ کیا اور نہ کوئی اس کا مستحق ہوگا اور نہ کوئی اللہ کا فرمانبردار بندہ بن سکتا ہے ایسے دواعی سرزد نہ ہوتے تو کوئی خدا کی نافرمانی نہ کرتا اور نہ گنہگاروں کو عذاب دینے کے لئے دوزخ کو بنانے کی ضرورت پیش آتی۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ أَرْسَلَ الْمَاءَ عَلَى الطِّينِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً فَعَرَكَهَا ثُمَّ فَرَّقَهَا فِرْقَتَيْنِ بِيَدِهِ ثُمَّ ذَرَأَهُمْ فَإِذَاهُمْ يَدِبُّونَ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَاراً فَأَمَرَ أَهْلَ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا إِلَيْهَا فَهَابُوهَا فَلَمْ يَدْخُلُوهَا ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ الْيَمِينِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَدَخَلُوهَا فَأَمَرَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ النَّارَ فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلَاماً، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ الشِّمَالِ قَالُوا: رَبَّنَا أَقِلْنَا، فَأَقَالَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: ادْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَقَامُوا عَلَيْهَا وَلَمْ يَدْخُلُوهَا، فَأَعَادَهُمْ طِيناً وَخَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام. وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: فَلَنْ يَسْتَطِيعَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ وَلَا هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَيَرَوْنَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ تِلْكَ النَّارَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ: «قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ».

٣۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو مٹی پر پانی برسایا پھر

اس میں سے مٹی لے کر اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کئے۔ پھر ذرے چیونٹیوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لئے آگ کو بلند کیا اور اہل شمال کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس تک گئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل یمین کو حکم دیا کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کود پڑے خدا نے آگ کو حکم دیا کہ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا۔ جب اہل شمال نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خطا سے درگزر کر، خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اس کے اندر گئے نہیں، خدا نے پھر انھیں مٹی کی طرف پلٹا دیا اور آدم کو اس سے پیدا کیا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا۔ لوگ روایت کرتے ہیں کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے رسولؐ خدا تھے اسی لئے خدا نے فرمایا ہے۔ اے رسولؐ کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

ایک سو اکتیسواں باب

(بَابٌ آخَرُ مِنْهُ) ۱۳۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَاوُدَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ حَيْثُ خَلَقَ الْخَلْقَ خَلَقَ مَاءً عَذْباً وَمَاءً مَالِحاً أُجَاجاً، فَامْتَزَجَ الْمَاءَانِ، فَأَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ وَهُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ: إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي. ثُمَّ قَالَ: «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ» ثُمَّ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّبِيِّينَ، فَقَالَ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَأَنَّ هَٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُولِي، وَأَنَّ هَٰذَا عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا: بَلَىٰ فَثَبَتَتْ لَهُمُ النُّبُوَّةُ وَأَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَىٰ أُولِي الْعَزْمِ أَنَّنِي رَبُّكُمْ وَمُحَمَّدٌ رَسُولِي وَعَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ وُلَاةُ أَمْرِي وَخُزَّانُ عِلْمِي وَأَنَّ الْمَهْدِيَّ أَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِي وَأُظْهِرُ بِهِ دَوْلَتِي وَأَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ أَعْدَائِي وَأُعْبَدُ بِهِ طَوْعاً وَكَرْهاً قَالُوا: أَقْرَرْنَا يَارَبِّ وَشَهِدْنَا، وَلَمْ يَجْحَدْ آدَمُ وَلَمْ يُقِرَّ فَثَبَتَتِ الْعَزِيمَةُ لِهَٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فِي الْمَهْدِيِّ وَلَمْ يَكُنْ لِآدَمَ عَزْمٌ عَلَى الْإِقْرَارِ بِهِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً» قَالَ: إِنَّمَا هُوَ: فَتَرَكَ ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَأُجِّجَتْ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: ادْخُلُوهَا فَهَابُوهَا، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: ادْخُلُوهَا

فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلَاماً ، فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ : يَارَبِّ أَقِلْنَا ، فَقَالَ : قَدْ أَقَلْتُكُمْ اذْهَبُوا فَادْخُلُوهَا ، فَهَابُوهَا ، فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَالْوَلَايَةُ وَالْمَعْصِيَةُ .

احمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پہلے میٹھا پانی پیدا کیا، پھر کھاری اور کڑوا۔ پھر دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد جو مٹی سطح ارض پر بنی اس کو ید قدرت نے خوب ملایا اس کے ذروں سے چیونٹیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں۔ خدا نے ان سے کہا۔ تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پرواہ نہیں۔ پھر سب روحوں سے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انھوں نے کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ پھر انبیاء سے میثاق لیا گیا۔ میں تمہارا رب نہیں اور یہ محمدؐ تمہارا رسولؐ ہے اور یہ علیؑ امیر المومنین ہے۔ سب نے کہا ہاں، پس نبوت ثابت ہوئی اور انبیاؑ اولو العزم (نوحؑ، ابراہیمؑ، موسےؑ، عیسےؑ اور محمدؐ) سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمدؐ کی رسالت کا اور علی کی امامت کا اور ان کے بعد ہونے والے اوصیاء کا جو والیان امر الٰہی اور خاندان علم ایزدی ہیں اور مہدی کی امامت کا اقرار لیا اور کہا یہ میرے دین کا ناصر ہے میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کی وجہ سے میری عبادت کی جائے گی چاہے بخوشی ہو یا بہ اکراہ، سب نے کہا پروردگار ہم نے اقرار کیا اور گواہی دی۔ اور آدمؑ نے نہ تو اقرار کیا اور نہ انکار ہی۔ پس پانچ انبیاء کے لئے تو عزیمت ثابت ہوئی۔ مہدی علیہ السلام کے بارے میں اور آدمؑ کا اقرار ثابت نہ ہوا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے آدمؑ سے عہد لیا۔ پس اس نے ترک کیا اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔ امام نے فرمایا۔ اس آیت میں نسیٰ کے معنے ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا کہ وہ شعلہ فشاں ہو جب شعلے بھڑکے تو اصحاب یمین سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ گئی۔ یہ دیکھ کر اصحاب شمال نے کہا۔ پروردگار ہماری خطا سے درگزر، درگزر کر، اچھا اب داخل ہو جاؤ انھوں نے انکار کر دیا۔ پس یہاں سے ہی اطاعت، ولایت اور معصیت کا ثبوت ملتا ہے۔

توضیح:- میٹھے اور کڑوے پانی سے مراد مزاج انسانی کی خصوصیت ہے کبھی وہ خوش ہوتا ہے کبھی ناخوش، کبھی لوگوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے کبھی نہیں یا آب شیریں سے مراد اس کی ایمانی قوت ہے اور آب نمکین اور تلخ سے مراد اس کا کفر و شرک ہے۔

ذرات سے جو چیونٹیوں کی طرح چلنے والے تھے انسان کے وہی اجزائے اصلیہ مراد تھے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں یہی باعث تکلیف اور مرکز ایمان و عرفان ہیں یہی وہ ہیں جن کو نطفۂ انسانی کے اندر چھپا دیا جاتا ہے یہی انسان کے جسم کے ہر حصہ کو اجزائے بشری کی صورت میں باقی رکھنے کے ذمہ دار ہیں جب یہ جسم انسان سے خارج ہو جاتے ہیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ اجزائے اصلیہ عالم ذر میں صاحبِ عقل و شعور تھے ورنہ الست بربکم کے جواب میں بلیٰ نہ کہتے۔ کیونکہ کسی چیز کا اقرار اسی وقت کیا جاتا ہے جب اس کی حقیقت سے واقفیت ہو۔ یقیناً وہ اسی عالم میں اس کی ربوبیت کی شان دیکھ چکے۔ ان اجزائے اصلیہ کی تربیت خدا نے کس طرح کی۔ یہ عقل بشری سے دور کی بات ہے۔

آگ میں داخل ہونے کا حکم دینا بغرض امتحان تھا تاکہ فرمانبردار اور نافرمان کا علم ہو جائے۔ خدا کو تو علم تھا یہ تو صرف بندوں پر اتمامِ حجت کی غرض سے تھا تاکہ ان کی حسب حال ان کی طینت رکھی جائے۔

اصحابِ یمین اور اصحابِ شمال سے مراد فرمانبردار اور نافرمان ہیں چونکہ دستِ راست کو دستِ چپ پر فوقیت ہے اس لئے نیکوں کو اصحابِ یمین کہا گیا ہے اور بدوں کو اصحابِ شمال۔

چونکہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء اور ذاتِ حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اوصیا سے نظامِ حیاتِ بشری کی وابستگی تھی اور ان کے سہارے دینِ الٰہی قیامت تک چلنے والا تھا لہٰذا ان کی نبوت اور آئمہ کی امامت کا اقرار لینا ضروری تھا خصوصاً امام مہدی علیہ السلام کے متعلق جن پر ہر شب قدر میں تاقیامت ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہیں اور ہر امر نظامِ کائنات کے متعلق ان کے پاس آئے گا چونکہ عہدۂ جلیلہ دین الٰہی کے نشر کا سب سے بڑا سبب ہے لہٰذا اقرار امامت امام مہدی علیہ السلام ضروری ہوا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عليه السلام مِنْ ظَهْرِهِ لِيَأْخُذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَهُ وَبِالنُّبُوَّةِ لِكُلِّ نَبِيٍّ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ لَهُ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بِنُبُوَّتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِآدَمَ: انْظُرْ مَاذَا تَرَى؟ قَالَ: فَنَظَرَ آدَمُ عليه السلام إِلَى ذُرِّيَّتِهِ وَهُمْ ذَرٌّ قَدْ مَلَأُوا السَّمَاءَ. قَالَ آدَمُ عليه السلام: يَا رَبِّ مَا أَكْثَرَ ذُرِّيَّتِي وَلِأَمْرٍ مَا خَلَقْتَهُمْ، فَمَا تُرِيدُ مِنْهُمْ بِأَخْذِكَ الْمِيثَاقَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَيُؤْمِنُونَ بِرُسُلِي وَيَتَّبِعُونَهُمْ، قَالَ آدَمُ عليه السلام: يَا رَبِّ فَمَا لِي أَرَى بَعْضَ الذَّرِّ أَعْظَمَ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضَهُمْ لَهُ نُورٌ كَثِيرٌ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ قَلِيلٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ نُورٌ؟ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: كَذَلِكَ خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوَهُمْ فِي كُلِّ حَالَاتِهِمْ، قَالَ آدَمُ عليه السلام: يَا رَبِّ فَتَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ فَأَتَكَلَّمَ؟ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: تَكَلَّمْ فَإِنَّ رُوحَكَ مِنْ رُوحِي وَطَبِيعَتَكَ [مِنْ] خِلَافِ كَيْنُونَتِي: قَالَ آدَمُ: يَا رَبِّ فَلَوْ كُنْتَ

خَلَقْتَهُمْ عَلٰى مِثَالٍ وَاحِدٍ وَقَدْرٍ وَاحِدٍ وَطَبِيعَةٍ وَاحِدَةٍ وَجِبِلَّةٍ وَاحِدَةٍ وَأَلْوَانٍ وَاحِدَةٍ وَأَعْمَارٍ وَاحِدَةٍ وَأَرْزَاقٍ سَوَاءٍ لَمْ يَبْغِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ تَحَاسُدٌ وَلَا تَبَاغُضٌ وَلَا اخْتِلَافٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ بِرُوحِي نَطَقْتَ وَبِضَعْفِ طَبِيعَتِكَ تَكَلَّفْتَ مَا لَا عِلْمَ لَكَ بِهِ وَأَنَا الْخَالِقُ الْعَالِمُ، بِعِلْمِي خَالَفْتُ بَيْنَ خَلْقِهِمْ وَبِمَشِيَّتِي يَمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي وَإِلٰى تَدْبِيرِي وَتَقْدِيرِي صَائِرُونَ، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِي، إِنَّمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ لِيَعْبُدُونِ وَخَلَقْتُ الْجَنَّةَ لِمَنْ أَطَاعَنِي وَعَبَدَنِي مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ رُسُلِي وَلَا أُبَالِي وَخَلَقْتُ النَّارَ لِمَنْ كَفَرَ بِي وَعَصَانِي وَلَمْ يَتَّبِعْ رُسُلِي وَلَا أُبَالِي، وَخَلَقْتُكَ وَخَلَقْتُ ذُرِّيَّتَكَ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ بِي إِلَيْكَ وَإِلَيْهِمْ وَإِنَّمَا خَلَقْتُكَ وَخَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوَكَ وَأَبْلُوَهُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا فِي دَارِ الدُّنْيَا فِي حَيَاتِكُمْ وَقَبْلَ مَمَاتِكُمْ فَلِذٰلِكَ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْحَيَاةَ وَالْمَوْتَ وَالطَّاعَةَ وَالْمَعْصِيَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَكَذٰلِكَ أَرَدْتُ فِي تَقْدِيرِي وَتَدْبِيرِي، وَبِعِلْمِي النَّافِذِ فِيهِمْ خَالَفْتُ بَيْنَ صُوَرِهِمْ وَأَجْسَامِهِمْ وَأَلْوَانِهِمْ وَأَعْمَارِهِمْ وَأَرْزَاقِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ وَمَعْصِيَتِهِمْ، فَجَعَلْتُ مِنْهُمُ الشَّقِيَّ وَالسَّعِيدَ وَالْبَصِيرَ وَالْأَعْمٰى وَالْقَصِيرَ وَالطَّوِيلَ وَالْجَمِيلَ وَالدَّمِيمَ وَالْعَالِمَ وَالْجَاهِلَ وَالْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَالْمُطِيعَ وَالْعَاصِيَ وَالصَّحِيحَ وَالسَّقِيمَ وَمَنْ بِهِ الزَّمَانَةُ وَمَنْ لَا عَاهَةَ بِهِ، فَيَنْظُرُ الصَّحِيحُ إِلَى الَّذِي بِهِ الْعَاهَةُ فَيَحْمَدُنِي عَلٰى عَافِيَتِهِ، وَيَنْظُرُ الَّذِي بِهِ الْعَاهَةُ إِلَى الصَّحِيحِ فَيَدْعُونِي وَيَسْأَلُنِي أَنْ أُعَافِيَهُ وَيَصْبِرُ عَلٰى بَلَائِي فَأُثِيبُهُ جَزِيلَ عَطَائِي، وَيَنْظُرُ الْغَنِيُّ إِلَى الْفَقِيرِ فَيَحْمَدُنِي وَيَشْكُرُنِي، وَيَنْظُرُ الْفَقِيرُ إِلَى الْغَنِيِّ فَيَدْعُونِي وَيَسْأَلُنِي، وَيَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ إِلَى الْكَافِرِ فَيَحْمَدُنِي عَلٰى مَا هَدَيْتُهُ فَلِذٰلِكَ خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوَهُمْ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِيمَا أُعَافِيهِمْ وَفِيمَا أَبْتَلِيهِمْ وَفِيمَا أُعْطِيهِمْ وَفِيمَا أَمْنَعُهُمْ[1] وَأَنَا اللهُ الْمَلِكُ الْقَادِرُ، وَلِي أَنْ أُمْضِيَ جَمِيعَ مَا قَدَّرْتُ عَلٰى مَا دَبَّرْتُ وَلِي أَنْ أُغَيِّرَ مِنْ ذٰلِكَ مَا شِئْتُ إِلٰى مَا شِئْتُ وَأُقَدِّمَ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَخَّرْتُ وَأُؤَخِّرَ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدَّمْتُ وَأَنَا اللهُ الْفَعَّالُ لِمَا أُرِيدُ لَا أُسْأَلُ عَمَّا أَفْعَلُ وَأَنَا أَسْأَلُ خَلْقِي عَمَّا هُمْ فَاعِلُونَ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اولادِ آدم کو پشتِ آدم سے نکالا تاکہ ان سے اپنی ربوبیت اور ہر نبی کی نبوت کا عہد لے۔ تو سب سے پہلے جس کی نبوت کا میثاق لیا گیا وہ نبوت حضرت محمد مصطفےٰ کی تھی۔ خدا نے آدم سے کہا۔ بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو۔ آدم نے اپنی اولاد کی طرف نگاہ کی۔ وہ سب چیونٹی کی شکل تھیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدم نے کہا پالنے والے میری اولاد کس قدر زیادہ ہے تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے کیا ان سے عہد لینے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے کہ یہ میری عبادت کریں اور

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کا اتباع کریں۔
آدم نے کہا پالنے والے میں بعض مورچوں (چیونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں، بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم، بعض میں بالکل نور نہیں، خدا نے فرمایا۔ میں نے ایسا ہی کیا ہے تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزماؤں، آدم نے کہا پالنے والے، کلام کی مجھے اجازت دے۔ فرمایا۔ بولو تیری روح میری روح ہے لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت، ایک ہی رنگ اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بغض نہ پایا جاتا اور کسی شے میں اختلاف نہ ہوتا۔ خدا نے کہا۔ اے آدم میں نے تجھ کو اپنی روح سے گویا کیا اور تیری ضعف طبیعت کا لحاظ کرکے تجھے مکلف بنایا۔ جس کا تجھے علم نہیں اور میں خالق عالم ہوں اور میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی میں نے جن اور انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور آگ کو اپنے نافرمانوں کے لئے پیدا کیا اور ان کے لئے جنھوں نے میرے رسولوں کی پیروی نہ کی، مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ درآنحالیکہ میری کوئی احتیاج ان کی طرف نہ تھی اور نہ تیری طرف۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزماؤں کہ ازروئے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے اسی لئے میں نے دنیا و آخرت، زندگی اور موت، طاعت و معصیت اور جنت و نار کو پیدا کیا اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تدبیر و تقدیر کا۔ پس میرا علم ان میں جاری ہے۔ میں نے الگ الگ پیدا کیں ان کی صورتیں، ان کے اجسام، ان کے رنگ، ان کی عمریں، ان کے رزق، ان کی اطاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید، بصیر اور اندھا، کوتاہ اور طویل، خوبصورت اور بدصورت، عالم و جاہل، غنی اور فقیر، فرمانبردار اور نافرمان، تندرست اور بیمار، عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ تندرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے۔ اپنی تندرستی پر اور تندرستی کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے اور میری آزمائش پر صبر کرے اگر ایسا کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اپنی بخشش سے مالا مال کر دوں گا اور غنی فقیر کی طرف نظر کرے پس میری حمد کرے اس پر کہ میں نے اس کو ہدایت کی، اس لئے میں نے ان کو پیدا کیا ہے تاکہ ان کو رنج اور عیش میں آزماؤں اور اسی طرح کہ میں ان کو صحت دوں اور بیماریاں اور ان کو عطا کروں اور منع کروں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں، جو چاہوں کروں جہاں چاہوں کروں مقدم کو مؤخر کروں اور مؤخر کو مقدم، جو گروں کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں ہاں میں ان سے پوچھوں گا ان کے اعمال کے بارے میں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ وَعُقْبَةَ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ

فَخَلَقَ مَنْ أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَنْ أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ. فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْئاً وَلَيْسَ بِشَيْءٍ -ثُمَّ بَعَثَ مِنْهُمُ النَّبِيِّينَ فَدَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ» ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضٌ، ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللَّهِ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ: «فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ.

۳- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جن کو دوست رکھتا تھا ان کو اپنی پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔ یعنی طینت جنت سے اور جن کو دشمن رکھتا تھا ان کو اس چیز سے پیدا کیا جو اس کے نزدیک بُری تھی یعنی طینت نار سے، پھر بھیجا ان کو سایہ میں، میں نے کہا یہ کیا چیز ہے فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کہ کچھ ہے بھی اور کچھ نہیں بھی، یعنی وہ روح بلا بدن کے تھی۔ پھر ان میں نبیوں کو مبعوث کیا۔ انھوں نے ان کو اقرار باللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی، بعض نے اقرار کر لیا اور بعض نے انکار کیا پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرف، بعض نے جو محبت والے تھے اقرار کر لیا اور جو دشمن تھے انھوں نے انکار کر دیا اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے چاہیے کہ اب ایمان لائیں امام نے فرمایا تکذیب وہیں ہوئی تھی۔

ایک سو بتیسواں باب

سب سے اوّل اقرار ربوبیت کرنے والے رسولِ خدا تھے

((بَابُ)) ۱۳۲

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَنْ أَجَابَ وَأَقَرَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالرُّبُوبِيَّةِ)

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ الْأَنْبِيَاءَ وَأَنْتَ بُعِثْتَ آخِرَهُمْ وَخَاتَمَهُمْ؟ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَأَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرتِ رسولِ خدا سے کہا۔ کس وجہ سے آپ نے

انبیاء پر سبقت حاصل کی۔ حالانکہ آپؐ سب سے آخری نبی ہیں فرمایا میں سب سے پہلے اپنے رب پر ایمان لایا اور جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنایا اور کہا کیا تمہارا رب نہیں پس سب سے پہلے بلیٰ کہنے والا میں تھا۔ میں نے ان سب انبیاء پر اقرار باللہ میں سبقت کی۔

٢ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَرَى بَعْضَ أَصْحَابِنَا يَعْتَرِيهِ النَّزَقُ وَالْحِدَّةُ وَالطَّيْشُ فَأَغْتَمُّ لِذَلِكَ غَمّاً شَدِيداً وَأَرَى مَنْ خَالَفَنَا فَأَرَاهُ حَسَنَ السَّمْتِ ، قَالَ : لَا تَقُلْ حَسَنَ السَّمْتِ فَإِنَّ السَّمْتَ سَمْتُ الطَّرِيقِ وَلَكِنْ قُلْ حَسَنَ السِّيمَاءِ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ » قَالَ : قُلْتُ : فَأَرَاهُ حَسَنَ السِّيمَاءِ وَلَهُ وَقَارٌ فَأَغْتَمُّ لِذَلِكَ ، قَالَ : لَا تَغْتَمَّ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَلِمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِيمَاءِ مَنْ خَالَفَكَ ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ خَلَقَ تِلْكَ الطِّينَتَيْنِ ، ثُمَّ فَرَّقَهُمَا فِرْقَتَيْنِ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : كُونُوا خَلْقاً بِإِذْنِي ، فَكَانُوا خَلْقاً بِمَنْزِلَةِ الذَّرِّ يَسْعَى ، وَقَالَ لِأَهْلِ الشِّمَالِ : كُونُوا خَلْقاً بِإِذْنِي ، فَكَانُوا خَلْقاً بِمَنْزِلَةِ الذَّرِّ ، يَدْرُجُ ، ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَاراً فَقَالَ : ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله ثُمَّ اتَّبَعَهُ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَأَوْصِيَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي ، فَقَالُوا : رَبَّنَا خَلَقْتَنَا لِتُحْرِقَنَا ؟ فَعَصَوْا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : اخْرُجُوا بِإِذْنِي مِنَ النَّارِ ، لَمْ تَكْلِمِ النَّارُ مِنْهُمْ كَلْماً ، وَلَمْ تُؤَثِّرْ فِيهِمْ أَثَراً ، فَلَمَّا رَآهُمْ أَصْحَابُ الشِّمَالِ ، قَالُوا : رَبَّنَا نَرَى أَصْحَابَنَا قَدْ سَلِمُوا فَأَقِلْنَا وَمُرْنَا بِالدُّخُولِ ، قَالَ : قَدْ أَقَلْتُكُمْ فَادْخُلُوهَا ، فَلَمَّا دَنَوْا وَأَصَابَهُمُ الْوَهَجُ رَجَعُوا فَقَالُوا : يَا رَبَّنَا لَا صَبْرَ لَنَا عَلَى الْإِحْتِرَاقِ فَعَصَوْا ، فَأَمَرَهُمْ بِالدُّخُولِ ـ ثَلَاثاً ـ كُلُّ ذَلِكَ يَعْصُونَ وَيَرْجِعُونَ وَأَمَرَ أُولَئِكَ ـ ثَلَاثاً ـ كُلُّ ذَلِكَ يُطِيعُونَ وَيَخْرُجُونَ ، فَقَالَ لَهُمْ : كُونُوا طِيناً بِإِذْنِي فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ ، قَالَ : فَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَخُلُقِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِيمَاءِ مَنْ خَالَفَكُمْ وَوَقَارِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو سبکی، تندی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں آپ نے فرمایا خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہمارا ہی راستہ ہے بلکہ کہو اچھی صورت، خدا فرماتا ہے

ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر کا حسن ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے اس میں حسن سیما دیکھا اور وقار پایا۔ پس میں یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا کہ میرے اصحاب میں تو ذلت اور سبکی ہے اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ اور وقار ہے فرمایا اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو دو قسم کی مٹی پیدا کی اور اس سے دو گروہ بنائے داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم چلتی ہوئی چیونٹیوں کی ایک مخلوق بن جاؤ اور بائیں طرف والوں سے کہا۔ میرے حکم سے تم ایک مخلوق بن جاؤ جو چلتے پھرتے موروں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے۔ پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بھڑکائی اور فرمایا۔ میرے حکم سے تم اس داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمدؐ داخل ہوئے پھر آپ کے پیچھے اولوالعزم رسول اور ان کے اوصیا اور تابعین داخل ہوئے پھر اصحاب شمال سے فرمایا۔ میرے حکم سے تم بھی داخل ہو انھوں نے کہا اے ہمارے پالنے والے کیا تو نے ہم کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے انھوں نے نافرمانی کی، خدا نے اصحاب یمین سے کہا۔ میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ آگ نے انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور نہ کوئی آگ سے جلنے کا اثر تھا جب اصحاب شمال نے انھیں صحیح و سالم دیکھا تو کہنے لگے پروردگار، ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ صحیح و سالم ہیں پس ہماری نافرمانی سے درگذر کر کے دوبارہ پھر داخلے کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگذر کی۔ اب داخل ہو جاؤ۔ جب وہ آگ کے قریب گئے تو لپٹ لگی اور لوٹ پڑے اور کہنے لگے۔ پروردگارا ہم جلنے پر صبر نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار نافرمانی کی، خدا نے تیسری بار پھر داخلہ کا حکم دیا۔ سب نے اطاعت کی اور آگ میں سے نکل آئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ آدم کو اسی مٹی سے پیدا کیا۔

امام نے فرمایا جو اصحاب یمین ہیں وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اصحاب شمال سے ان کی مجالست و مخالفت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنائی اور وقار دیکھتے ہو وہ نتیجہ ہے اصحاب یمین سے ملنے جلنے کا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ وَلَدَ آدَمَ؟ قَالَ: إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَقَرَّ بِرَبِّي ، إِنَّ اللهَ أَخَذَ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، رسول اللہ سے کسی نے پوچھا آپ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں، سب نے کہا ہاں، میں ان میں سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔

ایک سو تینتیسواں باب

عالم ذر میں کیسے جواب دیا

((بابُ) ۱۳۳

(كَيفَ أجابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟)

١۔ عَلِيُّ بْنُ إبْرَاهِيمَ، عَنْ أبِيهِ، عَنِ ابْنِ أبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أصْحَابِنَا، عَنْ أبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَيْفَ أجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟ قَالَ: جَعَلَ فِيهِمْ مَا إذَا سَألَهُمْ أجَابُوهُ، يَعْنِي فِي الْمِيثَاقِ،

۱۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگوں نے کیسے جواب دیا۔ درآنحالیکہ وہ چیونٹیوں کے مانند تھے فرمایا خدا نے ان میں ایسی قوت پیدا کر دی کہ جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے میثاق کے متعلق جواب دیا۔

ایک سو چونتیسواں باب

فطرت خلق توحید پر ہے

((بابُ) ۱۳۴

(فِطْرَةِ الْخَلْقِ عَلَى التَّوْحِيدِ)

١۔ عَلِيُّ بْنُ إبْرَاهِيمَ، عَنْ أبِيهِ، عَنِ ابْنِ أبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: «فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا»؟ قَالَ: التَّوْحِيدُ.

۱۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ فرمایا وہ توحید ہے۔

٢۔ عَلِيُّ بْنُ إبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَألْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» مَا تِلْكَ الْفِطْرَةُ؟

۳۰/۳ روم

قَالَ: هِيَ الْإِسْلَامُ، فَطَرَهُمُ اللّٰهُ حِينَ أَخَذَ مِيثَاقَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ، قَالَ: «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» وَفِيهِ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ.

۲۔ عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا کے اس قول کا مطلب کیا ہے اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ فرمایا وہ اسلام ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا جبکہ اس نے توحید پر میثاق لینے کے لئے فرمایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ اس خطاب میں مومن و کافر سب شریک تھے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ»؟ قَالَ: الْحَنِيفِيَّةُ مِنَ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللّٰهُ النَّاسَ عَلَيْهَا، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ، قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى الْمَعْرِفَةِ بِهِ، قَالَ زُرَارَةُ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى» الْآيَةَ؟ قَالَ: أَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ذُرِّيَّتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ فَعَرَّفَهُمْ وَأَرَاهُمْ نَفْسَهُ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يَعْرِفْ أَحَدٌ رَبَّهُ. وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، يَعْنِي الْمَعْرِفَةَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُهُ، كَذٰلِكَ قَوْلُهُ: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ».

۵/۱۷۲

۳۸/۳۶ زمر

۳۔ زرارہ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ خالص اللہ کے لئے بغیر اس کی ذات میں کسی کو شریک کئے اور خلوص ہو اس فطرت سے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں؟ امام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں کو معرفت پر پیدا کیا ہے جب بنی آدمؑ کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ قرار دے کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا۔ خدا نے روز قیامت تک آدمؑ کی جس قدر اولاد ہونے والی تھی اس کی پشتوں سے نکالا۔ وہ اس طرح نکلے جیسے چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں، خدا نے ان کو اپنی معرفت کرائی اور اپنے آثار قدرت کو انھیں دکھایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہر بچہ فطرت یعنی معرفت پر پیدا ہوتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ خدائے عزوجل اس کا خالق ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے رسول! اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تو وہ کہیں گے اللہ۔

۴ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» قَالَ: فَطَرَهُمْ جَمِيعاً عَلَى التَّوْحِيدِ.

۴۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ کے متعلق اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ امام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو توحید پر پیدا کیا ہے۔

٥۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ [ابْنِ] أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ [بْنِ عَلِيٍّ] الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا»: قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ.

۵۔خدا نے لوگوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور ان کی فطرت توحید پر ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا

(بَابُ) ١٣٥

(كَوْنِ الْمُؤْمِنِ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ)

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ نُطْفَةَ الْمُؤْمِنِ لَتَكُونُ فِي صُلْبِ الْمُشْرِكِ، فَلَا يُصِيبُهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ، حَتَّى إِذَا صَارَ فِي رَحِمِ الْمُشْرِكَةِ لَمْ يُصِبْهَا مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ، حَتَّى تَضَعَهُ فَإِذَا وَضَعَتْهُ لَمْ يُصِبْهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ، حَتَّى يَجْرِيَ عَلَيْهِ الْقَلَمُ.

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کا نطفہ صلب مشرک میں ہوتا ہے تو شر شرک سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور جب نطفہ رحم مشرکہ میں آئے گا تب بھی شر شرک سے کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب پیدا ہوگا تو بھی یہاں تک کہ قلم قدرت اس کے متعلق چلے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنِّي قَدْ أَشْفَقْتُ مِنْ دَعْوَةِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَلَى يَقْطِينٍ وَمَا وَلَدَ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ بِمَنْزِلَةِ الْحَصَاةِ فِي اللَّبِنَةِ يَجِيءُ الْمَطَرُ فَيَغْسِلُ اللَّبِنَةَ وَلَا يَضُرُّ الْحَصَاةَ شَيْئاً.

۲۔ علی بن یقطین (عرف ابوالحسن) سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں خوف زدہ ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس تقریر سے جو انھوں نے کی میرے باپ یقطین سے (جو ہوا خواہ بنی عباس سے تھے) اور اس وقت تک کوئی بچہ ان کے پیدا نہ ہوا تھا یعنی میں صلب پدر میں تھا حضرت نے فرمایا اے ابوالحسن جیسا تمہارا خیال ہے ایسا نہیں مومن صلب کافر میں بمنزلہ ایک سنگریزہ کے ہے جو کسی اینٹ کے اندر ہو بارش آکر پراگندہ کر دیتی ہے اینٹ کو۔ اور کنکر۔۔۔ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ایک سو چھتیسواں باب

کیفیت خلق مومن

(بابُ) ۱۳۶

(إذا أرادَ اللهُ عزّ وجلّ أن يَخلُقَ المؤمنَ)

١ـ مُحمّدُ بنُ يحيى ، عَنْ أحمدَ بنِ مُحمّدٍ ، عَنِ ابنِ فضّالٍ ، عَنْ إبراهيمَ بنِ مُسلِمٍ الحُلوانيّ ، عَنْ أبي إسماعيلَ الصَّيقَلِ الرّازيّ ، عَنْ أبي عبدِاللهِ عليه السلام قالَ : إنَّ في الجنّةِ لَشجرةً تُسمّى المُزنَ فإذا أرادَ اللهُ أن يَخلُقَ مُؤمِناً أقطرَ مِنها قَطرةً ، فلا تُصيبُ بَقلةً ولا ثَمرةً أكلَ مِنها مُؤمنٌ أو كافرٌ إلّا أخرجَ اللهُ عزّ وجلّ مِن صُلبِهِ مُؤمِناً .

ا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مُزن ہے جب خدا کسی مومن کو کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ ٹپکا دیتا ہے پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔

ایک سو سینتیسواں باب

خدا کا رنگ

(بابُ) ۱۳۷

(في أنّ الصِّبغةَ هيَ الإسلامُ)

١ـ عليُّ بنُ إبراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ؛ ومُحمّدُ بنُ يحيى ، عَنْ أحمدَ بنِ مُحمّدٍ جميعاً ، عَنِ ابنِ محبوبٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً» قَالَ : الْإِسْلَامُ ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ» ؟ قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ.

۲/۲۵۶ بقرہ

۱۔ آیہ " اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے " کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد اسلام ہے اور آیہ، اس نے مضبوطی سے رسّی کو پکڑ لیا۔ فرمایا وہ رسّی ایمان ہے۔ اللہ کی توحید پر۔

توضیح:- جس پانی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہلایا گیا تھا اس کو شیشوں میں رکھا گیا اس کے ایک ایک قطرہ سے ہزاروں ظرف بھر لئے گئے وہ سلسلہ آج تک چلا آتا ہے عیسائی اپنے بچوں کو اسی پانی سے نہلاتے ہیں اور اس کو اصطباغ یا بپتسمہ کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب یہ مذہبی رنگ میں رنگا گیا۔ عہد رسول کے عیسائی مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے کہ تم چونکہ رنگے نہیں گئے لہذا تم پاک نہیں، مسلمانوں سے اس کا جواب بن نہ پڑتا تھا۔ خدا نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے اس نے ہم کو ایمان سے رنگا ہے ظاہر پانی سے رنگنا دلیل پاکیزگی نفس نہیں پاکیزگی نفس کا تعلق درحقیقت ایمان سے ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ.

۲/۱۳۸ بقرہ

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ صبغۃ اللہ کے متعلق فرمایا۔ اللہ کا رنگنا اسلام ہے۔

۳ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ.
وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ» قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ.

۳۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیہ صبغۃ اللہ میں صبغہ سے مراد اسلام ہے اور فرمایا جو شیطان سے الگ رہا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط رسّی کو پکڑ لیا۔ فرمایا اس رسّی سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو اڑتیسواں باب

سکونِ قلب ایمان ہے

(بَابٌ) ۱۳۸

(فِي أَنَّ السَّكِينَةَ هِيَ الْإِيمَانُ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ.

۴۸/۴ فتح
۲۲/۵۸ مجادلہ

ا۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ خدا نے قلوب مومنین پر سکینہ نازل کیا فرمایا اس سے مراد ایمان ہے اور دوسری آیت" خدا نے ان کی مدد کی، اپنی روح سے" کے متعلق فرمایا۔ اس سے مراد ایمان ہے

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ فُضَيْلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ» هَلْ لَهُمْ فِيمَا كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمْ صُنْعٌ؟ قَالَ: لَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ وہ ہیں جن کے قلوب میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے راوی نے کہا کہ کیا ان کے قلوب میں عمل بھی ڈالا۔ فرمایا نہیں۔

توضیح:۔ اللہ تعالیٰ نے روح اور سکینہ دونوں کو ایمان کہا ہے جس سے معلوم ہوا ایمان کو تعلق دو چیزوں سے ہے علم سے اور عمل سے، علم معرفت باری تعالیٰ یوم الست دے دیا گیا تھا اب رہا۔ ایمان بالعمل وہ انسان سے متعلق ہے فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: السَّكِينَةُ الْإِيمَانُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سکینہ سے مراد ایمان ہے

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِمَا

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس آیت میں سکینہ سے مراد ایمان ہے۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» ؟ قَالَ هُوَ الْإِيمَانُ. قَالَ قُلْتُ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»(۱) قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ. وَعَنْ قَوْلِهِ : «وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ» ؟ قَالَ : هُوَ الْإِيمَانُ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ان آیات میں سکینہ، روح اور کلمہ اور تقویٰ سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو انتالیسواں باب

الاخلاص

(بَابُ الْإِخْلَاصِ) ۱۳۹

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «حَنِيفاً مُسْلِماً» قَالَ: خَالِصاً مُخْلِصاً لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حنیفاً مسلماً کے متعلق کہ اس سے مراد ہے وہ خالص عبادت جس میں بتوں کی عبادت کا شائبہ بھی نہ ہو۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُوَ اللهُ وَالشَّيْطَانُ ، وَالْحَقُّ وَالْبَاطِلُ ، وَالْهُدَىٰ وَالضَّلَالَةُ ، وَالرُّشْدُ وَالْغَيُّ ، وَالْعَاجِلَةُ وَالْآجِلَةُ ، وَالْعَاقِبَةُ ، وَالْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ ، فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنَاتٍ فَلِلّٰهِ وَمَا كَانَ مِنْ سَيِّئَاتٍ فَلِلشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللهُ.

۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے، لوگو اگر خالص دل سے عبادت ہے تو اللہ کی ہے ورنہ شیطان کی حق و باطل، ہدایت و ضلالت، نیکی اور گمراہی، دنیا و دین، نیکی اور بدی ہے ان میں جو نیکیاں ہیں ان کا تعلق خدا سے ہے اور جو باتیں بد ہیں ان کا شیطان سے ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ: طُوبَىٰ لِمَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ وَالدُّعَاءَ وَلَمْ يَشْغَلْ قَلْبَهُ بِمَا تَرَىٰ عَيْنَاهُ وَلَمْ يَنْسَ ذِكْرَ اللهِ بِمَا تَسْمَعُ أُذُنَاهُ وَلَمْ يَحْزُنْ صَدْرَهُ بِمَا أُعْطِيَ غَيْرُهُ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے تھے بشارت ہو اس کے لئے جو خالص دل سے اللہ کی عبادت اور اس دعا سے کرے۔ اور اس کی آنکھیں جو دیکھتی ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز خدا کی طرف سے اس کی توجہ نہ ہٹا سکے اور جو کانوں سے سنے وہ یاد خدا کو بھلا نہ دے اور جو غیر کو دے اس سے تنگ دل نہ ہو۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً» قَالَ لَيْسَ يَعْنِي أَكْثَرُ عَمَلاً وَلٰكِنْ أَصْوَبُكُمْ عَمَلاً وَإِنَّمَا الْإِصَابَةُ خَشْيَةُ اللهِ وَالنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ وَالْحَسَنَةُ ثُمَّ قَالَ: الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ حَتَّىٰ يَخْلُصَ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ؛ وَالْعَمَلُ الْخَالِصُ: الَّذِي لَا تُرِيدُ أَنْ يَحْمَدَكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنِّيَّةُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ، أَلَا وَإِنَّ النِّيَّةَ هِيَ الْعَمَلُ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ» يَعْنِي عَلَىٰ نِيَّتِهِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ از روئے عمل تم میں کون اچھا ہے۔ فرمایا یہاں مراد کثرت عمل نہیں بلکہ درستی عمل ہے اور درستی عمل خدا کا خوف اور صدق نیت ہے اور نیکی ہے پھر فرمایا۔ عمل پر خلوص سے باقی رہنا سخت تر ہے عمل سے۔ اور عمل خالص کی شان یہ ہے کہ تم یہ نہ چاہو کہ اس پر تمہاری کوئی تعریف کرے سوائے اللہ کے اور نیت افضل ہے عمل سے۔ آگاہ ہو کہ نیت ہی سے عمل ہے پھر یہ آیت پڑھی، ہر شخص اپنی شاکلہ یعنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

۲۶/۸۹ شعرا

٥ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ» قَالَ: الْقَلْبُ السَّلِيمُ الَّذِي يَلْقَىٰ رَبَّهُ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ سِوَاهُ، قَالَ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شِرْكٌ أَوْ شَكٌّ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا لِتَفْرُغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ.

۵۔ راوی نے امام علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم دیا۔ فرمایا قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو یہ بھی فرمایا جس دل کے اندر شرک یا شک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے زاہد فی الدنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کے لئے خالی ہو جائیں۔

٦ ـ وَبِهٰذَا الْاسْنَادِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا أَخْلَصَ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْماً ـ أَوْ قَالَ: مَا أَجْمَلَ عَبْدٌ ذِكْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْماً ـ إِلَّا زَهَّدَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهُ دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا فَأَثْبَتَ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، ثُمَّ تَلَا: «إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ» فَلَا تَرَىٰ صَاحِبَ بِدْعَةٍ إِلَّا ذَلِيلاً، وَمُفْتَرِياً عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَىٰ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ إِلَّا ذَلِيلاً

۷/۱۵۲ اعراف

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے چالیس دن اپنے ایمان باللہ میں خلوص دکھایا یا کسی بندہ نے خدا کا ذکر جمیل چالیس روز کیا تو خدا اسے دنیا سے متنفر کر دے گا اور اس کی بیماری حرصِ دنیا اور اس کا علاج اس کے پیش نظر کر دے گا اور اس کے قلب میں حکمت کو جگہ دے گا اور پُر حکمت باتیں اس کی زبان سے جاری کرائے گا پھر یہ آیت تلاوت کی جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی وہ بہت جلد خدا کے غضب کو پالیں گے اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت ہوگی اور ہم افتراک کرنے والوں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں اے رسولؐ! تم بدعت کرنے والوں کو ذلیل پاؤ گے یہ لوگ اللہ، اس کے رسولؐ اور ان کے اہل بیت پر افترا کرنے والے ہیں یہ لوگ ذلیل ہیں۔

ایک سو چالیسواں باب

شرائع

(بَابُ الشَّرَائِعِ) ۱۴۰

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ جَمِيعاً، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَعْطَىٰ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله شَرَائِعَ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ عليهم السلام: التَّوْحِيدَ وَالْإِخْلَاصَ وَخَلْعَ الْأَنْدَادِ، وَالْفِطْرَةَ الْحَنِيفِيَّةَ السَّمْحَةَ، وَلَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ، أَحَلَّ فِيهَا الطَّيِّبَاتِ وَحَرَّمَ فِيهَا الْخَبَائِثَ وَوَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِ فِيهَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَالْمَوَارِيثَ وَالْحُدُودَ وَالْفَرَائِضَ وَالْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

اللهِ : وَزادَهُ الْوُضُوءَ وَفَضَّلَهُ بِفاتِحَةِ الْكِتابِ وَ بِخَواتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَ الْمُفَصَّلِ وَأَحَلَّ لَهُ الْمَغْنَمَ وَالْفَيْءَ وَ نَصَرَهُ بِالرُّعْبِ وَ جَعَلَ لَهُ الْأَرْضَ مَسْجِداً وَطَهُوراً وَ أَرْسَلَهُ كافَّةً إِلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَعْطاهُ الْجِزْيَةَ وَأَسْرَ الْمُشْرِكِينَ وَ فِداهُمْ ، ثُمَّ كُلِّفَ مالَمْ يُكَلَّفْ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِياءِ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ سَيْفٌ مِنَ السَّماءِ في غَيْرِ غِمْدٍ ، وَقِيلَ لَهُ : «فَقاتِلْ في سَبِيلِ اللهِ لاتُكَلَّفُ إِلّا نَفْسَكَ»[۲]

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں محمدؐ کو نوحؑ و ابراہیم، موسیٰؑ و عیسیٰ کی شریعتیں، توحید و اخلاص، بتوں سے دوری، پُرخلوص فطرت، سخاوت پسندی اور رہبانیت سے دور رکھا اور جنگلوں میں بے ذریعہ معاش گھومنے سے (کہ اس میں جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے) اور حلال کیا۔ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا خبیث چیزوں کو اور آنحضرتؐ نے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا اور اس طوق کو جو لوگوں کی گردنوں میں پڑا تھا۔ نکالا پھر ان پر فرض کیا نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اور آگاہ کیا حلال و حرام و میراث و حدود و فرائض و جہاد فی سبیل اللہ سے اور زیادہ کیا اس پر وضو کو اور فضیلت دی سورہ فاتحہ سے اور ختم سورۂ بقرہ سے اور سورۂ محمدؐ سے آخر قرآن تک اور حلال کیا مالِ غنیمت اور مالِ فے کو اور نصرت کی ان کا رعب قائم کرنے میں کفار پر اور زمین کو ان کے لئے مسجد بنایا اور اس کو طاہر قرار دیا۔ اور رسول بنایا ان سب پر۔

خواہ سفید ہوں یا کالے اور جن و انس پر اور جزیہ لینے مشرکوں کو قید کرنے اور فدیہ لینے کی اجازت دی گئی اور اس کو وہ تکلیف دی گئی جو کسی نبی کو نہیں دی گئی جس کے لئے بے نیام کی تلوار نازل کی گئی اور کہا گیا۔ فی سبیل اللہ قتال کرو اور اپنے نفس کے سوا (علیؑ) اور کسی کو تکلیف نہ دو (جیسا کہ غزوۂ احد میں اکیلے علی علیہ السلام محافظ رسولؐ بھی رہے اور جنگ بھی کرتے رہے۔)

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَماعَةَ بْنِ مِهْرانَ قالَ : قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَاصْبِرْ كَما صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ» فَقالَ : نُوحٌ وَإِبْراهِيمُ وَمُوسى وَعِيسى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ قُلْتُ : كَيْفَ صارُوا أُولِي الْعَزْمِ؟ قالَ : لِأَنَّ نُوحاً بُعِثَ بِكِتابٍ وَ شَرِيعَةٍ ، وَ كُلُّ مَنْ جاءَ بَعْدَ نُوحٍ أَخَذَ بِكِتابِ نُوحٍ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهاجِهِ ، حَتّى جاءَ إِبْراهِيمُ عَلَيْهِ السَّلامُ بِالصُّحُفِ وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ كِتابِ نُوحٍ لا كُفْراً بِهِ فَكُلُّ نَبِيٍّ جاءَ بَعْدَ إِبْراهِيمَ عَلَيْهِ السَّلامُ أَخَذَ بِشَرِيعَةِ إِبْراهِيمَ وَمِنْهاجِهِ وَبِالصُّحُفِ ، حَتّى جاءَ مُوسى بِالتَّوْراةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهاجِهِ ، وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ الصُّحُفِ ، وَ كُلُّ نَبِيٍّ جاءَ بَعْدَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلامُ أَخَذَ بِالتَّوْراةِ وَشَرِيعَتِهِ وَ مِنْهاجِهِ حَتّى جاءَ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ السَّلامُ بِالْإِنْجِيلِ ، وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ شَرِيعَةِ مُوسى وَمِنْهاجِهِ ، فَكُلُّ نَبِيٍّ جاءَ بَعْدَ الْمَسِيحِ أَخَذَ بِشَرِيعَتِهِ

۴۶/۳۵ احقاف

وَمِنْهَاجِهِ ، حَتّٰى جَاءَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم فَجَاءَ بِالْقُرْآنِ وَبِشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَاجِهِ فَحَلَالُهُ حَلَالٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَهٰؤُلَاءِ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ عليهم السلام .

۲۔ سماعہ بن مہران سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اے رسول الوالعزم رسولوں کی طرح صبر کرو۔ فرمایا اولوالعزم نوحؑ، ابراہیمؑ موسیٰؑ وعیسیٰؑ اور محمد صلعم ہیں میں نے کہا یہ حضرات الوالعزم کیوں کہلاتے ہیں فرمایا اس لئے کہ خدا نے نوحؑ کو مبعوث کیا۔ کتاب وشریعت کے ساتھ۔ ان کے بعد جتنے انبیاء آئے انھوں نے کتاب نوحؑ شریعتِ نوحؑ اور طریقۂ نوحؑ پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ ابراہیمؑ پر صحیفے نازل ہوئے۔ انھوں نے کتابِ نوحؑ کو ازروئے عزیمت ترک کیا نہ کہ نبوتِ نوحؑ سے انکار کے طور پر۔ اس کے بعد جتنے انبیاء ابراہیمؑ کے بعد آئے انھوں نے مطابق شریعت ابراہیمی اور صحیفوں کے احکام کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ پر توریت نازل ہوئی شریعت وسنت مقرر ہوئی اور انھوں نے پورے عزم سے صحفِ ابراہیمی کو ترک کیا۔ موسیٰؑ کے بعد آنے والا ہر نبی توریت اور شریعت موسوی کا ماننے والا رہا۔ یہاں تک مسیحؑ پر انجیل نازل ہوئی اور انھوں نے شریعتِ موسوی کو ترک کیا اور ان کی شریعت اور سنت بنی جو انبیاء (مراد اوصیائے عیسیٰؑ) ان کے بعد آئے انھوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ قرآن لے کر آئے اور ان کی شریعت وسنت بنی پس حلالِ محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ ہیں اولوالعزم رسولؑ۔

ایک سو اکتالیسواں باب

دعائمِ اسلام

(بَابُ) ۱۴۱

✿ (دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ) ✿

۱ ـ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الزِّيَادِيِّ(۱) ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوِلَايَةِ ، وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوِلَايَةِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ عَنْ عَجْلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوْقِفْنِي عَلَىٰ حُدُودِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَصَلَوَاتُ الْخَمْسِ وَأَدَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحِجُّ الْبَيْتِ وَوَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَعَدَاوَةُ عَدُوِّنَا وَالدُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے کہا۔ مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجیے۔ فرمایا، گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہِ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَتَرَكُوا هٰذِهِ ـ يَعْنِي الْوَلَايَةَ ـ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں نماز، زکوٰۃ اور ولایت۔ ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو کے مکمل نہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : أَثَافِيُّ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ : الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْوَلَايَةُ ، لَا تَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِصَاحِبَتَيْهَا .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ہے ولایت، لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ ، قَالَ زُرَارَةُ : فَقُلْتُ : وَأَيُّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ :

الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ ، لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهُنَّ ، وَالْوَالِي هُوَالدَّلِيلُ عَلَيْهِنَّ ، قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي يَلِي ذٰلِكَ فِي الْفَضْلِ ؟ فَقَالَ : الصَّلَاةُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : الصَّلَاةُ عَمُودُ دِينِكُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الزَّكَاةُ لِأَنَّهُ قَرَنَهَا بِهَا وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : الزَّكَاةُ تُذْهِبُ الذُّنُوبَ . قُلْتُ وَالَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الْحَجُّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : لَحَجَّةٌ مَقْبُولَةٌ خَيْرٌ مِنْ عِشْرِينَ صَلَاةً نَافِلَةً وَمَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ طَوَافاً أَحْصَى فِيهِ أُسْبُوعَهُ وَأَحْسَنَ رَكْعَتَيْهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَقَالَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَيَوْمِ الْمُزْدَلِفَةِ مَاقَالَ ، قُلْتُ فَمَاذَا يَتْبَعُهُ ؟ قَالَ : الصَّوْمُ .

قُلْتُ : وَمَابَالُ الصَّوْمِ صَارَ آخِرَ ذٰلِكَ أَجْمَعَ ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَفْضَلَ الْأَشْيَاءِ مَا إِذَا فَاتَكَ لَمْ تَكُنْ مِنْهُ تَوْبَةٌ دُونَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُؤَدِّيَهُ بِعَيْنِهِ ، إِنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالْوَلَايَةَ لَيْسَ يَقَعُ شَيْءٌ مَكَانَهَا دُونَ أَدَائِهَا وَ إِنَّ الصَّوْمَ إِذَا فَاتَكَ أَوْقَصَّرْتَ أَوْسَافَرْتَ فِيهِ أَدَّيْتَ مَكَانَهُ أَيَّاماً غَيْرَهَا وَ جَزَيْتَ ذٰلِكَ الذَّنْبَ بِصَدَقَةٍ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْكَ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ شَيْءٌ يُجْزِيكَ مَكَانَهُ غَيْرُهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : ذِرْوَةُ الْأَمْرِ وَ سَنَامُهُ وَ مِفْتَاحُهُ وَ بَابُ الْأَشْيَاءِ وَ رِضَا الرَّحْمٰنِ الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً» أَمَا لَوْأَنَّ رَجُلاً قَامَ لَيْلَهُ وَ صَامَ نَهَارَهُ وَ تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ وَحَجَّ جَمِيعَ دَهْرِهِ وَلَمْ يَعْرِفْ وَلَايَةَ وَلِيِّ اللهِ فَيُوَالِيَهُ وَيَكُونُ جَمِيعُ أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ ، مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ جَلَّ وَ عَزَّ حَقٌّ فِي ثَوَابِهِ وَلَاكَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ ، ثُمَّ قَالَ : أُولٰئِكَ الْمُحْسِنُ مِنْهُمْ يُدْخِلُهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت زرارہ نے پوچھا، ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت۔ اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور ولی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ، خدا نے نماز کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے زکوٰۃ گناہوں کو دور کرتی ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پروا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ

نمازوں سے اور جو خانۂ کعبہ کا طواف کرے اور سات سات بار گھومے اور دو رکعت اچھے طریقے سے بجالائے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرتؐ نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا ہے۔ میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے۔ پھر فرمایا۔ افضل اشیاء وہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے سوا چارۂ کار نہ ہو کہ اس کو بجالایا جائے اور بعینہٖ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کئے چارۂ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا اور قضا بجالانا ضروری نہ ہوگا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا امر الٰہی کی چوٹی اور بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے رحمٰن طاعتِ امام ہے اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسولؐ! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار اور اپنا تمام مال راہِ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی رہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اہلِ ایمان سے ہے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکو کار ہیں اللہ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَخْبِرْنِي بِدَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّتِي لَا يَسَعُ أَحَداً التَّقْصِيرُ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا الَّذِي مَنْ قَصَّرَ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا فَسَدَ عَلَيْهِ دِينُهُ وَلَمْ يَقْبَلِ [اللهُ] مِنْهُ عَمَلَهُ وَمَنْ عَرَفَهَا وَعَمِلَ بِهَا صَلَحَ لَهُ دِينُهُ وَقَبِلَ مِنْهُ عَمَلَهُ وَلَمْ يَضِقْ بِهِ مِمَّا هُوَ فِيهِ لِجَهْلِ شَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ جَهْلُهُ؟ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ الزَّكَاةُ؛ وَالْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا: وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَضْلٌ يُعْرَفُ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَكَانَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ عَلِيّاً عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ: كَانَ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ كَانَ الْحَسَنَ عليه السلام ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ: يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَا سَوَاءَ وَلَا سَوَاءَ قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: أَزِيدُكَ؛ فَقَالَ لَهُ حَكَمٌ الْأَعْوَرُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ: ثُمَّ كَانَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ؛ وَكَانَتِ الشِّيعَةُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ مَنَاسِكَ

حَجِّهِمْ وَ حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ حَتّٰى كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفَتَحَ لَهُمْ وَ بَيَّنَ لَهُمْ مَنَاسِكَ حَجِّهِمْ وَ حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ حَتّٰى صَارَ النَّاسُ يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا كَانُوا يَحْتَاجُونَ إِلَى النَّاسِ وَهٰكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ وَالْأَرْضُ لَاتَكُونُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَمَنْ مَاتَ لَايَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَأَحْوَجُ مَاتَكُونُ إِلَى مَا أَنْتَ عَلَيْهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هٰذِهِ ـ وَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ ـ وَانْقَطَعَتْ عَنْكَ الدُّنْيَا تَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرٍ حَسَنٍ .

أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جس میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو اس کا دین فاسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل کرے تو دین درست رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تنگ نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے۔

حضرت نے فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اقرار کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمدؐ کا جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اقرار کرنا۔ میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تمسک کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اور وہ اولی الامر رسولؐ اور علیؑ تھے دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور علیؑ کے بعد حسنؑ اور پھر حسینؑ اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ درآنحالیکہ امام حسینؑ موجود تھے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہو گئے۔ پھر فرمایا اور کچھ بیان کروں حکم اعور نے کہا۔ ضرور۔ فرمایا حسینؑ کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے ان کے بعد ابوجعفر محمد بن علی۔ حضرت سے پہلے شیعہ حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے ابوجعفر نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے اور حلال و حرام کو بتایا یہاں تک کہ تحصیل علم دین میں لوگ اُن کی طرف محتاج ہو گئے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ رہے اور یہ امر یوں ہی جاری رہا۔ زمین امام سے خالی نہیں رہتی۔ جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب تمہاری روح کھینچ کر یہاں تک (اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف) آجائے گی اس وقت تم شیعیت کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے۔ میں اَمرِ حَسَن (اچھے معاملہ) سے متعلق رہا۔

ان راویوں نے بھی صادقِ آلِ محمدؐ سے یہ روایت نقل کی ہے

۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُثَنَّى

الحنّاط ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلامُ عَلَىٰ خَمْسٍ [دَعَائِمَ] : الْوَلَايَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوٰۃ، رمضان کا اور حج۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ : الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ مَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ يَوْمَ الْغَدِيرِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، روزہ۔ حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : حَدِّثْنِي عَمَّا بُنِيَتْ عَلَيْهِ دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ إِذَا أَنَا أَخَذْتُ بِهَا زَكَىٰ عَمَلِي وَلَمْ يَضُرَّنِي جَهْلُ مَا جَهِلْتُ بَعْدَهُ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِاللهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَالْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام ، ثُمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ؛ ثُمَّ هٰكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ ، إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَأَحْوَجُ مَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ مَعْرِفَتِهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هٰهُنَا ـ قَالَ : وَأَهْوَىٰ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ ـ يَقُولُ حِينَئِذٍ : لَقَدْ كُنْتُ عَلَىٰ أَمْرٍ حَسَنٍ .

۹۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔

تو وہ کفر کی موت مرا اور خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی۔ جو تم میں سے ہوں وہ علی ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمد بن علی، پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا روئے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مرگیا مگر امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفتِ امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا (وقتِ مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

١٠ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ هَلْ تَعْرِفُ مَوَدَّتِي لَكُمْ وَانْقِطَاعِي إِلَيْكُمْ وَمُوَالاتِي إِيَّاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً تُجِيبُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ قَلِيلُ الْمَشْيِ وَلَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ قَالَ: هَاتِ حَاجَتَكَ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِدِينِكَ الَّذِي تَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لِأَدِينَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ[٢] فَقَدْ أَعْظَمْتَ الْمَسْأَلَةَ وَاللهِ لَأُعْطِيَنَّكَ دِينِي وَدِينَ آبَائِي الَّذِي نَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ: شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَالْوَلَايَةَ لِوَلِيِّنَا وَالْبَرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِنَا وَانْتِظَارَ قَائِمِنَا وَالْاِجْتِهَادَ وَالْوَرَعَ.

۱۰۔ ابو الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا۔ میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے معذور ہوں۔ فرمایا بیان کرو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا۔ مجھے اپنے اس دین کے متعلق بتایئے جس پر آپ اور آپ کے اہلِ بیت ہیں تاکہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے اگر تو اپنے کلام کو مختصر کردے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں واللہ میں تجھے بتاؤں گا اپنا دین اور اپنے آباء کا دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس گواہی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برارت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور امر نیک میں کوشش کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ الدِّينِ الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ، مَا لَا يَسَعُهُمْ جَهْلُهُ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرَهُ، مَا هُوَ؟ فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلاً، ثُمَّ قَالَ:

وَالْوَلَايَةِ ـ مَرَّتَيْنِ ـ ثُمَّ قَالَ : هٰذَا الَّذِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ وَلَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: أَلَّا زِدْتَنِي عَلَىٰ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ وَلٰكِنْ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَنَّ سُنَناً حَسَنَةً جَمِيلَةً يَنْبَغِي لِلنَّاسِ الْأَخْذُ بِهَا .

۱۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ مجھے دین کی وہ باتیں بتایئے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیئے اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا۔ پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا وہ گواہی دیناہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر دوبارہ فرمایا ولایت پھر فرمایا۔ یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیاہے روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں قرار دی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

۱۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ[1]، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْحَلَّالِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَزْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَىٰ خَلْقِهِ خَمْساً فَرَخَّصَ فِي أَرْبَعٍ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي وَاحِدَةٍ[2].

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پانچ چیزیں اپنی مخلوق پر فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کمی کی اجازت دی ہے سوائے ایک کے۔

توضیح: نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے فرائض ہیں کہ وقت ضرورت ان کو بجا نہ لانے کی اجازت ہے مثلاً حیض و نفاس کے زمانہ میں عورت کو نماز معاف ہے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے مال اگر نصاب کے مطابق نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اگر حج کے لئے بیت اللہ تک جانا ممکن نہ ہو تو فریضۂ حج ساقط ہے یعنی فریضۂ ولایت یعنے آئمہ اثنا عشر کی امامت کا اقرار اور ان سے محبت رکھنا ایسا فریضہ ہے جس کے لئے کسی حالت میں معافی نہیں۔

۱۳ـ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذِهِ صَحِيفَةُ مُخَاصِمٍ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ الَّذِي يُقْبَلُ فِيهِ الْعَمَلُ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللّٰهُ هٰذَا الَّذِي أُرِيدُ ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً ﷺ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُقِرُّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَالْوَلَايَةُ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالْبَرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَالْوَرَعُ وَالتَّوَاضُعُ وَانْتِظَارُ قَائِمِنَا فَإِنَّ لَنَا دَوْلَةً إِذَا

شاءَ اللهُ جاءَ بِها.

۱۳۔ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کے پاس ایک تحریر تھی حضرت نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ صحیفہ مخاصم ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو۔ راوی نے کہا میں یہی سننا چاہتا ہوں فرمایا گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان سب باتوں کا جو رسولِ خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہلِ بیت کی اور برارت ہمارے دشمن سے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پرہیزگاری اور تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار ہمارے لئے دولت و حکومت ہے جب چاہے گا اس کو اللہ لے آئے گا۔

۱٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ حُرَيْثٍ قالَ : دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ هُوَفِي مَنْزِلِ أَخِيهِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ ما حَوَّلَكَ إِلىٰ هٰذَا الْمَنْزِلِ ؟ قالَ : طَلَبُ النُّزْهَةِ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ أَلاأَقُصُّ عَلَيْكَ دِينِي ؟ فَقالَ : بَلىٰ ، قُلْتُ : أَدِينُ اللهَ بِشَهادَةِ أَنْ لاإِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السّاعَةَ آتِيَةٌ لارَيْبَ فِيها وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَإِقامِ الصَّلاةِ وَ إِيتاءِ الزَّكاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضانَ وَحِجِّ الْبَيْتِ وَالْوَلايَةِ لِعَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْوَلايَةِ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْوَلايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَالْوَلايَةِ لِمُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ وَلَكَ مِنْ بَعْدِهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَأَنَّكُمْ أَئِمَّتِي عَلَيْهِ أَحْيا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَأَدِينُ اللهَ بِهِ ، فَقالَ : ياعَمْرُو هٰذا وَاللهِ دِينُ اللهِ وَدِينُ آبائِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ بِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلانِيَةِ ، فَاتَّقِ اللهَ وَ كُفَّ لِسانَكَ إِلاّ مِنْ خَيْرٍ وَلاتَقُلْ إِنِّي هَدَيْتُ نَفْسِي بَلِ اللهُ هَداكَ فَأَدِّ شُكْرَما أَنْعَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلاتَكُنْ مِمَّنْ إِذا أَقْبَلَ طُعِنَ فِي عَيْنِهِ وَإِذا أَدْبَرَ طُعِنَ فِي قَفاهُ ، وَلا تَحْمِلِ النّاسَ عَلىٰ كاهِلِكَ فَإِنَّكَ أَوْشَكَ - إِنْ حَمَلْتَ النّاسَ عَلىٰ كاهِلِكَ - أَنْ يُصَدِّعُوا شِعْبَ كاهِلِكَ .

۱٤۔ عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر میں تھے۔ میں نے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے۔ فرمایا جھگڑوں قصوں سے بچنے کے لئے۔ میں نے کہا۔ میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا خدا کا دین ہے گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور قیامت سے شک نہیں اور اللہ مُردوں کو قبروں سے نکالے گا اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسول اللہ کے بعد ولایتِ امیرالمومنین کا اقرار اور ان کے بعد حضرت حسنؑ و حسینؑ کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا

اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود ہو اور یہ کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے اسی پر میری موت ہے اور یہی میرا دین ہے فرمایا۔ اے عمرو یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آباء کا دین ہے ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنی زبان امر خیر کے سوا بند رکھو، یہ مت کہو۔ میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی۔ بلکہ یہ کہو۔ اللہ نے مجھے ہدایت کی اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کے منہ پر بھی لوگ طعنہ دیں اور پیچھے بھی اور لوگوں کی زیادہ ملامت کر کے ان کو اپنے شانوں پر سوار نہ کرا اگر تو نے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافتہ کر دیں گے۔

۱۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِالْإِسْلَامِ أَصْلِهِ وَفَرْعِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : أَمَّا أَصْلُهُ فَالصَّلَاةُ وَفَرْعُهُ الزَّكَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، وَالصَّدَقَةُ تَذْهَبُ بِالْخَطِيئَةِ ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ»[1] .

۱۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ اسلام کی اصل کیا ہے فرع کیا ہے اور اس کی بلندی میں سب سے اونچا نقطہ کیا ہے۔ میں نے دل میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا اس کی اصل نماز ہے اس کی شاخ زکوٰۃ ہے اور بلند چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں بتاؤں ابواب خیر کیا ہیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا روزہ سپر ہے دوزخ کی، صدقہ گناہوں کو دور کرتا ہے اور ذکر خدا کے لئے بندہ کا رات کو عبادت کرنا۔ یہ آیت پڑھی، دور رکھتا ہے اپنے پہلو بستر سے۔

ایک سو بیالیسواں باب

اسلام لانے کے بعد قتل سے بچ جاتا ہے اور ثواب موقوف ہے ایمان پر

((بَابُ) ۱۴۲

☆(أَنَّ الْإِسْلَامَ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ (وَتُؤَدَّىٰ بِهِ الْأَمَانَةُ) وَأَنَّ الثَّوَابَ عَلَى الْإِيمَانِ)☆

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنِ الْقَاسِمِ الصَّيْرَفِيِّ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَتُؤَدَّىٰ بِهِ الْأَمَانَةُ ، وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ، وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جاتا ہے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

٢ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ وَعَمَلٌ ، وَالْإِسْلَامُ إِقْرَارٌ بِلا عَمَلٍ .

۲۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ» فَقَالَ لِي : أَلَا تَرَى أَنَّ الْإِيمَانَ غَيْرُ الْإِسْلَامِ .

۳۔میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا عرب کے بدوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ اے رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ایمان اسلام سے الگ ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ الْتَقَيَا فِي الطَّرِيقِ وَقَدْ أَزِفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَأَنَّهُ قَدْ أَزِفَ مِنْكَ رَحِيلٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَقَالَ : فَالْقَنِي فِي الْبَيْتِ ، فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَقَالَ : الْإِسْلَامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحِجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَهَذَا الْإِسْلَامُ . وَ قَالَ : الْإِيمَانُ مَعْرِفَةُ هَذَا الْأَمْرِ مَعَ هَذَا فَإِنْ أَقَرَّ بِهَا وَلَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِماً وَكَانَ ضَالاً

۴۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے اسلام و ایمان اور ان کے فرق کے متعلق سوال کیا۔آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سر راہ ہوئی جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا تم میرے گھر آ کر ملو، وہ ملا اور اسلام و ایمان اور ان دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں، یعنی

گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ماہ رمضان میں روزے رکھنا یہ تو ہے اسلام، رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امرِ ولایت و امامت کی معرفت ہے جس نے اسے نہ پہچانا وہ مسلم گم کردہ راہ ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا» فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ آمَنُوا فَقَدْ كَذَبَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ لَمْ يُسْلِمُوا فَقَدْ كَذَبَ .

۵۔ آیہ قالت الاعراب کے متعلق فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لے آئے۔ تو اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے وہ بھی جھوٹا ہے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ قَاسِمٍ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَتُؤَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ، وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۶۔ فرمایا۔ صادقِ آلِ محمدؐ نے اسلام لانے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امانت ادا کی جاتی ہے فروج حلال ہو جاتی ہیں لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

ایک سو تینتالیسواں باب

ایمان کے اندر اسلام داخل ہے اسلام میں ایمان داخل نہیں

(بَابُ) ۱۴۳

(أَنَّ الْإِيمَانَ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ أَهُمَا مُخْتَلِفَانِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، فَقُلْتُ : فَصِفْهُمَا لِي ، فَقَالَ : الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالتَّصْدِيقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ وَعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَنَاكِحُ وَالْمَوَارِيثُ

وَعَلٰى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ، وَالْاِيْمَانُ: الْهُدٰى وَمَا يَثْبُتُ فِي الْقُلُوْبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَمَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ، وَالْاِيْمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ، إِنَّ الْاِيْمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْاِيْمَانَ فِي الْبَاطِنِ وَإِنِ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَالصِّفَةِ.

۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان نہیں۔ میں نے کہا۔ دونوں کا وصف بیان کیجئے۔ فرمایا اسلام نام ہے گواہی دینا توحید کی اور رسولؐ کی اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے اور ایمان ہدایت ہے اور وہ قائم ہوتا ہے لوگوں کے دلوں میں اسلام ہے (اقرار شہادتین) کی ظاہری صورت سے اور ظاہر بظاہر عمل سے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تصدیق بالقلب ہوتی ہے ایمان میں اسلام شریک ہے بظاہر اور باطناً اسلام شریک ایمان نہیں ہے اگرچہ قول و صفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار شہادتین بزبان اور ظاہری طور پر اعتقاد)۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْاِيْمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْاِيْمَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان میں اسلام داخل ہے لیکن اسلام میں ایمان داخل نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا۔

٣ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْاِيْمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَلَا يُشَارِكُهُ الْإِسْلَامُ، إِنَّ الْاِيْمَانَ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ وَالْإِسْلَامُ مَا عَلَيْهِ الْمَنَاكِحُ وَالْمَوَارِيثُ وَحُقِنَ الدِّمَاءُ؛ وَالْاِيْمَانُ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرَكُ الْاِيْمَانَ

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ایمان وہ ہے جو قلوب میں راسخ ہو اور اسلام کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: الْاِيْمَانُ أَوِ الْإِسْلَامُ؟ فَإِنَّ مَنْ قِبَلَنَا يَقُولُونَ

إنَّ الإسْلامَ أَفْضَلُ مِنَ الْايمانِ ، فَقالَ : الْايمانُ أَرْفَعُ مِنَ الإسْلامِ ، قُلْتُ : فَأَوْجِدْني ذٰلِكَ ، قالَ : ما تَقُولُ فِيمَنْ أَحْدَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرامِ مُتَعَمِّداً ؟ قالَ : قُلْتُ : يُضْرَبُ ضَرْباً شَديداً قالَ : أَصَبْتَ ، قالَ : فَما تَقُولُ فِيمَنْ أَحْدَثَ فِي الْكَعْبَةِ مُتَعَمِّداً ؟ قُلْتُ : يُقْتَلُ . قالَ : أَصَبْتَ أَلا تَرىٰ أَنَّ الْكَعْبَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْكَعْبَةَ تَشْرَكُ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدُ لا يَشْرَكُ الْكَعْبَةَ وَكَذٰلِكَ الْايمانُ يَشْرَكُ الإسْلامَ وَالإسْلامُ لا يَشْرَكُ الْايمانَ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا، ایمان افضل ہے یا اسلام۔ ہمارے قریب کچھ لوگ ایسے رہتے ہیں جو کہتے ہیں اسلام ایمان سے افضل ہے فرمایا ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے میں نے کہا۔ جو آپ نے فرمایا ہے اسے سمجھا دیجئے۔ ایسے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے جو مسجد الحرام میں قصداً پیشاب یا پاخانہ کر دے۔ میں نے کہا اس کو سختی کے ساتھ پیٹنا چاہیئے۔ فرمایا اور اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو یہ ناشائستہ حرکت کعبہ میں کرے اور قصداً کرے۔ میں نے کہا اسے قتل کر دینا چاہیئے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ اچھا تم جانتے ہو کہ کعبہ مسجد الحرام سے افضل ہے اور کعبہ میں مسجد الحرام شریک ہے لیکن مسجد میں کعبہ شریک نہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اندر اسلام داخل ہے لیکن اسلام کے اندر ایمان نہیں یعنے جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہو گا لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مسلم ہے وہ مومن بھی ہو۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَميعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئابٍ ، عَنْ حُمْرانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْايمانُ ما اسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَأَفْضىٰ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ بِالطّاعَةِ لِلّٰهِ وَالتَّسْليمِ لِأَمْرِهِ وَالإسْلامُ ما ظَهَرَ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ وَهُوَ الَّذي عَلَيْهِ جَماعَةُ النّاسِ مِنَ الْفِرَقِ كُلِّها وَبِهِ حُقِنَتِ الدِّماءُ وَعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَوارِيثُ وَجازَ النِّكاحُ وَاجْتَمَعُوا عَلَى الصَّلاةِ وَالزَّكاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ ، فَخَرَجُوا بِذٰلِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَاُضيفُوا إِلَى الْايمانِ ؛ وَالإسْلامُ لا يَشْرَكُ الْايمانَ وَالْايمانُ يَشْرَكُ الإسْلامَ وَهُما فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَجْتَمِعانِ ، كَما صارَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ لَيْسَ فِي الْكَعْبَةِ وَكَذٰلِكَ الْايمانُ يَشْرَكُ الإسْلامَ وَالإسْلامُ لا يَشْرَكُ الْايمانَ وَقَدْ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قالَتِ الْأَعْرابُ آمَنّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنا وَلَمّا يَدْخُلِ الْايمانُ فِي قُلُوبِكُمْ»[2] فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَصْدَقُ الْقَوْلِ قُلْتُ : فَهَلْ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِ في شَيْءٍ مِنَ الْفَضائِلِ وَالْأَحْكامِ وَالْحُدُودِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ؟ فَقالَ : لا ، هُما يَجْرِيانِ في ذٰلِكَ مَجْرىٰ واحِدٍ وَلٰكِنْ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِ في أَعْمالِهِما وَما يَتَقَرَّبانِ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قُلْتُ : أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثالِها»[3] وَزَعَمْتَ

أَنَّهُمْ مُجْتَمِعُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ مَعَ الْمُؤْمِنِ ؟ قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «يُضَاعِفُهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً» فَالْمُؤْمِنُونَ هُمُ الَّذِينَ يُضَاعِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَسَنَاتِهِمْ لِكُلِّ حَسَنَةٍ سَبْعِينَ ضِعْفاً، فَهٰذَا فَضْلُ الْمُؤْمِنِ وَيَزِيدُهُ اللهُ فِي حَسَنَاتِهِ عَلَى قَدْرِ صِحَّةِ إِيمَانِهِ أَضْعَافاً كَثِيرَةً وَيَفْعَلُ اللهُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْخَيْرِ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ أَلَيْسَ هُوَ دَاخِلاً فِي الْإِيمَانِ؟ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنَّهُ قَدْ أُضِيفَ إِلَى الْإِيمَانِ وَخَرَجَ مِنَ الْكُفْرِ وَسَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلاً تَعْقِلُ بِهِ فَضْلَ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ بَصُرْتَ رَجُلاً فِي الْمَسْجِدِ أَكُنْتَ تَشْهَدُ أَنَّكَ رَأَيْتَهُ فِي الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : لَا يَجُوزُ لِي ذٰلِكَ ، قَالَ : فَلَوْ بَصُرْتَ رَجُلاً فِي الْكَعْبَةِ أَكُنْتَ شَاهِداً أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : وَكَيْفَ ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَى دُخُولِ الْكَعْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ ، ثُمَّ قَالَ : كَذٰلِكَ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ .

۵۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان وہ ہے جو دل میں جگہ پکڑ جائے اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو اور اس کا عمل اس امر کی تصدیق ہو کہ وہ اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہو جانے کا کسی ایک فرقہ کے ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں ماری جاتی اور میراث کے احکام جاری ہو جاتے ہیں نکاح جائز ہو جاتا ہے اور ہمارے مخالفوں نے اجماع کیا ہے اس پر کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بجالانے کا نام ایمان ہے لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آجاتے ہیں اور ایمان کی طرف نسبت دیئے گئے ہیں ورنہ اسلام میں ایمان شریک نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں، پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے میں نے کہا کیا مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل و احکام و حدود وغیرہ میں، حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لیے بولے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بنتا ہے لیکن مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل سے ہے اور اس امر میں دونوں تقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں۔میں نے کہا خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا اور میرا گمان ہے کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج میں۔ فرمایا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ بڑھا دے گا پس یہ مومنوں کے لیے ہے ان کے ہر حسنہ کا ستّر گنا ثواب زیادہ دے گا یہ ہے فضیلتِ مومن اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھا دے سات سو گنا زیادہ تک بقدر صحتِ ایمان، خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔میں نے کہا جو اسلام میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں، فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا اخراج ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تاکہ فرق سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔ اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو تو کیا اس کی گواہی دو گے کہ میں

نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔ میں نے کہا۔ ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔ فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دوگے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے دیکھا ہے میں نے کہا، ضرور کہوں گا۔ فرمایا۔ یہ کیوں۔ میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ ممکن نہیں۔ فرمایا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان و اسلام کی ہے۔

ایک سو چوالیسواں باب

اسلام قبل ایمان ہوتا ہے

((بابٌ)) ۱۴۴

(آخرُ مِنْهُ وَفِيهِ أَنَّ الإِسْلامَ قَبْلَ الايمانِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ : عَنِ الْعَبّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحِيمِ الْقَصِيرِ قالَ : كَتَبْتُ مَعَ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الايمانِ ماهُوَ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَعَ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ : سَأَلْتَ رَحِمَكَ اللهُ عَنِ الايمانِ ، وَالايمانُ هُوَ الإِقْرارُ بِاللِّسانِ وَعَقْدٌ فِي الْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالأَرْكانِ وَالايمانُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَهُوَ دارٌ وَ كَذٰلِكَ الإِسْلامُ دارٌ وَالْكُفْرُ دار فَقَدْ يَكُونُ الْعَبْدُ مُسْلِماً قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِناً وَلايَكُونُ مُؤْمِناً حَتّىٰ يَكُونَ مُسْلِماً ، فَالإِسْلامُ قَبْلَ الايمانِ وَ هُوَ يُشارِكُ الايمانَ ، فَإِذا أَتَى الْعَبْدُ كَبِيرَةً مِنْ كَبائِرِ الْمَعاصِي أَوْصَغِيرَةً مِنْ صَغائِرِ الْمَعاصِي الَّتِي نَهَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْها كانَ خارِجاً مِنَ الايمانِ ، ساقِطاً عَنْهُ اسْمُ الايمانِ وَثابِتاً عَلَيْهِ اسْمُ الإِسْلامِ فَإِنْ تابَ وَاسْتَغْفَرَ عادَ إِلىٰ دارِ الايمانِ وَلايُخْرِجُهُ إِلَى الْكُفْرِ إِلاَّ الْجُحُودُ وَالإِسْتِحْلالُ : أَنْ يَقُولَ لِلْحَلالِ هٰذا حَرامٌ وَلِلْحَرامِ هٰذا حَلالٌ وَدانَ بِذٰلِكَ ، فَعِنْدَها يَكُونُ خارِجاً مِنَ الإِسْلامِ وَالايمانِ ، داخِلاً فِي الْكُفْرِ ، وَكانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَحْدَثَ فِي الْكَعْبَةِ حَدَثاً فَأُخْرِجَ عَنِ الْكَعْبَةِ وَعَنِ الْحَرَمِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ وَصارَ إِلَى النّارِ .

ار راوی کہتا ہے میں نے اپنا خط عبدالملک بن اعین کے ہاتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ حضرت نے عبدالملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو کہ تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضا سے عمل کرنے کا اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے سے ہے اور وہ مثل ایک گھر کے ہے ایسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے اور ایسے ہی کفر بھی ایک گھر ہے ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہوگا اور

مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبلِ ایمان ہے اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہِ کبیرہ یا وہ گناہِ صغیرہ کرتا ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کرے تو دارِ ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار اور حلال کو کہہ دے کہ یہ حرام ہے اور حرام کو کہہ دے کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس جیسا ہوگا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں آئے اور وہاں پیشاب یا پاخانہ کر دے اور اس کو کعبہ اور حرم سے باہر لاکر گردن ماردی جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ قُلْتُ لَهُ : أَفَرْقٌ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَهُ ؟ قَالَ قُلْتُ : أَوْرِدْ ذٰلِكَ ، قَالَ: مَثَلُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ الْحَرَامِ مِنَ الْحَرَمِ قَدْ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ حَتَّى يَكُونَ فِي الْحَرَمِ وَقَدْ يَكُونُ مُسْلِماً وَلَا يَكُونُ مُؤْمِناً وَلَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ مُسْلِماً ، قَالَ: قُلْتُ: فَيُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَيُصَيِّرُهُ إِلَى مَاذَا؟ قَالَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوِ الْكُفْرِ . وَقَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَفْلَتَ مِنْهُ بَوْلُهُ أُخْرِجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يُخْرَجْ مِنَ الْحَرَمِ ، فَغَسَلَ ثَوْبَهُ وَتَطَهَّرَ ، ثُمَّ لَمْ يُمْنَعْ أَنْ يَدْخُلَ الْكَعْبَةَ ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَبَالَ فِيهَا مُعَانِداً أُخْرِجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمِنَ الْحَرَمِ وَ ضُرِبَتْ عُنُقُهُ.

۲۔ سماعہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا۔ میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں ایمان اور اسلام کی مثال کعبہ اور حرم کی سی ہے کبھی انسان حرم میں ہوتا ہے کعبہ کے اندر نہیں ہوتا اور کعبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہوتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہوسکتا جب تک مسلمان نہ ہو۔ میں نے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کرتی ہے تو کدھر لے جاتی ہے فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل ہوا اور بے اختیاری کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے نکالا جائے گا حرم سے نہیں۔ وہاں اپنا کپڑا دھو کر پاک کرے گا پھر کعبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہوگا اور اگر کوئی شانہٗ کعبہ میں از روئے حقارت و عداوت پیشاب کر دے گا تو اس کو کعبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

ایک سو پینتالیسواں باب

تتمہ ہر دو باب سابق

(باب) ۱۴۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ [ا] نَاساً تَكَلَّمُوا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ ذٰلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُولُ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَ أُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللهُ» الْآيَةَ فَالْمَنْسُوخَاتُ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ؛ وَ الْمُحْكَمَاتُ مِنَ النَّاسِخَاتِ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ نُوحاً إِلٰى قَوْمِهِ: «أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ»[٢] ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَحْدَهُ وَأَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً، ثُمَّ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ عَلٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ بَلَغُوا مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَدَعَاهُمْ إِلٰى أَنْ يَعْبُدُوا اللهَ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَقَالَ: «شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلاَ تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ، اللهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ» فَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ إِلٰى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَالْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ [بِهِ] مِنْ عِنْدِ اللهِ فَمَنْ آمَنَ مُخْلِصاً وَمَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِذٰلِكَ وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلاَّمٍ لِلْعَبِيدِ وَ ذٰلِكَ أَنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ يُعَذِّبُ عَبْداً حَتّٰى يُغَلِّظَ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ وَالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِ بِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا، فَلَمَّا اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مَنِ اسْتَجَابَ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَالشِّرْعَةُ وَالْمِنْهَاجُ سَبِيلٌ وَسُنَّةٌ وَقَالَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ «إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلٰى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ» وَأَمَرَ كُلَّ نَبِيٍّ بِالْأَخْذِ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ وَكَانَ مِنَ السُّنَّةِ وَالسَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ جَعَلَ اللهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ السَّبْتِ وَلَمْ يَسْتَحِلَّ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّهِ وَ اسْتَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي نَهَاهُ اللهُ عَنْهُ فِيهِ أَدْخَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ النَّارَ وَذٰلِكَ حَيْثُ اسْتَحَلُّوا الْحِيتَانَ وَ احْتَبَسُوهَا وَ أَكَلُوهَا

۵/۷

۴/۱۶۳ نساء

يَوْمَ السَّبْتِ ، غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَشْرَكُوا بِالرَّحْمٰنِ وَلَاشَكُّوا فِي شَيْءٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ مُوسٰى عليه السلام ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ»[1] ثُمَّ بَعَثَ اللهُ عِيسٰى عليه السلام بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَالْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَجَعَلَ لَهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً فَهَدَمَتِ السَّبْتَ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ أَنْ يُعَظِّمُوهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَامَّةَ مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ السَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُوسٰى، فَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ عِيسٰى أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ وَإِنْ كَانَ الَّذِي جَاءَ بِهِ النَّبِيُّونَ جَمِيعاً أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئاً ، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَهُوَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ فَلَمْ يَمُتْ بِمَكَّةَ فِي تِلْكَ الْعَشْرِ سِنِينَ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله رَسُولُ اللهِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِإِقْرَارِهِ وَهُوَ إِيمَانُ التَّصْدِيقِ وَلَمْ يُعَذِّبِ اللهُ أَحَداً مِمَّنْ مَاتَ وَهُوَ مُتَّبِعٌ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِالرَّحْمٰنِ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَكَّةَ «وَقَضٰى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً - إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى - إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً» أَدَبٌ وَعِظَةٌ وَتَعْلِيمٌ وَنَهْيٌ خَفِيفٌ وَلَمْ يَعِدْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَى اجْتِرَاحِ شَيْءٍ مِمَّا نَهٰى عَنْهُ وَأَنْزَلَ نَهْياً عَنْ أَشْيَاءَ حَذَّرَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُغَلِّظْ فِيهَا وَلَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَيْهَا وَقَالَ: «وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئاً كَبِيراً ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلاً ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُولاً ۝ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحاً إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولاً ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهاً ۝ ذٰلِكَ مِمَّا أَوْحٰى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللهِ إِلٰهاً آخَرَ فَتُلْقٰى فِي جَهَنَّمَ مَلُوماً مَدْحُوراً» وَأَنْزَلَ فِي «وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى»: «فَأَنْذَرْتُكُمْ نَاراً تَلَظّٰى لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلّٰى» فَهٰذَا مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي «إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ»: «وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُوراً ۝ وَيَصْلٰى سَعِيراً ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُوراً ۝ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ بَلٰى»[2] فَهٰذَا مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي [سُورَةِ] تَبَارَكَ «كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قَالُوا بَلٰى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللهُ مِنْ شَيْءٍ» فَهٰؤُلَاءِ مُشْرِكُونَ وَأَنْزَلَ فِي الْوَاقِعَةِ «وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ

۱۴/۳۱ اسراء

الضالين ۞ فنزل من حميم ۞ وتصلية جحيم » فهؤلاء مشركون ، وأنزل في الحاقة « وأما من أوتي كتابه بشماله فيقول يا ليتني لم أوت كتابيه ۞ ولم أدر ما حسابيه ۞ يا ليتها كانت القاضية ۞ ما أغنى عني ماليه - إلى قوله - إنه كان لا يؤمن بالله العظيم » فهذا مشرك ، وأنزل في طسم[1] « وبرزت الجحيم للغاوين ۞ وقيل لهم أينما كنتم تعبدون ۞ من دون الله هل ينصرونكم أو ينتصرون ۞ فكبكبوا فيها هم والغاوون ۞ وجنود إبليس أجمعون » جنود إبليس ذريته من الشياطين وقوله : « وما أضلنا إلا المجرمون » يعني المشركين الذين اقتدوا بهم هؤلاء فاتبعوهم على شركهم وهم قوم محمد صلى الله عليه وآله ليس فيهم من اليهود والنصارى أحد وتصديق ذلك قول الله عز وجل : « كذبت قبلهم قوم نوح » « كذب أصحاب الأيكة » « كذبت قوم لوط » ليس فيهم اليهود الذين قالوا : عزير ابن الله ، ولا النصارى الذين قالوا : المسيح ابن الله ، سيدخل الله اليهود والنصارى النار ويدخل كل قوم بأعمالهم ؛ وقولهم : « وما أضلنا إلا المجرمون » إذ دعونا إلى سبيلهم ، ذلك قول الله عز وجل فيهم حين جمعهم إلى النار : « قالت أولاهم لأخراهم ربنا هؤلاء أضلونا فآتهم عذاباً ضعفاً من النار[5] » وقوله : « كلما دخلت أمة لعنت أختها حتى إذا اداركوا فيها جميعاً » برىء بعضهم من بعض ولعن بعضهم بعضاً ، يريد بعضهم أن يحج بعضاً رجاء الفلج فيفلتوا من عظيم ما نزل بهم وليس بأوان بلوى ولا اختبار ولا قبول معذرة ولات حين نجاة والآيات وأشباههن مما نزل به بمكة ولا يدخل الله النار إلا مشركاً ، فلما أذن الله لمحمد صلى الله عليه وآله في الخروج من مكة إلى المدينة بني الإسلام على خمس : شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً صلى الله عليه وآله عبده ورسوله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت وصيام شهر رمضان وأنزل عليه الحدود وقسمة الفرائض وأخبره بالمعاصي التي أوجب الله عليها وبها النار لمن عمل بها وأنزل في بيان القاتل[6] « ومن يقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤه جهنم خالداً فيها وغضب الله عليه ولعنه وأعد له عذاباً عظيماً » ولا يلعن الله مؤمناً ، قال الله عز وجل : « إن الله لعن الكافرين وأعد لهم سعيراً ۞ خالدين فيها أبداً لا يجدون ولياً ولا نصيراً » وكيف يكون في المشيئة وقد ألحق به - حين جزاه جهنم - الغضب واللعنة وقد بين ذلك من الملعونون في كتابه ؟ وأنزل في مال اليتيم من أكله ظلماً « إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلماً إنما يأكلون في بطونهم ناراً وسيصلون سعيراً » وذلك أن آكل مال اليتيم يجيء يوم القيامة والنار تلتهب في بطنه حتى يخرج لهب النار من فيه حتى يعرفه كل أهل الجمع أنه آكل مال اليتيم وأنزل في الكيل : « ويل للمطففين » ولم يجعل الويل لأحد

ق ۵۰/۱۲
شعراء ۲۶/۱۷۶
۲۶/۱۹۰
۳۳/۶۵ احزاب

حتّى يسمّيه كافراً ، قال الله عزّ وجلّ : «فويل للّذين كفروا من مشهد يوم عظيم» وأنزل في العهد «إنّ الّذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمناً قليلاً اُولئك لاخلاق لهم في الآخرة ولا يكلّمهم الله ولا ينظر إليهم يوم القيامة ولا يزكّيهم ولهم عذاب أليم» والخلاق : النّصيب ، فمن لم يكن له نصيب في الآخرة فبأيّ شيء يدخل الجنّة وأنزل بالمدينة «الزّاني لاينكح إلّا زانية أو مشركة والزّانية لاينكحها إلّا زان أو مشرك وحرّم ذلك على المؤمنين» ، فلم يسمّ الله الزّاني مؤمناً ولا الزّانية مؤمنة و قال رسول الله ﷺ : ـ ليس يمتري فيه أهل العلم أنّه قال ـ : لايزني الزّاني حين يزني وهو مؤمن ولايسرق السّارق حين يسرق و هو مؤمن ؛ فإنّه إذا فعل ذلك خلع عنه الإيمان كخلع القميص ، ونزل بالمدينة «والّذين يرمون المحصنات ثمّ لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة أبداً واُولئك هم الفاسقون ۞ إلّا الّذين تابوا من بعد ذلك وأصلحوا فإنّ الله غفور رحيم» فبرّأه الله ماكان مقيماً على الفرية من أن يسمّى بالإيمان ، قال الله عزّ وجلّ : «أفمن كان مؤمناً كمن كان فاسقاً لايستوون» وجعله الله منافقاً ، قال الله عزّ وجلّ : «إنّ المنافقين هم الفاسقون» وجعله عزّ وجلّ من أولياء إبليس ، قال : «إلّا إبليس كان من الجنّ ففسق عن أمر ربّه» وجعله ملعوناً فقال: «إنّ الّذين يرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا في الدّنيا والآخرة ولهم عذاب عظيم ۞ يوم تشهد عليهم ألسنتهم وأيديهم وأرجلهم بما كانوا يعملون» وليست تشهد الجوارح على مؤمن إنّما تشهد على من حقّت عليه كلمة العذاب ، فأمّا المؤمن فيعطى كتابه بيمينه قال الله عزّ وجلّ : «فأمّا من اُوتي كتابه بيمينه فاُولئك يقرؤون كتابهم ولا يظلمون فتيلا» و سورة النّور اُنزلت بعد سورة النّساء ، وتصديق ذلك أنّ الله عزّ وجلّ أنزل عليه في سورة النّساء «واللاتي يأتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهنّ أربعة منكم فإن شهدوا فأمسكوهنّ في البيوت حتّى يتوفّاهنّ الموت أو يجعل الله لهنّ سبيلا» والسّبيل الّذي قال الله عزّ وجلّ : «سورة أنزلناها وفرضناها و أنزلنا فيها آيات بيّنات لعلّكم تذكّرون ۞ الزّانية والزّاني فاجلدوا كلّ واحد منهما مائة جلدة ولاتأخذكم بهما رأفة في دين الله إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر وليشهد عذابهما طائفة من المؤمنين»

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا، اس میں آیاتِ محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں

پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات سے بحث کرتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پردازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات تشابہات میں سے ہیں اور ناسخ محکمات سے ہیں خدانے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انھوں نے کہا لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انھوں نے خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلایا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدانے اور انبیاء کو بھیجا اسی کام کے لئے تا اینکہ حضرت رسولِ خدا تک نوبت پہنچی حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدانے فرمایا ہے۔ خدانے شریعت کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کی وصیت نوحؑ کو کی اور وہ جس کی وحی ہم نے اے رسولؐ تم پر نازل کی اور ابراہیم و موسےٰ و عیسےٰ کو وحی کی اور وہ بات یہ تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہو یہ مشرکین پر بہت شاق ہے خدا جس کو چاہتا ہے اس کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اُسے ہدایت کرتا ہے۔

خدانے انبیا کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں سے گواہی دلوائیں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے۔ پس جو خلوص سے ایمان لایا اور اس کی موت اسی عقیدے پر واقع ہوئی تو خدا اُسے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک عذاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بجا نہ لائے جن کے ارتکاب پر خدانے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہر نبی کی قوم نے اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کر لیا اور اس پر ایمان لے آئے تو خدانے ان میں سے ہر نبی کے لئے ایک راستہ سابق نبی کے راستہ سے جدا بنا دیا۔

اور اللہ نے حضرتِ رسولِ خدا سے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اوپر اسی طرح وحی کی جس طرح ہم نے وحی کی تھی نوح پر اور ان کے بعد والے نبیوں پر اور ہر نبی کو حکم دیا کہ وہ سبیل و سنت پر قائم رہے اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدانے موسیٰ کو دیا تھا اور وہ یوم سبت کے متعلق تھا جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتا تھا تو خدا اسے داخلِ جنت کرتا تھا اور جو اس کے حق کو خفیف جانتا تھا اور حرام خدا کو حلال قرار دیتا تھا تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا اس کی صورت یہ تھی کہ جن لوگوں نے روزِ سبت مچھلیوں کو گڑھوں میں روکا اور یومِ سبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے شرک باللہ کیا تھا اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدانے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنھوں نے (اے یہودیو) تم نے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا۔ تم ذلت کے ساتھ بندر ہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس گواہی کے ساتھ کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ حضرتِ عیسیٰؑ کو بھیجا اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے اور ان قوانین کو ایک جداگانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا۔ پس سبت کے جو احکام اس سے پہلے قابلِ احترام تھے وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہو گئی اور یہ

قرار پایا کہ جو سنتِ عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک قرار نہ دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ کو بھیجا۔ وہ مکہ میں دس سال اسی طرح رہے کہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنت لازم کی اقرار شہادتین پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے اور خدا نے کسی ایسے نرمی والے پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شرک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسولؐ تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کرے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادب نصیحت تعلیم اور نہی بہت ہلکے طریقے سے کی گئی ہے نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امرِ ممنوع بجا لانے کی جرأت پر کوئی تنبیہ ہے نہ توبیخ اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچانا چاہا ہے مگر نہی کو زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت بُرا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غلبہ دے دیں گے اس کو چاہیے قتل میں حد سے نہ گزرے۔ وہ فتح مند ہو گا۔

اور وہ فرماتا ہے مال یتیم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سن بلوغ تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی اور پورا تولو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تاویل ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت اڑو اور زمین پر اترا کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگافتہ کر دو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بُری باتیں ہیں اور از روئے حکمت خدا نے ان چیزوں کی وحی تم پر کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہو گی اور اللہ تعالیٰ سورۂ واللیل اذا یغشیٰ میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں تم کو آتشِ جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ یہ شرک ہے اور سورۂ اذا السماء انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی پشت پر ہو گی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہو گا" اور سورۂ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۂ الحاقہ میں فرمایا ہے جس کا نامۂ اعمال بائیں طرف ہو گا وہ کہے گا۔ کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا ہمیشہ کے لئے کام تمام کر دیا ہوتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ الیٰ قولہ یہ وہ ہے جو صاحبِ عظمت اللہ پر ایمان نہیں لاتا ہے یہ مشرک

ہے اور سورہ طسم میں فرماتا ہے اور گمراہوں پر جہنم کو پیش کرکے کہا جائے گا تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا وہ خود اپنی مدد کرسکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے گمراہوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیاطین ہیں۔

اور خدا فرماتا ہے (دوزخی کہیں گے) نہیں گمراہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے پیروی کی، یہی لوگ ہیں جنھوں نے گمراہوں کی پیروی ان کے شرک میں اور وہ قوم محمد ہے (قریش) جن میں یہود و نصاریٰ میں کوئی نہیں اور اس کی اقوام سابقہ سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوحؑ نے جھٹلایا اصحاب ایکہ (جنگل والوں) نے جھٹلایا قوم لوط نے جس میں نہ وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں، عزیز ابن اللہ ہیں اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں، مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں جہنمی ہیں اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہوگی۔

اور نہیں بہکایا ہم کو مگر مشرکوں نے، انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے تو اگلی صف والے پچھلی صف والوں سے کہیں گے۔ اے ہمارے رب انھوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دوگنا کر دے اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا تو وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب داخلِ جہنم ہو جائیں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا اور بعض بعض کے اوپر لعنت کرے گا اور نجات کی امید میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جو ان پر نازل ہوگی وہ گلو خلاصی چاہیں گے لیکن اب انتخاب اور امتحان کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول کی جائے گی اور نہ نجات کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو مکہ میں حضرت پر نازل ہوئیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔

جب اللہ نے حضرت رسولِ خدا کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی اجازت دی تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسولؐ ہیں ۲۔ نماز کا قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا اور ۵۔ ماہ صیام میں روزے رکھنا اور حضرت پر حدود کو نازل فرمایا اور فرائض کی تقسیم کو اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے اور قاتل کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عمداً کسی مومن کو قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا ہے بے شک اللہ لعنت کرتا ہے کافروں پر اور ان کے لئے جہنم مہیا ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کا کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار۔

اور کیوں کر مشیت الٰہی (مغفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو جہنمی بن کر مورد غضب و لعنت الٰہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے یتیم کے مال کو کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے مال یتیم کا کھانے والا

فرض على القلب واللسان والسمع والبصر في آية أخرى فقال : «وما كنتم تستترون أن يشهد عليكم سمعكم ولا أبصاركم ولا جلودكم» يعني بالجلود : الفروج والأفخاذ وقال : «ولا تقف ما ليس لك به علم إن السمع والبصر والفؤاد كل أولئك كان عنه مسؤولا» فهذا ما فرض الله على العينين من غض البصر عما حرم الله عز وجل وهو عملهما وهو من الايمان وفرض الله على اليدين أن لا يبطش بهما إلى ما حرم الله وأن يبطش بهما إلى ما أمر الله عز وجل وفرض عليهما من الصدقة وصلة الرحم والجهاد في سبيل الله والطهور للصلاة ، فقال : «يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين»[11] وقال: «فإذا لقيتم الذين كفروا فضرب الرقاب حتى إذا أثخنتموهم فشدوا الوثاق فإما منا بعد وإما فداء حتى تضع الحرب أوزارها»[12] فهذا ما فرض الله على اليدين لأن الضرب من علاجهما وفرض على الرجلين أن لا يمشي بهما إلى شيء من معاصي الله وفرض عليهما المشي إلى ما يرضي الله عز وجل فقال: «ولا تمش في الأرض مرحا إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولا»[13] وقال : «واقصد في مشيك واغضض من صوتك إن أنكر الأصوات لصوت الحمير» وقال فيما شهدت الأيدي والأرجل على أنفسهما وعلى أربابهما من تضييعهما لما أمر الله عز وجل به وفرضه عليهما : «اليوم نختم على أفواههم وتكلمنا أيديهم وتشهد أرجلهم بما كانوا يكسبون»[2] فهذا أيضا مما فرض الله على اليدين وعلى الرجلين وهو عملهما وهو من الايمان وفرض على الوجه السجود له بالليل والنهار في مواقيت الصلاة فقال : «يا أيها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم وافعلوا الخير لعلكم تفلحون» فهذه فريضة جامعة على الوجه واليدين والرجلين وقال في موضع آخر : «وأن المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحدا»[4] وقال فيما فرض على الجوارح من الطهور والصلاة بها وذلك أن الله عز وجل لما صرف نبيه صلى الله عليه وآله إلى الكعبة عن البيت المقدس فأنزل الله عز وجل «وما كان الله ليضيع إيمانكم إن الله بالناس لرؤوف رحيم»[5] فسمى الصلاة إيمانا فمن لقي الله عز وجل حافظا لجوارحه موفيا كل جارحة من جوارحه ما فرض الله عز وجل عليها لقي الله عز وجل مستكملا لإيمانه وهو من أهل الجنة ومن خان في شيء منها أو تعدى ما أمر الله عز وجل فيها لقي الله عز وجل ناقص الإيمان، قلت : قد فهمت نقصان الإيمان وتمامه ، فمن أين جاءت زيادته؟ فقال: قول الله عز وجل : «وإذا ما أنزلت سورة فمنهم من يقول أيكم زادته هذه إيمانا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ٥ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ» وَقَالَ : «نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى» وَلَوْ كَانَ كُلُّهُ وَاحِدًا لَا زِيَادَةَ فِيهِ وَلَا نُقْصَانَ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ فَضْلٌ عَلَى الْآخَرِ وَلَاسْتَوَتِ النِّعَمُ فِيهِ وَلَاسْتَوَى النَّاسُ وَبَطَلَ التَّفْضِيلُ وَلَكِنْ بِتَمَامِ الْإِيمَانِ دَخَلَ الْمُؤْمِنُونَ الْجَنَّةَ وَبِالزِّيَادَةِ فِي الْإِيمَانِ تَفَاضَلَ الْمُؤْمِنُونَ بِالدَّرَجَاتِ عِنْدَ اللهِ وَبِالنُّقْصَانِ دَخَلَ الْمُفَرِّطُونَ النَّارَ .

۱- راوی کہتاہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اے عالِم مجھے بتلایئے کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل افضل ہے فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور کہنا لاالہ الا ہو۔ اعمال میں از روئے درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور منزلت میں سب سے اشرف ہے اور نصیبہ میں سب سے بلند ہے۔ میں نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتایئے آیا وہ قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا۔ فرمایا ایمان کل عمل ہے اور قول اس عمل کا ایک جزو ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس کا نور واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتابِ خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے۔

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کی وضاحت فرمایئے تاکہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کے لئے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں ان میں سے بعض تام ہیں بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ میں نے کہا کیا ایمان تمام و ناقص و زائد بھی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا وہ کیسے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضاء پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے درمیان فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کے سپرد کی گئی ہے جو الگ ہے دوسرے عضو کی سپردگی میں دی ہوئی چیز سے۔ ان اعضا میں ایک عضو دل ہے جس سے سمجھتا اور جانتا ہے اور دل بدن انسان کا امیر ہے۔

اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضا اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے اور اس کی رائے اور حکم سے ہر عمل ان سے صادر ہوتا ہے انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے دونوں کانوں سے سنتا ہے دونوں ہاتھوں سے چیزوں کو پکڑتا ہے اور دونوں پیروں سے چلتا ہے اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے سر میں چہرہ ہے ان میں ہر ایک عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے جو اس کے غیر کو نہیں دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتابِ خدا اس پر ناطق ہے اور اس کی گواہی دیتی ہے دل کا فرض کان کے فرض سے الگ ہے اور کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فرض سے جداگانہ ہے اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جدا ہے اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے۔ اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر۔

قلب کا فریضہ متعلق بہ ایمان یہ ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے، خدا کی معرفت حاصل کرے اور کہے کہ وہ

ایک سو چھیالیسواں باب

اجزائے ایمان تمام اجزائے بدن میں ہوتے ہیں

((بَابٌ) ۱۴۶

☆(فِي أَنَّ الْإِيمَانَ مَبْثُوثٌ لِجَوَارِحِ الْبَدَنِ كُلِّهَا)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَاللهِ؟ قَالَ: مَا لَا يَقْبَلُ اللهُ شَيْئاً إِلَّا بِهِ، قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَشْرَفُهَا مَنْزِلَةً وَأَسْنَاهَا حَظّاً، قَالَ: قُلْتُ: أَلَا تُخْبِرُنِي عَنِ الْإِيمَانِ، أَقَوْلٌ هُوَ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ؟ فَقَالَ: الْإِيمَانُ عَمَلٌ كُلُّهُ وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذٰلِكَ الْعَمَلِ، بِفَرْضٍ مِنَ اللهِ بَيَّنَ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٌ نُورُهُ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ لَهُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُوهُ إِلَيْهِ. قَالَ قُلْتُ: صِفْهُ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ، قَالَ: الْإِيمَانُ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ. فَمِنْهُ التَّامُّ الْمُنْتَهَى تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْبَيِّنُ نُقْصَانُهُ وَمِنْهُ الرَّاجِحُ الزَّائِدُ رُجْحَانُهُ، قُلْتُ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَتِمُّ وَيَنْقُصُ وَيَزِيدُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ ابْنِ آدَمَ وَقَسَّمَهُ عَلَيْهَا وَفَرَّقَهُ فِيهَا فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَتْ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وُكِّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا، فَمِنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَعْقِلُ وَيَفْقَهُ وَيَفْهَمُ وَهُوَ أَمِيرُ بَدَنِهِ الَّذِي لَا تَرِدُ الْجَوَارِحُ وَلَا تَصْدُرُ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ وَمِنْهَا عَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَأُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَيَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَفَرْجُهُ الَّذِي الْبَاهُ مِنْ قِبَلِهِ؛ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَرَأْسُهُ الَّذِي فِيهِ وَجْهُهُ، فَلَيْسَ مِنْ هٰذِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَتْ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وُكِّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا بِفَرْضٍ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ اسْمُهُ، يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ لَهَا وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا.

فَفَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَفَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَفَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَفَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا

فرض علی الوجه، فأمّا ما فرض علی القلب من الایمان فالإقرار والمعرفة والعقد والرضا والتسلیم بأن لا إله إلّا الله وحده لا شریك له، إلهاً واحداً، لم یتّخذ صاحبة ولا ولداً وأنّ محمّداً عبده ورسوله صلوات الله علیه وآله والإقرار بما جاء من عند الله من نبیّ أو کتاب، فذلك ما فرض الله علی القلب من الإقرار والمعرفة وهو عمله وهو قول الله عزّ وجلّ: «إلّا من أکره وقلبه مطمئنّ بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدراً» وقال: «ألا بذکر الله تطمئنّ القلوب» وقال: «الّذین آمنوا بأفواههم ولم تؤمن قلوبهم» وقال: «إن تبدوا ما في أنفسکم أو تخفوه یحاسبکم به الله فیغفر لمن یشاء ویعذّب من یشاء» فذلك ما فرض الله عزّ وجلّ علی القلب من الإقرار والمعرفة وهو عمله وهو رأس الایمان وفرض الله علی اللّسان القول والتعبیر عن القلب بما عقد علیه وأقرّ به قال الله تبارك وتعالی «وقولوا للنّاس حسناً» وقال: «وقولوا آمنّا بالله وما أنزل إلینا وما أنزل إلیکم وإلهنا وإلهکم واحد ونحن له مسلمون» فهذا ما فرض الله علی اللّسان وهو عمله وفرض علی السّمع أن یتنزّه عن الإستماع إلی ما حرّم الله وأن یعرض عمّا لا یحلّ له ممّا نهی الله عزّ وجلّ عنه والإصغاء إلی ما أسخط الله عزّ وجلّ فقال في ذلك: «وقد نزّل علیکم في الکتاب أن إذا سمعتم آیات الله یکفر بها ویستهزء بها فلا تقعدوا معهم حتّی یخوضوا في حدیث غیره» ثمّ استثنی الله عزّ وجلّ موضع النّسیان فقال: «وإمّا ینسینّك الشّیطان فلا تقعد بعد الذّکری مع القوم الظّالمین» وقال «فبشّر عباد ۞ الّذین یستمعون القول فیتّبعون أحسنه أولئك الّذین هداهم الله وأولئك هم أولوا الألباب»[۳] وقال عزّ وجلّ: «قد أفلح المؤمنون ۞ الّذین هم في صلاتهم خاشعون ۞ والّذین هم عن اللّغو معرضون ۞ والّذین هم للزّکاة فاعلون»[۴] وقال: «وإذا سمعوا اللّغو أعرضوا عنه وقالوا لنا أعمالنا ولکم أعمالکم»[۵] وقال: «وإذا مرّوا باللّغو مرّوا کراماً»[۶] فهذا ما فرض علی السّمع من الایمان أن لا یصغي إلی ما لا یحلّ له وهو عمله وهو من الایمان وفرض علی البصر أن لا ینظر إلی ما حرّم الله علیه وأن یعرض عمّا نهی الله عنه ممّا لا یحلّ له، وهو عمله وهو من الایمان. فقال تبارك وتعالی «قل للمؤمنین یغضّوا من أبصارهم ویحفظوا فروجهم»[۷] فنهاهم أن ینظروا إلی عوراتهم وأن ینظر المرء إلی فرج أخیه ویحفظ فرجه أن ینظر إلیه وقال: «وقل للمؤمنات یغضضن من أبصارهنّ ویحفظن فروجهنّ»[۸] من أن تنظر إحداهنّ إلی فرج اُختها وتحفظ فرجها من أن ینظر إلیها وقال: کلّ شيء في القرآن من حفظ الفرج فهو من الزّنی إلّا هذه الآیة فإنّها من النّظر ثمّ نظم ما

۲۳/۱ مومنون

روز قیامت اس طرح آئے گا کہ نار اس کے شکم میں شعلہ خیز ہو گی اور اس کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی یہاں تک کہ اہل محشر سمجھ جائیں گے کہ اس نے یتیم کا مال کھایا ہے اور کم تولنے والوں کے لئے ہے ویل (دوزخ کی ایک وادی) ان کے لئے ہے جو کم تولنے والے ہیں اور ویل کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویل ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے کفر کیا۔ روز قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے معاہدوں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ خدا ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو تزکیہ نصیب ہوگا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور خلاق کے معنی حصہ کے ہیں۔ پس جس کا آخرت میں حصہ ہی نہیں وہ جنت میں داخل کیسے ہوگا اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ نکاح نہیں کرے گی مگر زانی یا مشرک سے اور یہ مومن پر حرام ہے اللہ نے زانی کو مومن نہیں کہا اور نہ زانیہ کو مومنہ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے کہ زانی جب مرتکب زنا ہوتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور نہ چور جب چرائے تو مومن رہتا ہے زنا یا چوری کرتے ہی ایمان اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے قمیض بدن سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ شوہر دار عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اصلاح پر آمادہ ہوں بے شک اللہ غفور و رحیم ہے اور اللہ نے ان لوگوں کو (مشرکین) جو مکہ میں مقیم ہیں، اس سے دور رکھا ہے کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتا ہے کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے یہ دونوں برابر نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ نے اولیائے ابلیس قرار دیا ہے فرماتا ابلیس قوم جن سے تھا پس امر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا خدا نے اسے ملعون قرار دیا اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ غفلت شعار مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعضاء مومن کے خلاف گواہی نہ دیں گے وہ تو اسی کے خلاف بولیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

مومن کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہوگا وہ اسے پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور سورۂ نور سورۂ نساء کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تصدیق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سورۂ نساء میں یہ نازل فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں کی گواہی لو اگر وہ تصدیق کر دیں تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر روکے رہو (رکھیں اور جانے نہ دو) یا یہ کہ اللہ ان کے لئے کوئی اور طریقہ کار کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے یہ سورت جس کو ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔

اور ہم نے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا۔ زانیہ اور زانی دونوں کو سو سو کوڑے مارو اور یہ دینی معاملہ

میں کسی مرتکب زنا پر مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیئے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیئے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ مُؤْمِناً؟ قَالَ: فَأَيْنَ فَرَائِضُ اللهِ؟.

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ كَلَاماً لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ صَوْمٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ. قَالَ: وَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً يَقُولُونَ: إِذَا شَهِدَ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ مُؤْمِنٌ، قَالَ: فَلِمَ يُضْرَبُونَ الْحُدُودَ وَلِمَ تُقْطَعُ أَيْدِيهِمْ؟! وَمَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقاً أَكْرَمَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ خُدَّامُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ جِوَارَ اللهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْحُورَ الْعِينَ لِلْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ قَالَ: فَمَا بَالُ مَنْ جَحَدَ الْفَرَائِضَ كَانَ كَافِراً؟.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ جو لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے تو وہ مومن ہے فرمایا اور فرائض کی بجا آوری کہاں گئی راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ پورا پورا ایمان تو وہی ہے کہ جو چیزیں اس سے متعلق ہیں بجا لائے اگر ایمان صرف شہادتین ہی کا ادا کرنا ہوتا تو پھر روزہ، نماز اور حلال و حرام سے دین کا کوئی تعلق ہی نہ ہوتا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دی تو وہ مومن ہے فرمایا کہ پھر مجرموں کو سزائیں کیوں دی جاتی ہیں لوگوں کے ہاتھ کیوں کاٹے جاتے ہیں خدا نے مومن سے زیادہ مکرم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ مومنین کے خادم ہیں اللہ کا جوار مومنین ہی کے لئے ہے پھر فرمایا جس نے فرائض سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَلَّامٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ يُطَاعَ اللهُ فَلَا يُعْصَى.

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان یہ ہے کہ خدا کی اطاعت کی جائے اس کی معصیت نہ کی جائے۔

وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے نہ اس کے جورو ہے نہ بیٹا اور یہ کہ محمدؐ خدا کے عبد اور رسول ہیں اور خدا کی طرف سے جو خبر یا کتاب لائے ہیں وہ حق ہے۔ پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے۔ خدا نے فرمایا ہے مگر وہ جو (کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا آگاہ ہو کہ ذکرِ خدا سے (بے چین) دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے ایسے بھی ہیں کہ منہ سے کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے" اور فرمایا جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپا دُ اللہ اس کا حساب ضرور لے گا پس جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔

پس خدا نے دل پر جس چیز کو فرض کیا ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے اور یہی اصل ایمان ہے اور خدا نے قول کو زبان پر فرض کیا ہے اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کرو اور خدا نے فرمایا کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے لئے آئی تھی تمہارا اور ہمارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں یہ ہے وہ جسے خدا نے زبان کا فریضہ قرار دیا ہے۔

اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے اور جن چیزوں کا سننا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو ان کے لئے حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے اور نہ سنیں ان باتوں کو جو اللہ کو غضب میں لانے کا باعث ہوں۔ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور تم ان کے پاس مت بیٹھو تاکہ وہ کسی اور کے متعلق بات چیت کرنے لگیں اور استثنار کیا ہے بھولنے کے موقع کا۔ فرمایا ہے (الانعام) اگر (میرا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو (جب یاد آجائے) ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے میرے ان بندوں کو خوش خبری سناؤ جو سنی ہوئی باتوں میں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے فلاح پائی ان مومنوں نے جو خشوع وخضوع سے نماز ادا کرتے ہیں اور بیہودہ باتوں کے سننے سے گریز کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ شان سے گزرتے ہیں پس یہ ہے جو اللہ نے کانوں پر فرض کیا ہے از روئے ایمان یہ کہ جن باتوں کا سننا جائز نہ ہو ان کو نہ سنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے۔

اور آنکھ کا یہ فرض قرار دیا کہ خدا نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھو اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو نہ دیکھے۔ یہی اس کا عمل ہے اور یہی تعلق ایمان کا اس سے ہے۔ فرماتا ہے اے رسول مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں خدا نے ان کو منع کیا ہے اس سے کہ وہ ان کی

شرمگاہوں پر نظر کریں اور نہ یہ جائز ہے کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو بھی دوسروں کی نظروں سے بچائے اور فرمایا ہے کہ اے رسولؐ کہہ دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرج کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے۔ امامؑ نے فرمایا، قرآن میں جہاں حفاظتِ فرج کا ذکر ہے وہ زنا کے سلسلے میں ہے سوائے اس آیت کے یہ نظر سے متعلق ہے اور خدا نے مجموعی طور پر دل زبان اور کان اور آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے فرمایا ہے جو تم چھپایا کرتے تھے ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں دیں گی امامؑ نے فرمایا۔ جلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں اور خدا نے فرمایا ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیافہ سے کام نہ لو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں آنکھوں پر کہ پرہیز کریں ان چیزوں کے دیکھنے سے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے پس آنکھ کا ایمانی عمل یہی ہے۔

اور اللہ نے فرض کیا ہے ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور لیں ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے کہ وہ صدقہ دیں صلۂ رحم کریں راہِ خدا میں جہاد کریں اور نماز کے لئے اپنے بدن اور لباس کو طاہر کریں۔

اور فرماتا ہے اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پیروں کا مسح کرو ٹخنوں تک اور فرمایا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں مار دو، یہاں تک کہ جب انھیں چور چور کر ڈالو تو ان کی مشکیں باندھ لو، پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ (جان کا مال) لے کر رہا کر دو تا آنکہ کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اللہ نے ہاتھوں کا یہی فرض قرار دیا ہے کیونکہ مار پیٹ کی ہاتھوں کو مشق ہوتی ہے۔

اور پیروں کا فرض یہ قرار دیا ہے کہ معصیت الٰہی کی طرف نہ اٹھیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ مرضیٔ الٰہی کے مطابق راہ چلیں فرماتا ہے روئے زمین پر اکڑ کر نہ چل تو اتنی طاقت والا نہیں کہ قدم مار کر زمین کو شگافتہ کر دے اور نہ تو بلندی میں پہاڑ جیسا ہو سکتا ہے پھر فرماتا ہے اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما کر، سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے اور ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے ان صاحبوں کے خلاف ہونے کا جنھوں نے امر الٰہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے یوں تذکرہ فرماتا ہے روزِ قیامت ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ اور پاؤں بیان کریں گے پس یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمہ قرار دیا ہے یہ ہے ان دونوں کا عمل از روئے ایمان۔

اور چہرہ کے لئے سجدہ فرض کیا رات اور دن میں اوقات نماز میں، خدا فرماتا ہے اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تمہاری بحالی کا باعث ہو یہ مکمل فریضہ ہے۔ چہرہ ہاتھوں اور پیروں کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے اللہ کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو۔

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے فرقۂ مرجیہ کے قول کو ایمان وکفر کے متعلق بیان کر کے کہا۔ وہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے نزدیک کافر ہے وہ خدا کے نزدیک بھی کافر ہے اسی طرح مومن جب اقرار کرلے اپنے ایمان کا تو خدا کے نزدیک مومن ہے فرمایا سبحان اللہ یہ دونوں برابر کیسے ہوجائیں گے۔ کفر بندہ کا اقرار ہے اپنی نافرمانی کا جس کے بعد پھر کسی گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی (وہ بمنزلہ مقر مدعا علیہ کے ہے) اور ایمان ایک دعوے ہے جس کے اثبات کے لئے گواہی ضروری اور یہ گواہی ہے اس کے عمل اور نیت کی۔ جب عمل اور نیت دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہوجائے تو وہ بندہ خدا کے نزدیک مومن ہے اور کفر کی صورت میں نہ نیت باقی رہتی ہے نہ قول اور نہ عمل اور احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ قبولیت اور عمل پر اور عمل کی صورت یہ ہے کہ مومنین ایمان پر گواہ بن جائیں اور احکام مومنین اس پر جاری ہوں تو وہ عند اللہ کافر نہ ہوگا اس کے ظاہر قول وعمل پر حکم مومنین جاری ہوگا۔ کیوں کہ باطن کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ایک سو سینتالیسواں باب

سبقت الی الایمان

((بَابُ)) ۱۴۷

☆(السَّبْقِ إِلَى الْإِيمَانِ)☆

۱ — عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ لِلْإِيمَانِ دَرَجَاتٍ وَمَنَازِلَ ، يَتَفَاضَلُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا عِنْدَاللهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : صِفْهُ لِي رَحِمَكَ اللهُ حَتَّى أَفْهَمَهُ ، قَالَ : إِنَّ اللهَ سَبَّقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يُسَبَّقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ[1] ، ثُمَّ فَضَّلَهُمْ عَلَى دَرَجَاتِهِمْ فِي السَّبْقِ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ كُلَّ امْرِىءٍ مِنْهُمْ عَلَى دَرَجَةِ سَبْقِهِ ، لَا يَنْقُصُهُ فِيهَا مِنْ حَقِّهِ وَلَا يَتَقَدَّمُ مَسْبُوقٌ سَابِقاً وَلَا مَفْضُولٌ فَاضِلاً ، تَفَاضَلَ بِذَلِكَ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَوَاخِرُهَا وَلَوْلَمْ يَكُنْ لِلسَّابِقِ إِلَى الْإِيمَانِ فَضْلٌ عَلَى الْمَسْبُوقِ إِذاً لَلَحِقَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا ، نَعَمْ وَلَتَقَدَّمُوهُمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِمَنْ سَبَقَ إِلَى الْإِيمَانِ الْفَضْلُ عَلَى مَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ وَلَكِنْ بِدَرَجَاتِ الْإِيمَانِ قَدَّمَ اللهُ السَّابِقِينَ وَبِالْإِبْطَاءِ عَنِ الْإِيمَانِ أَخَّرَ اللهُ الْمُقَصِّرِينَ لِأَنَّا نَجِدُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْآخِرِينَ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ عَمَلاً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَأَكْثَرُهُمْ صَلَاةً وَصَوْماً وَحَجّاً وَزَكَاةً وَجِهَاداً وَإِنْفَاقاً وَلَوْلَمْ يَكُنْ سَوَابِقُ يَفْضُلُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً عِنْدَاللهِ

لکان الآخرون بکثرة العمل مقدمین علی الاولین و لکن ابی الله عز وجل ان یدرك آخر درجات الایمان اولها، ویقدم فیها من اخر الله اویؤخر فیها من قدم الله. قلت: اخبرني عما ندب الله عز وجل المؤمنین الیه من الاستباق الی الایمان، فقال: قول الله عز وجل: «سابقوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها کعرض السماء والارض اعدت للذین آمنوا بالله و رسله» وقال «السابقون السابقون اولئك المقربون» وقال: «والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه» فبدأ بالمهاجرین الاولین علی درجة سبقهم، ثم ثنی بالانصار ثم ثلث بالتابعین لهم باحسان، فوضع کل قوم علی قدر درجاتهم و منازلهم عنده ثم ذکر ما فضل الله عز وجل به اولیاءه بعضهم علی بعض، فقال عز وجل: «تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض منهم من کلم الله و رفع بعضهم فوق بعض درجات» - الی آخر الآیة - وقال: «ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض» وقال: «انظر کیف فضلنا بعضهم علی بعض وللآخرة اکبر درجات واکبر تفضیلا» وقال: «هم درجات عندالله» وقال: «ویؤت کل ذي فضل فضله»[۴] وقال: «الذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا في سبیل الله باموالهم وانفسهم اعظم درجة عندالله» وقال: «فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما ۝ درجات منه ومغفرة ورحمة» وقال «لایستوي منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا» وقال: «یرفع الله الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات» وقال: «ذلك بانهم لایصیبهم ظمأ ولانصب ولامخمصة في سبیل الله ولا یطؤون موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لهم به عمل صالح» وقال: «وماتقدموا لانفسکم من خیر تجدوه عندالله» وقال: «فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ۝ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره» فهذا ذکر درجات الایمان ومنازله عندالله عز وجل.

(حاشیہ: ۵۶/۱۱ واقعہ، ۹/۱۱۹ مائدہ، ۲/۲۵۲ بقرہ، ۹۹/۲ الزلزال)

۱- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا ایمان کے درجات ہیں منازل ہیں جن کی وجہ سے مومنین خدا کے نزدیک ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ذرا توضیح کیجیے تاکہ میں سمجھوں۔ فرمایا مومنین کے لئے بھی اسی طرح سبقت ہے جیسے گھوڑ دوڑ میں ہوتی ہے درجات میں سبقت باعث فضیلت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو اسی درجہ پر رکھا ہوا ہے جو جہاد میں اس کی سبقت کا ہے خدا نے اس کے حق میں کمی نہیں کی اور مسبوق کو سابق پر اور مفضول کو فاضل پر مقدم نہیں کیا اور فضیلت دی ہے جہاد میں آگے رہنے والوں پر

سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، قَالَ: قُلْتُ أَلَيْسَ هٰذَا عَمَلٌ قَالَ: بَلَىٰ. قُلْتُ: فَالْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: لَا يَثْبُتُ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْعَمَلُ مِنْهُ.

۶۔ راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں۔ راوی نے کہا کیا یہ عملی صورت نہیں ہے۔ فرمایا۔ ہاں ہے میں نے کہا تو کیا عمل ایمان کا جزو ہے فرمایا ایمان بدون عمل ثابت ہی نہیں ہوتا اور عمل اس کا جزو ہے۔

۷۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُيَسِّرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو النَّصِيبِيِّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْعَالِمَ عليه السلام فَقَالَ: أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: مَا لَا يَقْبَلُ عَمَلاً إِلَّا بِهِ، فَقَالَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللهِ، الَّذِي هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَسْنَاهَا حَظّاً وَأَشْرَفُهَا مَنْزِلَةً، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ أَقَوْلٌ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ عَمَلٌ كُلُّهُ، وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذٰلِكَ الْعَمَلِ بِفَرْضٍ مِنَ اللهِ بَيَّنَهُ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٌ نُورُهُ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُو إِلَيْهِ، قُلْتُ: صِفْ لِي ذٰلِكَ حَتَّىٰ أَفْهَمَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ فَمِنْهُ التَّامُّ الْمُنْتَهَىٰ تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْمُنْتَهَىٰ نُقْصَانُهُ وَمِنْهُ الزَّائِدُ الرَّاجِحُ زِيَادَتُهُ قُلْتُ: وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَيَتِمُّ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَىٰ جَوَارِحِ بَنِي آدَمَ وَقَسَّمَهُ عَلَيْهَا وَفَرَّقَهُ فِيهَا، فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِمْ جَارِحَةٌ إِلَّا وَهِيَ مُوَكَّلَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وُكِّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا، فَمِنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَعْقِلُ وَيَفْقَهُ وَيَفْهَمُ وَهُوَ أَمِيرُ بَدَنِهِ الَّذِي لَا تَرِدُ الْجَوَارِحُ وَلَا تَصْدُرُ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ، وَمِنْهَا يَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَفَرْجُهُ الَّذِي الْبَاهُ مِنْ قِبَلِهِ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا وَعَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَأُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَفَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَفَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَفَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَفَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ، فَأَمَّا مَا فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَالْإِقْرَارُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالتَّصْدِيقُ وَالتَّسْلِيمُ وَالْعَقْدُ وَالرِّضَا بِأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَحَداً، صَمَداً، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَأَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۷۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتلایئے کہ کون سا عمل عند اللہ افضل ہے

فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔ اس نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر وہ ایمان جو اعمال میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور از روئے حظ زیادہ روشن ہے اور از روئے منزلت زیادہ اشرف ہے۔ میں نے کہا یہ بتائیے کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا نام۔ فرمایا ایمان پورا پورا عمل ہے اور بعض قول بھی عمل ہے اللہ کے فرض کرنے سے جس کو اس نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے اور وہ وہ ہے جس کا نور زیادہ واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے میں نے کہا ذرا توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں، فرمایا۔ ایمان کے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں جن میں بعض کامل ہیں بعض ناقص اور بعض زائد ہیں اور ان کی زیادتی زیادہ راجح ہے میں نے کہا کیا ایمان تمام بھی ہوتا ہے اور ناقص بھی، فرمایا بے شک میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو فرض کیا ہے بنی آدم کے اعضاء پر اور ان کو تقسیم کیا ہے اور فرق پیدا کر دیا ہے پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کی سپرد ایمان کا کوئی ایسا حصہ ہے جو اس کے غیر عضو کا نہیں۔

ان میں ایک دل ہے جس سے آدمی سمجھتا بوجھتا ہے اور دل تمام بدن کا امیر ہے۔ اعضاء بغیر اس کی رائے اور حکم کے کوئی کام نہیں کرتے اور اعضاء میں دونوں ہاتھ ہیں جن سے آدمی پکڑتا ہے اور دو پیر ہیں جن سے چلتا ہے اور جو شرمگاہ ہے جو شہوت رانی ہے اور زبان ہے جس کے لئے کتاب خدا ناطق ہے اور وہ اس کی گواہی دیتی ہے اور دو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتا ہے اور دو کان ہیں جن سے سنتا ہے۔ قلب کا فرض زبان کے فرض سے الگ ہے اور زبان کا فرض آنکھوں کے سے الگ اور کان کا ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا پیروں سے الگ اور پیروں کا فرج کے فرض سے الگ اور فرج کا فرض چہرہ کے فرض سے جدا ہے اور ایمان کے لحاظ سے قلب کا فرض یہ ہے کہ وہ اقرار کرے معرفت حاصل کرے۔ تصدیق کرے اور قبول کرے اور اپنا عقیدہ بنائے اس امر کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے وہ یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے کوئی جورو ہے نہ بچہ اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : ـ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ الْمُرْجِئَةِ فِي الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَ قَالَ : إِنَّهُمْ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا وَ يَقُولُونَ : كَمَا أَنَّ الْكَافِرَ عِنْدَنَا هُوَ الْكَافِرُ عِنْدَاللهِ فَكَذَلِكَ نَجِدُ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَقَرَّ بِإِيمَانِهِ أَنَّهُ عِنْدَاللهِ مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَ كَيْفَ يَسْتَوِي هَذَانِ ؟ وَالْكُفْرُ إِقْرَارٌ مِنَ الْعَبْدِ فَلَا يُكَلَّفُ بَعْدَ إِقْرَارِهِ بِبَيِّنَةٍ ، وَالْإِيمَانُ دَعْوَى لَا تَجُوزُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ ، وَبَيِّنَتُهُ عَمَلُهُ وَنِيَّتُهُ ، فَإِذَا اتَّفَقَا فَالْعَبْدُ عِنْدَاللهِ مُؤْمِنٌ وَالْكُفْرُ مَوْجُودٌ بِكُلِّ جِهَةٍ مِنْ هَذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ مِنْ نِيَّةٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَالْأَحْكَامُ تَجْرِي عَلَى الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ ، فَمَا أَكْثَرَ مَنْ يَشْهَدُ لَهُ الْمُؤْمِنُونَ بِالْإِيمَانِ وَ يَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ عِنْدَاللهِ كَافِرٌ وَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَجْرَى عَلَيْهِ أَحْكَامَ الْمُؤْمِنِينَ بِظَاهِرِ قَوْلِهِ وَعَمَلِهِ.

امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نماز کے لئے طہارت کو فرض قرار دیا ہے۔ یہ اس طرح کہ جب خدا نے اپنے نبی کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رُخ پھیرنے کا حکم دیا تو یہ آیت نازل کی۔ اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنے والا نہیں بے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے پس نماز کا نام ایمان ہے پس جو خدا سے ملے گا اس حال میں کہ اپنے اعضاء کے فرائض کی حفاظت کرنے والا ہوگا تو وہ کامل الایمان ہوگا اہلِ جنت سے ہوگا اور جو ان فرائض میں سے کسی میں کوئی کوتاہی کرے گا یا امرِ خدا سے تجاوز کرے گا تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں ملے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو لیکن زیادتی کی کیا صورت ہوگی فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی سورۃ نازل ہوئی تو ان میں سے منافق کہتے ہیں اس سورہ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی لیکن جو ایمان والے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کے دلوں میں کثافت اور بڑھ جاتی ہے اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی (اصحاب کہف) سچی خبر بیان کرتے ہیں وہ چند جوان ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا۔ اگر ایمان کی ایک ہی حالت ہوتی نہ اس میں کمی ہوتی نہ زیادتی تو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور انعامِ الٰہی کی سب میں برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے فضیلت باطل ہو جاتی لیکن تکمیلِ ایمان کی صورت میں بارگاہِ الٰہی میں درجاتِ عالیہ پر سرفراز ہوں گے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً[۸]، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ [الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ] هَارُونَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً» قَالَ: يُسْأَلُ السَّمْعُ عَمَّا سَمِعَ وَالْبَصَرُ عَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ وَالْفُؤَادُ عَمَّا عَقَدَ عَلَيْهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بے شک کان آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی فرمایا۔ کانوں سے اس کے متعلق جو مقتضا ہے اور آنکھوں سے اس کے متعلق جو دیکھا ہے اور دل سے اس کے متعلق جو عقیدہ رکھا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ [وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ] وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَمَا اسْتَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ مِنَ التَّصْدِيقِ بِذٰلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: الشَّهَادَةُ أَلَيْسَتْ عَمَلاً؟ قَالَ: بَلَىٰ، قُلْتُ: الْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ الْإِيمَانُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِعَمَلٍ وَالْعَمَلُ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِعَمَلٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان نام ہے اس امر کی گواہی دینے کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اقرار ان سب باتوں کا جن کو آنحضرتؐ خدا کی طرف سے لائے اور ان کی تصدیق کے بعد دل میں جگہ دینا ہے کہا گواہی دینا عمل نہیں ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا عمل ایمان میں سے ہے فرمایا۔ ہاں ایمان نہیں ہوتا۔ مگر عمل سے عمل اس کا جزو ہے بغیر عمل ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَه : مَا الْإِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : دِينُ اللهِ اسْمُهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ دِينُ اللهِ قَبْلَ أَنْ تَكُونُوا حَيْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُونُوا فَمَنْ أَقَرَّ بِدِينِ اللهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

۴۔ بعض اصحاب نے صادق آل محمدؐ سے روایت کی ہے میں نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا اللہ کے دین کا نام اسلام ہے اور وہ دین خدا تم سے پہلے بھی تھا اور تم سے بعد بھی رہے گا جس نے دین خدا ہونے کا اقرار کیا۔ وہ مسلمان ہے اور جس نے احکام خدا پر عمل کیا وہ مومن ہے۔

٥ ـ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ سَلَّامٌ [1] : إِنَّ خَيْثَمَةَ ابْنَ أَبِي خَيْثَمَةَ يُحَدِّثُنَا عَنْكَ أَنَّهُ سَأَلَكَ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتَ لَهُ : إِنَّ الْإِسْلَامَ ، مَنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَشَهِدَ شَهَادَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا وَوَالَى وَلِيَّنَا وَعَادَى عَدُوَّنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ فَقَالَ : صَدَقَ خَيْثَمَةُ ، قُلْتُ : وَسَأَلَكَ عَنِ الْإِيمَانِ فَقُلْتَ : الْإِيمَانُ بِاللهِ وَالتَّصْدِيقُ بِكِتَابِ اللهِ وَأَنْ لَا يُعْصَى اللهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ خَيْثَمَةُ .

۵۔ ابوبصیر نے بیان کیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ سلام نے کہا کہ خثیمہ ابن خثیمہ نے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے آپ سے اسلام کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اسلام یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہماری شہادت (توحید و رسالت و امامت وغیرہ) کی گواہی دے اور ہماری طرح عبادت کرے اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھے اور دشمنوں کو دشمن رکھے وہ مسلمان ہے۔ فرمایا خثیمہ نے سچ کہا۔ میں نے کہا پھر اس نے آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا اور آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور کتاب خدا کی تصدیق کرنا اور اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ایمان ہے فرمایا خثیمہ نے سچ کہا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، قَالَ

پیچھے رہنے والوں پر اگر ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو مسبوق پر فضیلت نہ ہوتی تو اس امت کے آخر والے اوّل والوں سے مل جاتے۔ ہاں ان کے تقدم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو کوئی فضیلت نہ ہو پیچھے رہ جانے والوں پر لیکن درجاتِ ایمان کی صورت میں اللہ نے سابقین کو مقدم کیا ہے اور ایمان کی طرف تاخیر اور سستی کرنے والوں کو اللہ نے موخر قرار دیا ہے پیچھے رہ جانے والے مومنین اگرچہ از روئے عمل اوّلین سے زیادہ بہتر ہوں اور نماز روزہ وحج وجہاد وانفاق فی سبیل اللہ میں ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں سے زیادہ ہوں لیکن عند اللہ سبقت کرنے والوں کو فضیلت ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آخر والے کثرت عمل کی بنا پر اوّلین سے مقدم ہو جاتے۔

لیکن خدا نے پسند نہ کیا اس کو کہ اوّلین کے مدارج آخرین کو مل جائیں اور جن کو خدا نے موخر کیا ہے وہ مقدم ہو جائیں اور جو مقدم ہیں وہ موخر ہوں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ آیات بتائیے جن سے اللہ نے مومنین کو سبقت الی الایمان کی طرف دعوت دی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے، سبقت کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان وزمین جیسا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمایا ہے سبقت کرنے والے سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقربین ایزدی ہیں اور فرمایا ہے اور سب سے پہلے سبقت کرنیوالے مہاجرین و انصار ہیں اور وہ لوگ ہیں جنھوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا ہے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی مہاجرین اولین سے، ان کے سبقت کے درجہ کو بیان کر کے دوسرے درجہ میں رکھا ہے انصار کو تیسرے میں، نیکیوں میں ان کا اتباع کرنے والوں کو۔

خدا نے ہر قوم کو بقدر ان درجات و منازل کے رکھا ہے جو خدا کے نزدیک ہیں پھر خدا نے اپنے اولیاء کی ان فضیلتوں کو بیان کیا جو ایک کو دوسرے پر ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور باعتبار درجات ایک کو دوسرے سے بلند کیا اور فرمایا ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت از روئے درجات، اور فضیلت بہت بڑی چیز ہے اور فرمایا۔ عند اللہ ان کے درجات ہیں اور فرمایا ہر صاحب فضل کو اس کی فضیلت دی گئی ہے اور فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے بیشک خدا ان کے درجات ہیں اور فرمایا اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر، اور ان کے لئے بڑا اجر ہے اور درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور فرمایا تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں اپنا مال صرف کیا اور قتال کی، اس کا بڑا مرتبہ ہے وہ ان لوگوں کے برابر کیسے ہو سکتا ہے جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور قتال کیا اور فرمایا اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جن کو علم کے درجات دیئے گئے ہیں اور فرمایا یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں نہ ان کو پیاس کا احساس ہوا نہ تعب کا اور نہ بھوک کا اور نہ انھوں نے ایسی کوئی پیش قدمی کی جو کفار کو غیظ میں لاتی، اور نہ انھوں نے دشمن سے کوئی فائدہ حاصل کیا مگر یہ کہ جو کیا وہ عمل صالح تھا اور فرمایا جو نیکیاں تم نے

اپنے لئے کی ہیں وہ تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ نیکی دیکھے گا جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے وہ بدی دیکھے گا پس یہ ہے درجاتِ ایمان کا ذکر اور اس کے منازل کا بیان پیشِ خدائے عزوجل۔

ایک سواڑتالیسواں باب

درجاتِ ایمان

((بَابُ) ۱۴۸

☆(دَرَجَاتُ الْإِيمَانِ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْإِيمَانَ عَلَى سَبْعَةِ أَسْهُمٍ عَلَى الْبِرِّ وَالصِّدْقِ وَالْيَقِينِ وَالرِّضَا وَالْوَفَاءِ وَالْعِلْمِ وَالْحِلْمِ ، ثُمَّ قَسَّمَ ذَٰلِكَ بَيْنَ النَّاسِ ، فَمَنْ جَعَلَ فِيهِ هٰذِهِ السَّبْعَةَ الْأَسْهُمَ فَهُوَ كَامِلٌ ، مُحْتَمِلٌ ؛ وَ قَسَّمَ لِبَعْضِ النَّاسِ السَّهْمَ وَلِبَعْضٍ السَّهْمَيْنِ وَلِبَعْضٍ الثَّلَاثَةَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [الـ]سَّبْعَةِ ، ثُمَّ قَالَ : لَا تَحْمِلُوا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمِ سَهْمَيْنِ وَلَا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمَيْنِ ثَلَاثَةً فَتَبْهَضُوهُمْ . ثُمَّ قَالَ كَذَٰلِكَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [الـ]سَّبْعَةِ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سات حصوں میں رکھا ہے بر۔ صدق، یقین، رضا، وفا، علم، حلم۔ پھر ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں وہ کامل ہوگیا اور بارِ شریعت اٹھانے والا ہے پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات، پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں اس پر تیسرے کا بار نہ رکھو اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔

۲ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا سَرَّاجٍ وَكَانَ خَادِماً لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : بَعَثَنِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي حَاجَةٍ وَهُوَ بِالْحِيرَةِ أَنَا وَجَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ قَالَ : فَانْطَلَقْنَا فِيهَا ثُمَّ رَجَعْنَا مُغْتَمِّينَ قَالَ : وَكَانَ فِرَاشِي فِي الْحَائِرِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ نُزُولاً ، فَجِئْتُ وَأَنَا بِحَالٍ فَرَمَيْتُ بِنَفْسِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَٰلِكَ إِذَا أَنَا بِأَبِي

عَبْدِاللهِ عليه السلام قَدْأَقْبَلَ قَالَ : فَقَالَ : قَدْأَتَيْنَاكَ أَوْقَالَ : جِئْنَاكَ ، فَاسْتَوَيْتُ جَالِسًا وَجَلَسَ عَلَىٰ صَدْرِ فِرَاشِي فَسَأَلَنِي عَمَّا بَعَثَنِي لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَحَمِدَاللهَ . ثُمَّ جَرَىٰ ذِكْرُقَوْمٍ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَبْرَأُ مِنْهُمْ ، إِنَّهُمْ لَايَقُولُونَ مَانَقُولُ . قَالَ : فَقَالَ : يَتَوَلَّوْنَا وَلَايَقُولُونَ مَاتَقُولُونَ تَبْرَؤُونَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : فَهُوَذَا عِنْدَنَا مَالَيْسَ عِنْدَكُمْ فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَبْرَأَ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ قَالَ وَهُوَذَاعِنْدَاللهِ مَالَيْسَ عِنْدَنَا أَفَتَرَاهُ أَطْرَحَنَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللهِ ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ مَانَفْعَلُ ؟ قَالَ : فَتَوَلَّوْهُمْ وَلَاتَبَرَّؤُوامِنْهُمْ ، إِنَّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ لَهُ سَهْمٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَهْمَانِ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سِتَّةُ أَسْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَبْعَةُ أَسْهُمٍ

فَلَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ صَاحِبُ السَّهْمِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ وَلَاصَاحِبُ السَّهْمَيْنِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ وَلَاصَاحِبُ الثَّلَاثَةِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ وَلَاصَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ الْخَمْسَةِ وَلَاصَاحِبُ الْخَمْسَةِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ السِّتَّةِ وَلَا صَاحِبُ السِّتَّةِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ السَّبْعَةِ وَسَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلًا إِنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ جَارٌ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ زَيَّنَهُ لَهُ فَأَجَابَهُ فَأَتَاهُ سُحَيْرًا فَقَرَعَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ لَهُ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ قَالَ : وَمَاحَاجَتُكَ ؟ فَقَالَ : تَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثَوْبَيْكَ وَمُرَّ بِنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ : فَتَوَضَّأَ وَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ وَخَرَجَ مَعَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيَا مَاشَاءَاللهُ ثُمَّ صَلَّيَا الْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَا حَتَّىٰ أَصْبَحَا ، فَقَامَ الَّذِي كَانَ نَصْرَانِيًّا يُرِيدُ مَنْزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ النَّهَارُ قَصِيرٌ وَالَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الظُّهْرِ قَلِيلٌ ؟ قَالَ : فَجَلَسَ مَعَهُ إِلَىٰ أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَالَ : وَمَابَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَلِيلٌ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّىٰ صَلَّى الْعَصْرَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ وَأَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ هٰذَا آخِرُ النَّهَارِ وَأَقَلُّ مِنْ أَوَّلِهِ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّىٰ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّمَا بَقِيَتْ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ : فَمَكَثَ حَتَّىٰ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَا فَلَمَّا كَانَ سُحَيْرًا غَدَا عَلَيْهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ ، قَالَ وَمَا حَاجَتُكَ ؟ قَالَ : تَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثَوْبَيْكَ وَاخْرُجْ بِنَافَصَلِّ ، قَالَ : اطْلُبْ لِهٰذَا الدِّينِ مَنْ هُوَ أَفْرَغُ مِنِّي وَأَنَا إِنْسَانٌ مِسْكِينٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : أَدْخَلَهُ فِي شَيْءٍ أَخْرَجَهُ مِنْهُ أَوْقَالَ : أَدْخَلَهُ مِنْ مِثْلِ ذِهْ وَ أَخْرَجَهُ مِنْ مِثْلِ هٰذَا .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے خادم نے بیان کیا کہ مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیرہ (نام شہر) میں تھے ایک

ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حیرہ میں وہیں تھا جہاں چھوڑا تھا۔ میں وہیں گیا اور میں مغموم تھا۔ میں بستر پر لیٹ گیا حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود ہی تمہارے پاس چلے آئے ہیں میں بستر پر اٹھ بیٹھا حضرت میرے فرش کے سرہانے بیٹھ گئے اور جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کے متعلق پوچھنے لگے میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم ان سے بری ہیں کیوں کہ (نماز میں) وہ نہیں کہتے جو ہم کہتے ہیں فرمایا وہ ہم کو دوست رکھتے ہوئے وہ نہیں کہتے جو تم کہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنھیں ہم بجالاتے ہیں۔ تم نہیں کرتے تو کیا ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں۔ میں نے کہا نہیں میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ بہت سی باتیں خدا کرتا ہے ہم نہیں کرتے (جیسے نافرمانوں کو رزق دیتا ہے) تو کیا خدا ہمیں چھوڑ دے میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم ایسا نہ کریں گے۔

فرمایا ان کو دوست رکھو ان سے بیزار نہ ہو مسلمانوں میں کچھ ایسے ہیں جن کو سہام ایمان میں سے ایک ہی حصہ ملا ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو چار، بعض کو پانچ بعض کو چھ اور بعض کو سات۔ پس ایک والا دو کے بار کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے اور دو والا تین کا بار اور تین والا چار کا بار اور چار والا پانچ کا بار اور پانچ والا چھ کا بار اور چھ والا سات کا بار اٹھا نہیں سکتا۔ میں اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں ایک ملّا کا پڑوسی ایک نصرانی تھا۔ ملانے اسے مسلمان کر لیا۔ صبح صادق سے پہلے ملّانے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ کہا۔ میں ہوں ملّا۔ اس نے کہا کیسے آئے۔ ملّا نے کہا۔ وضو کر کے اپنے کپڑے پہنو اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے چلو، اس نے وضو کیا کپڑے پہنے اور ملّا کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ جب مسجد میں پہنچے تو ملانے کہا پہلے سنت نمازیں پڑھ لو۔ پھر صبح صادق نمودار ہوئی تو دونوں نے نماز صبح ادا کی اس کے بعد جو نصرانی تھا اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا ملانے کہا اب کہاں جاتے ہو۔ دن چھوٹا ہے۔ نماز ظہر کے درمیان بہت تھوڑا وقت ہے وہ رک گیا جب ظہر کا وقت آیا تو اس نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ملانے کہا ظہر و عصر کے درمیان تھوڑا سا وقت ہے عصر کی نماز پڑھ لو۔ اس کو روک لیا۔ عصر کی نماز کے بعد اس بیچارے نے گھر جانا چاہا۔ ملانے کہا اب نماز مغرب کا وقت تو بہت ہی قریب ہے جب نماز مغرب پڑھ لی تو ملانے کہا اب صرف ایک نماز باقی رہ گئی ہے اسے بھی پڑھتے جاؤ۔ وہ رک گیا عشاء کی نماز کے بعد وہ دونوں جدا ہوئے جب دوسری صبح ہوئی ہوئی تو ملّانے پھر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا کون ہے کہا میں ہوں فلاں۔ وضو کر کے کپڑے پہنو اور میرے ساتھ چل کر نماز پڑھو۔ اس نے کہا اس دین کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈو جو مجھ سے زیادہ فارغ البال ہو۔ میں غریب آدمی ہوں اور بال بچوں والا۔ حضرت نے فرمایا اس شخص نے ایک شے میں داخل کیا اور دوسری سے نکال دیا۔

ایک سو انچاسواں باب

تتمہ

(بَابُ آخَرُ مِنْهُ) ۱۴۹

۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ شِهَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ خَلَقَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ هٰذَا الْخَلْقَ لَمْ يَلُمْ أَحَدٌ أَحَداً[1] فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ فَكَيْفَ ذَاكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ خَلَقَ أَجْزَاءً بَلَغَ بِهَا تِسْعَةً وَأَرْبَعِينَ جُزْءاً . ثُمَّ جَعَلَ الْأَجْزَاءَ أَعْشَاراً فَجَعَلَ الْجُزْءَ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ ، ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ الْخَلْقِ فَجَعَلَ فِي رَجُلٍ عُشْرَ جُزْءٍ وَ فِي آخَرَ عُشْرَيْ جُزْءٍ حَتَّىٰ بَلَغَ بِهِ جُزْءاً تَامّاً وَ فِي آخَرَ جُزْءاً وَعُشْرَ جُزْءٍ وَآخَرَ جُزْءاً وَعُشْرَيْ جُزْءٍ وَآخَرَ جُزْءاً وَثَلَاثَةَ أَعْشَارِ جُزْءٍ حَتَّىٰ بَلَغَ بِهِ جُزْئَيْنِ تَامَّيْنِ ، ثُمَّ بِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتَّىٰ بَلَغَ بِأَرْفَعِهِمْ تِسْعَةً وَ أَرْبَعِينَ جُزْءاً فَمَنْ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ إِلَّا عُشْرَ جُزْءٍ لَمْ يَقْدِرْ عَلَىٰ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْعُشْرَيْنِ وَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الْعُشْرَيْنِ لَا يَكُونُ مِثْلَ صَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَعْشَارِ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَمَّ لَهُ جُزْءٌ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْجُزْئَيْنِ وَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ هٰذَا الْخَلْقَ عَلَىٰ هٰذَا لَمْ يَلُمْ أَحَدٌ أَحَداً .

۱- اس سے پہلے باب میں امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایمان کے سات سہم ہیں اگر ان سات کو سات میں ضرب دیا جائے تو انچاس حصے ہوتے ہیں اگر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے جائیں تو کل حصے چار سو نوے ہوتے ہیں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو کس طرح پیدا کیا ہے تو ایک دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔ راوی نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا۔ خدا نے ایمان کے ۴۹ جز قرار دیئے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے ان کو مخلوق پر تقسیم کیا۔ کسی کو دسواں حصہ دیا۔ کسی کو اس سے دونا دیا، کسی کو تگنا یہاں تک کہ ایک شخص میں ایک جز پورا ہو گیا پھر ایک شخص کو ایک جز تام پر دسواں حصہ دوسرے جز کا اور زیادہ کیا۔ دوسرے کو ایک جز اور دو دہائیاں دیں۔ تیسرے کو تین دہائیاں یہاں تک کہ ایک شخص میں جا کر دو جز پورے ہو گئے۔ اسی طرح تقسیم ہوتے ہوتے ایک شخص میں ۴۹ جز کامل ہو گئے پس جس کو ایک جز کا دسواں حصہ ملا ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ دو دہائیوں والے کی طرح عمل کرے اور دو دہائیوں والا تین دہائیوں والے کی طرح عمل نہیں کر سکتا اور نہ پورے جز والا دو جز والے کی طرح کر سکتا ہے اگر لوگ اس بات کو جان لیتے

کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب کو ایمان کے اجزا برابر نہیں دیئے تو کوتاہی عمل پر ایک دوسرے کو ملامت نہ کرنا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَرَاطِيسِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ إِنَّ الْإِيمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السُّلَّمِ يُصْعَدُ مِنْهُ مِرْقَاةً بَعْدَ مِرْقَاةٍ فَلَا يَقُولَنَّ صَاحِبُ الْإِثْنَيْنِ لِصَاحِبِ الْوَاحِدِ: لَسْتَ عَلَىٰ شَيْءٍ ، حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَى الْعَاشِرِ ، فَلَا تُسْقِطْ مَنْ هُوَ دُونَكَ فَيُسْقِطَكَ مَنْ هُوَ فَوْقَكَ ، وَ إِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكَ بِدَرَجَةٍ فَارْفَعْهُ إِلَيْكَ بِرِفْقٍ وَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطِيقُ فَتَكْسِرَهُ ، فَإِنَّ مَنْ كَسَرَ مُؤْمِناً فَعَلَيْهِ جَبْرُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سیڑھی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے یہ نہ کہنا چاہئے کہ تو کچھ بھی نہیں اسی طرح دسویں والے تک جو تم سے پست ہے اسے نظر سے نہ گراؤ ورنہ جو تم سے اوپر ہے وہ تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجہ سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو اور اس پر نہ لادو جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا اور جس نے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کیا اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَنَازِلَ: مِنْهُمْ عَلَىٰ وَاحِدَةٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ ثَلَاثٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ أَرْبَعٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ خَمْسٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ سِتٍّ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ سَبْعٍ فَلَوْ ذَهَبْتَ تَحْمِلُ عَلَىٰ صَاحِبِ الْوَاحِدَةِ ثِنْتَيْنِ لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ صَاحِبِ الثِّنْتَيْنِ ثَلَاثاً لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ صَاحِبِ الثَّلَاثِ أَرْبَعاً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ الْأَرْبَعِ خَمْساً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ الْخَمْسِ سِتّاً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ السِّتِّ سَبْعاً لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ هٰذِهِ الدَّرَجَاتِ .

۳۔ سدیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومنین کے لئے منازل و مراتب ہیں کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو، کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات، اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا اور دو والے پر تین کا بوجھ لاد دو گے تو وہ گھبرا جائے گا اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے تو وہ تلملا جائے گا اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کر دو گے تو وہ چیخ اٹھے گا اور اگر پانچ والے پر چھ کا بار رکھ دو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا پس درجاتِ ایمان کی یہی

صورت ہے۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَنْتُمْ وَالْبَرَاءَةُ، يَبْرَأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَ بَعْضُهُمْ أَكْثَرُ صَلَاةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَنْفَذُ بَصَراً مِنْ بَعْضٍ وَهِيَ الدَّرَجَاتُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کیا بات ہے کہ تم ایک دوسرے سے برات کا اظہار کرتے ہو بے شک مومنین بعض بعض سے افضل ہیں بعض نماز زیادہ پڑھتے ہیں بعض سے زیادہ ہیں بعض کی نظر بعض سے زیادہ گہری ہے۔ یعنی عقل میں زیادہ ہیں یوں ہی درجات ہیں۔

ایک سو پچاسواں باب

نسبتِ اسلام

(بَابُ) ۱۵۰

(نِسْبَةِ الْإِسْلَامِ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَأَنْسِبَنَّ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا بِمِثْلِ ذَٰلِكَ إِنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ التَّسْلِيمُ وَالتَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصْدِيقُ وَالتَّصْدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ الْعَمَلُ، وَالْعَمَلُ هُوَ الْأَدَاءُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَمْ يَأْخُذْ دِينَهُ عَنْ رَأْيِهِ وَلَكِنْ أَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ فَأَخَذَهُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَىٰ يَقِينَهُ فِي عَمَلِهِ وَالْكَافِرُ يَرَىٰ إِنْكَارَهُ فِي عَمَلِهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَرَفُوا أَمْرَهُمْ فَاعْتَبِرُوا إِنْكَارَ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ بِأَعْمَالِهِمُ الْخَبِيثَةِ.

۱۔ فرمایا امیر المومنین نے میں نفی شریک باری تعالیٰ کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح بیان کیا ہے اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہلِ حق جو بیان کریں گے وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا اسلام یعنی نفی شریک باری اسی وقت ہوگی جب قولِ رسولؐ کو قبول کیا جائے اور یہ قبولیت درست نہ ہوگی جب تک یقین یعنی اطمینان خاطر نہ ہو اور اطمینان خاطر نہ ہوگا جب تک خدا و رسولؐ کو وعدہ کی طرح وعید میں بھی راستگو نہ سمجھا جائے اور ایسا نہ ہوگا جب دل اس پر ٹھہرے گا نہیں اور یہ اقرار حاصل نہ ہوگا جب تک اوامر و نواہی پر عمل نہ ہو اور یہ عمل صحیح

نہ ہوگا جب تک اس کی سند نہ ہو کہ یہ صاحبِ شرع کے عمل سے ماخوذ ہے اور اس میں پیروی ظن و قیاس نہیں۔ مومن دین کو اپنی رائے سے نہیں لیتا۔

مومن اپنے دین کو اپنے رب سے لیتا ہے مومن اپنے یقین کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میرا نفس ہے لوگوں نے اپنے معاملہ کو سمجھا ہی نہیں، پس ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ کافروں اور منافقوں کا ذاتِ باری سے انکار ان کے اعمالِ خبیثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ ، فَلِبَاسُهُ الْحَيَاءُ وَزِينَتُهُ الْوَقَارُ وَمُرُوءَتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ ، وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسلام عریاں ہے اس کا لباس حیا ہے اس کی زینت وقار اس کی مروت عملِ صالح ہے اس کا عماد (ستون) پرہیزگاری ہے اور ہر شے کے لئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے ایسی ہی حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرْصَةً وَجَعَلَ لَهُ نُوراً وَجَعَلَ لَهُ حِصْناً وَجَعَلَ لَهُ نَاصِراً فَأَمَّا عَرْصَتُهُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا نُورُهُ فَالْحِكْمَةُ ، وَأَمَّا حِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ ، وَأَمَّا أَنْصَارُهُ فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي وَشِيعَتُنَا ، فَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي وَشِيعَتَهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَنَسَبَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام لِأَهْلِ السَّمَاءِ اسْتَوْدَعَ اللهُ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ ، فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَدِيعَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ هَبَطَ بِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَنَسَبَنِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاسْتَوْدَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ مُؤْمِنِي أُمَّتِي فَمُؤْمِنُوا أُمَّتِي يَحْفَظُونَ وَدِيعَتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، أَلَا فَلَوْ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي عَبَدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عُمُرَهُ أَيَّامَ الدُّنْيَا ثُمَّ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُبْغِضاً لِأَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِي مَا فَرَّجَ اللهُ صَدْرَهُ إِلَّا عَنِ النِّفَاقِ .

۳۔حضرت ابوجعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جَد سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا۔ اس کے لیئے وسعت پیدا کی، اس کو نور قرار دیا۔ اس کو قلعہ بنایا۔ اس کے ناصر بنائے۔ عرصہ (صحن خانہ) اس کا قرآن ہے نور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا نیکی ہے اور ہمارے اہلبیتؑ اس کے ناصر ہیں پس میرے اہلبیت اور انکے شیعوں اور ناصروں کو دوست رکھو۔ جب مجھے جبرئیلؑ سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا۔ اللہ نے میری اور میرے اہلبیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی پھر جبرئیل نے زمین پر مجھے اتارا تو اہلِ ارض سے میرا تعارف کرایا اور میری اور میرے اہلبیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلبیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے آگاہ ہو اگر میری امت کا کوئی شخص بقدر عمر دنیا اللہ کی عبادت برابر کرتا رہے پھر وہ اللہ سے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دل میں میرے اہلبیت اور میرے شیعوں کی طرف سے عداوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو کشادہ نہ کرے گا۔ مگر نفاق سے۔

ایک سو اکیاونواں باب

خصال المومن

(بابُ) ۱۵۱

❁(خِصالِ الْمُؤمِنِ)❁

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٍ : وَقُوراً عِنْدَالْهَزَاهِزِ ، صَبُوراً عِنْدَالْبَلَاءِ ، شَكُوراً عِنْدَالرَّخَاءِ ، قَانِعاً بِمَا رَزَقَهُ اللهُ ، لَايَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ ، وَلَايَتَحَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ ، بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ، إِنَّ الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْحِلْمُ وَزِيرُهُ ، وَالْعَقْلُ أَمِيرُ جُنُودِهِ ، وَالرِّفْقُ أَخُوهُ ، وَالْبِرُّ وَالِدُهُ .

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں فتنہ و فساد کے وقت صاحب قابو ہو۔ مصیبتوں میں صابر ہو، عیش میں شکر گزار ہو۔ جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو، دشمنوں پر ظلم نہ کرے اور دوستوں پر بوجھ نہ ڈالے یا بناوٹی باتیں نہ کرے۔ اس کا بدن اس سے تعب میں رہے لوگ اس سے راحت میں رہیں علم مومن کا دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے عقل اس کے لشکر کا امیر ہے نرمی اس کا بھائی ہے نیکی اس کا باپ ہے۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : الْإِيمَانُ لَهُ أَرْكَانٌ أَرْبَعَةٌ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ ، وَتَفْوِيضُ الْأَمْرِ إِلَى اللهِ ، وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔حضرت ابی عبداللہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے امیرالمومنین سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ایمان کے چار رکن ہیں خدا پر توکل، ہر امر کو خدا کے سپرد کرنا، حکم خدا پر راضی ہونا اور امر خدا کو تسلیم کرنا۔

۳ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّى تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُونَ حَتَّى تُصَدِّقُوا وَلَا تُصَدِّقُونَ حَتَّى تُسَلِّمُوا أَبْوَاباً أَرْبَعَةً لَا يَصْلُحُ أَوَّلُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا ، ضَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تِيهاً بَعِيداً ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ ، وَلَا يَتَقَبَّلُ اللهُ إِلَّا بِالْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ وَالْعُهُودِ ، وَمَنْ وَفَى اللهَ بِشُرُوطِهِ وَاسْتَكْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ وَعْدَهُ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَى ، وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ ، وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ ، فَقَالَ : «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى» وَقَالَ : «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنِ اتَّقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُؤْمِناً بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا . وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدَى ، وَصَلَ اللهُ طَاعَةَ وَلِيِّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وُلَاةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِعِ اللهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ الْإِقْرَارُ بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللهِ ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْتَمِسُوا الْبُيُوتَ الَّتِي أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ، فَإِنَّهُ قَدْ خَبَّرَكُمْ أَنَّهُمْ «رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ» إِنَّ اللهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ لِذَلِكَ فِي نُذُرِهِ ، فَقَالَ : «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ» ، تَاهَ مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدَى مَنْ أَبْصَرَ وَعَقَلَ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ؟ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يُنْذَرْ؟ إِتَّبِعُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَقِرُّوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَى[6] فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ وَالتُّقَى وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام وَأَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنْ ، اقْتَصُّوا

۳۵/۲۴ فاطر

الطَّرِيقَ بِالْتِمَاسِ الْمَنَارِ، وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَآءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ، تَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم صالح نہیں ہو سکتے جب تک معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی جب تک تصدیق نہ کرو اور تصدیق نہ ہوگی جب تک تسلیم نہ ہو۔ چار دروازے ہیں اوّل بغیر آخر کے درست نہ ہوگا تین والے گمراہ ہوگئے اور وہ بہت حیران و سرگرداں رہے اللہ تعالیٰ صرف عملِ صالح کو قبول کرتا ہے اور یہ نہیں قبول کیا جائے گا مگر وفائے شروط معہود ہو پس جس نے ان شرائط کو پورا کیا اور اپنے عہد کو کمال تک پہنچا دیا تو اس نے اپنے عمل کو پا لیا اور اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اللہ نے اپنے بندوں کو بطریق ہدایت خبردار کر دیا ہے اور راہِ دین میں روشنی کے منارے قائم کر دیئے ہیں اور ان کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کیوں کر راہ پر چلیں اور فرما دیا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرے ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر ہدایت پائے اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے۔ پس جو اللہ سے ڈرا اور اس کے حکم کو بجا لایا تو وہ اللہ سے ملے گا ایسی حالت میں کہ آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانے والا ہوگا افسوس صد افسوس قوم ہلاک ہوئی اور ہدایت یافتہ ہونے سے پہلے مرگئی اور غلطی سے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے ہیں حالانکہ انھوں نے غیر معلوم طریقہ سے شرک کیا جس شخص نے علم کو اس کے دروازوں سے لیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غلط دروازوں سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا خدا نے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے متصل کیا ہے اور اطاعت رسولؐ کو اپنی اطاعت سے۔ بس جس نے والیانِ امر کی اطاعت کو ترک کیا تو اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسولؐ کی اور رسول کی اطاعت اقرار ہے ان چیزوں کا جن کو وہ اللہ کی طرف سے لائے۔ اور خدا نے فرمایا ہے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو اللہ نے بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس نے بتایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت یا خرید و فروخت ان کو یادِ خدا سے غافل نہیں بناتی۔ انھوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو دیا ہے اور وہ اس روز سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھ کی حالت بدل جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور وہ خلوص سے تصدیق کرنے والے ہیں اس کی اپنے انداز میں خدا نے فرمایا ہے کوئی امت ایسی نہیں کہ اس میں عذابِ خدا سے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

جس نے جہالت سے کام لیا وہ حیران و سرگرداں رہا اور جس نے عقل سے کام لیا وہ ہدایت یافتہ ہوگیا۔ خدا فرماتا ہے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو عقل سے کام نہ لے گا وہ ہدایت پائے گا کیسے اور کیوں کر عقل سے کام لے گا وہ جو عذابِ خدا سے ڈرتا نہیں۔ اللہ کے رسولؐ کا اتباع کرو اور خدا کی طرف سے جو نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرو اور جو اس کے ہدایت کے آثار ہیں ان کی پیروی کرو کیوں کہ وہ لوگ امانتِ الٰہیہ کے نشان ہیں اور تقویٰ کی علامتیں ہیں جان لو جس نے عیسیٰؑ بن مریم کا انکار کیا اور ان کے ماسوا رسولوں کا اقرار کیا وہ ایمان نہیں لایا۔ راستہ چلو ہدایت کے مناروں کی تلاش کے بعد اور ان کو پردوں کے پیچھے تلاش کرو۔ اپنے امر دین کو کامل کرو اور اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: رُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَوْمٌ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَمَا بَلَغَ مِنْ إِيمَانِكُمْ؟ قَالُوا: الصَّبْرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ، وَالشُّكْرُ عِنْدَ الرَّخَاءِ، وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: حُلَمَاءُ عُلَمَاءُ كَادُوا مِنَ الْفِقْهِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، إِنْ كُنْتُمْ كَمَا تَصِفُونَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

۴۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ ایک غزوہ میں کچھ لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے آپؐ نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں انھوں نے کہا اے رسول اللہ ہم مومن ہیں فرمایا تمہارا ایمان کس چیز سے کامل ہوا انھوں نے کہا ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور عیش میں شکر کرتے ہیں اور قضائے الٰہی پر راضی ہیں۔ فرمایا یہ لوگ حلیم اور عالم ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے علم دین کی بدولت نبی ہو جائیں گے اگر ایسے ہی ہیں جیسا بیان کرتے ہیں اپنی ضرورت سے زیادہ مکان نہ بناؤ اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا سامان مہیا نہ کرو اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔

ایک سو باونواں باب

تتمہ دو باب سابق

(باب) ۱۵۲

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِأَسَانِيدَ مُخْتَلِفَةٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: خَطَبَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دَارِهِ ـ أَوْ قَالَ فِي الْقَصْرِ ـ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ، ثُمَّ أَمَرَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُتِبَ فِي كِتَابٍ وَقُرِئَ عَلَى النَّاسِ. وَرَوَى غَيْرُهُ أَنَّ ابْنَ الْكَوَّاءِ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَرَعَ الْإِسْلَامَ وَسَهَّلَ شَرَائِعَهُ لِمَنْ وَرَدَهُ، وَأَعَزَّ أَرْكَانَهُ لِمَنْ حَارَبَهُ وَجَعَلَهُ عِزّاً لِمَنْ تَوَلَّاهُ وَسِلْماً لِمَنْ دَخَلَهُ وَهُدًى لِمَنِ ائْتَمَّ بِهِ وَزِينَةً لِمَنْ تَجَلَّلَهُ وَعُذْراً لِمَنِ انْتَحَلَهُ وَعُرْوَةً لِمَنِ اعْتَصَمَ بِهِ وَحَبْلاً لِمَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَبُرْهَاناً لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ وَنُوراً لِمَنِ اسْتَضَاءَ بِهِ وَعَوْناً لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِهِ وَشَاهِداً لِمَنْ خَاصَمَ بِهِ وَفَلْجاً لِمَنْ حَاجَّ بِهِ وَعِلْماً لِمَنْ وَعَاهُ وَحَدِيثاً لِمَنْ رَوَى وَحُكْماً لِمَنْ قَضَى وَحِلْماً لِمَنْ جَرَّبَ وَلِبَاساً لِمَنْ تَدَبَّرَ وَفَهْماً لِمَنْ تَفَطَّنَ وَيَقِيناً لِمَنْ عَقَلَ وَ

بَصِيرَةً لِمَنْ عَزَمَ وَآيَةً لِمَنْ تَوَسَّمَ وَعِبْرَةً لِمَنِ اتَّعَظَ وَنَجَاةً لِمَنْ صَدَّقَ وَتُؤَدَةً لِمَنْ أَصْلَحَ وَزُلْفَى لِمَنِ اقْتَرَبَ وَثِقَةً لِمَنْ تَوَكَّلَ وَرَخَاءً لِمَنْ فَوَّضَ وَسُبْقَةً لِمَنْ أَحْسَنَ وَخَيْراً لِمَنْ سَارَعَ وَجُنَّةً لِمَنْ صَبَرَ وَلِبَاساً لِمَنِ اتَّقَى وَظَهِيراً لِمَنْ رَشَدَ وَكَهْفاً لِمَنْ آمَنَ وَأَمَنَةً لِمَنْ أَسْلَمَ وَرَجَاءً لِمَنْ صَدَقَ وَغِنًى لِمَنْ قَنَعَ ، فَذٰلِكَ الْحَقُّ ، سَبِيلُهُ الْهُدَى وَمَآثِرُهُ الْمَجْدُ وَصِفَتُهُ الْحُسْنَى فَهُوَ أَبْلَجُ الْمِنْهَاجِ مُشْرِقُ الْمَنَارِ ، ذَاكِي الْمِصْبَاحِ ، رَفِيعُ الْغَايَةِ ، يَسِيرُ الْمِضْمَارِ ، جَامِعُ الْحَلْبَةِ ، سَرِيعُ السُّبْقَةِ ، أَلِيمُ النَّقِمَةِ ، كَامِلُ الْعُدَّةِ ، كَرِيمُ الْفُرْسَانِ ، فَالْإِيمَانُ مِنْهَاجُهُ ، وَالصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَالْفِقْهُ مَصَابِيحُهُ وَالدُّنْيَا مِضْمَارُهُ وَالْمَوْتُ غَايَتُهُ وَالْقِيَامَةُ حَلْبَتُهُ وَالْجَنَّةُ سُبْقَتُهُ وَالنَّارُ نَقِمَتُهُ وَالتَّقْوَى عُدَّتُهُ وَالْمُحْسِنُونَ فُرْسَانُهُ ، فَبِالْإِيمَانِ يُسْتَدَلُّ عَلَى الصَّالِحَاتِ وَبِالصَّالِحَاتِ يُعْمَرُ الْفِقْهُ وَبِالْفِقْهِ يُرْهَبُ الْمَوْتُ وَبِالْمَوْتِ تُخْتَمُ الدُّنْيَا وَبِالدُّنْيَا تُجَازُ الْقِيَامَةُ وَبِالْقِيَامَةِ تُزْلَفُ الْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ حَسْرَةُ أَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ مَوْعِظَةُ الْمُتَّقِينَ وَالتَّقْوَى سِنْخُ الْإِيمَانِ .

۱۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیرالمومنین نے گھر میں یا قصر میں جب کہ ہم سب جمع تھے۔ خطبہ بیان فرمایا۔ پھر خط لکھ کر پڑھا گیا لوگوں کے سامنے اور ابن کوا سے مروی ہے کہ اس نے امیرالمومنین سے ایمان و کفر و نفاق کی تعریف معلوم کی۔ فرمایا۔ بعد حمد و صلوٰۃ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک شریعت بنایا اور آسان کیا اس کے احکام عمل کرنے والوں پر اور جو لوگ ان احکام کے بیان کرنے والوں سے برسرِ جنگ ہوئے ان کی نظر میں وہ احکام دشوار معلوم ہوئے اس نے معزز قرار دیا اس کو جس نے ان سے محبت کی اور سلامتی قرار دی ان کے لئے جو دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور ہدایت یافتہ بنایا ان کو جنھوں نے اس سے رہنمائی حاصل کی اور مضبوط رسّی قرار دیا اس کے لئے جس نے اس سے تمسک کیا اور دلیل قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے کلام کیا اور جس نے اس سے روشنی چاہی اس کے لئے نور قرار دیا اور جس نے اس سے مدد چاہی اس کے لئے اس کو مددگار بنایا اور شاہد قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے مخاصمہ کیا اور فتح دی اس کو جس نے اس کے ذریعہ سے دلیل بیان کی اور شہرت دی اس کو جس نے اس کو محفوظ رکھا اور قابلِ وثوق بات قرار دیا جس نے اس کی روایت کی اور جس نے اس سے فیصلہ کیا صحیح حکم بنایا اور جس نے تجربہ کیا۔ وہ صاحب حکم بنا اور جس نے احکام اسلام میں تدبّر کیا اس کے لئے وہ لباس کی طرح زینت بنا اور جس نے اس سے دانائی حاصل کی وہ صاحب فہم ہوا اور جس نے اسے سمجھا وہ صاحب یقین ہوا اور جس نے اس کے حصول کا ارادہ کیا وہ صاحبِ بصیرت ہوا اور جس نے اس سے فراست حاصل کی وہ خدا کی ایک نشانی بنا اور جس نے اس سے نصیحت حاصل کی اس کے لئے ذریعۂ عبرت بنا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے ذریعۂ نجات ہوا اور جس نے اس کے ذریعہ اصلاح چاہی اس کے لئے باعث حفاظت ہوا اور جس نے اس کے ذریعے کو تقرب بنایا اس کے لئے نزدیکیٔ خدا کا سبب بنا اور جس نے اس پر توکل کیا وہ لائق وثوق ہوا اور جس نے اپنے افعال کو اس کے سپرد کیا اس کو فراخی حاصل ہوئی اور جس نے اس کو اچھا

جانا اس نے سبقت حاصل کی اور جو اس کی طرف تیزی سے بڑھا اس نے نیکی حاصل کی اور جس نے صبر کیا اس کو جنت ملی زیادہ
اس کے لئے سپر ہوا) اور جس نے تقویٰ اختیار کیا وہ اس کا لباس ہوا اور جس نے اس سے ہدایت حاصل کی وہ اس کا پشت پناہ
ہوا اور جس نے اس پر ایمان ظاہر کیا۔ وہ اس کے لئے جائے پناہ بنا اور جس نے اس کی فرمانبرداری کی وہ امن میں رہا اور جس
نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے باعثِ امید ہوا اور جس نے قناعت کی وہ غنی ہوگیا یہ حق ہے اس کی راہ راہِ ہدایت ہے اور اس
کی علامات بزرگی ہیں اور اس کے صفات اچھے ہیں وہ سب سے زیادہ روشن راستہ ہے اور اس کے مینار ہدایت تاباں ہیں
اس کا چراغ روشن ہے اس کی غایت بلند ہے اس کی دوڑ کے میدان میں دوڑ آسان ہے وہ تیزی سے سبقت کرنے والوں کا جامع
اس کا انتقام سخت دردناک ہے اس کا سامان مکمل ہے اس کا شہسوار کریم الطبع ہے ایمان اس کا راستہ ہے اعمالِ صالح
اس کے روشن مینار ہیں، علمِ دین اس کے چراغ ہیں دنیا اس کی دوڑ کا میدان ہے موت اس کی غایت ہے قیامت اس کے جمع ہونے
کی جگہ ہے جنت سبقت کا میدان ہے دوزخ عذاب کا مقام ہے تقویٰ اس کا سامان ہے نیکی کرنے والے اس کے شہسوار ہیں
ایمان پر استدلال اعمالِ صالح سے کیا جاتا ہے اور اعمالِ نیک فقہ سے بنتے ہیں اور فقہ موت سے ڈراتی ہے اور موت پر دنیا کا خاتمہ
ہے اور دنیا سے گذرنے کے بعد قیامت ہے اور قیامت میں جنت سے نزدیکی ہے اور جنت دوزخیوں کے لئے باعثِ حسرت
ہوگی اور دوزخ متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور تقویٰ اساسِ ایمان ہے۔

ایک سو ترپنواں باب

صفتِ ایمان

(بَابُ) ۱۵۳

☆(صِفَةُ الْإِيمَانِ)☆

١ـ بِالْإِسْنَادِ الْأَوَّلِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْإِيمَانَ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمَ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِينِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهَادِ، فَالصَّبْرُ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الشَّوْقِ وَالْإِشْفَاقِ وَالزُّهْدِ وَالتَّرَقُّبِ، فَمَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ وَمَنْ رَاقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ، وَالْيَقِينُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: تَبْصِرَةِ الْفِطْنَةِ وَتَأَوُّلِ الْحِكْمَةِ وَمَعْرِفَةِ الْعِبْرَةِ وَسُنَّةِ الْأَوَّلِينَ. فَمَنْ أَبْصَرَ الْفِطْنَةَ عَرَفَ الْحِكْمَةَ وَمَنْ تَأَوَّلَ الْحِكْمَةَ عَرَفَ الْعِبْرَةَ (۴) وَمَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ عَرَفَ السُّنَّةَ وَمَنْ عَرَفَ السُّنَّةَ

فَكَأَنَّمَا كَانَ مَعَ الْأَوَّلِينَ وَاهْتَدَى إِلَى الَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَنَظَرَ إِلَى مَنْ نَجَا بِمَا نَجَا وَمَنْ هَلَكَ بِمَا هَلَكَ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ اللهُ مَنْ أَهْلَكَ بِمَعْصِيَتِهِ وَأَنْجَى مَنْ أَنْجَى بِطَاعَتِهِ ؛ وَالْعَدْلُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: غَامِضِ الْفَهْمِ وَغَمْرِ الْعِلْمِ وَزَهْرَةِ الْحُكْمِ وَرَوْضَةِ الْحِلْمِ فَمَنْ فَهِمَ فَسَّرَ جَمِيعَ الْعِلْمِ وَمَنْ عَلِمَ عَرَفَ شَرَائِعَ الْحُكْمِ وَمَنْ حَلُمَ لَمْ يُفَرِّطْ فِي أَمْرِهِ وَعَاشَ فِي النَّاسِ حَمِيداً ، وَالْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ وَشَنَآنِ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهْرَ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أَنْفَ الْمُنَافِقِ وَأَمِنَ كَيْدَهُ وَمَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ وَمَنْ شَنِئَ الْفَاسِقِينَ غَضِبَ لِلّٰهِ وَمَنْ غَضِبَ لِلّٰهِ غَضِبَ اللهُ لَهُ ، فَذٰلِكَ الْإِيمَانُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیئے ہیں صبر، یقین، عدل اور جہاد اور صبر کی چار شاخیں ہیں شوق، اشتیاق و زہد اور ترقب جس نے جنت کا اشتیاق رکھا۔ اس نے خواہشات سے تسلی حاصل کی اور جو دوزخ سے ڈرا اور محرمات سے بچا اور جس نے دنیا سے ترک تعلق کیا مصیبتوں کو اس کی حقیر سمجھا اور جس نے موت پر نظر رکھی۔ اس نے نیکیوں کی طرف سبقت کی اور یقین کی چار شاخیں ہیں اپنی زیرکی کو جگائے رکھنا (محکمات قرآنی کے معانی سے) حکمت الٰہیہ میں غور و فکر (نقل احوال انبیائے امم سابق) مقامات عبرت کی شناخت اور سنت امم سابقہ کو مدنظر رکھنا جس نے زیرکی پر نظر رکھی اس نے حکمت کو پہچان لیا۔ اور جس نے حکمت کے صحیح معنے سمجھ لئے اس نے عبرت کو پہچان لیا اور جس عبرت کو پہچان لیا اس نے سنت انبیاء کو پہچان لیا اور جس نے سنت کو پہچان لیا وہ گویا اولین کے ساتھ ہوگیا اور اس راہ کی طرف ہدایت پائی جو سب سے زیادہ مضبوط ہے اور نجات پانے والے کے متعلق اس امر پر نظر رکھی کہ کس وجہ سے اس کو نجات ہوئی اور ہلاک ہونے والا کس وجہ سے ہلاک ہوا۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا اس کی معصیت کی وجہ کیا اور جس کو نجات دی اس کی اطاعت کی وجہ سے دی اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں گہری سمجھ، علم میں رسوخ اور دانائی یا حکم میں شگفتہ پھول ہو۔ حلم میں تر و تازہ باغ ہو جو ایسی سمجھ رکھتا ہوگا وہ علم کی تفسیر بیان کرے گا اور صاحب علم ہے اس نے حکم کی راہوں کو پہچان لیا اور جس نے حلم سے کام لیا۔ اس نے کسی امر میں تفریط نہ کی وہ لوگوں میں محمود و پسندیدہ ہو کر رہا اور جہاد (نفس کی بھی چار صورتیں ہیں اول امر بالمعروف دوسرے کو برائیوں سے روکنا اور تمام مقامات پر سچ بولنا بہت فرق ہے مومن اور فاسق میں جس نے لوگوں کو امر نیک کی ہدایت کی۔ اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا اور جس نے نہی عن المنکر کی اس نے منافق کی ناک رگڑ دی اور اس کے مکر سے امان میں رہا اور جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے وہ حق ادا کیا جو اس پر تھا جس نے فاسق کو دشمن رکھا اور خوشنودی خدا کے لئے اس پر غضبناک ہوا اور خدا اس کے دشمن پر غضبناک ہوگا یہ ہے ایمان اور یہ ہیں اس کے ستون اور شاخیں۔

ایک سو چونواں باب

فضیلتِ ایمان اسلام پر اور فضیلت ایمان پر یقین

(بَابُ) ۱۵۴

۱۔ ☆ (فَضْلِ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْيَقِينِ عَلَى الْإِيمَانِ) ☆

ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا أَخَا جُعْفٍ إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَإِنَّ الْيَقِينَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَعَزُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی ایمان افضل ہے اسلام سے اور یقین افضل ہے اسلام سے اور دنیا کی کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ؛ عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ، وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ ، وَمَا قُسِمَ فِي النَّاسِ شَيْءٌ أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ .

۲۔ وشا سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایمان پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔

٣ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ فَضَّلَ الْإِيمَانَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ كَمَا فَضَّلَ الْكَعْبَةَ عَلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۳۔ حمران نے بیان کیا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ایمان کو اسلام پر جیسے فضیلت دی ہے کعبہ کو مسجد الحرام پر۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ أَوْغَيْرِهِ

عَنْ عُمَرَبْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْإِسْلَامُ دَرَجَةٌ؟ قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : وَالْإِيمَانُ عَلَى الْإِسْلَامِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ وَالتَّقْوَىٰ عَلَى الْإِيمَانِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَالْيَقِينُ عَلَى التَّقْوَىٰ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: فَمَا أُوتِيَ النَّاسُ أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ ، وَإِنَّمَا تَمَسَّكْتُمْ بِأَدْنَى الْإِسْلَامِ فَإِيَّاكُمْ أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْ أَيْدِيكُمْ .[1]

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ مجھ سے ابوعبداللہ نے فرمایا۔ اے ابو محمد اسلام کا ایک درجہ ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا۔ ہاں فرمایا تقویٰ سے یقین ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا لوگوں کو یقین میں حصہ سب سے کم ملا ہے تم نے اسلام کا ادنیٰ درجہ لیا ہے لہٰذا اپنے کو اس سے بچاؤ کہ وہ تمہارے ہاتھ سے اپنے کو بچالے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ فَقَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا هُوَ الْإِسْلَامُ ؛ وَالْإِيمَانُ فَوْقَهُ بِدَرَجَةٍ وَالتَّقْوَىٰ فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَىٰ بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ النَّاسِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْيَقِينِ ، قَالَ قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ الْيَقِينُ ؟ قَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِلَّهِ وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ قُلْتُ : فَمَا تَفْسِيرُ ذَٰلِكَ ؟ قَالَ : هٰكَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام .

۵۔ یونس سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایمان و اسلام و ایمان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دین کا نام اسلام ہے ایمان اس میں ایک درجہ زیادہ ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔ میں نے کہا یقین کی تعریف کیا ہے فرمایا خدا پر توکل کرنا اس کے احکام کو قبول کرنا اور حکم خدا پر راضی ہونا اور اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کر دینا۔ میں نے کہا اس کی تفسیر بیان فرمایئے۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اتنا ہی بیان فرمایا ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ . وَالتَّقْوَىٰ فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ؛ وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَىٰ بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ الْعِبَادِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور

یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔

ایک سو پچپن واں باب

حقیقت ایمان و یقین

(بَابُ) ۱۵۵

☆(حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينِ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ لَقِيَهُ رَكْبٌ فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ ؟ فَقَالُوا : نَحْنُ مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكُمْ ؟ قَالُوا : الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْبِيَاءَ ، فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ کسی سفر میں تھے تو چند سوار حضرت کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ السلام علیکم۔ فرمایا تم کون ہو انھوں نے کہا ہم مومن ہیں فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے کہا قضا و قدر الٰہی پر راضی ہونا اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا حکم خدا کو قبول کر لینا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ لوگ علما و حکما ہیں اور قریب ہے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو اور اور کھانے کا وہ سامان جمع نہ کرو جن کو تم نہ کھاؤ اللہ سے ڈرو تم کو اسی کی طرف جانا ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ ، فَنَظَرَ إِلَى شَابٍّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَخْفِقُ وَ يَهْوِي بِرَأْسِهِ ، مُصْفَرّاً لَوْنُهُ ، قَدْ نَحِفَ جِسْمُهُ وَغَارَتْ عَيْنَاهُ فِي رَأْسِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا فُلَانُ ؟ قَالَ : أَصْبَحْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مُوقِناً ، فَعَجِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ قَوْلِهِ وَقَالَ : إِنَّ لِكُلِّ يَقِينٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ يَقِينِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ يَقِينِي يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ الَّذِي أَحْزَنَنِي

وَأَسْهَرَ لَيْلِي وَأَظْمَأَ هَوَاجِرِي فَعَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي وَقَدْ نُصِبَ لِلْحِسَابِ وَحُشِرَ الْخَلَائِقُ لِذَلِكَ وَأَنَا فِيهِمْ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، يَتَنَعَّمُونَ فِي الْجَنَّةِ وَيَتَعَارَفُونَ وَعَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ وَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ مُصْطَرِخُونَ وَكَأَنِّي الْآنَ أَسْمَعُ زَفِيرَ النَّارِ يَدُورُ فِي مَسَامِعِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ لِأَصْحَابِهِ: هَذَا عَبْدٌ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ بِالْإِيمَانِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: الْزَمْ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ، فَقَالَ الشَّابُّ: ادْعُ اللهَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ أُرْزَقَ الشَّهَادَةَ مَعَكَ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ فَاسْتُشْهِدَ بَعْدَ تِسْعَةِ نَفَرٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاشِرَ.

۲۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا۔ رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی آپ نے سجدہ میں ایک جوان کو دیکھا وہ اپنا سر اِدھر اُدھر ہلا رہا ہے اس کا رنگ زرد ہے اور جسم نحیف و نزار ہے آنکھیں سر میں گڑ گئی ہیں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں یقین پر ہوں رسول اللہ نے اس کے کہنے پر تعجب کیا اور فرمایا ہر یقین کی ایک حقیقت بھی ہوتی ہے تمہارے یقین کی حقیقت کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ امر جس نے مجھے محزون کیا ہے اور راتوں کو جگایا ہے اور سخت گرم دنوں میں پیاسا رکھا ہے وہ غم آخرت ہے گویا عرش الٰہی میری نظر کے سامنے ہے اور میں موقف حساب ہوں لوگ محشور ہو رہے ہیں میں بھی ان میں ہوں اور گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں اور نعمات جنت سے فیضیاب ہیں اور تختوں میں تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے سے تعارف کر رہے ہیں اور گویا میں دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عذاب الٰہی میں مبتلا چیخ و پکار کر رہے ہیں گویا میں اب بھی اہل نار کی چیخ و پکار سن رہا ہوں اور وہ آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں حضرت رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ ہے وہ بندہ جس کے دل کو اللہ نے نور ایمان سے منور کر دیا ہے حضرت نے اس سے فرمایا تم اپنے حال پر قائم رہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کریں کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ دے حضرت نے دعا فرمائی چنانچہ ایک غزوہ میں وہ نو شہیدوں کے بعد دسویں نمبر پر شہید ہوا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ حَارِثَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَارِثَةَ بْنَ مَالِكٍ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مُؤْمِنٌ حَقّاً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ فَمَا حَقِيقَةُ قَوْلِكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَأَسْهَرَتْ لَيْلِي وَأَظْمَأَتْ هَوَاجِرِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي [وَ] قَدْ وُضِعَ لِلْحِسَابِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِي الْجَنَّةِ وَكَأَنِّي أَسْمَعُ عُوَاءَ أَهْلِ النَّارِ فِي النَّارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: عَبْدٌ

نَوَّرَاللهُ قَلْبَهُ ، أَبْصَرْتَ فَاثْبُتْ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يَرْزُقَنِي الشَّهَادَةَ مَعَكَ ، فَقَالَ : اللّٰهُمَّ ارْزُقْ حَارِثَةَ الشَّهَادَةَ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا أَيَّاماً حَتّٰى بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً فَبَعَثَهُ فِيهَا ، فَقَاتَلَ فَقَتَلَ تِسْعَةً ـ أَوْثَمَانِيَةً ـ ثُمَّ قُتِلَ .

وَفِي رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : اسْتُشْهِدَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ تِسْعَةِ نَفَرٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاشِرَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حارث بن مالک بن نعمان انصاری رسول اللہ کے پاس آئے۔ حضرت نے ان سے پوچھا اے حارث تمہارا کیا حال ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ حق پر ایمان لانے والا ہوں پورا پورا ایمان ۔فرمایا ہر شے کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے اس قول کی حقیقت کیا ہے انھوں نے کہا میرا نفس دنیا سے بیزار ہو گیا ہے میں راتوں کو جاگا ہوں گرم دنوں میں پیاسا رہا ہوں (بحالت صوم) گویا میں دیکھتا ہوں اپنے رب کے عرش کی طرف اور یہ کہ میری طرف مؤقف حساب ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو کہ وہ جنت میں آ جا رہے ہیں اور گویا میں سنتا ہوں اہل نار کی چیخ و پکار حضرت نے فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے منور کر دیا ہے اس نے آثار قدرت کو دیکھا اور ثابت رہا انھوں نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ خدا مجھے درجۂ شہادت نصیب کرے حضرت نے دعا کی خدا وندا حارثہ کو شرف شہادت عطا فرما۔ کچھ دن بعد رسول اللہ نے ایک لشکر بھیجا جس میں وہ بھی شامل تھے انھوں نے آٹھ یا نو کافروں کو قتل کیا اور پھر شہید ہوئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے جعفر بن ابو طالب کے ساتھ دسویں نمبر پر شہادت پائی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ عَلَىٰ كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وَعَلَىٰ كُلِّ صَوَابٍ نُوراً .

۴۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ ہر امر حق کی ایک حقیقت ہے اور ہر امر ثواب کے لئے نور ہے۔

ایک سو چھپنواں باب

التفکر

((بَابُ التَّفَكُّرِ)) ۱۵۶

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : نَبِّهْ بِالتَّفَكُّرِ قَلْبَكَ ، وَجَافِ[٢] عَنِ اللَّيْلِ جَنْبَكَ ، وَاتَّقِ اللهَ رَبَّكَ .

۱۔فرمایا۔امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ بیدار کرو اپنے دل کو یاد خدا سے اور خالی کرو رات کو اپنا پہلو بستر سے (نماز شب پڑھو) اور اپنے رب اللہ سے ڈرو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عليه السلام عَمَّا يَرْوِي النَّاسُ أَنَّ تَفَكُّرَ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ يَتَفَكَّرُ ؟ قَالَ : يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ أَوْ بِالدَّارِ فَيَقُولُ : أَيْنَ سَاكِنُوكِ ، أَيْنَ بَانُوكِ ، مَا [بَا]لُكِ لَا تَتَكَلَّمِينَ .

۲۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی کا تفکر بہتر ہے تمام رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے۔میں نے کہا تفکر کی صورت کیا ہے فرمایا جب کسی خرابے یا گھر کی طرف سے گزرے تو کہے تیرے ساکن کہاں گئے تیرے بنانے والے کیا ہوئے۔تو بولتا کیوں نہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِدْمَانُ التَّفَكُّرِ فِي اللَّهِ وَفِي قُدْرَتِهِ .

۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا افضل عبادت اللہ اور اس کی قدرت کے بارے میں ہمیشہ غور و فکر کرنا ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ الْعِبَادَةُ كَثْرَةَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ ، إِنَّمَا الْعِبَادَةُ التَّفَكُّرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔فرمایا امام رضا علیہ السلام نے روزے اور نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں بلکہ اصل عبادت امر الٰہی میں تفکر کرنا ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : [إِنَّ] التَّفَكُّرَ يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ وَالْعَمَلِ بِهِ .

۵۔امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تفکر کرنا دعوت دیتا ہے نیکی اور اس پر عمل کی طرف۔

ایک سو ستاونواں باب

المکارم

(بَابُ الْمَكَارِمِ) ۱۵۷

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

إِسْحَاقَ شَعِيرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمَكَارِمُ عَشْرٌ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ فَلْتَكُنْ فَإِنَّهَا تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَلَا تَكُونُ فِي وَلَدِهِ وَتَكُونُ فِي الْوَلَدِ وَلَا تَكُونُ فِي أَبِيهِ وَتَكُونُ فِي الْعَبْدِ وَلَا تَكُونُ فِي الْحُرِّ، قِيلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: صِدْقُ الْبَأْسِ وَصِدْقُ اللِّسَانِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَإِقْرَاءُ الضَّيْفِ وَإِطْعَامُ السَّائِلِ وَالْمُكَافَاةُ عَلَى الصَّنَائِعِ وَالتَّذَمُّمُ لِلْجَارِ وَالتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مکارم اخلاق دس ہیں اگر تم میں استطاعت ہے تو ان کو ضرور لئے رہو۔ وہ ایسی ہیں کہ باپ میں ہوتی ہیں بیٹے میں نہیں ہوتیں، بیٹے میں ہوتی ہیں باپ میں نہیں ہوتیں غلام میں ہوتی ہیں آزاد میں نہیں ہوتیں فرمایا وہ کیا ہیں فرمایا دلیری میں راستی (تاکہ تہور نہ ہو) زبان کی صداقت، ادائے امانت، صلۂ رحم، مہمان نوازی، سائل کو کھانا دینا، نیکیوں کا بدلہ دینا، اپنے ہم سفر کو پناہ دینا اور ان سب کی سردار حیا ہے۔

۲ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ رُسُلَهُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَامْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَاحْمَدُوا اللهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنْ لَا تَكُنْ فِيكُمْ فَاسْأَلُوا اللهَ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِيهَا، قَالَ: فَذَكَرَ[هَا] عَشَرَةً: الْيَقِينَ وَالْقَنَاعَةَ وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْحِلْمَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءَ وَالْغَيْرَةَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْمُرُوءَةَ قَالَ: وَرَوَى بَعْضُهُمْ بَعْدَ هٰذِهِ الْخِصَالِ الْعَشَرَةِ وَزَادَ فِيهَا الصِّدْقَ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے مخصوص کیا ہے اپنے رسولوں کو بہترین اخلاق سے پس تم اپنے نفسوں کا امتحان لو اگر وہ تمہارے اندر ہوں تو خدا کی حمد کرو اور سمجھ لو کہ یہ نیکی میں ہے۔

اور اگر نہ ہوں تو خدا سے مانگو اور ان کی طرف راغب ہو راوی نے کہا حضرت نے فرمایا وہ دس ہیں یقین، قناعت، صبر شکر، حلم، حسن خلق، سخا، غیرت، شجاعت، مروت، راوی نے کہا۔ بعض لوگوں نے صدق اور ادائے امانت کو اور زیادہ کیا ہے۔

۳ ــ عَنْهُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَكْرٌ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّا لَنُحِبُّ مَنْ كَانَ عَاقِلاً، فَهِماً، فَقِيهاً، حَلِيماً، مُدَارِياً، صَبُوراً، صَدُوقاً، وَفِيّاً. إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَى ذٰلِكَ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلْيَسْأَلْهُ إِيَّاهَا، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: هُنَّ الْوَرَعُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ

وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ وَالْغَيْرَةُ وَالْبِرُّ وَصِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم پسند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو عقلمند، دانشمند، فقیہہ، بردبار، نرمی سے سلوک کرنیوالا، سب سے زیادہ صابر سب سے زیادہ سچا، سب سے زیادہ باوفا ہو۔ بے شک خداوند عالم نے مخصوص کیا ہے اپنے انبیاء کو اچھے اخلاق کے ساتھ جس کے اندر یہ اوصاف بالا ہوں تو اسے اللہ کی حمد و ثنا کرنا چاہیئے اور جس کے اندر یہ صفات نہ ہوں تو اسے بارگاہ الہٰی میں گریہ وزاری کرنی چاہیئے راوی کہتا ہے میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ اوصاف کیا ہیں آپ نے ارشاد فرمایا وہ اوصاف پرہیز گاری، کفایت شعاری، بردباری، حیا، سخاوت، بہادری، غیرت، حمیت، نیکی، صداقت اور ادائیگی امانت ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ارْتَضَى لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً ، فَأَحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ نے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تمہارے لئے دین اسلام کو پس تم سخاوت اور حسن خلق کو اس کے ساتھ رکھو۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : الْإِيمَانُ أَرْبَعَةُ أَرْكَانٍ : الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ وَتَفْوِيضُ الْأَمْرِ إِلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ .

۵۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے ارکان ایمان چار ہیں قضائے الہٰی پر راضی ہونا خدا پر توکل کرنا اپنے معاملہ کو امر الہٰی کے سپرد کرنا اور حکم خدا کو تسلیم کرنا۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمَلَ إِسْلَامُهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ خَطَايَا لَمْ تَنْقُصْهُ: الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جن سے اسلام کامل ہوتا ہے اگر اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں تو کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے وہ راستی، حیا، حسن خلق اور شکر ہیں۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ رِجَالِكُمْ ؟ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : إِنَّ مِنْ خَيْرِ رِجَالِكُمُ التَّقِيَّ النَّقِيَّ ،

السَّمِحَ الْكَفَّيْنِ ، النَّقِيَّ الطَّرَفَيْنِ(۱) الْبَرَّ بِوَالِدَيْهِ وَلَا يُلْجِئُ عِيَالَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۷۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے۔ راوی کہتا ہے۔ ہم نے کہا ضرور یا رسول اللہ فرمایا بہتر وہ ہے جو پرہیزگار اور پاک دل ہو، کشادہ دست ہو اور اس کا دہن اور شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو، والدین سے نیکی کرے اور اس کے عیال غیر کی طرف محتاج نہ ہوں۔

ایک سو اٹھاونواں باب

فضیلت یقین

(بَابُ فَضْلِ الْيَقِينِ) ۱۵۸

۱ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ : قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا حَدُّ التَّوَكُّلِ ؟ قَالَ: الْيَقِينُ ؛ قُلْتُ فَمَا حَدُّ الْيَقِينِ ؟ قَالَ : أَلَّا تَخَافَ مَعَ اللهِ شَيْئاً .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک حد ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں توکل کی حد کیا ہے فرمایا یقین، میں نے کہا یقین کی حد کیا ہے یہ کہ اطاعت خدا کے بعد تو کسی چیز سے نہ ڈرے۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ وَعَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ صِحَّةِ يَقِينِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يُرْضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللهِ وَلَا يَلُومَهُمْ عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِهِ اللهُ ، فَإِنَّ الرِّزْقَ لَا يَسُوقُهُ حِرْصُ حَرِيصٍ وَلَا يَرُدُّهُ كَرَاهِيَةُ كَارِهٍ ؛ وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ فَرَّ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ لَأَدْرَكَهُ رِزْقُهُ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ ؛ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ بِعَدْلِهِ وَقِسْطِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ فِي الْيَقِينِ وَالرِّضَا وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ .

۲۔ صحت یقین کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مرد مسلمان لوگوں کو راضی نہیں کرتا۔ خدا کو ناراض کرکے اور ان کو ملامت نہیں کرتا اس چیز پر جو اللہ نے ان کو نہیں دی۔ کسی حریص کی حرص رزق کو نہیں کھینچتی اور نہ کسی کراہت کرنے والے کی کراہت اس کو روکتی ہے اگر کوئی شخص اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی

طرح پائے گا جس طرح موت اس کو پالیتی ہے اور یہ بھی فرمایا۔ اللہ نے انصاف اور عدل کے ساتھ روح اور راحت کو یقین اور رضا میں پیدا کیا ہے۔ اور حزن و غم کو شک اور ناخوشی میں۔

٣ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعَمَلَ الدَّائِمَ
عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ:

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کم عمل جو یقین کے ساتھ ہو بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو بغیر یقین ہو۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ زُرَارَةَ: عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَجِدُ أَحَدٌ [كُمْ] طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا منبر پر کوئی شخص ایمان کی لذت کو نہ پائے گا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو خدا کی طرف سے اس کو پہنچا ہے اس میں خطا نہ ہوگی اور جو نہیں پہنچا ہے وہ اسے ملے گا نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ جَلَسَ إِلَى حَائِطٍ مَائِلٍ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَقْعُدْ تَحْتَ هَذَا الْحَائِطِ؛ فَإِنَّهُ مُعْوِرٌ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: حَرَسَ امْرَأً أَجَلُهُ فَلَمَّا قَامَ سَقَطَ الْحَائِطُ: قَالَ: وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّا يَفْعَلُ هَذَا وَأَشْبَاهَهُ، وَهَذَا الْيَقِينُ.

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام ایک ایسی دیوار کے نیچے قضایا فیصل فرما رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی لوگوں نے کہا اس کے نیچے نہ بیٹھو یہ گرنے والی ہے امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا موت ان کے معاملے کی حفاظت کرنے والی ہے۔ جب اُٹھے تو دیوار گر گئی راوی نے کہا ایسے بہت سے امور امیرالمومنینؑ سے مشاہدہ میں آئے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ مَا كَانَ ذَهَباً وَلَا فِضَّةً وَإِنَّمَا كَانَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، مَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ يَضْحَكْ سِنُّهُ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ لَمْ يَفْرَحْ قَلْبُهُ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ[2] لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ.

۶۔ صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونا نہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے موت کا یقین رکھا اس کے دانت ہنسنے میں نہ کھلے، جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ آئی اور جس نے قضا و قدر الٰہی کا یقین رکھا وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

توضیح: اس بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ دیوار کے نیچے کیا خزانہ تھا صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیمتی الواح تھیں جن پر چار باتیں تحریر تھیں اور ان کو ان لوگوں سے بچانا مقصود تھا جو اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے واللہ اعلم بالصواب۔

۷ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: لَايَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَ أَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَأَنَّ الضَّارَّ النَّافِعَ هُوَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بندہ کو لذت ایمان نہیں مل سکتی جب تک یہ نہ جان لے کہ جو پہنچنے والا ہے وہ رکے گا نہیں اور جو رکنے والا ہے وہ ملے گا نہیں جو نقصان دنیا نافع آخرت ہے وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

۸ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ سَعِيدِبْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: نَظَرْتُ يَوْماً فِي الْحَرْبِ إِلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَإِذَا هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْضِعِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَا سَعِيدَ ابْنَ قَيْسٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَلَهُ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَوَاقِيَةٌ مَعَهُ مَلَكَانِ يَحْفَظَانِهِ مِنْ أَنْ يَسْقُطَ مِنْ رَأْسِ جَبَلٍ أَوْيَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَإِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ خَلَّيَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ كُلِّ شَيْءٍ.

۸۔ سعید بن قیس ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے روز جنگ ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر صرف دو کپڑے تھے میں نے گھوڑا بڑھایا تاکہ دیکھوں یہ کون ہے میں نے دیکھا کہ وہ امیر المومنین ہیں۔ میں نے کہا ایسے مقام پر آپ یہ لباس پہنے ہوئے ہیں زرہ وغیرہ کچھ نہیں۔ فرمایا ہاں اے بن قیس ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے ایک حافظ ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے حفاظت کے لئے رہتے ہیں خواہ وہ گرے پہاڑ کی چوٹی سے یا گرے کنوئیں میں، جب حکم خدا ہوتا ہے یعنی موت آتی ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

۹ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: كَانَ فِي الْكَنْزِ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» كَانَ فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ كَيْفَ يَحْزَنُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَرْكَنُ إِلَيْهَا؟! وَيَنْبَغِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ لَا يَتَّهِمَ اللهَ فِي قَضَائِهِ وَلَا يَسْتَبْطِئَهُ فِي رِزْقِهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبَهُ قَالَ: فَضَرَبَ وَاللهِ يَدَهُ إِلَى الدَّوَاةِ لِيَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيَّ، فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ، فَقَبَّلْتُهَا وَأَخَذْتُ الدَّوَاةَ فَكَتَبْتُهُ.

۹۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ قرآن میں جس خزانہ کا ذکر ہے۔ اس دیوار کے نیچے ان دو یتیموں کا خزانہ تھا۔ اس میں یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تعجب ہے مجھے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے بھی رنجیدہ ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس نے دنیا کو اور اس کے بسنے والوں کے ادلتے بدلتے حالات کو دیکھا اور پھر اس پر بھروسہ بھی کیا اور سزاوار ہے اس کے لئے جسے اللہ نے عقل دی ہے کہ خدا کو تہمت نہ لگائے۔ قضا و قدر میں اور نہ اس کو اپنے رزق کا علم جانے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کو لکھنا چاہتا ہوں حضرت نے اپنے ہاتھ سے دوات اٹھا کر میرے سامنے رکھی۔ میں نے حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور دوات سے کر لکھنا شروع کر دیا۔

۱۰ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ قَنْبَرٌ غُلَامُ عَلِيٍّ يُحِبُّ عَلِيّاً عليه السلام حُبّاً شَدِيداً فَإِذَا خَرَجَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ خَرَجَ عَلَى أَثَرِهِ بِالسَّيْفِ، فَرَآهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: يَا قَنْبَرُ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ لِأَمْشِيَ خَلْفَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: وَيْحَكَ أَمِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ تَحْرُسُنِي أَمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لِي شَيْئاً إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ مِنَ السَّمَاءِ فَارْجِعْ، فَرَجَعَ.

۱۰۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت کے غلام قنبر آپ سے بڑی محبت رکھتے تھے جہاں حضرت جاتے وہ تلوار لے کر آپ کے ساتھ ہوتے ایک رات کو وہ آئے تو حضرت نے پوچھا کیسے آئے۔ انھوں نے کہا تاکہ اے امیرالمومنین آپ کے پیچھے چلوں۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر آیا تو اہلِ آسمان سے مجھے بچائے گا یا اہلِ زمین سے۔ فرمایا۔ زمین والوں میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بغیر اذنِ خدا میرا بال بیکا کرسکیں۔ لہذا لوٹ جاؤ وہ لوٹ گئے

۱۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: قِيلَ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّكَ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا الْكَلَامِ وَالسَّيْفُ يَقْطُرُ دَماً؟ فَقَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ وَادِياً مِنْ ذَهَبٍ، حَمَاهُ بِأَضْعَفِ

خَلْقِهِ النَّمْلِ ، فَلَوْ رَامَهُ الْبُخَاتِيُّ لَمْ تَصِلْ إِلَيْهِ .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ آپ دعوےٰ امامت کرتے ہیں درآنحالیکہ ہارون کی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے فرمایا خدا نے ایک وادی سونے کی بنائی ہے جس کی حفاظت کا کام اس نے اپنی کمزور مخلوق چیونٹی کے سپرد کر دیا ہے اگر شتران دو کوہان وہاں جانا چاہیں تو نہیں جا سکتے۔

ایک سو انسٹھواں باب

رضاء بالقضاء

٥(بَابُ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ) ۱۵۹

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِ بَنِي النَّجَاشِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : رَأْسُ طَاعَةِ اللهِ الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللهِ فِيمَا أَحَبَّ الْعَبْدُ أَوْ كَرِهَ وَلَا يَرْضَى عَبْدٌ عَنِ اللهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا كَانَ خَيْراً لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطاعت خدا میں سب کا سردار صبر ہے اور خدا سے راضی رہنا ہر اس امر میں جسے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور جو عبد خدا ہے وہ نہیں پسند کرتا اللہ سے اس چیز میں جو محبوب یا مکروہ ہو مگر وہی جس میں اس کے لئے بہتری ہو خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ لَيْثٍ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِاللهِ أَرْضَاهُمْ بِقَضَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے متعلق دانا تر انسان وہ ہے کہ قضائے الٰہی پر سب سے زیادہ راضی ہو۔

٣ ـ عَنْهُ[۲] ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللهِ رَأْسُ طَاعَةِ اللهِ وَمَنْ صَبَرَ وَرَضِيَ عَنِ اللهِ فِيمَا قَضَى عَلَيْهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ لَمْ يَقْضِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۳۔ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی اطاعت میں سب سے بہتر صبر و رضا ہے جس نے صبر کیا اور راضی رہا اللہ سے اس کے حکم پر خواہ وہ محبوب رہا ہو یا مکروہ تو خدا اس کے لئے وہی کرتا ہے جو اس کے لئے بہتر ہو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَاداً لَا يَصْلُحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْغِنَىٰ وَالسَّعَةِ وَالصِّحَّةِ فِي الْبَدَنِ فَأَبْلُوهُمْ بِالْغِنَىٰ وَالسَّعَةِ وَصِحَّةِ الْبَدَنِ فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرَ دِينِهِمْ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لَعِبَاداً لَا يَصْلُحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ فِي أَبْدَانِهِمْ فَأَبْلُوهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ ، فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرَ دِينِهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلُحُ عَلَيْهِ أَمْرُ دِينِ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لَمَنْ يَجْتَهِدُ فِي عِبَادَتِي فَيَقُومُ مِنْ رُقَادِهِ وَلَذِيذِ وِسَادِهِ فَيَتَهَجَّدُ لِيَ اللَّيَالِيَ فَيُتْعِبُ نَفْسَهُ فِي عِبَادَتِي فَأَضْرِبُهُ بِالنُّعَاسِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ نَظَراً مِنِّي لَهُ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِ ، فَيَنَامُ حَتَّىٰ يُصْبِحَ فَيَقُومُ وَهُوَ مَاقِتٌ لِنَفْسِهِ زَارِئٌ عَلَيْهَا وَلَوْ أُخَلِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ مِنْ عِبَادَتِي لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ مِنْ ذٰلِكَ فَيُصَيِّرُهُ الْعُجْبُ إِلَى الْفِتْنَةِ بِأَعْمَالِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا فِيهِ هَلَاكُهُ لِعُجْبِهِ بِأَعْمَالِهِ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّىٰ يَظُنَّ أَنَّهُ قَدْ فَاقَ الْعَابِدِينَ وَجَازَ فِي عِبَادَتِهِ حَدَّ التَّقْصِيرِ ، فَيَتَبَاعَدُ مِنِّي عِنْدَ ذٰلِكَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ ، فَلَا يَتَّكِلُ الْعَامِلُونَ عَلَىٰ أَعْمَالِهِمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِثَوَابِي فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَهَدُوا وَأَتْعَبُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَفْنَوْا أَعْمَارَهُمْ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بَالِغِينَ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْهَ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّاتِي وَرَفِيعِ دَرَجَاتِيَ الْعُلَىٰ فِي جِوَارِي وَلٰكِنْ فَبِرَحْمَتِي فَلْيَثِقُوا وَبِفَضْلِي فَلْيَفْرَحُوا وَإِلَىٰ حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا ، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذٰلِكَ تَدَارَكُهُمْ ، وَمَنِّي يُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِي ، وَمَغْفِرَتِي تُلْبِسُهُمْ عَفْوِي ، فَإِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَبِذٰلِكَ تَسَمَّيْتُ .

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دینی معاملات کی اصلاح مالداری، کشادگی اور صحت بدن سے ہوتی ہے لہذا میں ان کو غنی کرکے، خوش حال بناکے، بدن کی صحت عطا کرکے ان کے دین کی اصلاح کر دیتا ہوں اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے پس میں ان کو فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے میرے ایمان لانے والے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی میٹھی نیند کھو کر اور اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں کو میری عبادت کرتے ہیں اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو

تعب میں ڈالتے ہیں۔

لہذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں اپنے رحم و کرم کی وجہ سے جو اس پر ہے اور اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر بیدار ہوتا ہے درآنحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملامت کرتا ہے اور اگر میں اس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں تو اس سے خود پسندی آجائے گی جو اس کو فریفتہ کر دے گی اس کے اعمال پر، پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور اپنے نفس سے راضی ہو جانا اس کے لئے باعث ہلاکت ہوگا اور وہ گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیت لے گیا ہے اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور خیال کرنے لگے گا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گیا ہے پس ایسی صورت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کریں گے عاملین کو ان پر اعتماد نہ رہے گا ایسے لوگ اگر جد و جہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی عمریں صرف کریں میری عبادت میں تو بھی وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی کنہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے ان کو میری بخشش کی طلب ہوتی اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرتے اور میرے جوار رحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت و فضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیئے اور میری طرف حسن ظن رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیئے ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہوگی میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا بے شک میں رحمٰن و رحیم خدا ہوں اور یہی میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ لَا يَسْتَبْطِئَهُ فِي رِزْقِهِ وَلَا يَتَّهِمَهُ فِي قَضَائِهِ .

۵۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جس نے خدا سے عقل لی ہے وہ خدا کو رزق دینے میں کاہل نہیں جانتا اور نہ اس کو قضا و قدر کے معاملے میں تہمت لگاتا ہے۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُهَيْكٍ بَيَّاعِ الْهَرَوِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ لَا أَصْرِفُهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا جَعَلْتُهُ خَيْراً لَهُ ، فَلْيَرْضَ بِقَضَائِي وَلْيَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَلْيَشْكُرْ نَعْمَائِي أَكْتُبْهُ يَا مُحَمَّدُ مِنَ الصِّدِّيقِينَ عِنْدِي .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) میں اپنے بندۂ مومن کو جس کام میں لگاتا ہوں وہ اس کے لئے بہتری کا باعث ہوتا ہے پس اس کو چاہیئے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو، میرے امتحان میں صبر کرے اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اے محمد میں صدیقوں میں لکھوں۔

۷ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ فِيمَا أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَىٰ مُوسَىٰ بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا مُوسَىٰ بْنَ عِمْرَانَ مَا خَلَقْتُ خَلْقاً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فَإِنِّي إِنَّمَا أَبْتَلِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأُعَافِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَزْوِي عَنْهُ مَا هُوَ شَرٌّ لَهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلُحُ عَلَيْهِ عَبْدِي فَلْيَصْبِرْ عَلَىٰ بَلَائِي وَلْيَشْكُرْ نَعْمَائِي وَلْيَرْضَ بِقَضَائِي ؛ أَكْتُبْهُ فِي الصِّدِّيقِينَ عِنْدِي إِذَا عَمِلَ بِرِضَائِي وَأَطَاعَ أَمْرِي .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندۂ مومن سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔ میں اس کی بہتری کے لئے اسے کسی مصیبت میں ڈالتا ہوں اور اسی بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہوگی پس اس کو چاہیے کہ بلا پر صبر کرے اور میری نعمت کا شکر بجا لائے اور میرے حکم پر راضی ہو میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے۔

۸ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : عَجِبْتُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لَا يَقْضِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْراً لَهُ وَإِنْ قُرِضَ بِالْمَقَارِيضِ كَانَ خَيْراً لَهُ وَإِنْ مَلَكَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا كَانَ خَيْراً لَهُ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مرد مومن مخلص کی قضا و قدر الٰہی میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی بہتری کے لئے اور اگر اس کا بدن قینچیوں سے کاٹا جائے تو بھی اس کی بہتری کے لئے ہو اور اگر دنیا کے مشرق و مغرب کا مالک ہو تو یہ بھی اس کی بہتری کے لئے ہو۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ؛ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَحَقُّ خَلْقِ اللهِ أَنْ يُسَلِّمَ لِمَا قَضَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَرَفَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَضَاءِ أَتَىٰ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَعَظَّمَ اللهُ أَجْرَهُ ؛ وَمَنْ سَخِطَ الْقَضَاءَ مَضَىٰ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَأَحْبَطَ اللهُ أَجْرَهُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگوں کے لئے لائق ہے کہ وہ قضا و قدر الٰہی کو تسلیم کریں جس نے معرفتِ خدا حاصل کی اور جو قضائے الٰہی پر راضی ہوا اور حکم قضا و قدر اس پر جاری ہوگا اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا اور جو قضائے الٰہی سے ناخوش ہوا اس پر بھی حکم قضا جاری ہوگا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ؛ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ [لِي] عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا: الزُّهْدُ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ؛ أَعْلَى دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ، وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ، وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الرِّضَا.

۱۰۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے زہد کے دس جز ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنیٰ درجہ تقویٰ کا اور ورع کا اعلیٰ درجہ ادنیٰ درجہ ہے یقین کا اور اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے رضا کا۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَقِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ كَيْفَ يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً وَهُوَ يَسْخَطُ قِسْمَهُ وَيُحَقِّرُ مَنْزِلَتَهُ وَالْحَاكِمُ عَلَيْهِ اللهُ وَأَنَا الضَّامِنُ لِمَنْ لَمْ يَهْجُسْ[2] فِي قَلْبِهِ إِلَّا الرِّضَا أَنْ يَدْعُوَ اللهَ فَيُسْتَجَابُ لَهُ.

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسین علیہ السلام عبداللہ ابن جعفر سے ملے اور فرمایا اے عبداللہ وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے جو تقسیم الٰہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیر سمجھتا ہو درآنحالیکہ اللہ اس پر حاکم ہو اور جس کے دل میں اللہ کی رضا کے سوا دوسرا خیال نہ گزرتا ہو۔ میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا کرے گا اور اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

١٢ ـ عَنْهُ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: بِالتَّسْلِيمِ لِلَّهِ وَالرِّضَا فِيمَا وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ سُرُورٍ أَوْ سَخَطٍ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کیسے جانا جائے کہ وہ مومن ہے فرمایا امر خدا کے تسلیم کرنے اور راضی ہونے سے اس امر پر جو اس پر وارد ہو خوشی یا رنج سے۔

١٣ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَدْ مَضَى: لَوْ كَانَ غَيْرُهُ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے رسول اللہ جو چیز ہو جاتی تھی اس کے متعلق کبھی یہ نہ فرماتے تھے کہ اس کا غیر ہوتا۔

ایک سوساٹھواں باب
تفویض الی اللہ وتوکل علی اللہ

(بَابُ) ۱۶۰
☆ (التَّفْوِيضِ إِلَى اللّٰهِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَىٰ دَاوُدَ عليه السلام مَا اعْتَصَمَ بِي عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي دُونَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذٰلِكَ مِنْ نِيَّتِهِ ، ثُمَّ تَكِيدُهُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ الْمَخْرَجَ مِنْ بَيْنِهِنَّ ، وَمَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذٰلِكَ مِنْ نِيَّتِهِ إِلَّا قَطَعْتُ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ يَدَيْهِ وَأَسَخْتُ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ وَلَمْ أُبَالِ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ جس میرے بندے نے میری پناہ لی اور میری مخلوق میں سے کسی کی پناہ میں نہ گیا اور میں نے اس کی خالص نیت کو پہچان لیا تو آسمان و زمین اور جو چیز ان کے درمیان ہے۔ میں اس سے نکلنے کی جگہ اس کے لیے قرار دوں گا اور جس میرے بندے نے مجھے چھوڑ کر کسی مخلوق کی پناہ لی اور میں نے اس کی نیت کو جان لیا تو آسمان و زمین کے اسباب کو جو اس کے سامنے ہیں قطع کر دوں گا اور زمین کو اس کے نیچے مضطرب کر دوں گا اور میں پرواہ نہ کروں گا چاہیے وہ کسی وادی میں ہلاک ہو۔

۲ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعْشَى عَنْ عُمَرَ[و] بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : خَرَجْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَىٰ هٰذَا الْحَائِطِ فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، يَنْظُرُ فِي تُجَاهِ وَجْهِي[۲] ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ مَالِي أَرَاكَ كَئِيباً حَزِيناً ؟ أَعَلَى الدُّنْيَا ؟ فَرِزْقُ اللّٰهِ حَاضِرٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ ، قُلْتُ : مَا عَلَىٰ هٰذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ قَالَ : فَعَلَى الْآخِرَةِ ؟ فَوَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِكٌ قَاهِرٌ ـ أَوْ قَالَ : قَادِرٌ ـ قُلْتُ : مَا عَلَىٰ هٰذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ ، فَقَالَ : مِمَّ حَزَنُكَ ؟ قُلْتُ : [مِمَّا] نَتَخَوَّفُ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَا فِيهِ النَّاسُ قَالَ : فَضَحِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً دَعَا اللّٰهَ فَلَمْ يُجِبْهُ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً تَوَكَّلَ

عَلَى اللهِ فَلَمْ يَكْفِهِ ؟ قُلْتُ : لا ، قالَ : فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً سَأَلَ اللهَ فَلَمْ يُعْطِهِ ؟ قُلْتُ : لا ، ثُمَّ غابَ عَنّي.
عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ مِثْلَهُ.

۲۔ ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ فرمایا علی بن الحسین نے کہ میں گھر سے نکلا اور ایک دیوار پر تکیہ لگا کر کھڑا ہوا کہ ایک شخص دو کپڑے پہنے ہوئے آیا اور میرے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے علی بن الحسین یہ کیا بات ہے کہ میں آپ کو محزون و مغموم پا رہا ہوں۔ کیا یہ رنج دنیا کے متعلق ہے؟ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ رزقِ الٰہی تو ہر نیک و بد کے لئے ہے میں نے کہا اس پر کیا رنجیدہ ہوتا وہ تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اس نے کہا تو پھر آخرت کے متعلق ہے؟ اس پر نہ ہونا چاہیئے اللہ کا وعدہ سچا ہے اس روز وہ مالک قاہر حکمراں ہوگا جو ہر شے پر قادر ہے۔ میں نے کہا اس پر کیوں رنجیدہ ہوتا۔ جبکہ ایسا ہی جیسا تم نے بیان کیا اس نے کہا پھر بتاؤ کیا غم ہے۔ میں نے کہا خوف ہے ابن زبیر کے فتنہ کا اس سے ہمارے شیعوں پر مصیبت نازل ہے یہ سن کر وہ ہنسا اور کہنے لگا اے علی بن الحسین کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے دعا کی ہو اور اس نے قبول نہ کی ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے کہ اس نے خدا پر توکل کیا ہو اور خدا نے اس کا کام پورا نہ کیا ہو۔ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کوئی ایسا شخص پایا ہے جس نے اللہ سے سوال کیا ہو اور خدا نے اسے نہ دیا ہو۔ میں نے کہا اس کے بعد وہ غائب ہوگیا۔

توضیح:۔ یہ شخص یا تو کوئی فرشتہ تھا یا خضر تھے جنھوں نے یہ کلام امام علیہ السلام کی تسکین قلب کے لئے کیا۔
یہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اس نے ابن محبوب سے کی ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسّانٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ الْغِنىٰ وَالْعِزَّ يَجُولانِ ، فَإِذا ظَفِرا بِمَوْضِعِ التَّوَكُّلِ أَوْطَنا .
عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسّانٍ مِثْلَهُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مالداری اور عزت گردش کرتی رہتی ہیں جب توکل کا مقام پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو وہیں ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔

علی بن حسان نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : أَيُّما عَبْدٍ أَقْبَلَ قِبَلَ ما يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقْبَلَ اللهُ قِبَلَ ما يُحِبُّ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِاللهِ عَصَمَهُ اللهُ وَمَنْ أَقْبَلَ اللهُ قِبَلَهُ وَعَصَمَهُ لَمْ يُبالِ لَوْ سَقَطَتِ السَّماءُ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ كانَتْ نازِلَةٌ نَزَلَتْ عَلىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ فَشَمِلَتْهُمْ بَلِيَّةٌ ، كانَ في حِزْبِ اللهِ بِالتَّقْوىٰ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ ، أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ في مَقامٍ أَمِينٍ» .

۴۴/۵۱ دخان

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آ گیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہلِ زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں (سورۂ دخان)۔

٥- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِياً ، تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَأْلُوكَ خَيْراً وَفَضْلاً وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذٰلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ بِتَفْوِيضِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثاً لَمْ يُمْنَعْ ثَلَاثاً : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ[۴] وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكِفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» ؛ وَقَالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»[۵] ؟ وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» ؟[۶]

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

٧- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوانَ قالَ : كُنّا في مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتي في بَعْضِ الأَسْفارِ فَقالَ لي بَعْضُ أَصْحابِنا : مَنْ تُؤَمِّلُ لِما قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ : فُلاناً ، فَقالَ: إِذاً وَاللهِ لاتُسْعَفُ حاجَتُكَ وَلا يَبْلُغُكَ أَمَلُكَ وَلا تُنْجَحُ طَلِبَتُكَ ، قُلْتُ : وَما عَلَّمَكَ رَحِمَكَ اللهُ ؟ قالَ : إِنَّ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام حَدَّثَني أَنَّهُ قَرَأَ في بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالى يَقُولُ : وَعِزَّتي وَجَلالي وَمَجْدي وَارْتِفاعي عَلى عَرْشي لَأُقَطِّعَنَّ أَمَلَ كُلِّ مُؤَمِّلٍ [مِنَ النّاسِ] غَيْري بِالْيَأْسِ وَلَأَكْسُوَنَّهُ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النّاسِ وَلَأُنَحِّيَنَّهُ مِنْ قُرْبي وَلَأُبَعِّدَنَّهُ مِنْ فَضْلي ، أَيُؤَمِّلُ غَيْري فِي الشَّدائِدِ ؟ ! وَالشَّدائِدُ بِيَدي وَ يَرْجُو غَيْري وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بابَ غَيْري ؟ ! وَبِيَدي مَفاتيحُ الأَبْوابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبابي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعاني فَمَنْ ذَا الَّذي أَمَّلَني لِنَوائِبِهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَها ؟ ! وَمَنْ ذَا الَّذي رَجاني لِعَظيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجاءَهُ مِنّي ؟ ! جَعَلْتُ آمالَ عِبادي عِنْدي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظي وَمَلَأْتُ سَماواتي مِمَّنْ لا يَمَلُّ مِنْ تَسْبيحي وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لا يُغْلِقُوا الأَبْوابَ بَيْني وَ بَيْنَ عِبادي ، فَلَمْ يَثِقُوا بِقَوْلي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنَّ] مَنْ طَرَقَتْهُ نائِبَةٌ مِنْ نَوائِبي أَنَّهُ لا يَمْلِكُ كَشْفَها أَحَدٌ غَيْري إِلّا مِنْ بَعْدِ إِذْني ، فَمالي أَراهُ لاهِياً عَنّي ، أَعْطَيْتُهُ بِجُودي ما لَمْ يَسْأَلْني ثُمَّ انْتَزَعْتُهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْني رَدَّهُ وَسَأَلَ غَيْري ؛ أَفَيَراني أَبْدَأُ بِالْعَطاءِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أُسْأَلُ فَلا أُجيبُ سائِلي ؟ ! أَبَخيلٌ أَنَا فَيُبَخِّلُني عَبْدي أَوَلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لي ؟ ! أَوَلَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدي ؟ ! أَوَلَيْسَ أَنَا مَحَلَّ الآمالِ ؟ ! فَمَنْ يَقْطَعُها دُوني ؟ أَفَلا يَخْشَى الْمُؤَمِّلُونَ أَنْ يُؤَمِّلُوا غَيْري ، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَماواتي وَ أَهْلَ أَرْضي أَمَّلُوا جَميعاً ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ واحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ ما أَمَّلَ الْجَميعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكي مِثْلَ عُضْوِ ذَرَّةٍ وَ كَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكٌ أَنَا قَيِّمُهُ فَيا بُؤْساً لِلْقانِطينَ مِنْ رَحْمَتي وَيا بُؤْساً لِمَنْ عَصاني وَلَمْ يُراقِبْني .

۷۔ حسین بن علوان (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمھیں حاجت براری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمھاری حاجت پوری نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جستجو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرتا ہے، میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ شدائد میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں۔ میرا دروازہ ہر اس

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہلِ زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں (سورہ دخان)۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِياً ، تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَأْلُوكَ خَيْراً وَفَضْلاً وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذٰلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ بِتَفْوِيضِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثاً لَمْ يُمْنَعْ ثَلَاثاً : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ[۴] وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكِفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» ، وَقَالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»[۵] ؟ وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»[۶] ؟ .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا: مَنْ تُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ: فُلَاناً، فَقَالَ: إِذاً وَاللهِ لَا تُسْعَفُ حَاجَتُكَ وَلَا يَبْلُغُكَ أَمَلُكَ وَلَا تُنْجَحُ طَلِبَتُكَ، قُلْتُ: وَمَا عَلَّمَكَ رَحِمَكَ اللهُ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام حَدَّثَنِي أَنَّهُ قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَجْدِي وَارْتِفَاعِي عَلَى عَرْشِي لَأُقَطِّعَنَّ أَمَلَ كُلِّ مُؤَمِّلٍ [مِنَ النَّاسِ] غَيْرِي بِالْيَأْسِ وَلَأَكْسُوَنَّهُ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَأُنَحِّيَنَّهُ مِنْ قُرْبِي وَلَأُبَعِّدَنَّهُ مِنْ فَضْلِي، أَيُؤَمِّلُ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ؟! وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَيَرْجُو غَيْرِي وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ غَيْرِي؟! وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ ذَا الَّذِي أَمَّلَنِي لِنَوَائِبِهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا؟! وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاءَهُ مِنِّي؟! جَعَلْتُ آمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأْتُ سَمَاوَاتِي مِمَّنْ لَا يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي، فَلَمْ يَثِقُوا بِقَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنَّ] مَنْ طَرَقَتْهُ نَائِبَةٌ مِنْ نَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِي، فَمَالِي أَرَاهُ لَاهِياً عَنِّي، أَعْطَيْتُهُ بِجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَزَعْتُهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدَّهُ وَسَأَلَ غَيْرِي؛ أَفَيَرَانِي أَبْدَأُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أُسْأَلُ فَلَا أُجِيبُ سَائِلِي؟! أَبَخِيلٌ أَنَا فَيُبَخِّلُنِي عَبْدِي أَوَلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي؟! أَوَلَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدِي؟! أَوَلَيْسَ أَنَا مَحَلَّ الْآمَالِ؟! فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي؟ أَفَلَا يَخْشَى الْمُؤَمِّلُونَ أَنْ يُؤَمِّلُوا غَيْرِي، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَمَّلُوا جَمِيعاً ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا أَمَّلَ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُضْوِ ذَرَّةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكٌ أَنَا قَيِّمُهُ فَيَا بُؤْساً لِلْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَا بُؤْساً لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي.

۷۔ حسین بن علوان (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلبِ علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمھیں حاجت برآری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جستجو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرتا ہے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ شدائد میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں۔ میرا دروازہ ہر اس

شخص کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھے پکارے وہ کون ہے ایسا جس نے مصیبتوں میں مجھ سے امید وابستہ کی ہو اور میں نے اس کی امید کو قطع کر دیا ہو۔ کون ہے ایسا جس نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے اس کی خواہش پوری نہ کی ہو۔ میں نے اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھا ہے لیکن وہ میری حفاظت پر راضی نہیں۔ میرے آسمان ایسی مخلوق سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح سے ملول نہیں ہوتے۔ میں نے ان کو یہ حکم دے دیا ہے کہ میرے اور میری مخلوق کے درمیان دروازوں کو بند نہ کریں اس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر اعتماد نہ کیا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں انھیں میرے سوا کوئی نہیں کھول کر دور کر سکتا مگر میرے اذن کے بعد یہ کیا معاملہ ہے کہ بندہ مجھے بھولا ہوا ہے۔ میں نے اپنے جود و کرم سے اُسے کیا کیا نہیں دیا۔ پھر جب میں نے کوئی نیکی سلب کر لی تو اس نے لوٹانے کا سوال نہ کیا اور میرے غیر سے مانگا۔ کیا اس نے مجھے کبھی ایسا پایا ہے کہ میں نے قبل سوال نہ دیا ہو یا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کی ہو کیا میں بخیل ہوں کہ میرا بندہ مجھے ایسا سمجھتا ہے کیا جود و کرم میرے لئے نہیں، کیا عفو و رحمت میرے ہاتھ میں نہیں۔

کیا میں امید کا محل نہیں، پس کون ہے جو مجھ سے قطع تعلق کرے تو کیا لوگ غیروں سے امید لگاتے ڈرتے نہیں۔ اگر تمام اہل آسمان و زمین یک وقت مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے صرف ایک اتنا دوں گا جس کی اُمید ان سب کو ہو اور میرے خزانے میں بقدر چیونٹی کے ایک عضو کے کمی نہ ہوگی۔ اور کیسے کمی ہو سکتی ہے جب اس تمام کارخانہ کا بنانے والا میں ہوں ہلاکت ہو اس کے لئے جو میری رحمت سے مایوس ہوا اور تباہی ہو اس کے لئے جس نے میری نافرمانی کی اور مجھ سے امید نہ رکھی۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبَّادِبْنِ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيِّ عَنْ سَعِيدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللهِ بِيَنْبُعَ وَ قَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ ، فَقَالَ لِي بَعْضُ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام : مَنْ تُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ؟ فَقُلْتُ : مُوسَى بْنَ عَبْدِاللهِ ، فَقَالَ إِذاً لَاتُقْضَى حَاجَتُكَ ثُمَّ لَاتُنْجَحُ طَلِبَتُكَ ؛ قُلْتُ : وَ لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : لِأَنِّي قَدْ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ آبَائِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ - فَقُلْتُ : يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ أَمْلِ عَلَيَّ ، فَأَمْلَاهُ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : لَاوَاللهِ مَاأَسْأَلُهُ حَاجَةً بَعْدَهَا .

٨ - راوی کہتا ہے میں مقام ینبع میں موسیٰ بن عبداللہ ابن الحسن کے ساتھ تھا میرے پاس خرچ کو کچھ نہ رہا۔ مجھ سے امام حسینؑ کی نسل سے ایک صاحب نے کہا یہ کس سے ملنے کی امید ہے۔ میں نے کہا موسیٰ بن عبداللہ سے انھوں نے کہا تمہاری حاجت برادی نہ ہوگی۔ میں نے کہا کیوں۔ انھوں نے کہا۔ میں نے اپنے آبا کی ایک کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے پھر اوپر والی روایت بیان کی۔ میں نے یابن رسول اللہ۔ مجھے لکھوا دیجئے۔ انھوں نے لکھوا دی۔ میں نے کہا اب اس کے بعد میں ان سے نہ مانگوں گا۔

ایک سو اکسٹھواں باب

خوف و رجاء

(بَابُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ) ۱۶۱

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، أَوْ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا كَانَ فِي وَصِيَّةِ لُقْمَانَ ؟ قَالَ : كَانَ فِيهَا الْأَعَاجِيبُ وَكَانَ أَعْجَبُ مَا كَانَ فِيهَا أَنْ قَالَ لِابْنِهِ : خَفِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خِيفَةً لَوْ جِئْتَهُ بِبِرِّ الثَّقَلَيْنِ لَعَذَّبَكَ وَارْجُ اللهَ رَجَاءً لَوْ جِئْتَهُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَحِمَكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَ] فِي قَلْبِهِ نُورَانِ : نُورُ خِيفَةٍ وَ نُورُ رَجَاءٍ ، لَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ هٰذَا وَلَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ هٰذَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے پوچھا لقمان کی وصیت کیا تھی۔ فرمایا وہ عجیب باتیں ہیں ان میں سب سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہو اگر دو جہاں کی نیکی تمہارے پاس ہو تو بھی وہ عذاب دے سکتا ہے اور اس سے پوری امید رکھو اگر دو جہاں کے گناہ ہوں تو بھی وہ رحم کر سکتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ہر بندۂ مومن کے دل میں دو نور ہیں نورِ خوف اور نور رجا اور نور رجا اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا اور اگر اُسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ خَفِ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، فَإِنْ كُنْتَ تَرَىٰ أَنَّهُ لَا يَرَاكَ فَقَدْ كَفَرْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ يَرَاكَ ثُمَّ بَرَزْتَ لَهُ بِالْمَعْصِيَةِ فَقَدْ جَعَلْتَهُ مِنْ أَهْوَنِ النَّاظِرِينَ عَلَيْكَ .

۲۔ اسحاق بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔ اے اسحاق اللہ سے ڈر گویا کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا لیکن وہ تو تجھے دیکھتا ہے اور اگر تو نے یہ سمجھا کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تُو نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تو نے گناہ کیا تو تُو نے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر اسے سمجھا۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ خَافَ اللهَ أَخَافَ اللهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللهَ أَخَافَهُ اللهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ ہر شے کو اس سے ڈرائے گا اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا اللہ اس کو ہر شے سے ڈرائے گا۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ عَرَفَ اللهَ خَافَ اللهَ وَمَنْ خَافَ اللهَ سَخَتْ نَفْسُهُ عَنِ الدُّنْيَا .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اللہ سے ڈرا اور جو اللہ سے ڈرا اس کا نفس دنیا سے بیزار ہوا

٥ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْمٌ يَعْمَلُونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرْجُو ، فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ يَتَرَجَّحُونَ فِي الْأَمَانِيِّ ، كَذَبُوا ، لَيْسُوا بِرَاجِينَ ، إِنَّ مَنْ رَجَا شَيْئاً طَلَبَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ بعض لوگ گناہ کرتے ہوئے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور اسی خیال میں مرجاتے ہیں فرمایا یہ لوگ غلط آرزوئیں کرتے ہیں جھوٹے ہیں یہ رجا والے نہیں ہیں جو کوئی کسی شے کا آرزومند ہوتا ہے وہ اس کی طلب میں رہتا ہے اور جو کسی شے سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگا کرتا ہے۔

٦ - وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ قَوْماً مِنْ مَوَالِيكَ يُلِمُّونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرْجُو ، فَقَالَ : كَذَبُوا لَيْسُوا لَنَا بِمَوَالٍ ، أُولَئِكَ قَوْمٌ تَرَجَّحَتْ بِهِمُ الْأَمَانِيُّ ، مَنْ رَجَا شَيْئاً عَمِلَ لَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۶۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا آپ کے دوستوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو معاصی پر ملامت کی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ہمیں امید بخشش ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ ہمارے دوست نہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنھیں آرزوؤں نے گھیر لیا ہے جو کسی شے کی امید کرتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے تو اس سے بھاگتا ہے

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ

رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ مِنَ الْعِبَادَةِ شِدَّةَ الْخَوْفِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللهُ: «إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ» وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: «فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ» وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً»، قَالَ: وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ حُبَّ الشَّرَفِ وَالذِّكْرِ لَا يَكُونَانِ فِي قَلْبِ الْخَائِفِ الرَّاهِبِ.

۳۴/۵ مائدہ
۳۰/۲۸ فاطر
۴۵/۳ الطلاق

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عبادت کی صورت یہ ہے کہ اللہ سے شدید خوف رکھے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اللہ کے بندوں میں علماء اس سے ڈرتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو اور یہ بھی فرمایا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کو بدی سے نکال دیتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگار ہیں انھیں شرف و شہرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا [قَالَ:] قَالَ: إِنَّ رَجُلاً، رَكِبَ الْبَحْرَ بِأَهْلِهِ فَكُسِرَ بِهِمْ، فَلَمْ يَنْجُ مِمَّنْ كَانَ فِي السَّفِينَةِ إِلَّا امْرَأَةُ الرَّجُلِ، فَإِنَّهَا نَجَتْ عَلَىٰ لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ حَتَّىٰ أَلْجَأَتْ عَلَىٰ جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ رَجُلٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَلَمْ يَدَعْ لِلّٰهِ حُرْمَةً إِلَّا انْتَهَكَهَا فَلَمْ يَعْلَمْ إِلَّا وَالْمَرْأَةُ قَائِمَةٌ عَلَىٰ رَأْسِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: إِنْسِيَّةٌ أَمْ جِنِّيَّةٌ؟ فَقَالَتْ: إِنْسِيَّةٌ، فَلَمْ يُكَلِّمْهَا كَلِمَةً حَتَّىٰ جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمَّا أَنْ هَمَّ بِهَا اضْطَرَبَتْ، فَقَالَ لَهَا: مَا لَكِ تَضْطَرِبِينَ؟ فَقَالَتْ: أَفْرَقُ مِنْ هٰذَا ـ وَأَوْمَأَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ ـ قَالَ: فَصَنَعْتِ مِنْ هٰذَا شَيْئاً؟ قَالَتْ: لَا وَعِزَّتِهِ، قَالَ: فَأَنْتِ تَفْرَقِينَ مِنْهُ هٰذَا الْفَرَقَ وَلَمْ تَصْنَعِي مِنْ هٰذَا شَيْئاً وَإِنَّمَا أَسْتَكْرِهُكِ اسْتِكْرَاهاً فَأَنَا وَاللهِ أَوْلَىٰ بِهٰذَا الْفَرَقِ وَالْخَوْفِ وَأَحَقُّ مِنْكِ، قَالَ: فَقَامَ وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئاً وَرَجَعَ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَلَيْسَتْ لَهُ هِمَّةٌ إِلَّا التَّوْبَةَ وَالْمُرَاجَعَةَ، فَبَيْنَا هُوَ يَمْشِي إِذْ صَادَفَهُ رَاهِبٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ فَحَمِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ فَقَالَ الرَّاهِبُ لِلشَّابِّ: ادْعُ اللهَ يُظِلَّنَا بِغَمَامَةٍ، فَقَدْ حَمِيَتْ عَلَيْنَا الشَّمْسُ فَقَالَ الشَّابُّ: مَا أَعْلَمُ أَنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي حَسَنَةً فَأَتَجَاسَرَ عَلَىٰ أَنْ أَسْأَلَهُ شَيْئاً، قَالَ: فَأَدْعُو أَنَا وَتُؤَمِّنُ أَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ الرَّاهِبُ يَدْعُو وَالشَّابُّ يُؤَمِّنُ، فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَظَلَّتْهُمَا غَمَامَةٌ، فَمَشَيَا تَحْتَهَا مَلِيّاً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ تَفَرَّقَتِ الْجَادَّةُ جَادَّتَيْنِ فَأَخَذَ الشَّابُّ فِي وَاحِدَةٍ وَأَخَذَ الرَّاهِبُ فِي وَاحِدَةٍ فَإِذَا السَّحَابَةُ مَعَ الشَّابِّ، فَقَالَ الرَّاهِبُ: أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي، لَكَ اسْتُجِيبَ وَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي فَأَخْبِرْنِي مَا قِصَّتُكَ؟ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ: غُفِرَ لَكَ مَا مَضَىٰ حَيْثُ دَخَلَكَ الْخَوْفُ

فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ فِيمَا تَسْتَقْبِلُ .

۸۔ راوی کہتا ہے حضرت علی بن الحسین نے فرمایا کہ ایک شخص مع اہل وعیال کشتی میں سوار ہوا کشتی ٹوٹ جانے سے سوائے اس شخص کی بی بی کے اور سب ڈوب گئے وہ عورت ایک تختہ کے سہارے ایک جزیرہ کے کنارے جا لگی اس جزیرہ میں ایک ڈاکو تھا جس نے حرمت الٰہیہ کی ہتک کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا یہ عورت جب اس کے سامنے آئی تو اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور اس سے کہنے لگا تو از قسم انسان ہے یا از قسم جن۔ اس نے کہا میں انسان ہوں اس نے بغیر اس سے کچھ کہے اسے پکڑ کر لٹا دیا اور زنا کرنا چاہا عورت کے بدن میں کپکپی پڑ گئی اس نے پوچھا تو اتنی بے چین کیوں ہے اس نے کہا میں اس سے ڈرتی ہوں اور اشارہ کیا آسمان کی طرف، مرد نے کہا کیا تو نے اس سے پہلے کبھی ایسا کام کرایا ہے اس نے کہا نہیں، قسم ہے عزت وجلال خدا کی اس نے کہا تو تو صرف اسی کام کی وجہ سے اتنا خوف کھا رہی ہے حالانکہ میں زبردستی تیرے ساتھ یہ کار بد کرنا چاہ رہا ہوں لہذا میں تجھ سے خدا سے ڈرنے کا زیادہ مستحق ہوں یہ کہہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور بغیر اس سے کلام کئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور اب اس کا کام سوائے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کچھ اور نہ رہا۔

وہ راہ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک راہب ہم سفر ملا۔ کڑی دھوپ تھی راہب نے اس جوان سے کہا۔ اللہ سے دعا کر کہ وہ ہمارے سایہ کے لئے بادل بھیج دے۔ دھوپ بہت سخت ہے اس نے کہا میں نے کون سی نیکی کی ہے کہ اللہ سے دعا کرنے کی جرأت کروں اس نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ چنانچہ راہب نے دعا کی اور جوان نے آمین کہی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل آ گیا اور اس کے سایہ میں دونوں چلنے لگے اور دن میں دیر تک چلتے رہے پھر انھوں نے الگ الگ راستہ اختیار کیا ایک راستہ پر وہ جوان چلا دوسرے پر راہب، بادل اس جوان کے ساتھ ہو گیا۔ راہب نے کہا تو مجھ سے بہتر ہے تیری دعا قبول ہوئی میری نہیں۔ پس مجھے بتا تیرا قصہ کیا ہے اس نے عورت کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا تیرے اس خوف کی وجہ سے خدا نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ پس آگے کے لئے خبردار رہنا۔

۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا حُفِظَ مِنْ خُطَبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوا إِلَىٰ مَعَالِمِكُمْ وَإِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوا إِلَىٰ نِهَايَتِكُمْ أَلَا إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَعْمَلُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَىٰ لَا يَدْرِي مَا اللهُ صَانِعٌ فِيهِ وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي مَا اللهُ قَاضٍ فِيهِ فَلْيَأْخُذِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَفِي الشَّبِيبَةِ قَبْلَ الْكِبَرِ وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الدُّنْيَا مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَمَا بَعْدَهَا مِنْ دَارٍ إِلَّا الْجَنَّةَ أَوِ النَّارَ .

۹۔ راوی کہتا ہے، میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے خطبوں میں سے جو میں نے یاد کیا یہ ہے کہ حضرت

نے فرمایا۔ لوگو، تمھارے لئے دلائل و براہین ہیں اور تمھارے لئے ایک نہایت ہے پس اپنی نہایت پر نظر رکھو آگاہ ہو کہ بندۂ مومن دو قوتوں کے درمیان کام کرتا ہے ایک عمر کا وہ حصّہ ہے جو گزر چکا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا کرے گا اور عمر کا ایک وہ حصہ ہے جو باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا پس چاہیئے کہ بندۂ مومن جو کام کرے جو اس کے نفس کے لئے مفید ہو اور دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرے اور جوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ دنیا کے بعد کوئی عذر قبول نہ ہوگا اس دنیا کے علاوہ سوائے جنت و نار کوئی اور گھر نہیں۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ» قَالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللهَ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَيَعْلَمُ مَا يَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ .

۱۰۔ آیہ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں کے متعلق فرمایا، جس نے یہ جان لیا کہ اللہ ہر اس کام کو دیکھتا ہے جو وہ کرتا ہے اور ہر اس بات کو سنتا ہے جو وہ کہتا ہے اور اس کے ہر عمل کو اچھا ہو یا برا جاننے والا ہے تو وہ شخص اعمالِ قبیحہ سے رک جاتا ہے یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جس نے خوف کیا مقام رب سے اور بری خواہشوں سے نفس کو روکا۔

توضیح: دو جنتوں سے مراد ایک تو بہشت دنیا ہے وہ حاصل ہوتی ہے قضائے الٰہی پر راضی ہونے سے اور دوسری بہشتِ آخرت ہے جو جزا ہے مرضیٔ الٰہی پر راضی ہونے کی۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي سَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ خَائِفاً رَاجِياً ، وَلَا يَكُونُ خَائِفاً رَاجِياً حَتَّى يَكُونَ عَامِلاً لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کوئی مومن، مومن نہیں ہو سکتا جبتک خوف کرنے والا اور امید کرنے والا نہ ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا جب تک خوف اور رجا کے معاملات پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : ذَنْبٌ قَدْ مَضَى لَا يَدْرِي مَا صَنَعَ اللهُ فِيهِ وَعُمُرٌ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي مَا يَكْتَسِبُ فِيهِ مِنَ الْمَهَالِكِ ، فَهُوَ لَا يُصْبِحُ إِلَّا خَائِفاً وَلَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْخَوْفُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مومن دو خوفوں کے درمیان ہے ایک وہ گناہ جو گزر گیا، نہیں جانتا کہ خدا نے اس کے متعلق کیا کیا دوسرے باقی عمر کے متعلق نہیں جانتا کہ کیسی مہلک غلطیوں کا مرتکب ہوگا۔ وہ صبح کرتا ہے خوف کی حالت میں اور اس کی اصلاح نہیں کرسکتا مگر خوف۔

۱۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَ] فِي قَلْبِهِ نُورَانِ: نُورُ خِيفَةٍ وَنُورُ رَجَاءٍ لَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ هٰذَا وَلَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ هٰذَا.

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے باپ نے فرمایا ہے کوئی بندۂ مومن ایسا نہیں جس کے قلب میں دو نور نہ ہوں نورِ خوف اور نورِ رجاء اگر ان دونوں کو وزن کیا جائے تو ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہوگی۔

ایک سو باسٹھواں باب

اللہ عزّوجل کے ساتھ حُسنِ ظن

(بابٌ) ۱۶۲

(حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: لَا يَتَّكِلُ الْعَامِلُونَ لِي عَلَىٰ أَعْمَالِهِمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِثَوَابِي، فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَهَدُوا وَأَتْعَبُوا أَنْفُسَهُمْ ـ أَعْمَارَهُمْ ـ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بَالِغِينَ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْهَ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّاتِي وَرَفِيعِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ فِي جِوَارِي وَلٰكِنْ بِرَحْمَتِي فَلْيَثِقُوا وَفَضْلِي فَلْيَرْجُوا وَإِلَىٰ حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذٰلِكَ تُدْرِكُهُمْ، وَمَنِّي يُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِي، وَمَغْفِرَتِي تُلْبِسُهُمْ عَفْوِي فَإِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَبِذٰلِكَ تَسَمَّيْتُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے اپنے عمل میں میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے یہ لوگ اگر کوشش کریں اور عمر بھر اپنے نفسوں کو میری عبادت کرکے تعب میں ڈالیں تو بھی قاصر رہیں

گے اور میری عبادت کی تہہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے جستجو کریں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں اور وہ بلند درجات جو میرے جوار میں ہیں لیکن یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس لوگوں کو چاہیئے کہ مجھ سے ڈریں اور میرے فضل کے امیدوار ہیں میری طرف اچھا گمان رکھیں تو مطمئن ہو جائیں گے۔

ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری رضا اور مغفرت ان تک پہنچ جائے گی اور میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا میں رحمٰن و رحیم اللہ ہوں اور اسی لئے میرا یہ نام ہے۔

٢ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ ـ وَ هُوَ عَلَىٰ مِنْبَرِهِ ـ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا أُعْطِيَ مُؤْمِنٌ قَطُّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا بِحُسْنِ ظَنِّهِ بِاللهِ وَرَجَائِهِ لَهُ وَ حُسْنِ خُلُقِهِ وَالْكَفِّ عَنِ اغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ مُؤْمِناً بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ إِلَّا بِسُوءِ ظَنِّهِ بِاللهِ وَ تَقْصِيرِهِ مِنْ رَجَائِهِ وَسُوءِ خُلُقِهِ وَاغْتِيَابِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يَحْسُنُ ظَنُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ بِاللهِ إِلَّا كَانَ اللهُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ لِأَنَّ اللهَ كَرِيمٌ ، بِيَدِهِ الْخَيْرَاتُ ، يَسْتَحْيِي أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ قَدْ أَحْسَنَ بِهِ الظَّنَّ ثُمَّ يُخْلِفُ ظَنَّهُ وَرَجَاءَهُ ، فَأَحْسِنُوا بِاللهِ الظَّنَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علی میں یہ پایا کہ رسول اللہ نے منبر پر فرمایا۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک کبھی نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسن ظن نہ ہوا اور اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسنِ ظن خلق کا مالک نہ ہو، مومنین کی غیبت سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود یکتا کی، خدا کسی مومن کو بعد توبہ و استغفار معذب نہیں کرتا۔ لیکن جب خدا سے اس کو سوئے ظن ہوا اور امید میں کوتاہی ہو یا بدخلقی ہو یا مومنوں کی غیبت کرے۔ خدا کی قسم بندۂ مومن کا حسنِ ظن خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہوگا کہ وہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے بھی یعنی یہ نہ جانے کہ خدا کارساز مطلق ہے کیونکہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے وہ حیا کرتا ہے اس بات سے کہ بندۂ مومن حسن ظن کے بعد اپنے ظن کے خلاف عمل کرے اور اپنی امید اس سے قطع کرے۔ پس اللہ کی طرف اچھا گمان رکھو اور اسی طرف رغبت کرو۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : أَحْسِنِ الظَّنَّ بِاللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ بِي،[1] إِنْ خَيْراً فَخَيْراً وَإِنْ شَرّاً فَشَرّاً .

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ حسنِ ظن رکھو خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ میں بندۂ مومن کے نزدیک ہوں

اگر وہ میرے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کے لئے بہتری ہے اور اگر بُرا گمان رکھتا ہے تو بُرائی ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: حُسْنُ الظَّنِّ بِاللهِ أَنْ لَا تَرْجُوَ إِلَّا اللهَ وَلَا تَخَافَ إِلَّا ذَنْبَكَ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ اسی سے امید رکھی جائے اور اسی کا گناہ کرنے سے خوف کیا جائے۔

ایک سو ترسٹھواں باب

اعترافِ تقصیر

((بَابُ)) ۱۶۳

((الإِعْتِرَافِ بِالتَّقْصِيرِ))

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِبَعْضِ وَلَدِهِ: يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْجِدِّ لَا تُخْرِجَنَّ نَفْسَكَ مِنْ حَدِّ التَّقْصِيرِ فِي عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِهِ، فَإِنَّ اللهَ لَا يُعْبَدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ.

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک فرزند سے بیٹا کوشش کو اپنے لئے لازم قرار دو اور عبادت و اطاعتِ خدا میں اپنی تقصیر کے معترف رہو کیونکہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ بَعْضِ الْعِرَاقِيِّينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا جَابِرُ لَا أَخْرَجَكَ اللهُ مِنَ النَّقْصِ وَ[لَا] التَّقْصِيرِ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفی سے فرمایا۔ خدا تم کو نقص اور تقصیر سے خارج کرے۔

٣ - عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَبَدَ اللهَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ قَرَّبَ قُرْبَاناً فَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ، فَقَالَ لِنَفْسِهِ: مَا أُتِيتُ[1] إِلَّا مِنْكِ وَمَا الذَّنْبُ إِلَّا لَكِ، قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ[2]: ذَمُّكَ لِنَفْسِكَ أَفْضَلُ مِنْ

عِبَادَتِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام کاظم علیہ السلام سے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص چالیس سال سے عبادت کر رہا تھا پھر اس نے قربانی کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے اپنے نفس سے کہا جو کچھ ہوا تیری وجہ سے ہوا گناہ تیرا ہی ہے۔ خدا نے اسے وحی کی۔ تیرا اپنے نفس کی مذمت کرنا افضل ہے تیری چالیس سالہ عبادت سے۔

٤ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ : اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَمَّا الْمُعَارُونَ فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ الرَّجُلَ يُعَارُ الدِّينَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ فَقَالَ : كُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُ بِهِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّراً عِنْدَ نَفْسِكَ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللهِ مُقَصِّرُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۴- فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے اکثر یہ دعا کیا کرو۔ خداوندا مجھے رعایتی ایمان والا قرار نہ دے اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر، میں نے عاریتاً ایمان دیئے ہوؤں کو تو پہچان لیا اور جان لیا کہ ایک شخص عاریتاً دین میں آتا ہے پھر اس سے نکل جاتا ہے لیکن تقصیر سے خارج ہونے کے کیا معنی، فرمایا جو عمل تم کرو تو اسے اپنے دل میں کم ہی سمجھو کیونکہ جو عمل بندوں کا خدا اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ان میں ضرور کوتاہی کرنے والے ہیں سوائے ان کے جن کو خدا نے معصوم بنایا ہے۔

ایک سو چونسٹھواں باب

اطاعت و تقویٰ

(بَابُ) ۱۶۴

☆(الطَّاعَةِ وَ التَّقْوىٰ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَخِي عَرَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا تَذْهَبْ بِكُمُ الْمَذَاهِبُ ، فَوَاللهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنْ أَطَاعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مذاہبِ باطلہ تم کو مذہب حق سے نہ ہٹا دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی

اطاعت کرے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَاللهِ مَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، أَلَا وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلْ أَحَدَكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ يَطْلُبَهُ بِغَيْرِ حِلِّهِ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خطبہ بیان فرمایا حضرت رسول خدا نے حجۃ الوداع میں اور فرمایا۔ لوگو واللہ کوئی شے تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور رکھنے والی نہیں ہے مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کوئی شے تم کو نار سے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی نہیں، مگر وہی جس کی نہی میں نے کی ہے آگاہ ہو کہ جبرئیل نے میرے دل میں یہ وحی ڈالی کہ کوئی شخص نہیں مرتا جب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی طلب میں پوری کوشش کرو اور تم میں سے کوئی ایسی روزی تلاش نہ کرے جو حلال نہ ہو۔ کوئی اللہ سے نہیں پا سکتا سوائے اس کی اطاعت کے۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ؛ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا جَابِرُ أَيَكْتَفِي مَنِ انْتَحَلَ التَّشَيُّعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَوَاللهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ وَأَطَاعَهُ وَمَا كَانُوا يُعْرَفُونَ يَا جَابِرُ إِلَّا بِالتَّوَاضُعِ وَالتَّخَشُّعِ وَالْأَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللهِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْجِيرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِينَ وَالْأَيْتَامِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَفِّ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ؛ وَكَانُوا أُمَنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا نَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَداً بِهَذِهِ الصِّفَةِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ حَسْبُ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: أُحِبُّ عَلِيّاً وَأَتَوَلَّاهُ ثُمَّ لَا يَكُونُ مَعَ ذَلِكَ فَعَّالاً؟ فَلَوْ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ رَسُولَ اللهِ ـ فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام ـ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سِيرَتَهُ وَلَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا نَفَعَهُ حُبُّهُ إِيَّاهُ شَيْئاً فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللهِ، لَيْسَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ، أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ [وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ] أَتْقَاهُمْ وَأَعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ، يَا جَابِرُ وَاللهِ مَا يُتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِالطَّاعَةِ

وَمَامَعَنَا بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَلا عَلَى اللهِ لِأَحَدٍ مِنْ حُجَّةٍ ، مَنْ كَانَ لِلهِ مُطِيعاً فَهُوَ لَنَا وَلِيٌّ وَمَنْ كَانَ لِلهِ عَاصِياً فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ ؛ مَا تُنَالُ وَلَايَتُنَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا۔ اے جابر صرف یہ کہنا کہ ہم اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں شیعیت کے لئے کافی ہے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا مگر جب کہ اللہ سے ڈرے ۔ اس کی اطاعت کرے اور اے جابر یہ نہیں ہو سکتا بغیر تواضع خضوع وخشوع ، ادائے امانت ، کثرتِ ذکر خدا ، روزہ نماز ، والدین سے نیکی ، حسن سلوک ، ہمسایہ فقیروں اور مسکینوں ، مقروضوں اور یتیموں سے اور قول میں صداقت ہو ، قرآن کی تلاوت ہو اور لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا اور اپنے قبائل کی اشیاء میں امین ہونا۔ جابر نے کہا یا بن رسول اللہ اس زمانہ میں ایسا آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے جابر، مذاہب باطلہ تم کو مذہب سے ہٹا نہ دیں کیا یہ کافی ہے ایک شخص کے لئے کہنا کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا وہ کرنے والا کچھ نہ ہو ایسے ہی اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول علیؑ سے بہتر ہیں اس کے بعد وہ رسولؐ کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر اس کا عمل نہ ہو تو حضرت کی محبت اسے کچھ فائدہ نہ دے گی ، اللہ سے ڈرو اور صحیح عمل کرو جو پیش خدا مقبول ہو کسی شخص اور خدا کے درمیان قرابت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ومکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور اس کی اطاعت عملاً زیادہ کرنے والا ہے اے جابر کوئی خدا کا مقرب نہیں بن سکتا مگر اطاعت سے اس کے بغیر ہمارے ساتھ ہونا برأت نہیں اور نہ خدا پر کوئی حجت ہے جو اللہ کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے جو اللہ کا گنہگار ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ ہماری ولایت کو کوئی نہیں پا سکتا مگر عمل اور پرہیزگاری سے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَيَأْتُونَ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَضْرِبُونَهُ ، فَيُقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : نَحْنُ أَهْلُ الصَّبْرِ فَيُقَالُ لَهُمْ : عَلَى مَا صَبَرْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَصْبِرُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَنَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ ؛ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقُوا ؛ أَدْخِلُوهُمُ الْجَنَّةَ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» .

۱۰/۳۹ زمر

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت لوگ قبروں سے اٹھ کر دروازۂ جنت پر آئیں گے اسے کھٹکھٹائیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو ، وہ کہیں گے ہم اہلِ صبر ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم نے کس چیز پر صبر کیا وہ کہیں گے ہم نے اطاعت خدا میں ہر مصیبت پر صبر کیا اور معاصی سے رکنے پر ہر مصیبت پر صبر کیا۔ اللہ کہے گا انھوں نے سچ کہا۔ انھیں جنت میں داخل کرو۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ أَبِي

عُبَيْدَةَ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ تَقْوَى وَ كَيْفَ يَقِلُّ مَا يُتَقَبَّلُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا اور کیسے سمجھا جائے وہ عمل جس کو خدا قبول کرے۔

٦ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ ـ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ـ كُونُوا النُّمْرُقَةَ الْوُسْطَى يَرْجِعُ إِلَيْكُمُ الْغَالِي وَيَلْحَقُ بِكُمُ التَّالِي ؛ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَعْدٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْغَالِي ؟ قَالَ : قَوْمٌ يَقُولُونَ فِينَا مَا لَا نَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا ، فَلَيْسَ أُولَئِكَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُمْ ؛ قَالَ فَمَا التَّالِي ؟ قَالَ : الْمُرْتَادُ يُرِيدُ الْخَيْرَ ؛ يُبَلِّغُهُ الْخَيْرَ يُؤْجَرُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : وَاللهِ مَا مَعَنَا مِنَ اللهِ بَرَاءَةٌ وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللهِ قَرَابَةٌ وَلَا لَنَا عَلَى اللهِ حُجَّةٌ وَلَا نَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ إِلَّا بِالطَّاعَةِ ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُطِيعاً لِلَّهِ تَنْفَعُهُ وَلَايَتُنَا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ عَاصِياً لِلَّهِ لَمْ تَنْفَعْهُ وَلَايَتُنَا ، وَيْحَكُمْ لَا تَغْتَرُّوا ؛ وَيْحَكُمْ لَا تَغْتَرُّوا .

۶۔ ابوجعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا - اے گروہ شیعہ ، اے شیعیان آلِ محمدؐ تم تکیہ کی طرح بنو جس پر اعتماد کیا جاتا ہے تاکہ غالی تمہاری طرف لوٹے اور پسماندہ تم سے مل جائے۔ سعد انصاری نے کہا میں آپ پر فدا ہوں غالی کون ہے۔ فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہمارے میں وہ باتیں کہتے ہیں جو اپنے لئے نہیں کہتے۔ یہ لوگ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم ان میں سے ہیں اس نے کہا تالی کون ہے فرمایا وہ ہے جو عمل خیر کا استنباط عمل امام سے کرتا ہے وہ نیکی کو پالیتا ہے اور اس پر اس کو اجر ملتا ہے پھر ہم سے متوجہ ہو کر فرمایا - ہمارے ساتھ رہنے میں برأت نہیں ، کیوں کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی قرابت نہیں اور نہ ہمارے لئے اللہ پر کوئی حجت ہے خدا سے تقرب حاصل نہیں کیا جا سکتا مگر اطاعت سے جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو ہماری ولایت نفع دے گی اور جو عاصی ہوگا ہماری ولایت اس کو نفع نہ دے گی وائے ہو تم پر شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ ، شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَذَكَرْنَا الْأَعْمَالَ فَقُلْتُ أَنَا : مَا أَضْعَفَ عَمَلِي ، فَقَالَ : مَهْ ، اسْتَغْفِرِ اللهَ ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ التَّقْوَى خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعَمَلِ بِلَا تَقْوَى . قُلْتُ : كَيْفَ يَكُونُ كَثِيرٌ بِلَا تَقْوَى ؟ قَالَ : نَعَمْ مِثْلُ الرَّجُلِ يُطْعِمُ طَعَامَهُ وَيَرْفُقُ جِيرَانَهُ وَيُوَطِّئُ رَحْلَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ دَخَلَ فِيهِ ، فَهَذَا الْعَمَلُ بِلَا تَقْوَى وَيَكُونُ الْآخَرُ لَيْسَ عِنْدَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا ہم نے اپنے اعمال کا ذکر چھیڑا۔ میں نے کہا میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ فرمایا استغفر اللہ اسے چھوڑو کم عمل اگر تقویٰ کے ساتھ ہو تو وہ بلا تقویٰ کے زیادہ عمل سے بہتر ہے میں نے کہا بلا تقویٰ کے عمل کثیر کیسے ہوگا فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھلاتا ہے اور اپنے پڑوسیوں سے ہر نرمی و مدارا پیش آتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے لیکن جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلا تقویٰ ہے اور دوسرا وہ ہے جس کے پاس کچھ نہیں جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

٨ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ مُحْسِنٍ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا نَقَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْداً مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي إِلَى عِزِّ التَّقْوَى إِلَّا أَغْنَاهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ وَأَعَزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ وَآنَسَهُ مِنْ غَيْرِ بَشَرٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا نے کسی بندہ کو معاصی کی ذلت سے نکال کر اگر تقویٰ کی عزت دی ہے اور اس کو بغیر مال کے غنی بنا دیا ہے اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دی ہے اور بغیر انسان اسے تنہائی سے مانوس بنا دیا ہے۔

ایک سو پینسٹھواں باب

ورع

(بَابُ الْوَرَعِ) ۱۶۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي لَا أَلْقَاكَ إِلَّا فِي السِّنِينَ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ آخُذُ بِهِ ، فَقَالَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ چند سال میں ایک بار حاضر خدمت ہوتا ہوں پس مجھے کوئی ایسی چیز بتلائیے کہ میں اس پر عمل کروں۔ فرمایا۔ خدا سے ڈرنا، گناہوں سے پرہیز کرنا اور حصولِ نیکی کی کوشش کرنا اور جب گناہ سے نہ بچا جائے تو یہ کوشش فائدہ نہ دے گی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللهَ وَصُونُوا دِينَكُمْ بِالْوَرَعِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم کو نصیحت کی اطاعتِ خدا کا حکم دیا اور دنیا سے رغبت نہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ پھر فرمایا پرہیزگاری کو اپنے لئے لازم قرار دو، خدا کی رحمت بغیر پرہیزگاری کے نہیں ملتی۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ : وَعَظَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَ وَزَهَّدَ ، ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِالْوَرَعِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ سے سنا اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری سے کرو۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے بغیر پرہیزگاری اجتہاد نافع نہیں۔

٥ ـ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ الصَّيْقَلِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ أَشَدَّ الْعِبَادَةِ الْوَرَعُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے پرہیزگاری سخت ترین عبادت ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيُّ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا نَلْقَى مِنَ النَّاسِ فِيكَ ؟ ! فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : وَمَا الَّذِي تَلْقَى مِنَ النَّاسِ فِيَّ ؟ فَقَالَ : لَا يَزَالُ يَكُونُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الرَّجُلِ الْكَلَامُ فَيَقُولُ : جَعْفَرِيٌّ خَبِيثٌ ، فَقَالَ : يُعَيِّرُكُمُ النَّاسُ بِي ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّبَّاحِ : نَعَمْ قَالَ : فَقَالَ : مَا أَقَلَّ وَاللهِ مَنْ يَتَّبِعُ جَعْفَراً مِنْكُمْ ، إِنَّمَا أَصْحَابِي مَنِ اشْتَدَّ وَرَعُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا ثَوَابَهُ ، فَهَؤُلَاءِ أَصْحَابِي .

۶۔ ابوالصباح کنانی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کس قدر تکلیف ہوتی ہے آپ کے بارے میں ہم کو لوگوں سے فرمایا میرے بارے میں تم کو لوگوں سے کیا آزار پہنچتا ہے ابو صباح نے کہا مجھ سے ہمیشہ ایک شخص سے گفتگو ہوا کرتی ہے

نہ کہتا ہے جعفری خبیث ہوتے ہیں فرمایا لوگ میری وجہ سے تم کو عیب لگاتے ہیں ابوالصباح نے کہا۔ فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم میں میرے سچے پیرو بہت کم ہیں میرے اصحاب تو وہ ہیں جو پرہیزگاری میں زیادہ سخت ہوں اپنے خالق کے لئے عمل کریں اور اس کے ثواب کی امید رکھیں ایسے ہیں میرے اصحاب۔

۷ ۔ حَنَانُ بْنُ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ الْغَزَّالِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ اجْتَنِبْ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ ، تَكُنْ مِنْ أَوْرَعِ النَّاسِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے۔ اے ابن آدم جو میں نے تیرے اوپر حرام کر دیا ہے اس سے بچ تو پرہیزگاروں میں سے ہو جائے گا۔

۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْوَرَعِ مِنَ النَّاسِ ؛ فَقَالَ: الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۸۔ راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ پرہیزگار آدمی سے کون مراد ہے فرمایا جو محارم سے پرہیز کرتا ہے

۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلْقِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ وَكُونُوا دُعَاةً إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ وَكُونُوا زَيْناً وَلَا تَكُونُوا شَيْناً ، وَعَلَيْكُمْ بِطُولِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ؛ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا طَالَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ هَتَفَ إِبْلِيسُ مِنْ خَلْفِهِ وَقَالَ : يَا وَيْلَهُ أَطَاعَ وَعَصَيْتُ وَسَجَدَ وَأَبَيْتُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم کر و تقویٰ، پرہیزگاری، کوشش امر دین میں سچ بات کہنا، امانت ادا کرنا، پڑوسی سے نیکی اور اپنے عمل سے اپنے دین کی طرف لوگوں کو بلانا نہ صرف اپنی زبانوں سے بلکہ اپنے اعمال سے اپنے آئمہ کے لئے زینت بنو۔ اور بداعمالی سے ان کے لئے باعث ننگ نہ بنو اور اپنے رکوع و سجود کو طول دو کہ جب تم طول دیتے ہو تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے ہائے اس نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی، اس نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا۔

۱۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيُّ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا

عِيسَى بْنَ عَبْدِاللهِ لَيْسَ مِنَّا ـ وَلَا كَرَامَةَ ـ مَنْ كَانَ فِي مِصْرٍ فِيهِ مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ وَ كَانَ فِي ذٰلِكَ الْمِصْرِ أَحَدٌ أَوْرَعَ مِنْهُ (۱).

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عیسیٰ بن عبداللہ القمی حاضر ہوا حضرت نے مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھا کر فرمایا۔ اے عیسیٰ وہ لوگ ہم سے نہیں اور نہ ان کے لئے کوئی کرامت و بزرگی ہے کہ اگر کسی شہر میں ہمارے شیعہ ایک لاکھ اور اس سے بھی زائد ہوں اور ہمارے مخالفوں میں ایک شخص بھی ان سے زیادہ پرہیزگار ہو (کیونکہ اس سے ہماری دوستی بدنام ہوگی۔)

۱۱ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَوْصِنِي، قَالَ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو، پرہیزگار بنو، عبادت میں مشقت کو برداشت کرو اور یہ جان لو کہ یہ مشقت فائدہ نہ دے گی جب تک پرہیزگاری نہ ہو۔

۱۲ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَعِينُونَا بِالْوَرَعِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكُمْ بِالْوَرَعِ كَانَ لَهُ عِنْدَاللهِ فَرَجاً، وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: «مَنْ يُطِعِ اللهَ وَ رَسُولَهُ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً» فَمِنَّا النَّبِيُّ وَمِنَّا الصِّدِّيقُ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہماری مدد پرہیزگاری سے کرو جو شخص کہ پرہیزگاری کے ساتھ خدا کے سامنے جائے گا اس کو کشادگی نصیب ہوگی، خدا فرماتا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یہ لوگ اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کیں ہیں اور وہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہوں گے پس ہم میں نبی بھی ہیں صدیق بھی ہیں شہداء و صالحین بھی ہیں۔

۱۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَا نَعُدُّ الرَّجُلَ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ لِجَمِيعِ أَمْرِنَا مُتَّبِعاً مُرِيداً، أَلَا وَإِنَّ مِنِ اتِّبَاعِ أَمْرِنَا وَإِرَادَتِهِ الْوَرَعَ، فَتَزَيَّنُوا

بِهِ ؛ يَرْحَمُكُمُ اللهُ وَ كَبِّدُوا أَعْدَائَنَا [بِهِ] يَنْعَشْكُمُ اللهُ

۱۳۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہم کسی شخص کو مومن نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ تمام امور میں ہمارا اتباع کرنے والا نہ ہو اور ارادہ نہ کرے ان امور بد کی بجاآوری کا، آگاہ ہو جس نے ہمارا اتباع کیا اور پرہیزگاری کا ارادہ کیا تو ہمارا مقصد وہی پرہیزگاری ہے اپنے کو اس سے آراستہ کرو اللہ تم پر رحم کرے اس پرہیزگاری کے ذریعے سے ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرو۔ اللہ تم کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ؛ عَنِ الْعَلَاءِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كُونُوا دُعَاةً لِلنَّاسِ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ ؛ لِيَرَوْا مِنْكُمُ الْوَرَعَ وَالْاِجْتِهَادَ وَالصَّلَاةَ وَالْخَيْرَ ؛ فَإِنَّ ذٰلِكَ دَاعِيَةٌ .

۱۴۔ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو دین کی طرف اپنے عمل سے بلاؤ نہ کہ اپنی زبانوں سے تاکہ وہ تمھاری پرہیزگاری عبادت میں مشقت، نماز اور امر خیر کو دیکھیں بڑی دعوتِ دین یہی ہے۔

١٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْعَلَوِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَلِيٍّ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : قَالَ : كَثِيراً مَا كُنْتُ أَسْمَعُ أَبِي يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ شِيعَتِنَا مَنْ لَا تَتَحَدَّثُ الْمُخَدَّرَاتُ بِوَرَعِهِ فِي خُدُورِهِنَّ وَ لَيْسَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا مَنْ هُوَ فِي قَرْيَةٍ فِيهَا عَشَرَةُ آلَافِ رَجُلٍ فِيهِمْ [مِنْ] خَلْقِ [ا]للهِ أَوْرَعُ مِنْهُ .

۱۵۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ ہمارا شیعہ نہیں جس کی پرہیزگاری اتنی شہرت پذیر نہ ہو کہ مستورات پس پردہ اس کی پرہیزگاری کا ذکر کریں اور ہمارے اولیاء میں سے نہیں ہے وہ جو کسی ایسی بستی میں ہمارے مخالفوں کی ہو جس میں کوئی ایک بھی اس سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

ایک سو چھیاسٹھواں باب

عفت

(بَابُ الْعِفَّةِ) ۱۶۶

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ حَرِيزٍ ؛ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

علیه السلام قَالَ : مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیه السلام : إِنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ عِفَّةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین عبادت شکم و شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا افضل عبادت پاک دامنی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام : إِنِّي ضَعِيفُ الْعَمَلِ قَلِيلُ الصِّيَامِ وَلَكِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا آكُلَ إِلَّا حَلَالاً ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَيُّ الْإِجْتِهَادِ أَفْضَلُ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں ضعیف العمل اور قلیل الصوم ہوں لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ حلال روزی کھاؤں فرمایا عفت بطن و فرج سے بہتر کوئی اطاعت و عبادت نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله : أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّتِي النَّارَ الْأَجْوَفَانِ : الْبَطْنُ وَالْفَرْجُ .

۵۔ فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری امت کے زیادہ لوگ دو خالی جگہوں کی وجہ سے داخل جہنم ہوں گے ایک شکم دوسرے شرمگاہ۔

٦ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله ثَلَاثٌ أَخَافُهُنَّ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي : الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَمَضَلَّاتُ الْفِتَنِ وَشَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ .

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن سے میں اپنے بعد اپنی امت سے ڈرتا ہوں اول معرفت

کے بعد گمراہی، دوسرے فتنوں والی گمراہیاں تیسرے بطن اور فرج کی شہوت۔

۷ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عَنْ مُحمّدِبْنِ عبدِالجبّار ، عَنْ بعضِ أصحابِهِ ، عَنْ ميمونٍ القدّاح قال : سمعتُ أباجعفرٍ عليه‌السلام يقولُ : مامِنْ عِبادةٍ أفضلُ مِنْ عِفّةِ بطنٍ و فرجٍ .

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا بطن اور فرج کو حرام سے بچانے سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔

۸ ـ مُحمّدُبْنُ يحيى ، عَنْ أحمدَ بْنِ مُحمّدٍ ، عَنْ عليّ بْنِ الحكم ، عَنْ سيفِ بْنِ عميرةَ ، عَنْ منصورِ ابْنِ حازمٍ ، عَنْ أبي جعفرٍ عليه‌السلام قال : مامِنْ عِبادةٍ أفضلُ عِندَاللهِ مِنْ عِفّةِ بطنٍ وفرجٍ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک کوئی عبادت شکم و شرمگاہ کے حرام سے بچانے سے افضل نہیں۔

ایک سو سڑسٹھواں باب

محارم سے اجتناب

(بابُ) ۱۶۷

☆(اجتنابِ المحارِمِ)☆

۱ ـ مُحمّدُبْنُ يحيى ، عَنْ أحمدَبْنِ مُحمّدِبْنِ عيسى ، عَنِ الحسنِ بْنِ محبوبٍ ، عَنْ داودَبْنِ كثيرٍ الرّقّيّ ، عَنْ أبي عبدِاللهِ عليه‌السلام في قولِ اللهِ عزّ وجلّ : «ولِمَنْ خافَ مقامَ ربِّهِ جنّتانِ» قال : مَنْ عَلِمَ أنّ الله عزّ وجلّ يراهُ ويسمعُ مايقولُهُ ويفعلُهُ مِنْ خيرٍ أوشرٍّ فيحجزُهُ ذلك عَنِ القبيحِ مِنَ الأعمالِ فذلك الّذي «خافَ مقامَ ربِّهِ ونهى النّفسَ عَنِ الهوى» .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دوہری جنت ہے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہر عمل کو دیکھتا اور ہر قول کو سنتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا برا تو یہ اس کو اعمال قبیحہ کی بجاآوری سے روکے گا اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے جس نے مقام رب سے خوف کیا اور نفس کو بری خواہشوں سے روکا ردہ نجات یافتہ ہے۔

۲ ـ عليُّ بْنُ إبراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ، عَنْ حمّادِبْنِ عيسى ، عَنْ إبراهيمَ بْنِ عُمَرَ اليمانيّ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَيْرَ ثَلَاثٍ : عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَيْنٍ فَاضَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، وَعَيْنٍ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز قیامت ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے جو عبادتِ خدا میں جاگی جو خوفِ خدا سے روئی جو محارم الٰہیہ سے کترائی۔

٣ - عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ يُونُسَ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَنْ مَحَارِمِي فَإِنِّي أُبِيحُهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ لَا أُشْرِكُ مَعَهُمْ أَحَداً .

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے مناجات کی۔ اے موسیٰ جو کوئی حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے میں جنات عدن کو بلا شرکت غیرے اس کے لئے مباح کردوں گا۔

٤ - عَلِيٌّ [بْنُ إِبْرَاهِيمَ] ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَشَدِّ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ ذِكْرُ اللهِ كَثِيراً ثُمَّ قَالَ : لَا أَعْنِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ مِنْهُ وَلٰكِنْ ذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا أَحَلَّ وَحَرَّمَ ، فَإِنْ كَانَ طَاعَةً عَمِلَ بِهَا وَإِنْ كَانَ مَعْصِيَةً تَرَكَهَا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق پر جو ذکر کثیر فرض کیا ہے ان میں ایک ذکر سب سے زیادہ ہے اس ذکر سے میری مراد تسبیحات اربعہ نہیں ہے اگرچہ وہ بھی ذکر ہے بلکہ میری مراد وہ ذکر ہے جو اس وقت ہو کہ حلال چیز کو شوقِ ثواب میں بجا لائے اور حرام کو خوفِ عذاب میں ترک کرے اگر وہ امر اطاعت سے متعلق ہو تو بجا لائے اور اگر معصیت سے متعلق ہو تو ترک کرے۔

٥ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُوراً» قَالَ : أَمَا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الْقَبَاطِيِّ وَلٰكِنْ كَانُوا إِذَا عَرَضَ لَهُمُ الْحَرَامُ لَمْ يَدَعُوهُ .

۲۵/۲۳ فرقان

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا انھوں نے جو عمل کیا ہم نے اس کو غبار پراگندہ بنا دیا۔ فرمایا اگرچہ ان کے اعمال مصر کے سفید کپڑے سے زیادہ سفید تھے مگر جب حرام چیز ان پر پیش کی جاتی تھی تو اس

کو چھوڑتے نہ تھے۔

٦ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ مَخَافَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَرْضَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

٦- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے خوفِ خدا سے معصیت کو ترک کیا، روزِ قیامت اللہ اس سے راضی ہوگا۔

ایک سو اڑسٹھواں باب

ادائے فرائض

(بَابُ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ) ١٦٨

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ .

١- فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے بہترین آدمی وہ ہے کہ جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے اسے بجا لائے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا»[٢] قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ .

٢- فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے اس قول خدا کے متعلق صبر کرو (ادائے فرائض میں) اور نہایت صبر کرو (رضائے الٰہی حاصل کرنے میں جن مصائب کا سامنا ہو) اور روکو اپنے کو (پیروی آئمہ ضلالت سے) یہاں صبر سے مراد فرائض پر صبر کرنا ہے۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ وَرَابِطُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ عليهم السلام[٢]

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ [وَزَادَ فِيهِ] : فَاتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ .

۳/۲۰۰ عمران

۳۔ آیۂ "اصبروا وصابروا ورابطوا" کے متعلق صادق آل محمدؑ نے فرمایا صبر کرو ادائے فرائض پر اور زیادہ صبر کرو مصائب پر اور رابطہ پیدا کرو آئمہ علیہم السلام سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے ڈرو ان فرائض کی ادائیگی میں جو تم پر واجب کئے گئے ہیں۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اعْمَلْ بِفَرَائِضِ اللهِ تَكُنْ أَتْقَى النَّاسِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ کے فرائض پر عمل کرو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو جاؤ گے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَا تَحَبَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِأَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ میرے بندے نے میرا محبوب بننے کے لئے جو وسیلہ اختیار کیا ہے اس میں سب سے بہتر میرے نزدیک اس فرض کا ادا کرنا ہے جو اس پر واجب کیا گیا ہے۔

ایک سو انہتّرواں باب
استوارِ عمل اور اس پر باقی رہنا

(بَابُ) ١٦٩
(اسْتِوَاءُ الْعَمَلِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَدُمْ عَلَيْهِ سَنَةً ثُمَّ يَتَحَوَّلُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ إِلَى غَيْرِهِ وَذَلِكَ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَكُونُ فِيهَا فِي عَامِهِ ذَلِكَ مَا شَاءَ [illegible] أَنْ يَكُونَ (٢)

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ [illegible] لام جب کوئی عمل کرے (مثلاً نماز شب) تو اس کو چاہیے کہ ایک سال تک وہ عمل کئے جائے اس کے بعد اگر چاہے [illegible] بدل دے۔ دکوئی دوسری عبادت کرے اور یہ اس لئے ہے کہ ہر سال شب قدر

آتی ہے جو ایک ہزار ماہ سے بہتر ہے لہذا یہ عمل اس میں ہو جائے۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ قَلَّ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندہ عملِ خیر کو متواتر بجا لاتا رہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔

٣- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ نَجَبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلٍ يُدَاوَمُ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کوئی شے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اپنے عمل پر قائم رہے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

٤- عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أُدَاوِمَ عَلَى الْعَمَلِ وَإِنْ قَلَّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے میں سب سے زیادہ محبوب مداومت عمل کو رکھتا ہوں اگرچہ کم ہو۔

٥- عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَقْدَمَ عَلَى رَبِّي وَعَمَلِي مُسْتَوٍ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اپنے رب کے سامنے اس طرح جاؤں کہ میرا عمل مستوی ہو۔ یعنی کم نہ زیادہ بلحاظ زمانہ، افراط و تفریط نہ ہو۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِيَّاكَ أَنْ تَفْرِضَ عَلَى نَفْسِكَ فَرِيضَةً فَتُفَارِقَهَا اثْنَيْ عَشَرَ هِلَالاً.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو اس سے بچاؤ کہ جو فریضہ اپنے لئے قرار دیا ہے اس پر بارہ مہینے عمل نہ ہو۔

ایک سو سترواں باب

عبادت

(بَابُ الْعِبَادَةِ) ۱۷۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَلَا أَكِلْكَ إِلَى طَلَبِكَ وَعَلَيَّ أَنْ أَسُدَّ فَاقَتَكَ، وَأَمْلَأَ قَلْبَكَ خَوْفاً مِنِّي، وَإِنْ لَا تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ شُغْلاً بِالدُّنْيَا ثُمَّ لَا أَسُدَّ فَاقَتَكَ وَأَكِلْكَ إِلَى طَلَبِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کر تاکہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پُر کر دوں اور طلبِ رزق کے معاملے میں تجھے بے پرواہ بنا دوں اور تیری احتیاج کا سدباب کر دوں اور میرے خوف سے اپنے دل کو پُر کر اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو شغل دنیا سے پُر کر دوں گا اور تیری محتاجی کا سدباب نہ کروں گا اور تیری طلب میں تجھے بے پرواہ بنا دوں گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عِبَادِيَ الصِّدِّيقِينَ تَنَعَّمُوا بِعِبَادَتِي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكُمْ تَتَنَعَّمُونَ بِهَا فِي الْآخِرَةِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے میرے محبوب صدیق بندو میری عبادت سے دنیا میں طلب راحت کرو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنا دوں گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ عَشِقَ الْعِبَادَةَ، فَعَانَقَهَا وَأَحَبَّهَا بِقَلْبِهِ وَبَاشَرَهَا بِجَسَدِهِ وَتَفَرَّغَ لَهَا، فَهُوَ لَا يُبَالِي عَلَى مَا أَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى عُسْرٍ أَمْ عَلَى يُسْرٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے عبادت سے عشق کیا اور اس سے معانقہ کیا اور دل سے اسے دوست

رکھا اور جسم سے افعالِ عبادت بجالاتے ہیں لگا رہا اور اپنے دل کو اس کے لئے خالی کیا وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس دنیا میں وہ تنگی سے گزارے یا راحت سے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ شَاذَانَ بْنِ الْخَلِيلِ قَالَ وَ كَتَبْتُ مِنْ كِتَابِهِ بِإِسْنَادٍ لَهُ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : ـ قَالَ عِيسَى بْنُ عَبْدِاللهِ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْعِبَادَةُ ؟ قَالَ : حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ مِنَ الْوُجُوهِ الَّتِي يُطَاعُ اللهُ مِنْهَا ، أَمَا إِنَّكَ يَا عِيسَى لَا تَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّى تَعْرِفَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ ، قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوخِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : أَلَيْسَ تَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ مُوَطِّناً نَفْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ، فَيَمْضِي ذَلِكَ الْإِمَامُ وَ يَأْتِي إِمَامٌ آخَرُ فَتُوَطِّنُ نَفْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوخِ .

۴۔ عیسیٰ بن عبد اللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ عبادت کیا ہے فرمایا اطاعتِ خدا کے لئے حسن نیت ان طریقوں سے جن سے اطاعتِ خدا کی جاتی ہے لیکن اے عیسیٰ تم اس وقت تک مومن نہ ہوگے جب تک ناسخ کو منسوخ سے نہ پہچانو، میں نے کہا کیا طریقہ ہے۔ ناسخ سے منسوخ کو پہچاننے کا۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ تم حسنِ نیت کے ساتھ اطاعت امام کو اپنے نفس میں قرار دو اور جب یہ امام مرجائے اور اس کی جگہ دوسرا آئے تو خالص نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کو اپنے نفس میں قرار دو، میں نے کہا۔ ہاں فرمایا بس یہی تو معرفت ناسخ منسوخ سے ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : [إِنَّ] الْعُبَّادَ ثَلَاثَةٌ : قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفاً فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَلَبَ الثَّوَابِ ، فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْأُجَرَاءِ ، وَقَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حُبّاً لَهُ فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْأَحْرَارِ ، وَهِيَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبادت تین طرح کی ہے کچھ لوگ خوفِ نار سے عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلبِ ثواب میں عبادت کرتے ہیں یہ عبادت تاجروں کی ہے اور ایک وہ قوم ہے جو محض حُبِ اللہ عبادت کرتی ہے یہ عبادت احرار ہے اور یہ افضل عبادات سے ہے۔

٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَا أَقْبَحَ الْفَقْرَ بَعْدَ الْغِنَى وَأَقْبَحَ الْخَطِيئَةَ بَعْدَ الْمَسْكَنَةِ وَ أَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ الْعَابِدُ لِلّٰهِ ثُمَّ يَدَعُ عِبَادَتَهُ .

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کس قدر بُرا ہے فقر و دولت مندی کے بعد اور کس قدر قبیح ہے بے نیازی بعد افلاس اس طرح کہ اللہ کی عبادت کرنے والا اس کی عبادت کو چھوڑ دے۔

۷ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ .

۷۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے، جس نے عمل کیا اس چیز پر جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔

ایک سو اکہتّرواں باب

نیت

(بَابُ النِّيَّةِ) ۱۷۱

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : لَا عَمَلَ إِلَّا بِنِيَّةٍ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسینؑ نے عمل درست نہیں مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل قربتہ الی اللہ کی نیت سے نہ کیا جائے

۲ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ وَنِيَّةُ الْكَافِرِ شَرٌّ مِنْ عَمَلِهِ ، وَكُلُّ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ[1]

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیتِ مومن اس کے عمل سے بہتر ہے اور نیت کافر اس کے عمل سے بد ہے ہر عمل کرنے والا اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اگر عمل کرنے والا صحیح نیت رکھتا ہے اور عمل میسر نہ بھی ہو تو اس نیت کا ثواب اسے مل جائے گا اور اگر نیت نہیں تو عمل کرنے پر بھی ثواب نہ ملے گا۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ لَيَقُولُ: يَارَبِّ ارْزُقْنِي حَتَّى أَفْعَلَ كَذَا

وَكَذَا مِنَ الْبِرِّ وَوُجُوهِ الْخَيْرِ، فَإِذَا عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْهُ بِصِدْقِ نِيَّةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَا يَكْتُبُ لَهُ لَوْ عَمِلَهُ، إِنَّ اللهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن محتاج اگر خدا سے کہتا ہے۔ اے میرے رب مجھے رزق عطا فرما تاکہ میں فلاں فلاں نیکی اور امور خیر انجام دوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی سچائی کو معلوم کرکے اس کو وہ اجر عطا فرماتا ہے جو اس کے کام کرنے پر دیتا ہے بے شک اللہ وسعت والا اور کریم ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَدِّ الْعِبَادَةِ الَّتِي إِذَا فَعَلَهَا فَاعِلُهَا كَانَ مُؤَدِّياً؟ فَقَالَ: حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ.

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ حد کو اس عبادت کی کہ جب اس کا فاعل بجا لائے تو وہ صحیح ہو فرمایا اطاعت میں اچھی نیت ہو۔

۵ ٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا خُلِّدَ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ لِأَنَّ نِيَّاتِهِمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ خُلِّدُوا فِيهَا أَنْ يَعْصُوا اللهَ أَبَداً؛ وَإِنَّمَا خُلِّدَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ لِأَنَّ نِيَّاتِهِمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ بَقُوا فِيهَا أَنْ يُطِيعُوا اللهَ أَبَداً؛ فَبِالنِّيَّاتِ خُلِّدَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ؛ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: «قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ» قَالَ: عَلَى نِيَّتِهِ.

۱۷/۸۴ بنی اسرائیل

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دوزخی دوزخ میں ہمیشہ اس لئے رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کرتے رہیں گے اور اہل جنت ہمیشہ اس لئے جنت میں رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں تو وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آیت پڑھی ہر شخص اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

ایک سو بہتّرواں باب

تتمہ

((بَابُ)) ۱۷۲

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَلَامِ ابْنِ الْمُسْتَنِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ عِبَادَةٍ شِرَّةً ثُمَّ تَصِيرُ

إلى فترةٍ فمن صارت شِرَّةُ عبادته إلى سُنّتي فقد اهتدى ومن خالف سُنّتي فقد ضلّ وكان عمله في تبابٍ، أما إنّي أُصلّي وأنام وأصوم وأفطر وأضحك وأبكي فمن رغب عن منهاجي وسُنّتي فليس منّي. وقال: كفى بالموت موعظة وكفى باليقين غنى وكفى بالعبادة شغلاً.[1]

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہر عبادت کے لئے پہلے شوق ہوتا ہے پھر اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے پس جس کا شوق عبادت میری سنت کے مطابق ہو اس نے ہدایت پائی اور جس نے میری سنت کے خلاف کیا وہ گمراہ ہو گیا اور اس کا عمل برباد گیا۔ میں نماز پڑھتا ہوں میں سوتا ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں میں ہنستا ہوں میں روتا ہوں پس جس نے میرے طریقہ کار سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور یقین کی بے نیازی تمہارے لئے اور عبادت کا شغل کافی ہے۔

۲ ـ عدّةٌ من أصحابنا؛ عن سهل بن زياد؛ عن الحجّال، عن ثعلبة؛ قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: لكلّ أحدٍ شِرّةٌ ولكلّ شِرّةٍ فترةٌ، فطوبى لمن كانت فترته إلى خير.

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر شخص کے لئے ایک شوق ہوتا ہے اور ہر شوق کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے پس خوشحال اس کا جس کی سستی خیر کی طرف ہو۔

ایک سو تہتّرواں باب

عبادت میں میانہ روی

(باب) ۱۷۳

(الإقتصاد في العبادة)

۱ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى؛ عن محمّد بن سنان، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إنّ هذا الدين متينٌ فأوغلوا فيه برفقٍ[2] ولا تكرّهوا عبادة الله إلى عباد الله، فتكونوا كالرّاكب المنبتّ الّذي لا سفراً قطع ولا ظهراً أبقى.

محمّد بن سنان، عن مقرن، عن محمّد بن سوقة، عن أبي جعفر عليه السلام مثله.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس دین میں دل تنگی نہیں پس لوگوں کو اس میں

نرمی کے ساتھ داخل کرو اور عبادتِ خدا کو اس کے بندوں کے لئے باعثِ نفرت نہ بناؤ ورنہ تم اس سوار کی مانند ہو جاؤ گے جو اپنی سرعتِ سیر کی بنا پر سفر سے بھی باز رہتا ہے اور مرکب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا تُكَرِّهُوا إِلَى أَنْفُسِكُمُ الْعِبَادَةَ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے عبادت کو اپنے نفسوں پر بار نہ بناؤ۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا فَعَمِلَ [عَمَلًا] قَلِيلًا جَزَاهُ بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ وَلَمْ يَتَعَاظَمْهُ أَنْ يَجْزِيَ بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ لَهُ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے تھوڑے عمل پر بھی بڑی جزا دیتا ہے اور یہ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَرَّ بِي أَبِي وَأَنَا بِالطَّوَافِ وَأَنَا حَدَثٌ وَقَدِ اجْتَهَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ فَرَآنِي وَأَنَا أَتَصَابُّ عَرَقًا، فَقَالَ لِي: يَا جَعْفَرُ يَا بُنَيَّ إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَرَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میں نوجوانی میں مشغول طواف تھا اور پسینہ بدن سے ٹپک رہا تھا کہ میرے والد نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جعفر میرے فرزند خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو داخل جنت کرتا ہے اگرچہ اس کا عمل کم ہی ہو تو بھی اس سے راضی ہوتا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اجْتَهَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ وَأَنَا شَابٌّ، فَقَالَ لِي أَبِي عليه السلام: يَا بُنَيَّ دُونَ مَا أَرَاكَ تَصْنَعُ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا رَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ نے میں بعالم جوانی سخت عبادت کرتا تھا میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے فرزند عبادت

کم کرو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوتا ہے۔

٦ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا عَلِيُّ إِنَّ هٰذَا الدِّينَ مَتِينٌ ، فَأَوْغِلْ فِيهِ بِرِفْقٍ وَلَا تُبَغِّضْ إِلَىٰ نَفْسِكَ عِبَادَةَ رَبِّكَ ، [وَ]إِنَّ الْمُنْبَتَّ ـ يَعْنِي الْمُفْرِطَ ـ لَا ظَهْراً أَبْقَىٰ وَلَا أَرْضاً قَطَعَ فَاعْمَلْ عَمَلَ مَنْ يَرْجُو أَنْ يَمُوتَ هَرِماً وَاحْذَرْ حَذَرَ مَنْ يَتَخَوَّفُ أَنْ يَمُوتَ غَداً .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی یہ دین بلا حرج و تنگی کا دین ہے پس اس میں نرمی سے عمل کرو اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کے لئے دشوار نہ بناؤ، تیز رو سوار نہ سفر کرنے کے قابل رہتا ہے اور نہ اپنی سواری کو قابل سفر رکھتا ہے۔ عمل اس نیت سے کرو کہ تم بوڑھے ہو کر مرو گے اور خوف کرو جہنم کا اس شخص کی طرح جو امید رکھتا ہے کہ کل مر جاؤں گا۔

ایک سو چوہتّرواں باب

اس کے بارے میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے

(بَابُ) ۱۷۴

(مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللهِ عَلَىٰ عَمَلٍ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَمِعَ شَيْئاً مِنَ الثَّوَابِ عَلَىٰ شَيْءٍ فَصَنَعَهُ ، كَانَ لَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَىٰ مَا بَلَغَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نے کسی ایسے عمل نیک کے متعلق سنا جو باعث ثواب ہو پھر وہ اس کو عمل میں لایا تو اس کو ثواب ملے گا اگرچہ وہ پورے طریقہ سے اس تک نہ پہنچا ہو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الزَّعْفَرَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللهِ عَلَىٰ عَمَلٍ فَعَمِلَ ذٰلِكَ الْعَمَلَ الْتِمَاسَ ذٰلِكَ الثَّوَابِ ، اُوتِيَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْحَدِيثُ كَمَا بَلَغَهُ .

۲۔ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو پچھترواں باب

صبر
(بَابُ الصَّبْرِ) ۱۷۵

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ رَأْسُ الْإِيمَانِ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صبر ایمان کا سر ہے۔

۲ ۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِبْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَٰلِكَ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسد سے جب سر نہ ہو تو جسد بیکار ہے اسی طرح جب صبر نہ ہو تو ایمان بیکار ہے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا حَفْصُ إِنَّ مَنْ صَبَرَ صَبَرَ قَلِيلاً وَإِنَّ مَنْ جَزِعَ جَزِعَ قَلِيلاً ، ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَأَمَرَهُ بِالصَّبْرِ وَالرِّفْقِ ، فَقَالَ : « وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً ۞ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ » وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : « ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [السَّيِّئَةَ] فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۞ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ » ، فَصَبَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حَتَّىٰ نَالُوهُ بِالْعَظَائِمِ وَرَمَوْهُ بِهَا ، فَضَاقَ صَدْرُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ « وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ » ثُمَّ كَذَّبُوهُ وَرَمَوْهُ ، فَحَزِنَ لِذَٰلِكَ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ « قَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللهِ يَجْحَدُونَ ۞ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا » ، فَأَلْزَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله نَفْسَهُ الصَّبْرَ ، فَتَعَدَّوْا فَذَكَرُوا اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَ

كَذَّبُوهُ ، فَقَالَ : قَدْ صَبَرْتُ فِي نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ عِرْضِي وَلَا صَبْرَ لِي عَلَىٰ ذِكْرِ إِلٰهِي : فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ ۞ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ» فَصَبَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله في جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ بُشِّرَ فِي عِتْرَتِهِ بِالْأَئِمَّةِ وَوُصِفُوا بِالصَّبْرِ ، فَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ : «وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَ كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ» فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ صلى الله عليه وآله : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَشَكَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لَهُ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ» فَقَالَ صلى الله عليه وآله : إِنَّهُ بُشْرَىٰ وَانْتِقَامٌ ، فَأَبَاحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ [اللهُ] : «فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ» «وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ» فَقَتَلَهُمُ اللهُ عَلَىٰ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَحِبَّائِهِ وَ جَعَلَ لَهُ ثَوَابَ صَبْرِهِ مَعَ مَا ادَّخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ يُقِرَّ [اللهُ] لَهُ عَيْنَهُ فِي أَعْدَائِهِ ، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے حفص (راوی) جس نے صبر کیا لیکن اس کا اجر باقی رہنے والا ہے اور جس نے بیتابی کا اظہار کیا تو اس کی بیتابی تھوڑی ہی دیر رہی لیکن اس کی شرمندگی دیر پا رہی، پھر فرمایا صبر کو اپنے لئے لازم قرار دے اپنے تمام امور میں خدا نے حضرت محمد مصطفےٰ کو رسول بنا کر بھیجا اور صبر اور مدارا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا لوگوں کے کہنے پر صبر کرو اور پوری طرح ان سے قطع تعلق کرو اور جھٹلانے والوں اور دولت مندوں کو چھوڑ دو اور فرماتا ہے لوگوں کے اعتراض کا اچھے طریقہ سے دفعیہ کرو آج جس سے دشمنی ہے ممکن ہے کل وہ خالص دوست بن جائے اور اس کی توفیق نہیں ہوتی مگر صبر کرنے والوں یا جن کو بارگاہِ الٰہی سے بڑا حصہ ملا ہے۔

پس رسولؐ اللہ نے صبر کیا پھر انھوں نے بڑے سخت الفاظ میں دشنام طرازی کی اور حضرت کو عیب لگائے جس سے آپ دل تنگ ہوئے خدا نے یہ آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو دل تنگ بناتا ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سجدہ کرنے والوں میں سے ہو۔ ان لوگوں نے پھر بھی جھٹلایا اور تہمت تراشی کی، حضرت غمگین ہوئے تو خدا نے یہ آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو رنجیدہ کرتا ہے وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیاتِ خدا سے انکار کرتے ہیں تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا اور وہ اذیت دیئے گئے یہاں تک کہ ہماری نصرت ان کے پاس آئی، پس رسولؐ اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ پھر مشرکوں نے حد سے تجاوز کیا اور اللہ کو برا کہنے لگے اور اس کو جھٹلایا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں نے صبر کیا اپنے معاملہ میں اپنے اہلبیت اور اپنی آبرو کے معاملہ میں لیکن صبر نہیں ہو سکتا خدا کو برا کہنے میں، خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی، ہم نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھی

٣٠/٤٠ ق
٢٤/٣٢ سجدہ
١٣٧/٧ الاعراف

چھ دن میں بنایا اور ہم کو کوئی تھکن نہ ہوئی، پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اس بنا پر آنحضرت نے ہر حالت میں صبر کیا پھر حضرت کو بشارت دی گئی عترت کے آئمہ ہونے کی اور صبر سے ان کی تعریف کی اور فرمایا ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں اور انھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کرنے والے ہیں اسی لئے رسول نے فرمایا ہے۔
صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو بدن کو سر سے ہے حضرت نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ اور تیرے رب کا کلمہ حسنیٰ تمام ہوا بنی اسرائیل پر اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا اور جو فرعون نے اور اس کی قوم نے کیا تھا اور جو مکانات بنائے تھے اور باغ لگائے تھے۔ ان سب کو ہلاک و تباہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ بشارت ہے میرے لئے اور جب انتقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکوں سے قتال کرو جہاں ان کو پاؤ اور ان کو پکڑ لو، محصور کر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لیے بیٹھو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو پس اللہ نے ان کو رسول اللہ کے ہاتھوں اور ان کے احباب کے ہاتھوں قتل کرایا اور ان کے صبر پر ثواب عطا کیا اور آخرت میں ان کے لئے ثواب کا ذخیرہ کیا۔
پس جس نے صبر کیا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اللہ اس کی آنکھوں کو تباہی دشمن کے بعد ٹھنڈا نہ کر دے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِاللهِ السَّرَّاجِ رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ؛ وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهُ.

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے اور جس کے لیے صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَٰلِكَ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسم سے ہے اگر سر گیا تو جسم بھی گیا اسی طرح صبر گیا تو ایمان بھی گیا

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْحُرَّ حُرٌّ عَلَى جَمِيعِ

أَحْوَالِهِ، إِنْ نَابَتْهُ نَائِبَةٌ صَبَرَ لَهَا وَإِنْ تَدَاكَّتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ لَمْ تَكْسِرْهُ وَإِنْ أُسِرَ وَقُهِرَ وَاسْتُبْدِلَ بِالْيُسْرِ عُسْراً، كَمَا كَانَ يُوسُفُ الصِّدِّيقُ الْأَمِينُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لَمْ يَضْرُرْ حُرِّيَّتَهُ أَنِ اسْتُعْبِدَ وَقُهِرَ وَأُسِرَ وَلَمْ تَضْرُرْهُ ظُلْمَةُ الْجُبِّ وَوَحْشَتُهُ وَمَا نَالَهُ، أَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْجَبَّارَ الْعَاتِيَ لَهُ عَبْداً بَعْدَ إِذْ كَانَ [لَهُ] مَالِكاً، فَأَرْسَلَهُ وَرَحِمَ بِهِ أُمَّةً وَكَذَلِكَ الصَّبْرُ يُعَقِّبُ خَيْراً، فَاصْبِرُوا وَوَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الصَّبْرِ تُوجَرُوا.

۶۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آزاد مرد تمام حالتوں میں آزاد رہتا ہے اگر اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے اور اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس کا دل نہیں ٹوٹتا اور اگر قید کیا جائے یا مغلوب ہو یا تونگری عسرت سے بدل جائے تو بھی جیسے صدیق و امین یوسف علیہ السلام کو غلام بننے نے حریت پسندی سے نہیں روکا وہ مغلوب ہوئے قید کئے گئے لیکن وہ اپنے موقف سے نہ ہٹے۔ کنوئیں کی تاریکی اور وحشت نے انھیں کوئی نقصان نہ پہنچایا یہاں تک کہ خدا نے ان پر احسان کیا اور نافرمان سرکش کو ان کا غلام بنایا جو پہلے ان کا مالک تھا ان کو خدا نے اپنا رسول بنایا اور اس زمانہ کے لوگوں پر ان کی وجہ سے رحم کیا۔ پس اسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے لہذا صبر کیا کرو۔ تم اپنے نفس کے لئے صبر کو لازم قرار دو خدا سے اجر پاؤ گے۔

۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْجَنَّةُ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَجَهَنَّمُ مَحْفُوفَةٌ بِاللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ فَمَنْ أَعْطَى نَفْسَهُ لَذَّتَهَا وَشَهْوَتَهَا دَخَلَ النَّارَ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت تکالیف سے گھری ہوئی اور صبر سے جس نے تکالیف دنیا پر صبر کیا وہ داخل جنت ہوا اور جہنم گھرا ہوا ہے لذات و شہوات سے جس نے اپنے نفس کو لذت و شہوت میں رکھا وہ داخل جہنم ہوا۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْحُومٍ، عَنْ أَبِي سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ، كَانَتِ الصَّلَاةُ عَنْ يَمِينِهِ وَالزَّكَاةُ عَنْ يَسَارِهِ وَالْبِرُّ مُطِلٌّ عَلَيْهِ وَيَتَنَحَّى الصَّبْرُ نَاحِيَةً، فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ يَلِيَانِ مُسَاءَلَتَهُ قَالَ الصَّبْرُ لِلصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْبِرِّ: دُونَكُمْ صَاحِبَكُمْ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ فَأَنَا دُونَهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے

اور زکات بائیں طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوتی ہے اور صبر گوشہ گیر رہتا ہے جب منکر نکیر آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو صبر نماز و زکات و نیکی سے کہتا ہے اگر تم اس کو نجات نہیں دلا سکتے تو ہٹ جاؤ میں اس کے لئے کافی ہوں۔

٩ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ ؛ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، كَئِيبٍ حَزِينٍ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا لَكَ ؟ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِبْتُ بِأَبِي [وَ] أُمِّي [وَ] أَخِي وَأَخْشَى أَنْ أَكُونَ قَدْ وَجِلْتُ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالصَّبْرِ تَقْدَمْ عَلَيْهِ غَداً وَالصَّبْرُ فِي الْأُمُورِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا فَارَقَ الرَّأْسُ الْجَسَدَ فَسَدَ الْجَسَدُ وَ إِذَا فَارَقَ الصَّبْرُ الْأُمُورَ فَسَدَتِ الْأُمُورُ .

٩۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین ایک روز مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا دروازہ مسجد پر ایک شخص نہایت محزون و مغموم کھڑا ہے فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے کہا باپ، بھائی اور بہن کے مرنے سے حد درجہ دل شکستہ ہوں فرمایا تقویٰ اور صبر سے کام لے کل صبر تیرے کام آئے گا (تو مرنے والوں سے عنقریب ملے گا) معاملات میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے سر کا بدن پر ہونا جب بدن پر سر نہیں رہتا تو بدن فاسد ہو جاتا ہے اور جب صبر نہیں رہتا تو تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَا حَبَسَكَ عَنِ الْحَجِّ ؟ قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَقَعَ عَلَيَّ دَيْنٌ كَثِيرٌ وَذَهَبَ مَالِي . وَدَيْنِيَ الَّذِي قَدْ لَزِمَنِي هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ مَالِي ، فَلَوْلَا أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا أَخْرَجَنِي مَا قَدَرْتُ أَنْ أَخْرُجَ ، فَقَالَ لِي : إِنْ تَصْبِرْ تُغْتَبَطْ وَ إِلَّا تَصْبِرْ يُنْفِذِ اللهُ مَقَادِيرَهُ ، رَاضِياً كُنْتَ أَمْ كَارِهاً .

١٠۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے کہ سال گزشتہ تمہیں حج سے کس چیز نے روکا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے اوپر قرض بہت ہے میرا مال گیا اور جو قرض میرے اوپر ہے وہ میرے مال کے جانے سے زیادہ ہے اگر میرا ایک دوست مجھے اس سال حج کے لئے لے کر نہ آتا تو میں آ نہیں سکتا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا اگر صبر کرو گے تو خوش حال ہو جاؤ گے اور اگر صبر نہ کرو گے تو چاہے راضی ہو یا ناراض مقادیر الٰہیہ تو نافذ ہو کر رہیں گی۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنِ الْأَصْبَغِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ : صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ ، وَ أَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ

الصَّبْرُ عِنْدَمَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ ، وَالذِّكْرُ ذِكْرَانِ : ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ ذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا حَرَّمَ عَلَيْكَ ، فَيَكُونُ حَاجِزاً .

۱۱۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا صبر دو طرح کا ہے ایک مصیبت پر صبر اور اس سے بہتر صبر وہ ہے جو اس چیز پر کیا جائے جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دی ہے اور ذکر دو ذکر ہیں ایک وقت مصیبت اللہ کا یاد کرنا اور اس سے زیادہ افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے کہ یہ ذکر تجھے حرام سے بچائے گا۔

۱۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُنَالُ الْمُلْكُ فِيهِ إِلَّا بِالْقَتْلِ وَالتَّجَبُّرِ ، وَلَا الْغِنَىٰ إِلَّا بِالْغَصْبِ وَالْبُخْلِ ، وَلَا الْمَحَبَّةُ إِلَّا بِاسْتِخْرَاجِ الدِّينِ وَاتِّبَاعِ الْهَوَىٰ ؛ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَصَبَرَ عَلَى الْفَقْرِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْغِنَىٰ وَصَبَرَ عَلَى الْبِغْضَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَحَبَّةِ وَصَبَرَ عَلَى الذُّلِّ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْعِزِّ آتَاهُ اللهُ ثَوَابَ خَمْسِينَ صِدِّيقاً مِمَّنْ صَدَّقَ بِي .

۱۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ بادشاہت نہ ملے گی مگر قتل اور ظلم کرنے سے اور مالداری حاصل نہ ہوگی مگر غصب اور بخل سے اور محبت نہ ہوگی مگر دین سے خارج ہونے اور خواہشوں کی پیروی کرنے کے بعد جو شخص اس زمانہ کو پائے اس کو فقیری پر صبر کرنا چاہیے۔ درآنحالیکہ اسے تونگری پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیے بغض پر درآنحالیکہ اس کو محبت پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیے ذلت پر درآنحالیکہ اسے عزت پر قدرت ہو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس ایسے صدیقوں کا ثواب عطا فرمائے گا جنھوں نے میری تصدیق کی ہو۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ؛ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ بَشِيرٍ ؛ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ ضَمَّنِي إِلَىٰ صَدْرِهِ وَقَالَ : يَا بُنَيَّ أُوصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ : يَا بُنَيَّ اصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرّاً .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت آیا تو مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ جو مجھے وصیت کی ہے میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات اور فرمایا ان کو وصیت کی ان کے والد نے کہ بیٹا امر حق میں صبر کرنا اگرچہ وہ کتنا ہی تلخ ہو۔

۱٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ [عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ] رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ :

صَبْرٌ عَلَى الْبَلاءِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ ، وَأَفْضَلُ الصَّبْرَيْنِ الْوَرَعُ عَنِ الْمَحَارِمِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صبر دو طرح کا ہے صبر کرنا بلا پر حسن وجمیل ہے اور دونوں صبروں میں محارم سے پرہیز کرنا افضل ہے۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ الْيَمَانِيُّ ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الصَّبْرُ ثَلاثَةٌ: صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ حَتَّى يَرُدَّهَا بِحُسْنِ عَزَائِهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَلاثَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ سِتَّمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ تُخُومِ الْأَرْضِ إِلَى الْعَرْشِ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ تِسْعَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ تُخُومِ الْأَرْضِ إِلَى مُنْتَهَى الْعَرْشِ .

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کی تین صورتیں ہیں مصیبت پر صبر اطاعت پر صبر اور معصیت پر صبر جس نے مصیبت پر پورا پورا صبر کیا۔ اللہ اس کے لئے تین سو درجے معین کرتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جس نے اطاعت پر صبر کیا۔ خدا اس کے لئے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخری حصہ کو عرش سے ہے اور جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لئے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے جن میں ایک کا فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آخر حصہ زمین سے انتہائے عرش تک ہے۔

١٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : أَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنْ آتِيَ الْمُفَضَّلَ وَأُعَزِّيَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَقَالَ : اقْرَأِ الْمُفَضَّلَ السَّلامَ وَقُلْ لَهُ: إِنَّا قَدْ أُصِبْنَا بِإِسْمَاعِيلَ فَصَبَرْنَا ، فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرْنَا ، إِنَّا أَرَدْنَا أَمْراً وَأَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْراً ، فَسَلَّمْنَا لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں مفضل بن عمر کے پاس جا کر ان کے فرزند اسماعیل کے مرنے پر تعزیت کروں اور فرمایا مفضل کو سلام کہنا۔ اور اس سے کہو کہ اسماعیل کی موت سے ہم پر بھی مصیبت آئی تھی ہم نے صبر کیا لہٰذا تم بھی اسی طرح صبر کرو جیسے ہم نے صبر کیا تھا ایک امر کا ارادہ ہم نے کیا اور ایک امر کا اللہ نے ہم نے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

الثُّمالِيّ قالَ : قالَ أبوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِبَلاءٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، كانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ أَلْفِ شَهِيدٍ .

۱۷۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ عَمّارِ بْنِ مَرْوانَ عَنْ سَماعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلَى قَوْمٍ ، فَلَمْ يَشْكُرُوا ، فَصارَتْ عَلَيْهِمْ وَبالاً ، وَابْتَلَى قَوْماً بِالْمَصائِبِ فَصَبَرُوا ، فَصارَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو نعمتیں دیں انھوں نے شکر نہ کیا ان پر وبال نازل ہوا اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا انھوں نے صبر کیا ان پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْماعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ أَبانِ ابْنِ أَبِي مُسافِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَ صابِرُوا» قالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْمَصائِبِ .
وَفِي رِوايَةِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: صابِرُوا عَلَى الْمَصائِبِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اے ایمان والو صبر کرو اور انتہائی صبر کرو۔ فرمایا اس سے مراد مصائب پر صبر ہے۔

۲۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ قالَ : لَوْلا أَنَّ الصَّبْرَ خُلِقَ قَبْلَ الْبَلاءِ لَتَفَطَّرَ الْمُؤْمِنُ كَما تَتَفَطَّرُ الْبَيْضَةُ عَلَى الصَّفا .

۲۰۔ بیان کیا حضرت کے بعض اصحاب نے اگر مصیبت سے پہلے صبر نہ پیدا کیا جاتا تو مومن کا دل اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس طرح انڈا سخت پتھر پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۲۱ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ وَ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنِّي جَعَلْتُ

الدُّنيا بَيْنَ عِبادي قَرْضاً ، فَمَنْ أَقْرَضَني مِنْها قَرْضاً أَعْطَيْتُهُ بِكُلِّ واحِدَةٍ عَشْراً إِلىٰ سَبْعِمائَةِ ضِعْفٍ وَماشِئْتُ مِنْ ذٰلِكَ ؛ وَمَنْ لَمْ يُقْرِضْني مِنْهاقَرْضاً فَأَخَذْتُ مِنْهُ شَيْئاًقَسْراً [فَصَبَرَ] أَعْطَيْتُهُ ثَلاثَ خِصالٍ لَوْأَعْطَيْتُ واحِدَةً مِنْهُنَّ مَلائِكَتي لَرَضُوابِها مِنّي ، قالَ : ثُمَّ تَلاأَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذينَ إِذا أَصابَتْهُمْ مُصيبَةٌ قالُوا إِنّا لِلهِ وَ إِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ ۞ اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتٌ مِنْ رَبِّهِمْ -فَهٰذِهِ واحِدَةٌ مِنْ ثَلاثِ خِصالٍ- وَرَحْمَةٌ -اثْنَتانِ- وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ» -ثَلاثٌ- ثُمَّ قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : هٰذا لِمَنْ أَخَذَاللهُ مِنْهُ شَيْئاً قَسْراً .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرض حسنہ کو جاری کیا ہے پس جس نے مجھے قرض حسنہ دیا یعنی مستحق بندوں کو دیا تو میں اس کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو تک دوں گا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور جس نے مجھے قرض نہ دیا تو میں اپنے انعام کو اس سے کچھ کم کر لوں گا اگر اس نے اس پر صبر کیا تو میں اس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر ان میں سے ایک اپنے ملائکہ کو دے دوں تو وہ میرے اس عطیہ کو پسند کریں۔ پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی، ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوئی تو انھوں نے کہا ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا درود (۱) اور رحمت (۲) ہے اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں حضرت نے فرمایا یہ تو اس کے لئے ہے جو تھوڑی سی کمی پر صبر کرے اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہے

۲۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقاسانِيِّ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمانَ ابْنِ داوُدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ ، عَنْ شَريكٍ ، عَنْ جابِرِ بْنِ يَزيدَ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : مُرُوَّةُ الصَّبْرِ في حالِ الْحاجَةِ وَالْفاقَةِ وَالتَّعَفُّفِ وَالْغِنا أَكْثَرُ مِنْ مُرُوَّةِ الْإِعْطاءِ .

۲۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جوانمردی سے صبر دکھانا وقت حاجت و فاقہ پاکدامنی اور بے نیازی کہیں بہتر ہے لوگوں کو عطا کرنے سے۔

۲۳ ۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جابِرٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَرْحَمُكَ اللهُ مَاالصَّبْرُ الْجَميلُ ؟ قالَ : ذٰلِكَ صَبْرٌ لَيْسَ فيهِ شَكْوىٰ إِلَى النّاسِ .

۲۳۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا صبر جمیل کیا ہے فرمایا وہ صبر جس میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔

٢٤ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، أَوْأَبِي جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: مَنْ لَا يُعِدُّ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزُ.

۲۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ جس نے مصائب زمانہ پر صبر نہ کیا زمانہ اسے عاجز کر دے گا۔

٢٥ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا صُبَّرٌ وَشِيعَتُنَا أَصْبَرُ مِنَّا، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَارَ شِيعَتُكُمْ أَصْبَرَ مِنْكُمْ؟ قَالَ: لِأَنَّا نَصْبِرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ وَشِيعَتُنَا يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ.

۲۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں شیعہ آپ سے زیادہ صابر کیسے ہو گئے۔ فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقتِ امر کو جانتے ہیں اور شیعہ صبر کرتے ہیں باوجود لاعلمی کے۔

ایک سو چھہتّرواں باب
شکر

(بَابُ الشُّكْرِ) ۱۷۶

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ، لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الصَّائِمِ الْمُحْتَسِبِ؛ وَالْمُعَافَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُبْتَلَى الصَّابِرِ؛ وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمَحْرُومِ الْقَانِعِ.

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے والے شکرگزار کے لئے وہ اجر ہے جو روزِ حساب کے ثواب کے لئے روزہ رکھنے والے کا ہے اور تندرست شکرگزار کا وہ جو بیمار سے صبر کرنے والے کا ہے اور بخشش کرنے والے شاکر کا اجر اس محروم کے اجر کے برابر ہے جو قانع ہے۔

٢ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا فَتَحَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بَابَ شُكْرٍ فَخَزَنَ عَنْهُ بَابَ الزِّيَادَةِ.

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے جس پر شکر کا دروازہ کھولا اس پر نعمت کی زیادتی کا دروازہ بھی کھول دیا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَعْفَرِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : اشْكُرْ مَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَ أَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ ؛ فَإِنَّهُ لَازَوَالَ لِلنَّعْمَاءِ إِذَا شَكَرْتَ وَلَابَقَاءَ لَهَا إِذَا كَفَرْتَ ؛ الشُّكْرُ زِيَادَةٌ فِي النِّعَمِ وَأَمَانٌ مِنَ الْغِيَرِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے جو تم کو نعمت دے اس کا شکر ادا کرو اور جو تمہارا شکر ادا کرے اس کو نعمت دو، جب تم شکر ادا کرو گے تو نعمت کا زوال نہ ہوگا اور اگر کفر کرو گے تو نعمت کو بقا نہ ہوگی شکر میں نعمت کی زیادتی ہے اور غیر سے امان ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ [أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ] أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : الْمُعَافَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مَا لِلْمُبْتَلَى الصَّابِرِ ؛ وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَالْمَحْرُومِ الْقَانِعِ .

۴۔ ابو جعفر یا ابو عبداللہ علیہما السلام سے مروی ہے کہ تندرست شاکر کا اجر وہی ہے جو بیمار صابر کا ہے اور عطا کرنے والے شاکر کا اجر وہی ہے جو محروم قانع کا ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَبْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ فَضْلٍ الْبَقْبَاقِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ » قَالَ : الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكَ بِمَا فَضَّلَكَ وَأَعْطَاكَ وَأَحْسَنَ إِلَيْكَ ، ثُمَّ قَالَ : فَحَدِّثْ بِدِينِهِ وَمَا أَعْطَاهُ اللهُ وَمَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ .

۵۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو۔ فرمایا اس ذات پاک کا ذکر کرو جس نے تم پر فضل کیا اور تم پر احسان کیا اور عطا کیا۔ پھر فرمایا بیان کرو اس کے دین کے متعلق اور اس کے متعلق جو اس نے عطا کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔

٦ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عِنْدَ عَائِشَةَ لَيْلَتَهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ تُتْعِبُ نَفْسَكَ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ أَلَا أَكُونُ عَبْداً شَكُوراً ؟

۵۲/۱۱ صحیٰ

قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُومُ عَلَىٰ أَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَىٰ : «طٰهٰ ۞ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ».

طٰہٰ ۲/۲۰

۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے رسول اللہ عائشہ کی رات میں ان کے پاس تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے نفس کو تعب میں کیوں ڈالتے ہیں درآنحالیکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں فرمایا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پیر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے وحی نازل فرمایا اے میرے طاہر بندے میں نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے کو مشقت میں ڈالو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ جَهْمٍ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: ثَلَاثٌ لَا يَضُرُّ مَعَهُنَّ شَيْءٌ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالْإِسْتِغْفَارُ عِنْدَ الذَّنْبِ وَالشُّكْرُ عِنْدَ النِّعْمَةِ .

۷۔ میں نے سنا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ تین چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی، کرب و بے چینی کے وقت دعا، گناہ کے بعد استغفار، اور نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ».

ابراہیم ۱۴/۷

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو شکر دیا گیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا ، سَمِعَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَىٰ عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ وَحَمِدَاللهَ ظَاهِراً بِلِسَانِهِ فَتَمَّ كَلَامُهُ حَتَّىٰ يُؤْمَرَ لَهُ بِالْمَزِيدِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ جس بندہ پر خدا نے اپنی رحمت نازل کی اور اس نے اپنے دل سے اس کی معرفت حاصل کی اور خدا کی حمد کی اپنی زبان سے تو اس کا کلام تمام ہوتے ہی خدا زیادتی نعمت کا حکم دیتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ هِشَامٍ

عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : شُكْرُ النِّعْمَةِ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَتَمَامُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نعمت کا شکر یہ ہے کہ محرمات سے بچا جائے اور پورا شکریہ ہے کہنا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔

۱۱ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ ـ وَإِنْ عَظُمَتْ ـ أَنْ تَحْمَدَاللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا .

۱۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا ہر نعمت کا شکر خواہ کتنی بڑی سعادت ہو خدائے عزوجل کی حمد کرنا ہے۔

۱۲ – عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ ابْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : هَلْ لِلشُّكْرِ حَدٌّ إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ شَاكِراً ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : مَاهُوَ ؟ قَالَ : يَحْمَدُاللهَ عَلَىٰ كُلِّ نِعْمَةٍ عَلَيْهِ فِي أَهْلٍ وَمَالٍ ، وَإِنْ كَانَ فِيمَا أَنْعَمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ حَقٌّ أَدَّاهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ» وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ : «رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلاً مُبَارَكاً وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ» وَقَوْلُهُ: «رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً».

۱۳/۴۳ زخرف
۲۹/۲۳ مومنون
۸۰/۱۷ بنی اسرائیل

۱۲۔ ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اسے بجالائے تو شکر گزار کہلائے۔ فرمایا۔ ہاں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا اللہ کی حمد کرے ہر اس نعمت پر جو اس کے اہل اور مال کے متعلق ہو اگرچہ اس نے ہر اس مال میں جو خدا نے اس کو دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہو یعنی زکوٰۃ وغیرہ دے دی ہو اور خدا اسی شکر کے متعلق فرماتا ہے پاک ہے وہ اللہ جس نے چوپایوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم ان کو قابو کرنے والے نہ تھے یعنی جب سواری پر بیٹھے یا بار برداری کا کام لے تو اس کا شکر ادا کرے اور خدا نے فرمایا ہے کہ یہ کہو، اے میرے رب مجھے مبارک جگہ میں اتار اور تو اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور یہ بھی فرمایا یہ کہو اے میرے پروردگار مجھے سچائی میں داخل ہونے کی جگہ داخل کر اور صدق کے نکلنے کی جگہ سے نکال اور ایک غالب آنے والے مددگار کو میرا مددگار بنا۔ یعنی ہر ہر موقع پر خدا سے دعا کرتا رہے اور اس کی حمد بجالائے۔

۱۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ حَمِدَ اللهَ عَلَى النِّعْمَةِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَكَانَ الْحَمْدُ أَفْضَلَ [مِنْ] تِلْكَ النِّعْمَةِ .

۱۳۔ معمر سے مروی ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جس نے حمد خدا کی اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور حمد افضل ہے اس نعمت سے۔

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بِنِعْمَةٍ صَغُرَتْ أَوْ كَبُرَتْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، إِلَّا أَدَّى شُكْرَهَا .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب خدا اپنے کسی بندہ کو نعمت دے چھوٹی ہو یا بڑی اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

١٥ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ، فَقَدْ أَدَّى شُكْرَهَا.

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو خدا نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی تو اس نعمت کا شکریہ ادا کیا۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَيُوجِبُ اللهُ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ فَيُسَمِّي ثُمَّ يَشْرَبُ فَيُنَحِّيهِ وَهُوَ يَشْتَهِيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يُنَحِّيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يُنَحِّيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ؛ فَيُوجِبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ الْجَنَّةَ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص تم میں سے پانی کا ظرف لے کر اٹھائے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا اور جب منہ کے قریب لائے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پیئے پھر ظرف کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کرے پھر دوبارہ اٹھائے اور تھوڑا سا پیئے اور خدا کی حمد کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔

١٧ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي مَالاً فَرَزَقَنِي وَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَداً فَرَزَقَنِي وَلَداً وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَرْزُقَنِي دَاراً فَرَزَقَنِي وَقَدْ خِفْتُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ اسْتِدْرَاجاً، فَقَالَ: أَمَا - وَاللهِ -

مَعَ الْحَمْدِ فَلا.

۱۷۔ عمر بن یزید نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا۔ میں نے خدا سے دعا کی کہ مجھے فرزند عطا کرے اس نے مجھے بیٹا دیا۔ میں نے دعا کی کہ مجھے گھر دے اس نے مجھے گھر دیا۔ میں اس سے ڈرا کہ کہیں یہ میری شقاوت کی بناء پر تو نہیں دیا جا رہا ہے فرمایا اگر حمدِ خدا کے ساتھ ہے تو ایسا نہیں ہے۔

۱۸ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام مِنَ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ ضَاعَتْ دَابَّتُهُ، فَقَالَ: لَئِنْ رَدَّهَا اللهُ عَلَيَّ لَأَشْكُرَنَّ اللهَ حَقَّ شُكْرِهِ قَالَ: فَمَا لَبِثَ أَنْ اُتِيَ بِهَا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ قُلْتَ: لَأَشْكُرَنَّ اللهَ حَقَّ شُكْرِهِ؟ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: أَلَمْ تَسْمَعْنِي قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ؟.

۱۸۔ حماد نے کہا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام مسجد سے برآمد ہوئے تو حضرت کا گھوڑا گم ہو گیا۔ فرمایا اگر خدا نے اسے لوٹا دیا تو میں اس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا تھوڑی دیر بعد وہ مل گیا حضرت نے فرمایا الحمد للہ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ آپؑ نے تو فرمایا تھا کہ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا فرمایا تم نے سنا نہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ۔

۱۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَسُرُّهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ هٰذِهِ النِّعْمَةِ، وَإِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَغْتَمُّ بِهِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے رسول اللہ صلعم کو جب کسی امر سے مسرت حاصل ہوتی تھی تو فرماتے تھے اس نعمت پر خدا کی حمد اور جب کسی امر سے رنج پہنچتا تھا تو فرماتے تھے ہر حال میں خدا کی حمد۔

۲۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: تَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْمُبْتَلَىٰ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُسْمِعَهُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَلَوْ شَاءَ فَعَلَ؛ قَالَ: مَنْ قَالَ ذٰلِكَ لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ أَبَداً.

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو بغیر اس کے کان تک آواز پہنچائے کہو۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے بچا لیا جس میں تم مبتلا ہو اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا جو ایسا کہے گا تو وہ اس بیماری میں کبھی مبتلا نہ ہو گا۔

٢١ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ،عَنْ حَفْصٍ الْكُنَاسِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَامِنْ عَبْدٍ يَرَى مُبْتَلَى فَيَقُولُ : «الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي عَدَلَ عَنِّي مَاابْتَلَاكَ بِهِ ، وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ بِالْعَافِيَةِ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي مِمَّاابْتَلَيْتَهُ بِهِ» إِلَّالَمْ يُبْتَلَ بِذٰلِكَ الْبَلاءِ.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ جو کوئی کسی بیمار کو دیکھ کر کہے حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو اور بلحاظ صحت مجھے تم پر فضیلت دی، خداوندا تو مجھے محفوظ رکھنا اس سے جس میں اس کو مبتلا کیا ہے تو اس مرض میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

٢٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ،عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِبْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ وَقَدِابْتُلِيَ وَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْكَ فَقُلِ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي لاَ أَسْخَرُ وَلاَأَفْخَرُ(۱) وَلٰكِنْ أَحْمَدُكَ عَلَىٰ عَظِيمِ نَعْمَائِكَ عَلَيَّ .

۲۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب تم کسی بیمار کو دیکھو درآنحالیکہ تم پر خدا نے صحت کا انعام کیا ہو تو کہو خداوندا میں نہ اس بیمار کا مذاق اڑاتا ہوں اور نہ اپنی صحت پر فخر کرتا ہوں بلکہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے دی ہیں۔

٢٣ ـ عَنْهُ،عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الْبَلاءِ فَاحْمَدُوااللهَ وَلَاتُسْمِعُوهُمْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْزُنُهُمْ .

۲۳۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مصیبت زدوں کو دیکھو تو بغیر ان کو سنائے کہو، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سنانے سے اسے رنج پہنچے گا۔

٢٤ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ عَلَىٰ نَاقَةٍ لَهُ ؛ إِذَا نَزَلَ فَسَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّاأَنْ رَكِبَ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ شَيْئاًلَمْ تَصْنَعْهُ ؛ فَقَالَ نَعَمِ اسْتَقْبَلَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَبَشَّرَنِي بِبِشَارَاتٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرَ الْكُلِّ بُشْرَىٰ سَجْدَةً .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے آپ اپنے اونٹ سے اترے اور پانچ سجدے کیے۔ جب سوار ہونے لگے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ فرمایا ہاں اس وقت جبریل نے نازل ہو کر خدا کی طرف سے کچھ بشارتیں دیں میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ہر بشارت پر خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۵ - عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا ذَكَرَ أَحَدُكُمْ نِعْمَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى التُّرَابِ شُكْراً لِلّٰهِ؛ فَإِنْ كَانَ رَاكِباً فَلْيَنْزِلْ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى التُّرَابِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَقْدِرُ عَلَى النُّزُولِ لِلشُّهْرَةِ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى قَرَبُوسِهِ وَ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى كَفِّهِ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللهَ عَلَى مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ.

۲۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ نے جب تم میں سے کوئی کسی سے ذکر کرے خدا کی نعمت کا تو اس کو چاہیئے کہ شکر خدا کے لئے اپنا رخسارہ مٹی پر رکھے اور اگر سوار ہو تو سواری سے اتر کر اپنا رخسارہ خاک پر رکھے اور اگر اس شہرت کی وجہ سے کہ رافضی ایسا کرتے ہیں نہ اتر سکے تو چاہیئے کہ قربوس زین پر رخسارہ رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر بجا لائے۔

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ ثَنَّى رِجْلَهُ عَنْ دَابَّتِهِ، فَخَرَّ سَاجِداً، فَأَطَالَ وَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَكِبَ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَطَلْتَ السُّجُودَ؟ فَقَالَ إِنَّنِي ذَكَرْتُ نِعْمَةً أَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي.

۲۶۔ ہشام ابن احمر نے کہا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا کہ مدینہ کے ایک راستے میں آپ نے اپنی سواری سے اپنے پیر اتارے اور سجدے میں گئے اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا اور سوار ہوئے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں آپ نے سجدہ کو بڑا طول دیا۔ فرمایا مجھے خدا کی اپنے اوپر ایک نعمت یاد آگئی میں نے چاہا کہ اپنے رب کا شکر ادا کروں۔

۲۷ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ فِيمَا أَعْلَمُ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فِيمَا أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام: يَا مُوسَى اشْكُرْنِي حَقَّ شُكْرِي فَقَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَشْكُرُكَ حَقَّ شُكْرِكَ وَلَيْسَ مِنْ شُكْرٍ أَشْكُرُكَ بِهِ إِلَّا وَأَنْتَ أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ؟ قَالَ: يَا مُوسَى الْآنَ شَكَرْتَنِي حِينَ عَلِمْتَ أَنَّ ذٰلِكَ مِنِّي.

۲۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی خدا نے موسیٰ کو اے موسیٰ میرا شکر کرو جو حق شکر ادا کرنے کا ہے فرمایا اے میرے پروردگار میں کیوں کر تیرا پورا پورا شکر ادا کروں کیونکہ تیرا شکر تو لازم ہر اس نعمت پر ہے جو تو نے مجھے دی ہے اور تیری نعمتیں ہیں لگاتار، خدا نے فرمایا جب تو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے تو تو نے حق شکر ادا کر دیا۔

۲۸ - اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ عَشْرَ مَرَّاتٍ : «اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَتْ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ مِنْ دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ يَا رَبِّ حَتّٰى تَرْضٰى وَ بَعْدَ الرِّضَا» فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ كُنْتَ قَدْ أَدَّيْتَ شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْكَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَفِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ .

۲۸ - فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب صبح کرو یا شام کرو تو دس بار کہو یا اللہ میں نے جو دین یا دنیا کی نعمت یا عافیت اس صبح کو پائی ہے وہ اے وحدہٗ لاشریک ذات تیری طرف سے پائی ہے تو سزاوار حمد ہے تو جو نعمت تو نے دی ہے اس پر تیرا شکر تاکہ اے رب تو مجھ سے راضی ہو بعد رضا۔ جیسا تو نے فرمایا ہے میں نے ہر اس چیز کا شکر ادا کیا جو تو نے صبح یا شام مجھے دی۔

۲۹ - اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ نُوحٌ عليه السلام يَقُولُ ذٰلِكَ[1] إِذَا أَصْبَحَ ، فَسُمِّيَ بِذٰلِكَ عَبْداً شَكُوراً. وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ صَدَّقَ اللهَ نَجَا .

۲۹ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نوحؑ ہر صبح کو ایسا ہی کہا کرتے تھے اسی لئے خدا نے ان کا نام بندۂ شکر گزار رکھا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے اللہ کی تصدیق کی نجات پائی۔

۳۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِينٍ وَ يُحِبُّ كُلَّ عَبْدٍ شَكُورٍ ، يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِعَبْدٍ مِنْ عَبِيدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَشَكَرْتَ فُلَاناً ؟ فَيَقُولُ : بَلْ شَكَرْتُكَ يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ : لَمْ تَشْكُرْنِي إِذْ لَمْ تَشْكُرْهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَشْكَرُكُمْ لِلّٰهِ أَشْكَرُكُمْ لِلنَّاسِ .

۳۰ - فرمایا علی ابن الحسینؑ نے کہ اللہ رنجیدہ دل والے کو دوست رکھتا ہے اور ہر شکر گزار بندہ کو بھی روز قیامت خدا اپنے بندہ سے کہے گا تو نے فلاں کا شکر ادا کیا وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تیرا شکر ادا کیا۔ خدا کہے گا جب تو نے اس کا شکر نہ کیا تو میرا کیا کیا۔ پھر امام نے فرمایا۔ تم میں خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو بندوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔

ایک سوستہتّرواں باب

حسنِ خلق

(بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ) ۱۷۷

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً .

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ ازروئے ایمان سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو ازروئے خُلق سب سے زیادہ اچھا ہو

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَا يُوضَعُ فِي مِيزَانِ امْرِئٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزِ قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حسنِ خُلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمَلَ إِيمَانُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ ذُنُوباً لَمْ يَنْقُصْهُ ذَلِكَ ، [قَالَ] وَهُوَ الصِّدْقُ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے چار چیزیں جس کے پاس ہوں اس کا ایمان کامل ہے اگرچہ سر سے پیر تک اس کے گناہ ہوں یہ اس کے مرتبہ میں نقصان نہ دیں گے اور وہ چار صدق ادائے امانت، حیا اور حسنِ خلق ہیں۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا يَقْدَمُ الْمُؤْمِنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعَمَلٍ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَسَعَ النَّاسَ بِخُلُقِهِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرائض کے بعد خدا کے نزدیک کسی مومن کا کوئی عمل اس عمل سے زیادہ محبوب

نہیں کہ وہ اپنے حسن خلق سے لوگوں کو خوش کرے۔

٥ ـ أبُوعَلِيّ الأشْعَرِيّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ ذَرِيحٍ ، عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إنَّ صاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهُ مِثْلُ أجْرِ الصّائِمِ الْقائِمِ .

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق والے کا اجر پیش خدا وہی ہے جو ایک قائم اللیل روزہ دار کا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أكْثَرُ ما تَلِجُ بِهِ اُمَّتِي الجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں جنت میں داخل ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حسن خلق ہوں گے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الأحْمَسِيِّ وَعَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إنَّ الْخُلُقَ الْحَسَنَ يَمِيثُ الْخَطِيئَةَ كَما تَمِيثُ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ .[1]

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: الْبِرُّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يَعْمُرانِ الدِّيارَ وَيَزِيدانِ فِي الأعْمارِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نیکی اور حسن خلق شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں کو بڑھاتے ہیں۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ قالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ قالَ : قالَ أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : أوْحَى اللهُ تَبارَكَ وَتَعالَى إلَى بَعْضِ أنْبِيائِهِ عليهم السلام : الْخُلُقُ الْحَسَنُ يَمِيثُ الْخَطِيئَةَ ، كَما تَمِيثُ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہؑ نے کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ حسن خلق گناہوں کو اسی طرح پگھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : هَلَكَ رَجُلٌ عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَأَتَى الْحَفَّارِينَ فَإِذَا [بِ]هِمْ لَمْ يَحْفِرُوا شَيْئاً وَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَعْمَلُ حَدِيدُنَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَأَنَّمَا نَضْرِبُ بِهِ فِي الصَّفَا ، فَقَالَ : وَلِمَ؟ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَحَسَنَ الْخُلُقِ ، ائْتُونِي بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ ؛ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ؛ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَى الْأَرْضِ رَشّاً ، ثُمَّ قَالَ : احْفِرُوا ، قَالَ : فَحَفَرَ الْحَفَّارُونَ ؛ فَكَأَنَّمَا كَانَ رَمْلاً يَتَهَايَلُ عَلَيْهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عہدِ نبی میں ایک شخص مرگیا گورکن آئے مگر قبر نہ کھود سکے انھوں نے رسول اللہ سے کہا کہ زمین اتنی سخت ہے کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہم پتھر پر مار رہے ہیں فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسنِ خلق ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پر چھڑکا، مٹی ریت کی طرح بھربھری ہوگئی اور گورکنوں نے قبر کھودی۔

۱۱ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ الْخُلُقَ مَنِيحَةٌ يَمْنَحُهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقَهُ ؛ فَمِنْهُ سَجِيَّةٌ وَمِنْهُ نِيَّةٌ ، فَقُلْتُ : فَأَيَّتُهُمَا أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : صَاحِبُ السَّجِيَّةِ هُوَ مَجْبُولٌ لَا يَسْتَطِيعُ غَيْرَهُ وَصَاحِبُ النِّيَّةِ يَصْبِرُ عَلَى الطَّاعَةِ تَصَبُّراً : فَهُوَ أَفْضَلُهُمَا .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خوشخوئی ایک عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخشتا ہے ان میں بعض طبعی ہیں اور بعض بالقصد، میں نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا طبعی، خوشخوئی جس پر آدمی پیدا کیا گیا ہے اس کے غیر پر طاقت نہیں رکھتا اور صاحب نیت جو پورا پورا صبر کرے اطاعت پر ان دونوں سے افضل ہے۔

۱۲۔ أَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَيُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ عَلَىٰ حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، يَغْدُو عَلَيْهِ وَيَرُوحُ .

۱۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے بندہ کو ثواب اس کے حسنِ خُلق پر وہی جو عطا کرتا ہے مجاہد فی سبیل اللہ کو خواہ صبح کو جہاد کرے یا شام کو۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقَابُوسِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَعَارَ أَعْدَاءَهُ أَخْلَاقاً مِنْ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِهِ لِيَعِيشَ أَوْلِيَاؤُهُ مَعَ أَعْدَائِهِ فِي دَوْلَاتِهِمْ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ : وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا تَرَكُوا وَلِيّاً لِلّٰهِ إِلَّا قَتَلُوهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو عاریتاً اچھے اخلاق اس لئے دیئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کر سکیں۔ اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کر دیئے جاتے۔

١٤- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ : عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : إِذَا خَالَطْتَ النَّاسَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُخَالِطَ أَحَداً مِنَ النَّاسِ إِلَّا كَانَتْ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِ فَافْعَلْ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَكُونُ فِيهِ بَعْضُ التَّقْصِيرِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَيَكُونُ لَهُ حُسْنُ خُلُقٍ فَيُبَلِّغُهُ اللّٰهُ بِ[حُسْنِ] خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کرو اگر استطاعت رکھتے ہو تو تمہارا ہاتھ اونچا ہونا چاہیئے یعنی ان سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کوئی شخص بلحاظ عبادت کم ہو اور خلق اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قائم اللیل روزہ دار کا درجہ عطا کرتا ہے۔

١٥- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ بَحْرٍ السَّقَّاءِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : يَا بَحْرُ حُسْنُ الْخُلُقِ يُسْرٌ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِحَدِيثٍ مَا هُوَ فِي يَدَيْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ : بَلَىٰ ؛ قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَتْ جَارِيَةٌ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ وَهُوَ قَائِمٌ ، فَأَخَذَتْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَلَمْ تَقُلْ شَيْئاً وَلَمْ يَقُلْ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله شَيْئاً حَتّٰى فَعَلَتْ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ فِي الرَّابِعَةِ وَهِيَ خَلْفَهُ ، فَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا النَّاسُ : فَعَلَ اللّٰهُ بِكِ وَفَعَلَ، حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَا تَقُولِينَ لَهُ شَيْئاً وَلَا هُوَ يَقُولُ لَكِ شَيْئاً ، مَا كَانَتْ حَاجَتُكِ إِلَيْهِ ؟ قَالَتْ : إِنَّ لَنَا مَرِيضاً فَأَرْسَلَنِي أَهْلِي لِآخُذَ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ، [لِ]يَسْتَشْفِيَ بِهَا ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَخْذَهَا رَآنِي فَقَامَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ أَنْ آخُذَهَا وَهُوَ يَرَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَأْمِرَهُ فِي أَخْذِهَا فَأَخَذْتُهَا.

۱۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے بحر خوش خوئی اپنے صاحب کو خوش حال رکھتی ہے پھر فرمایا کیا میں تم کو ایک ایسی بات سناؤں جس کو اہلِ مدینہ نے نہیں سنا۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا ایک دن رسول اللہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ انصار میں سے کسی کی کنیز آئی اور اس کا آقا کھڑا ہوا تھا اس کنیز نے حضرت کے لباس کا ایک کنارہ پکڑ لیا۔ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اس کنیز نے نہ تو حضرت سے کچھ کہا اور نہ حضرت نے اس سے۔ اس کنیز نے تین بار ایسا ہی عمل کیا۔ چوتھی بار حضرت کھڑے ہوئے تو اس

نے لباس سے ایک ٹکڑا۔ حضرت کے پیچھے جاکر کاٹ لیا۔ لوگوں نے اس سے کہا تیرا بُرا ہو تو نے تین بار رسولؐ کو پریشان کیا نہ تو نے کچھ کہا نہ حضرت نے۔ آخر اس سے تیرا مقصد کیا تھا اس نے کہا ہمارے گھر ایک مریض ہے گھر والوں نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں حصولِ شفا کے لئے حضرت کے لباس سے ایک ٹکڑا کاٹ لوں، جب میں نے ارادہ کیا حضرت نے مجھے دیکھ لیا۔ مجھے حیا آئی کہ حضرت کے دیکھنے کی حالت میں کاٹوں اور یہ بھی اچھا نہ جانا کہ اس کے لئے حضرت سے اجازت لوں، پس میں نے پس پشت جاکر اس طرح حاصل کیا

١٦ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَفَاضِلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلاقاً الْمُوَطَّؤُونَ أَكْنَافاً الَّذِينَ يَأْلَفُونَ وَ يُؤْلَفُونَ وَتُوَطَّأُ رِحَالُهُمْ.

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو از روئے اخلاق سب سے بہتر ہیں انھوں نے اپنے اطراف کو ہموار کیا ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے نیک برتاؤ کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اس کو اور ان کے گھروں میں مہمانوں کے لئے جگہ ہے۔

١٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: الْمُؤْمِنُ مَأْلُوفٌ وَلا خَيْرَ فِيمَنْ لا يَأْلَفُ وَلا يُؤْلَفُ.

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں نہیں ہے بہتری اس کے لئے جو نہ دوسروں سے الفت رکھے اور نہ دوسرے اس سے۔

١٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ يَبْلُغُ بِصَاحِبِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حسن خلق انسان کو قائم اللیل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔

ایک سو اٹھہتر واں باب

کشادہ روی

((بَابُ حُسْنِ الْبِشْرِ)) ۱۷۸

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ

بِأَمْوَالِكُمْ فَالْقَوْهُمْ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ.

وَرَوَاهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى. عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اولادِ عبدالمطلب تم اموال سے لوگوں کو خوش نہ کر پاؤ گے لہٰذا تم ان سے خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملو۔

اور ایک روایت ہے کہ بجائے بنی عبدالمطلب بنی ہاشم فرمایا۔

٢ـ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ أَتَى اللهَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ الْجَنَّةَ: الْإِنْفَاقُ مِنْ إِقْتَارٍ[۲] وَالْبِشْرُ لِجَمِيعِ الْعَالَمِ، وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہو تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔ محتاج کو دینا، سب سے خندہ پیشانی سے ملنا اور دوسرے کا حق جو اپنے اوپر ہو اُسے دینا۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ؛ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ: الْقَ أَخَاكَ بِوَجْهٍ مُنْبَسِطٍ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کچھ نصیحت فرمایئے منجملہ اور باتوں کے حضرت نے فرمایا اپنے بھائی سے بخندہ پیشانی ملو۔

٤ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ. عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حَدُّ حُسْنِ الْخُلُقِ؛ قَالَ: تُلَيِّنُ جَنَاحَكَ، وَتُطَيِّبُ كَلَامَكَ، وَتَلْقَى أَخَاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ.

۴۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حُسنِ خُلق کی حد کیا ہے فرمایا ملاطفت ملنے والوں سے ان سے خوش کلامی اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

٥ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ قَالَ[۱]: صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنُ الْبِشْرِ يَكْسِبَانِ الْمَحَبَّةَ وَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ وَالْبُخْلُ وَعُبُوسُ الْوَجْهِ يُبْعِدَانِ مِنَ اللهِ وَيُدْخِلَانِ النَّارَ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ احسان کرنا اور خندہ پیشانی سے ملنا محبت کو کھینچتے ہیں اور جنت میں داخل کرتے ہیں اور بخل اور ترش روئی خدا سے دور کرتے ہیں اور جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: حُسْنُ الْبِشْرِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ.

٦۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے شگفتہ روئی کینہ کو دل سے دور کرتی ہے۔

ایک سو اُناسی واں باب

صدق اور ادائے امانت

(بَابُ الصِّدْقِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ) ۱۷۹

۱۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْعَلاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر بات کی سچائی اور ہر نیک و بد کی امانت کو ادا کرنے کے ساتھ۔

۲ ـ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَاتَغْتَرُّوا بِصَلَاتِهِمْ وَلَا بِصِيَامِهِمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا لَهِجَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ حَتَّى لَوْتَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ وَلٰكِنِ اخْتَبِرُوهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دھوکہ نہ کھاؤ لوگوں کی نماز و روزہ سے کیوں کہ انسان نماز و روزہ کا بعض اوقات ایسا حریص ہو جاتا ہے کہ اس کے ترک سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسے آزماؤ گفتگو کی صداقت اور ادائے امانت سے

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَى عَمَلُهُ.

۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَوَّلِ دَخْلَةٍ دَخَلْتُ عَلَيْهِ : تَعَلَّمُوا الصِّدْقَ قَبْلَ الْحَدِيثِ .

۴- راوی نے کہا- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میں پہلی ہی بار حضرت کے پاس آداب گفتار حاصل کرنے آیا فرمایا پہلے صدق بیانی حاصل کرو۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ يُقْرِؤُكَ السَّلَامَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ فَاقْرَأْهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ لَكَ : انْظُرْ مَا بَلَغَ بِهِ عَلِيٌّ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَالْزَمْهُ ، فَإِنَّ عَلِيًّا عليه السلام إِنَّمَا بَلَغَ مَا بَلَغَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ عبداللہ بن یعفور نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا اس پر اور تم پر سلام ہو جب تم عبداللہ کے پاس جانا تو اس پر میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم اس چیز کی طرف نظر کرو جس کی وجہ سے علی علیہ السلام نے رسول اللہ سے تقرب حاصل کیا اور اس کے لیے لازم قرار دو اور وہ گفتگو میں صداقت اور امانت کا ادا کرنا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا فُضَيْلُ إِنَّ الصَّادِقَ أَوَّلُ مَنْ يُصَدِّقُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ وَتُصَدِّقُهُ نَفْسُهُ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ

۶- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے فضیل سچ کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے اور صادق کے صدق کو جانتا ہے اس لئے اس کی تصدیق کرتا ہے۔

٧ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا سُمِّيَ إِسْمَاعِيلُ صَادِقَ الْوَعْدِ لِأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلاً فِي مَكَانٍ فَانْتَظَرَهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ سَنَةً[1] فَسَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقَ الْوَعْدِ ، ثُمَّ [قَالَ] إِنَّ الرَّجُلَ أَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: مَا زِلْتُ مُنْتَظِراً لَكَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کا نام اس لئے صادق الوعد ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس لئے خدا نے ان کو صادق الوعد فرمایا۔ جب وہ شخص آیا تو حضرت اسماعیل نے کہا کہ میں اب تک تیرا انتظار کرتا رہا۔

٨ ـ أبُوعَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الخَزّازِ، عَنْ جَدِّهِ الرَّبيعِ ابنِ سَعْدٍ قالَ : قالَ لي أبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : يارَبيعُ إنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّى يَكْتُبَهُ اللهُ صِدّيقاً.[٢]

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع انسان راست گوئی کرے تا اینکہ اللہ اس کو سب سے زیادہ راست گو لکھے بلغایت راست گوئی زبان دلیل ہے۔ دعوئے ایمان کی صداقت پر۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنِ الوَشّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أبي حَمْزَةَ ، عَنْ أبي بَصيرٍ قالَ : سَمِعْتُ أباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إنَّ العَبْدَ لَيَصْدُقُ حَتّى يُكْتَبَ عِنْدَاللهِ مِنَ الصّادِقينَ وَيَكْذِبُ حَتّى يُكْتَبَ عِنْدَاللهِ مِنَ الكاذِبينَ فَإذاصَدَقَ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ وَبَرَّ ؛ وَ إذا كَذَبَ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَبَ وَ فَجَرَ .

۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو راست گویوں میں لکھتا ہے اور جھوٹوں کو جھوٹ گویوں میں لکھتا ہے، سچ بولنے والے کے متعلق ملائکہ سے کہتا ہے اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور جھوٹے کے متعلق کہتا ہے اس نے جھوٹ بولا اور فاسق ہوا۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ العَلاءِ بْنِ رَزينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أبي يَعْفُورٍ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كُونُوا دُعاةً لِلنّاسِ بِالخَيْرِ بِغَيْرِ ألْسِنَتِكُمْ ، لِيَرَوْا مِنْكُمُ الإجْتِهادَ وَالصِّدْقَ وَالوَرَعَ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلاؤ بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش سچائی اور پرہیزگاری کو دیکھیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحَكَمِ قالَ : قالَ أبُوالوَليدِ حَسَنُ ابْنُ زِيادٍ الصَّيْقَلُ : قالَ أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ صَدَقَ لِسانُهُ زَكى عَمَلُهُ فَمَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ زيدَ في رِزْقِهِ وَمَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِأهْلِ بَيْتِهِ مُدَّ لَهُ في عُمْرِهِ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہوگا اور جس کی نیکی صحیح ہوگی اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کی عمر زیادہ ہو جائے گی۔

١٢ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لَا تَنْظُرُوا إِلَىٰ طُولِ رُكُوعِ الرَّجُلِ وَسُجُودِهِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ اعْتَادَهُ؛ فَلَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ لِذٰلِكَ وَلٰكِنِ انْظُرُوا إِلَىٰ صِدْقِ حَدِيثِهِ وَأَدَاءِ أَمَانَتِهِ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے طول رکوع وسجود کو نہ دیکھو کیونکہ یہ تو اس کی عادت ہو گئی ہے اگر اس کو ترک کردے تو اسے وحشت ہو گی بلکہ اس کی بات کی سچائی اور ادائے امانت کو دیکھو۔

ایک سو اسّی واں باب

حیا

(بَابُ الْحَيَاءِ) ۱۸۰

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے شرم ایمان کی ایک شرط ہے اور ایمان کی جگہ جنت میں ہے لہذا ایمان والا جنتی ہے کیوں کہ صفت بدوں موصوف نہ ہو گی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: الْحَيَاءُ وَالْعَفَافُ وَالْعِيُّ ـ أَعْنِي عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ ـ مِنَ الْإِيمَانِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حیا پاکدامنی اور زبان کو فضول گوئی سے روکنا اور دل کو کند نہ بنانا، یہ تینوں علامات ایمان سے ہیں۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْعَوَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ.

۳۔ فرمایا جو تنگدلی اور حیا کرتا ہے معلوم کرنے میں اس کا علم کم ہوتا ہے یعنی طلب علم اور اظہار حق میں حیا نہ کرنی چاہیئے۔

٤ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ يَحْيَى أَخِي دَارِمٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قَرَنٍ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ صَاحِبُهُ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے حیا اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں اگر ایک جائے گا تو دوسرا اس کے پیچھے جائے گا۔

٥ – عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے پاس حیا نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

٦ – عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْحَيَاءُ حَيَاءَانِ : حَيَاءُ عَقْلٍ وَحَيَاءُ حُمْقٍ ؛ فَحَيَاءُ الْعَقْلِ ؛ هُوَ الْعِلْمُ وَحَيَاءُ الْحُمْقِ هُوَ الْجَهْلُ .

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حیا دو طرح کی ہوتی ہے حیائے عقل و حیائے حمق، حیائے عقل ہے اور حیائے حمق جہالت

٧ – مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَكَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ ذُنُوباً بَدَّلَهَا اللهُ حَسَنَاتٍ : الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اگرچہ اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں اللہ تعالیٰ ان کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور وہ چار یہ ہیں۔ صدق، حیا، حسن خلق اور شکر۔

ایک سو اکیاسی واں باب

عفو

(بَابُ الْعَفْوِ) ۱۸۱

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي خُطْبَتِهِ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ خَلَائِقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ : اَلْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک خطبہ میں کیا میں تم کو بتاؤں کہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین آدمی کون ہے۔ وہ ہے جو اپنے ظالم کو معاف کرے، صلۂ رحم کرے اس سے جو قطع رحم کرے، احسان کرے اس کے ساتھ جو برائی کرے اور بخشش کرے اس کے ساتھ جس نے اسے بخشش سے محروم کر دیا ہو۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ دِينَارٍ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں بتاؤں کہ دنیا و آخرت میں بہترین اخلاق والا کون ہے صلۂ رحم کر اس سے جو قطع رحم کرے عطا کر اس کو جو تجھے محروم کرے اور معاف کر اس کو جو تجھ پر ظلم کرے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ نُشَيْبٍ اللَّفَائِفِيِّ ؛ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتَحْلُمُ إِذَا جُهِلَ عَلَيْكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مکارم دنیا و آخرت میں تین چیزیں ہیں جو ظلم کرے اسے معاف کر دو یا جو تم سے قطع رحم کرے اس سے صلۂ رحم کرو جو جہالت سے کام لے اس کے ساتھ حلم سے کام لو۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ

عَنْ إبْراهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ جَمَعَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالَى الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ واحِدٍ ، ثُمَّ يُنادِي مُنادٍ: أَيْنَ أَهْلُ الْفَضْلِ ؟ قالَ : فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النّاسِ فَتَلَقّاهُمُ الْمَلائِكَةُ فَيَقُولُونَ : وَما كانَ فَضْلُكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنّا نَصِلُ مَنْ قَطَعَنا وَنُعْطِي مَنْ حَرَمَنا وَنَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنا ، قالَ : فَيُقالُ لَهُمْ : صَدَقْتُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی بن الحسین سے سنا کہ روز قیامت خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا ایک زمین پر اور ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں صاحبان فضل، یہ سن کر لوگوں کی گردنیں بلند ہوں گی۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے تمہاری فضیلت کیا ہے وہ کہیں گے کہ ہم نے قطع رحم کرنے والوں سے صلۂ رحم کیا، محروم کرنے والوں پر بخشش کی، اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا۔ وہ کہیں گے تم نے سچ کہا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ الْحَكَمِ الْمَدائِنِيِّ ، عَنْ إسْماعِيلَ ابْنِ أَبِي زِيادٍ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: عَلَيْكُمْ بِالْعَفْوِ ، فَإِنَّ الْعَفْوَ لا يَزِيدُ الْعَبْدَ إلّا عِزّاً ، فَتَعافَوْا يُعِزَّكُمُ اللهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ عفو کو لازم قرار دو وہ بندے کی عزت کو زیادہ کرتا ہے اگر عفو کرو گے تو اللہ عزت دے گا

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي خالِدٍ الْقَمّاطِ ، عَنْ حُمْرانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: النَّدامَةُ عَلَى الْعَفْوِ أَفْضَلُ وَأَيْسَرُ مِنَ النَّدامَةِ عَلَى الْعُقُوبَةِ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے عفو پر ندامت افضل اور آسان ہے اس ندامت سے جو سزا دینے کے بعد ہو۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ سَعْدانَ ، عَنْ مُعَتِّبٍ قالَ : كانَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي حائِطٍ لَهُ يَصْرِمُ فَنَظَرْتُ إلَى غُلامٍ لَهُ قَدْ أَخَذَ كارَةً مِنْ تَمْرٍ فَرَمَى بِها وَراءَ الْحائِطِ فَأَتَيْتُهُ وَأَخَذْتُهُ وَذَهَبْتُ بِهِ إلَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ إنِّي وَجَدْتُ هٰذا وَهٰذِهِ الْكارَةَ ، فَقالَ لِلْغُلامِ: يا فُلانُ ، قالَ : لَبَّيْكَ ، قالَ : أَتَجُوعُ ؟ قالَ : لا يا سَيِّدِي ؛ قالَ : فَتَعْرَى ؟ قالَ: لا يا سَيِّدِي ، قالَ: فَلِأَيِّ شَيْءٍ أَخَذْتَ هٰذِهِ ؟ قالَ : اشْتَهَيْتُ ذٰلِكَ ، قالَ: اذْهَبْ فَهِيَ لَكَ وَقالَ: خَلُّوا عَنْهُ .

ے معتب سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ایک باغ خرمہ کا تھا آپؑ اس میں خرمے جمع کر رہے تھے۔ میں نے حضرت کے ایک غلام کو دیکھا کہ اس نے ایک خرموں کا خوشہ لے کر دیوار کے باہر پھینک دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور کہا اس نے یہ حرکت کی ہے آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! کیا تو بھوکا ہے۔ پھر فرمایا کیا تو برہنہ ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا۔ پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا محض اپنی خواہش کی بنا پر۔ فرمایا اچھا تو یہ تو ہی لے اور مجھ سے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔

۸ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَاالْتَقَتْ فِئَتَانِ قَطُّ إِلَّا نُصِرَ أَعْظَمُهُمَا عَفْواً .

۸- فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو لشکر مقابل ہوں تو ان میں فتح اسی کی ہوگی جو دشمن کو معاف کرے یعنی جو دشمن پر بخشش کرتا ہے اور خُلق و مدارا پیش آتا ہے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أُتِيَ بِالْيَهُودِيَّةِ الَّتِي سَمَّتِ الشَّاةَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَكِ عَلَى مَا صَنَعْتِ ؟ فَقَالَتْ : قُلْتُ : إِنْ كَانَ نَبِيّاً لَمْ يَضُرَّهُ وَ إِنْ كَانَ مَلِكاً أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْهُ قَالَ: فَعَفَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَنْهَا .

۹- فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ جس یہودیہ نے بکری کے گوشت میں زہر پیوست کر کے حضرت رسول خدا کو کھلانا چاہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر نقصان نہ دے گا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ فرمایا جا میں نے معاف کیا۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ثَلاثٌ لا يَزِيدُ اللهُ بِهِنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ إِلَّا عِزّاً : الصَّفْحُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَهُ وَالصِّلَةُ لِمَنْ قَطَعَهُ .

۱۰- فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرد مسلمان ان سے عزت حاصل کرتا ہے اوّل درگزر کرنا اس سے جو اس پر ظلم کرے، دوسرے عطا کرنا اس کو جو اسے محروم رکھے، تیسرے صلۂ رحم کرنا اس سے جو قطع رحم کرے۔

ایک سو بیاسی واں باب

غصّہ کا پینا

(بَابُ كَظْمِ الْغَيْظِ) ۱۸۲

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ جُرْعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لَا أُكَافِي بِهَا صَاحِبَهَا.

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور کوئی چیز پینا میرے نزدیک غصّہ کے پینے سے زیادہ محبوب نہیں جس پر غصہ آئے تو بدلہ میں اس سے نیکی کروں۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَعَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَمَّارِ ابْنِ مَرْوَانَ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: نِعْمَ الْجُرْعَةُ الْغَيْظُ لِمَنْ صَبَرَ عَلَيْهَا، فَإِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لَمِنْ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللهُ قَوْماً إِلَّا ابْتَلَاهُمْ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ جتنی مصیبت سخت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے خدا جس قوم کو زیادہ دوست رکھتا ہے اسے مبتلائے بلا کرتا ہے۔

۳ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ.

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو کیونکہ جس نے تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کی ہے تم اس سے بدلہ اس سے بہتر صورت میں نہیں لے سکتے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ خود اسے عذاب جہنم میں گرفتار کر دیگا

۴ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى آلِ حَرِيزٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ كَظْمُ الْغَيْظِ عَنِ الْعَدُوِّ فِي دَوْلَاتِهِمْ تَقِيَّةٌ حَزْمٌ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ وَتَحَرُّزٌ مِنَ التَّعَرُّضِ لِلْبَلَاءِ فِي الدُّنْيَا وَمُعَانَدَةُ الْأَعْدَاءِ فِي دَوْلَاتِهِمْ وَمُمَاظَتُهُمْ فِي غَيْرِ تَقِيَّةٍ تَرْكُ أَمْرِ اللهِ فَجَامِلُوا النَّاسَ يَسْمَنْ[۲] ذَلِكَ لَكُمْ عِنْدَهُمْ وَلَا تُعَادُوهُمْ

فَتَحْمِلُوهُمْ عَلَىٰ رِقَابِكُمْ فَتَذِلُّوا .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جن دشمنوں کی سلطنت میں تم ہو ان کے مظالم پر غصہ کا پینا احتیاطی تقیہ ہے خصوصاً اس کے لئے جو گرفتار بلا ہوا۔ اور بلائے دنیا کے پیش آنے سے اور صاحبان حکومت دشمن کی دشمنی سے بچنے کے لئے اور ان کی دشمنی کا اظہار بغیر تقیہ کے امر خدا کا ترک کرنا ہے ایسے لوگوں سے میانہ روی کے ساتھ سلوک کرو تاکہ تمہاری یہ روش ان کے نزدیک وزن دار بنے تم ان سے کھلم کھلا دشمنی نہ کرو ورنہ تم ان کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حُصَيْنٍ السَّكُونِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَامِنْ عَبْدٍ كَظَمَ غَيْظاً إِلاَّ زَادَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِزّاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ» وَ أَثَابَهُ اللهُ مَكَانَ غَيْظِهِ ذٰلِكَ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص غصہ کو ضبط کرتا ہے خدا اس کی عزت دنیا و آخرت میں زیادہ کرتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے وہ (صاحبانِ ایمان) غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو اس غیظ کے بدلے ایک مکان (جنت میں) دیتا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَلَوْشَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ ، أَمْلَأَ اللهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِضَاهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس نے غصہ کو ضبط کیا درآنحالیکہ وہ اس کو جاری کر سکتا تھا تو روز قیامت خدا اپنی مرضی سے اس کے دل کو پُر کر دے گا۔

٧ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَيَقْدِرُعَلَىٰ إِمْضَائِهِ حَشَااللهُ قَلْبَهُ أَمْناً وَإِيمَاناً يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے غصہ کو ضبط کیا درآنحالیکہ وہ اس کو ظاہر کر سکتا تھا تو خدا اس کے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے پُر کر دے گا۔

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ بْنِ

عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا زَيْدُ اصْبِرْ عَلَىٰ أَعْدَاءِ النِّعَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ ؛ يَا زَيْدُ إِنَّ اللهَ اصْطَفَى الْإِسْلَامَ وَاخْتَارَهُ ؛ فَأَحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ .

۸۔ زید شحام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے زید نعمت کے دشمنوں پر صبر کرو خدا کے دشمن سے بہتر بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اے زید اللہ نے دین اسلام کو برگزیدہ کیا ہے پس تم کو چاہیئے کہ سخا اور حسنِ خلق کے ساتھ اس میں شامل رہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَفْصٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ أَحَبِّ السَّبِيلِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ جُرْعَتَانِ : جُرْعَةُ غَيْظٍ تَرُدُّهَا بِحِلْمٍ وَجُرْعَةُ مُصِيبَةٍ تَرُدُّهَا بِصَبْرٍ .

۹۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو راہِ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں ایک غصّے کا ہے جس میں حلم سے کام لے اور ایک مصیبت کا ہے جس میں صبر سے کام لے۔

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَا بُنَيَّ مَا مِنْ شَيْءٍ أَقَرَّ لِعَيْنِ أَبِيكَ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ عَاقِبَتُهَا صَبْرٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا بیٹا کوئی شے میرے لیے اس سے زیادہ خوشی کا باعث نہیں ہوتی کہ وقت غیظ صبر سے کام لوں اور اس سے زیادہ مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ اچھی نعمتوں سے اپنے نفس کو بچا لوں۔

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اصْبِرُوا عَلَىٰ أَعْدَاءِ النِّعَمِ فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نعمتوں کے دشمن کے ظلم پر صبر کرو جو تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرو یعنی اس ظلم کے انتقام کو خدا پر چھوڑ دو وہ اس سے اچھی طرح بدلہ لے گا۔

۱۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ خَلَّادٍ ، عَنِ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لَا أُكَافِي بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۲ ۔ حاصل حدیث وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا مِنْ جُرْعَةٍ يَتَجَرَّعُهَا الْعَبْدُ أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَتَجَرَّعُهَا عِنْدَ تَرَدُّدِهَا فِي قَلْبِهِ ، إِمَّا بِصَبْرٍ وَإِمَّا بِحِلْمٍ[1].

۱۳ ۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ آدمی اپنے غصہ کو فرو کرے چاہے صبر سے ہو یا حلم سے۔

ایک سو تراسی واں باب

حلم

(بَابُ الْحِلْمِ) ۱۸۳

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ[2] قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَابِداً حَتَّى يَكُونَ حَلِيماً ؛ وَإِنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا تَعَبَّدَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُعَدَّ عَابِداً حَتَّى يَصْمُتَ قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرَ سِنِينَ .

۱ ۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کوئی عابد نہیں بن سکے گا بغیر حلم کے، بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے (شریعت موسیٰ میں صوم صمت بہترین سمجھا جاتا تھا)

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : الْمُؤْمِنُ خَلَطَ عَمَلَهُ بِالْحِلْمِ ، يَجْلِسُ لِيَعْلَمَ ، وَيَنْطِقُ لِيَفْهَمَ ، لَا يُحَدِّثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ ، وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَفْعَلُ شَيْئاً مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً ، إِنْ زُكِّيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ

وَاسْتَغْفَرَ اللهَ مِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ، لَا يَغُرُّهُ قَوْلُ مَنْ جَهِلَهُ وَيَخْشَى إِحْصَاءَ مَاقَدْ عَمِلَهُ .

۲۔ فرمایا ابوحمزہ ثمالی نے جو اصحاب حضرت علی بن الحسین و امام محمد باقر علیہ السلام سے ہیں جو مومن صاحب حلم ہوتا ہے وہ کسی مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھتا ہے اور بولتا ہے تو اس لئے کہ دوسروں سے کچھ سمجھے اور اپنے دوستوں کے اسرار کو ظاہر نہیں کرتا اور دشمنوں کے مقابل کو چھپاتا نہیں اور امر حق میں ریا کو دخل نہیں دیتا اور کسی سے شرم کے باعث امر حق کو ترک نہیں کرتا، لوگوں کی تعریف سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس میں خود پسندی نہ آجائے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے ان فروگزاشتوں پر جن کو لوگ نہیں جانتے اور جو اس کے حالات سے جاہل ہیں ان کی بات سے فریب نہیں کھاتا اور جو عمل اس نے کیا ہے اس کو شمار کرنے سے ڈرتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي الرَّجُلُ أَنْ يُدْرِكَهُ حِلْمُهُ عِنْدَ غَضَبِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت پر یعنی میں اس کو پسند کرتا ہوں جو وقت غضب حلم سے کام لے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ دوست رکھتا ہے صاحب حیا و حلم کو۔

٥ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصٍ الْعَوْسِيِّ الْكُوفِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : مَا أَعَزَّ اللهُ بِجَهْلٍ قَطُّ وَلَا أَذَلَّ بِحِلْمٍ قَطُّ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے جاہل کو کبھی عزت نہیں دی اور حلیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَفَى بِالْحِلْمِ نَاصِراً ؛ وَ قَالَ : إِذَا لَمْ تَكُنْ حَلِيماً فَتَحَلَّمْ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حلم جیسا ناصر تیرے لئے کافی ہے اور اگر تو حلیم نہیں ہے تو حلیم بن۔

۷ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ : بَعَثَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام غُلاماً لَهُ فِي حَاجَةٍ فَأَبْطَأَ ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَلَى أَثَرِهِ لَمَّا أَبْطَأَ ، فَوَجَدَهُ نَائِماً ، فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ يُرَوِّحُهُ حَتَّى انْتَبَهَ ، فَلَمَّا تَنَبَّهَ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا فُلانُ وَاللهِ مَا ذَاكَ لَكَ ، تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، لَكَ اللَّيْلُ وَلَنَا مِنْكَ النَّهَارُ .

۷۔حفص سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ایک ضرورت سے بھیجا جب وہ دیر تک نہ آیا تو حضرت اس کی تلاش میں نکلے۔ دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپ نے اس کے سرہانے بیٹھ کر پنکھا جھلنا شروع کیا جب وہ بیدار ہوا تو فرمایا اے شخص تجھے یہ زیبا نہیں رات تیرے سونے کے لئے ہے اور دن ہمارے کام کے لئے ہے۔

۸ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ .

۸۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صاحبِ حیا حلیم کو جو عفیف ہو اور اپنے کو برائیوں سے بچائے۔

۹ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا وَقَعَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مُنَازَعَةٌ نَزَلَ مَلَكَانِ فَيَقُولانِ لِلسَّفِيهِ مِنْهُمَا : قُلْتَ وَقُلْتَ وَأَنْتَ أَهْلٌ لِمَا قُلْتَ ، سَتُجْزَى بِمَا قُلْتَ وَيَقُولانِ لِلْحَلِيمِ مِنْهُمَا : صَبَرْتَ وَحَلُمْتَ سَيَغْفِرُ اللهُ لَكَ إِنْ أَتْمَمْتَ ذَلِكَ ؛ قَالَ : فَإِنْ رَدَّ الْحَلِيمُ عَلَيْهِ ارْتَفَعَ الْمَلَكَانِ .

۹۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے جب دو شخصوں کے درمیان نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی اور تو اسی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا اور ان میں جو حلیم ہے اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا اگر تو اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے حلم پر باقی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

ایک سو چوراسی واں باب
حفظ لسان وخموشی

(بابٌ) ۱۸۴
(الصَّمْتِ وَحِفْظِ اللِّسَانِ)

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: مِنْ عَلَامَاتِ الْفِقْهِ الْحِلْمُ وَالْعِلْمُ وَالصَّمْتُ؛ إِنَّ الصَّمْتَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ إِنَّ الصَّمْتَ يَكْسِبُ الْمَحَبَّةَ إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ.

۱- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے علم دین کی ایک علامت حلم، علم وخموشی ہے خموشی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے، خموشی محبت کو حاصل کرتی ہے اور وہ دلیل ہے ہر نیکی کی۔

۲- عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا شِيعَتُنَا الْخُرْسُ.

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعہ لغو اور باطل کلام سے خاموش رہتے ہیں۔

۳- عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَوَّانِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ هُوَ يَقُولُ لِمَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ- وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ: - يَا سَالِمُ احْفَظْ لِسَانَكَ تَسْلَمْ وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا.

۳- امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے غلام سالم سے فرمایا درآنحالیکہ آپ کا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا اے سالم اپنی زبان کو روک صحیح وسالم رہے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر۔

٤- عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ: حَضَرْتُ أَبَا الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَوْصِنِي فَقَالَ لَهُ: احْفَظْ لِسَانَكَ تَعِزَّ وَلَا تُمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِكَ فَتَذِلَّ رَقَبَتُكَ.

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے درآنحالیکہ ایک شخص آپ سے نصیحت خواہ ہوا۔ اپنی زبان کو روک عزت پائے گا اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے کہ وہ ذلت کے ساتھ تجھے کھینچے پھریں گے یعنی تیری بات کی گرفت کرکے تجھے ذلیل کریں گے

٥۔ عَنْهُ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ أَتَاهُ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَمْرٍ يُدْخِلُكَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَنِلْ مِمَّا أَنَالَكَ اللّٰهُ، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ أَحْوَجَ مِمَّنْ أُنِيلُهُ؟ قَالَ: فَانْصُرِ الْمَظْلُومَ، قَالَ: وَإِنْ كُنْتُ أَضْعَفَ مِمَّنْ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: فَاصْنَعْ لِلْأَخْرَقِ -يَعْنِي أَشِرْ عَلَيْهِ- قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ أَخْرَقَ مِمَّنْ أَصْنَعُ لَهُ؟ قَالَ: فَاصْمُتْ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، أَمَا يَسُرُّكَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ خَصْلَةٌ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ تَجُرُّكَ إِلَى الْجَنَّةِ.

۵۔ فرمایا رسول اللہ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آیا تھا کیا میں تجھے ایسی بات بتاؤں کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے اس نے کہا ضرور یا رسول اللہ، فرمایا جو خدا نے تجھے دیا ہے تو اسے دوسروں کو دے اس نے کہا اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو فرمایا تو پھر مظلوم کی مدد کر، اس نے کہا کہ اگر میں کمزوری کے باعث امداد نہ کرسکوں، فرمایا تو جو کم فہم ہو اس کی فہم درست کر اس نے کہا اگر میں خود ہی کم فہم ہوں فرمایا تو امر خیر کے سوا اور ہر بات میں خاموش رہ، اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تیرے اندر پائی جائے گی تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ إِنْ كُنْتَ زَعَمْتَ أَنَّ الْكَلَامَ مِنْ فِضَّةٍ، فَإِنَّ السُّكُوتَ مِنْ ذَهَبٍ.

۶۔ فرمایا ابوجعفر صادق علیہ السلام نے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند اگر تیرے گمان میں کلام چاندی ہے تو خموشی سونا ہے۔

٧۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمْسِكْ لِسَانَكَ. فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ، ثُمَّ قَالَ: وَلَا يَعْرِفُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَخْزُنَ مِنْ لِسَانِهِ.

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا اپنی زبان کو روکو کہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا یعنی باعث رد بلا، پھر فرمایا۔ بندہ بغیر اپنی زبان کو روکے حقیقت ایمان کو نہیں جان سکتا۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ» قَالَ : يَعْنِي كُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کلام خدا کے متعلق، کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جن سے کہا گیا تم اپنے ہاتھ روک لو یعنی اپنی زبانوں کو روک لو۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: نَجَاةُ الْمُؤْمِنِ [فِي] حِفْظِ لِسَانِهِ .

۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مومن کی نجات زبان کے روکنے میں ہے۔

۱۰ ـ يُونُسُ، عَنْ مُثَنًّى، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ يَقُولُ : يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ إِنَّ هٰذَا اللِّسَانَ مِفْتَاحُ خَيْرٍ وَمِفْتَاحُ شَرٍّ ؛ فَاخْتِمْ عَلَى لِسَانِكَ كَمَا تَخْتِمُ عَلَى ذَهَبِكَ وَوَرِقِكَ (۲).

۱۰۔ ابوذر نے فرمایا۔ اے علم کے جویا یہ زبان نیکی کی کلید ہے اور بدی کو بھی تو اپنی زبان پر اسی طرح مہر لگا۔ جیسے سونے اور کاغذ پر لگاتا ہے۔

۱۱ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمَسِيحُ عليه السلام يَقُولُ : لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ ، فَإِنَّ الَّذِينَ يُكْثِرُونَ الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ قَاسِيَةٌ قُلُوبُهُمْ وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسیحؑ نے فرمایا ہے سوائے ذکر خدا زیادہ کلام نہ کرو جو ذکر خدا کے علاوہ زیادہ کلام کرتے ہیں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَكُلُّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَاءِ الْجَسَدِ يُكَفِّرُ اللِّسَانَ يَقُولُ: نَشَدْتُكَ اللهَ أَنْ نُعَذَّبَ فِيكَ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جسم کا ہر ایک عضو زبان کو کافر نہ بناتا ہو اور یہ نہ کہتا ہو خدا کی قسم ہم تیری وجہ سے عذاب دیئے جائیں گے۔

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : إِنَّ لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُشْرِفُ عَلَى جَمِيعِ جَوَارِحِهِ كُلَّ صَبَاحٍ فَيَقُولُ: كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : بِخَيْرٍ إِنْ تَرَكْتَنَا ، وَيَقُولُونَ : اللهَ اللهَ فِينَا وَ يُنَاشِدُونَهُ وَ يَقُولُونَ : إِنَّمَا نُثَابُ وَ نُعَاقَبُ بِكَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ زبان بنی آدم کے تمام اعضاء سے ہر صبح کو پوچھتی ہے تم نے کس حالت میں بسر کی، وہ کہتے ہیں کہ اگر تو ہم کو چھوڑ دے تو نیکی میں گزرتی ہے۔ اللہ اللہ ہم میں ہے اور اس کو قسم دے کر کہتے ہیں ہمیں ثواب بھی تیری وجہ سے ملے گا اور عذاب بھی تیری وجہ سے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنْ قَيْسٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ - وَذَكَرَ أَنَّهُ لَابَأْسَ بِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا - رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ قَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ ، قَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي ، قَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ . وَيْحَكَ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنی زبان کو روکے رہو۔ لوگ اسی زبان کے نتیجہ میں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

١٥ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ لَمْ يَحْسِبْ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ وَحَضَرَ عَذَابُهُ .

۱۵۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب نہیں لگاتا یعنی اس کو کم کرتا ہے اور بکواس زیادہ کرتا ہے تو اس سے خطائیں زیادہ سرزد ہوتی ہیں اور اس کے لئے عذاب موجود رہتا ہے۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يُعَذِّبُ اللهُ اللِّسَانَ بِعَذَابٍ لَا يُعَذِّبُ بِهِ شَيْئاً مِنَ الْجَوَارِحِ فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ

عَذَّبْتَنِي بِعَذَابٍ لَمْ تُعَذِّبْ بِهِ شَيْئاً ، فَيُقَالُ لَهُ : خَرَجَتْ مِنْكَ كَلِمَةٌ فَبَلَغَتْ مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَسُفِكَ بِهَا الدَّمُ الْحَرَامُ وَانْتُهِبَ بِهَا الْمَالُ الْحَرَامُ وَانْتُهِكَ بِهَا الْفَرْجُ الْحَرَامُ ، وَعِزَّتِي [وَجَلالِي] لأُعَذِّبَنَّكَ بِعَذَابٍ لا أُعَذِّبُ بِهِ شَيْئاً مِنْ جَوَارِحِكَ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے خدا زبان کو وہ عذاب دے گا جو عذاب اعضاء میں سے کسی کو نہ دے گا زبان کہے گی اے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا کہا جائے گا تو نے ایسے کلمات نکالے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے ان کی وجہ سے بیگناہوں کے خون بہائے گئے لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا اور ناجائز شرمگاہوں سے زنا کیا گیا اور اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھ کو وہ عذاب دوں گا جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دوں گا۔

۱۷ ـ وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شُؤْمٌ فَفِي اللِّسَانِ .

۱۷۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اگر کسی شے میں بدبختی ہے تو وہ انسان کی زبان ہے۔

۱۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ جَمِيعاً : عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا أَرَادَ الْعِبَادَةَ صَمَتَ قَبْلَ ذٰلِكَ عَشْرَ سِنِينَ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی عابد ارادہ عبادت کرتا تھا تو دس برس تک پہلے خاموش رہتا تھا۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَنْ رَأَى مَوْضِعَ كَلامِهِ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلامُهُ إِلاَّ فِيمَا يَعْنِيهِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو عمل کے لحاظ سے اپنے کلام پر نظر کرتا ہے وہ کم بولتا ہے سوائے اس کے جس کا ارادہ کرے یعنے ذکر خدا۔

۲۰ ـ أَبُو عَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ عَارِفاً بِزَمَانِهِ ، مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ ، حَافِظاً لِلِسَانِهِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اولادِ داؤد کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مرد عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عابد ہو یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے کام کرے اور اپنی شان کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنی زبان کی روک تھام کرتے ہوئے۔

۲۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُكْتَبُ مُحْسِناً مَادَامَ سَاكِتاً ، فَإِذَا تَكَلَّمَ كُتِبَ مُحْسِناً أَوْ مُسِيئاً .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تک بندۂ مومن ساکت رہتا ہے وہ نیکی کرنے والا ہمیشہ لکھا جاتا ہے اور جب بولتا ہے تو پھر جب بولتا ہے تو پھر نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا بدی کرنے والا۔

ایک سو پچاسی واں باب

مدارات

٭(بَابُ الْمُدَارَاةِ) ۱۸۵

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَتِمَّ لَهُ عَمَلٌ : وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ ، وَخُلُقٌ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ ، وَحِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ .

۱۔ رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن کے بغیر عمل تمام نہیں ہوتا۔ پرہیزگاری جس کی وجہ سے خدا کی نافرمانی سے رکے خلق جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے بمدارات پیش آئے اور حلم جس کی وجہ سے جاہل کی جہالت کو رد کیا جائے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَراً عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : دَارِ خَلْقِي .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب سلام کہتا ہے کہ تم میری مخلوق سے بمدارات پیش آؤ۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ

السِّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ ـ فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عليه السلام ـ : يَا مُوسَى اكْتُمْ مَكْتُومَ سِرِّي فِي سَرِيرَتِكَ وَأَظْهِرْ فِي عَلَانِيَتِكَ الْمُدَارَاةَ عَنِّي لِعَدُوِّي وَعَدُوِّكَ مِنْ خَلْقِي وَلَا تَسْتَسِبَّ لِي عِنْدَهُمْ بِإِظْهَارِ مَكْتُومِ سِرِّي فَتَشْرَكَ عَدُوَّكَ وَعَدُوِّي فِي سَبِّي .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ مناجات کی موسیٰ سے اللہ نے اور فرمایا۔ اے موسیٰ کہ میرے راز کو اپنے دل میں چھپائے رہو اور ظاہر کرو میری طرف سے ملائمت کو اپنے دشمن اور میرے دشمن پر اور میرے لئے ان کی گالیاں حاصل نہ کرو، میرے رازہائے سربستہ کو ظاہر کرکے ورنہ مجھے دشنام دلوانے میں میرے دشمن کے ساتھ تم بھی شریک ہوجاؤ گے یعنی اگر فرعون اور اس کے لشکر والے تم سے پوچھیں ما بال القرون اولیٰ (ہمارے باپ دادا جو مرگئے ان کا کیا حال ہے) تو ان کے جواب میں کہو اس کا علم اللہ کو ہے یہ نہ کہو کہ وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہیں کیونکہ یہ ان کو برا لگے گا اور وہ تمہارے خدا کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

٤ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَمَرَنِي رَبِّي بِمُدَارَاةِ النَّاسِ كَمَا أَمَرَنِي بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے رب نے مجھے لوگوں کے ساتھ بخلق و مدارا پیش آنے کا حکم دیا ہے اسی طرح جیسے ادائے فرائض کا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مُدَارَاةُ النَّاسِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالرِّفْقُ بِهِمْ نِصْفُ الْعَيْشِ .
ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : خَالِطُوا الْأَبْرَارَ سِرّاً وَخَالِطُوا الْفُجَّارَ جِهَاراً وَلَا تَمِيلُوا عَلَيْهِمْ فَيَظْلِمُوكُمْ ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ مِنْ ذَوِي الدِّينِ إِلَّا مَنْ ظَنُّوا أَنَّهُ أَبْلَهُ وَصَبَّرَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يُقَالَ [لَهُ] إِنَّهُ أَبْلَهُ لَا عَقْلَ لَهُ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بمداراۃ پیش آنا نصف ایمان ہے اور ان سے نرمی کرنا نصف عیش، پھر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا نیکیوں سے اظہار دوستی پوشیدہ طور سے کرو، یعنی دل سے اور فاجروں سے ظاہری طور پر تاکہ وہ تمہیں ستائیں اور ان کی خطاؤں کو ان پر ظاہر نہ کرو ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ دینداروں میں صرف وہی لوگ نجات پائیں گے جن کو بے وقوف اور کوتل سمجھا جائے گا پس

صبر کرو اس پر کہ لوگ یہ کہیں کہ بیوقوف ہے اسے عقل نہیں۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ قَوْماً مِنَ النَّاسِ قَلَّتْ مُدَارَاتُهُمْ لِلنَّاسِ فَأُنِفُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَايْمُ اللهِ مَا كَانَ بِأَحْسَابِهِمْ بَأْسٌ وَإِنَّ قَوْماً مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ حَسُنَتْ مُدَارَاتُهُمْ فَأُلْحِقُوا بِالْبَيْتِ الرَّفِيعِ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكُفُّ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَيَكُفُّونَ عَنْهُ أَيْدِيَ كَثِيرَةٍ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک قوم لوگوں میں ایسی ہے کہ وہ لوگوں میں مدارات کا برتاؤ کم کرتے ہیں اور لوگ قریش سے الگ ہو گئے واللہ ان کے حسب میں کوئی عیب نہ تھا مگر چونکہ انھوں نے بُرا برتاؤ کیا لہذا وہ آئمہ ضلالت کے پنجہ میں پھنس گئے) اور چونکہ غیر قریش بخلق ومدارا پیش آئے لہذا وہ خانوادۂ گرامی (بنی ہاشم) سے ملحق رہے پھر فرمایا جو شخص لوگوں سے اپنا ہاتھ روکے رہتا ہے تو اس کا ایک ہاتھ رکنے سے بہت سے ہاتھ رک جاتے ہیں۔

ایک سو چھیاسی واں باب

رفق

(بَابُ الرِّفْقِ) ۱۸۶

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قُفْلاً وَقُفْلُ الْإِيمَانِ الرِّفْقُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک قفل ہوتا ہے اور ایمان کا قفل مہربانی اور نرم دلی ہے (جو شیطان کے داخلے کو روکنے والا ہے)۔

٢ - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ قُسِمَ لَهُ الرِّفْقُ قُسِمَ لَهُ الْإِيمَانُ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کو نرم دلی مل گئی اس کو ایمان مل گیا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ يَحْيَى الْأَزْرَقِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، فَمِنْ رِفْقِهِ بِعِبَادِهِ تَسْلِيلُهُ أَضْغَانَهُمْ وَمُضَادَّتَهُمْ لِهَوَاهُمْ وَقُلُوبِهِمْ، وَمِنْ رِفْقِهِ بِهِمْ أَنَّهُ يَدَعُهُمْ عَلَى الْأَمْرِ يُرِيدُ إِزَالَتَهُمْ عَنْهُ رِفْقاً بِهِمْ

لِكَيْلَا يُلْقِيَ عَلَيْهِمْ عُرَى الْإِيمَانِ ... جُمْلَةً وَاحِدَةً فَيَسْتَغْفِلُوا فَإِذَا أَرَادَ ... الْأَمْرِ بِالْآخَرِ فَصَارَ مَنْسُوخاً.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ... اللہ تعالیٰ آہستگی اور ہمواری ... کی عبادت تدریجاً کرتا ہے تو لوگوں کے کینے ... سے الگ کر دیتا ہے اور ان کی بدخواہیوں ... کو روک دیتا ہے اور اپنے ... ساتھ ... کی مہربانی ... پنے مکلف کو علیحدہ ... ہے تاکہ ایمان ... پابندیاں اور اس کا بھائی کی بوجھ ایک بار ہی ان ... پر ... کا ارادہ کرتا ہے تو ایک حکم کو دوسرے سے منسوخ کر دیتا ہے۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ... عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الرِّفْقُ يُمْنٌ ...

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربان بندہ کو وہ ... دیتا ہے تند مزاج کو نہیں دیتا۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ ... عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ.

۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام ... کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مہربانی برکت ہے ... تند مزاجی نحوست ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ... عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جہاں نرمی اور مہربانی کسی امر میں ہوتی ہے خدا اسے زینت دیتا ہے اور جہاں نہیں پائی جاتی اسے زشت قرار دیتا ہے۔

٧ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ ... عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِنَّ فِي الرِّفْقِ الزِّيَادَةَ وَالْبَرَكَةَ وَمَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

۷۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا رفق میں زیادتی اور برکت ہے اور جو اس سے محروم ہے وہ خیر سے محروم ہے۔

٨ ـ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا زُوِيَ الرِّفْقُ عَنْ أَهْلِ بَيْتٍ إِلَّا زُوِيَ عَنْهُمُ الْخَيْرُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جس گھرانے میں رفق و مہربانی نہیں وہاں خیر نہیں۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَرْقَمَ الْكُوفِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ أُعْطُوا حَظَّهُمْ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِمْ فِي الرِّزْقِ؛ وَالرِّفْقُ فِي تَقْدِيرِ الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنَ السَّعَةِ فِي الْمَالِ؛ وَالرِّفْقُ لَا يَعْجِزُ عَنْهُ شَيْءٌ وَالتَّبْذِيرُ لَا يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جن گھروالوں کو خرچ میں ہمواری اور میانہ روی دی گئی ہے وہاں اللہ ان کے رزق میں وسعت دیتا ہے اور رفق کمی مال کی صورت میں بہتر ہوتا ہے بہ نسبت زیادتی مال کی صورت کے اور ہمواری اور میانہ روی کسی چیز میں عاجز نہیں بناتی اور مال کا تلف کرنا کوئی شے باقی نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ صاحب رفق ہے اور رفق کو دوست رکھتا ہے

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي ـ وَ جَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ كَلَامٌ فَقَالَ لِي ـ ارْفُقْ بِهِمْ فَإِنَّ كُفْرَ أَحَدِهِمْ فِي غَضَبِهِ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ كَانَ كُفْرُهُ فِي غَضَبِهِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے اور قوم کے ایک شخص کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا نرمی سے بات کرو ممکن ہے غصہ میں کوئی ان میں سے کفر کا کلمہ کہہ جائے۔ نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو غصہ میں کلمۂ کفر کہے۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: الرِّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ.

۱۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میانہ روی آدھا عیش ہے۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ الْعُجْفَ فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا فَإِنْ كَانَتِ الْأَرْضُ مُجْدِبَةً فَانْجُوا عَنْهَا وَإِنْ كَانَتْ مُخْصِبَةً فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق والے کی مدد کرتا ہے اگر تم کمزور چوپایہ پر سفر کر رہے ہو تو چاشت اور نماز کے وقت اتر پڑو اگر زمین بے گیاہ ہو تو اسے طے کر جاؤ اور اگر سبزہ زار ہو تو وہاں اتر کر نماز پڑھو اور اپنی ضروریات پوری کرو، چوپایہ بھی وہاں گھاس کھائے گا اور کچھ دیر وہاں آرام مل جائے گا

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الرِّفْقُ خَلْقاً يُرَى مَا كَانَ مِمَّا خَلَقَ اللهُ شَيْءٌ أَحْسَنَ مِنْهُ.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر رفق کوئی مخلوق ہوتا تو مخلوقاتِ الٰہی میں کوئی اس سے زیادہ حسین نہ ہوتا۔

۱٤۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَمِنْ رِفْقِهِ بِكُمْ تَسْلِيلُ أَضْغَانِكُمْ وَمُضَادَّةِ قُلُوبِكُمْ وَإِنَّهُ لَيُرِيدُ تَحْوِيلَ الْعَبْدِ عَنِ الْأَمْرِ فَيَتْرُكُهُ عَلَيْهِ حَتَّى يُحَوِّلَهُ بِالنَّاسِخِ، كَرَاهِيَةَ تَثَاقُلِ الْحَقِّ عَلَيْهِ.

۱٤۔ فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہ السلام نے، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور جس میں تم میں سے رفق پایا جاتا ہے اس کے دل سے کینے دور ہو جاتے ہیں اور وہ خواہش نفسانی کی ضد میں کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے امر مشکل کو اپنے بندہ سے ہٹا دیتا ہے اور اس حکم کا ناسخ لا کر منسوخ کر دیتا ہے تاکہ امرِ حق اس پر بار نہ ہو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا اصْطَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَعْظَمُهُمَا أَجْراً وَأَحَبُّهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ.

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو شخص مل کر بیٹھیں تو ان دونوں میں از روئے اجر اور ان دونوں میں زیادہ خدا کا دوست وہ ہوگا جو ان میں اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہو۔

... الاشعری ... محمد بن سنان، عن الحسن بن الحسین، عن فضیل بن عثمان قال: سمعت ... یقول: من کان رفیقاً فی أمره نال ما یرید من الناس.

... ابا عبداللہ ... السلام نے جو شخص صاحب رفق ہے وہ لوگوں سے جو پانے کا ارادہ کرے گا پالے گا۔

ایک سو ستاسی واں باب

تواضع

(باب التواضع) ۱۸۷

۱۔ علی بن إبراهیم، عن أبیه، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبی عبدالله علیه السلام قال: أرسل النجاشی إلی جعفر بن أبی طالب وأصحابه فدخلوا علیه وهو فی بیت له جالس علی التراب وعلیه خلقان الثیاب قال: فقال جعفر علیه السلام: فأشفقنا منه حین رأیناه علی تلک الحال، فلما رأی ما بنا وتغیر وجوهنا قال:

الحمد لله الذی نصر محمداً وأقر عینه، ألا أبشرکم؟ فقلت: بلی أیها الملک، فقال: إنه جاءنی الساعة من نحو أرضکم عین من عیونی هناک فأخبرنی أن الله عز وجل قد نصر نبیه محمداً صلی الله علیه وآله وأهلک عدوه وأسر فلان وفلان وفلان، التقوا بواد یقال له بدر کثیر الأراک لکأنی أنظر إلیه حیث کنت أرعی لسیدی هناک وهو رجل من بنی ضمرة فقال له جعفر: أیها الملک مالی أراک جالساً علی التراب وعلیک هذه الخلقان؟ فقال له: یا جعفر إنا نجد فیما أنزل الله علی عیسی علیه السلام أن من حق الله علی عباده أن یحدثوا له تواضعاً عندما یحدث لهم من نعمة فلما أحدث الله عز وجل لی نعمة بمحمد صلی الله علیه وآله أحدثت لله هذا التواضع فلما بلغ النبی صلی الله علیه وآله قال لأصحابه: إن الصدقة تزید صاحبها کثرة فتصدقوا یرحمکم الله، وإن التواضع یزید صاحبه رفعة، فتواضعوا یرفعکم الله، وإن العفو یزید صاحبه عزاً، فاعفوا یعزکم الله.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے جناب جعفر اور ان کے اصحاب کو کہ بلا بھیجا وہ لوگ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے مکان میں خاک پر بیٹھا ہے اور پرانا لباس پہنے ہوئے ہے جعفر کا بیان ہے کہ ہم اس کی یہ حالت دیکھ کر ڈر گئے جب اس نے ہمارے چہروں کا تغیر دیکھا تو کہنے لگا۔ حمد ہے اس خدا کا جس نے محمدؐ کی نصرت

کی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ کیا میں خوشخبری سناؤں، میں نے کہا فرمائیے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں رہتا ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور فلاں فلاں نامور قریش قید کر لئے گئے یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میں اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جو بنی ضمرہ سے تھا اونٹ چراتا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نجاشی کا باپ بادشاہ تھا اور نجاشی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نجاشی کو غلام بنا کر بنی ضمرہ کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جو اسے حجاز لے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نجاشی کے چچازاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ حجاز سے آئے اور نجاشی کو لے جا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اے بادشاہ یہ تو فرمائیے کہ آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمدؐ جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع و انکساری سے بات کیوں نہ کروں یہ تواضع خوشنودیٔ خدا کے لئے ہے جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا۔ صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کی رفعت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا اور عفو کرنا عزت کو بڑھاتا ہے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عزت دے گا۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَكَيْنِ مُوَكَّلَيْنِ بِالْعِبَادِ ، فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلهِ رَفَعَاهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَاهُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موکل ہیں جو کوئی قربۃً الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا رتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

٣ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَشِيَّةَ خَمِيسٍ فِي مَسْجِدِ قُبَا ، فَقَالَ : هَلْ مِنْ شَرَابٍ ؟ فَأَتَاهُ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بِعُسٍّ مَخِيضٍ بِعَسَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَىٰ فِيهِ نَحَّاهُ ، ثُمَّ قَالَ : شَرَابَانِ يُكْتَفَىٰ بِأَحَدِهِمَا مِنْ صَاحِبِهِ لَا أَشْرَبُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَلٰكِنْ أَتَوَاضَعُ لِلهِ ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلهِ رَفَعَهُ اللهُ ، وَمَنْ تَكَبَّرَ خَفَضَهُ اللهُ ، وَمَنِ اقْتَصَدَ فِي مَعِيشَتِهِ رَزَقَهُ اللهُ ، وَمَنْ بَذَّرَ حَرَمَهُ اللهُ ، وَمَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ أَحَبَّهُ اللهُ .

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شب پنجشنبہ میں رسول اللہ نے مسجد قبا میں افطار صوم کیا اور فرمایا کچھ پینے کے لئے بھی ہے اوس ابن خولی انصاری دہی میں شہد ملا ہوا لائے آپ حضرت نے منہ سے لگا کر اسے الگ کر لیا اور فرمایا دو چیزوں کی کیا ضرورت ہے جب کہ ایک ہی کافی ہے۔ میں دونوں کو نہ پیوں گا۔ میں حرام نہیں کرتا۔ بلکہ بلحاظ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ایسا کرتا ہوں جو تواضع پسند ہے خدا اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اس کو ذلیل کرتا ہے اور جو امور معاش میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہے اللہ اس پر رزق زیادہ کرتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے اللہ اسے رزق سے محروم رکھتا ہے اور جو ذکر موت کثر کرتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ. وَقَالَ : مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللهِ أَظَلَّهُ اللهُ فِي جَنَّتِهِ .

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اللہ کا ذکر اکثر کرتا ہے خدا اسے جنت کے سایہ میں رکھتا ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَذْكُرُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَلَكٌ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَيِّرُكَ أَنْ تَكُونَ عَبْداً رَسُولاً مُتَوَاضِعاً أَوْ مَلِكاً رَسُولاً ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَى جَبْرَئِيلَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ ؛ فَقَالَ : عَبْداً ، مُتَوَاضِعاً ، رَسُولاً ، فَقَالَ الرَّسُولُ[1] : مَعَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُكَ مِمَّا عِنْدَ رَبِّكَ شَيْئاً ، قَالَ : وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کہتا ہے چاہئے رسول متواضع ہو کر میرے بندہ ہو اور چاہے رسول رہ کر بادشاہ ہو۔ حضرت نے فرمایا جبرئیل نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اور اشارہ کیا ہاتھ سے کہ تواضع اختیار کرو۔ حضرت نے فرمایا میں تو عبد متواضع کی صورت میں رسول ہوں۔ فرشتہ نے کہا آپ کے رب کے نزدیک اس صورت میں کوئی شے آپ کے مرتبہ سے کم نہ ہوئی امام نے فرمایا کہ فرشتہ کے پاس خزائن ارض کی کنجیاں تھیں (جو دینے آیا تھا)

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تَرْضَى بِالْمَجْلِسِ دُونَ الْمَجْلِسِ وَأَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ تَلْقَى وَأَنْ تَتْرُكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقّاً وَأَنْ لَا تُحِبَّ أَنْ تُحْمَدَ عَلَى التَّقْوَى .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس سے ملے اس پر سلام کرے اور جھگڑے کو ترک کرے اگرچہ حق پر ہو اور اسے پسند نہ کرے کہ تقوی پر تیری تعریف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنْ: يَا مُوسَى أَتَدْرِي لِمَ اصْطَفَيْتُكَ بِكَلَامِي دُونَ خَلْقِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي قَلَبْتُ عِبَادِي ظَهْراً لِبَطْنٍ، فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ أَحَداً أَذَلَّ لِي نَفْساً مِنْكَ، يَا مُوسَى إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَضَعْتَ خَدَّكَ عَلَى التُّرَابِ - أَوْ قَالَ: عَلَى الْأَرْضِ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف اے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر تم ہی کو اپنے کلام سے کیوں مخصوص کیا انھوں نے عرض کی مجھے بتا کہ ایسا کیوں کیا۔ خدا نے وحی کی، اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کی خوب جانچ کی، ان میں سے کسی کے نفس کو میں نے اپنے سامنے تیرے نفس سے زیادہ متواضع نہ پایا۔ جب تو نماز پڑھتا ہے تو اپنے رخسار کو خاک پر رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے زمین پر رکھتا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا عَلَى الْمَجْذُومِينَ وَهُوَ رَاكِبٌ حِمَارَهُ وَهُمْ يَتَغَدَّوْنَ فَدَعَوْهُ إِلَى الْغَدَاءِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْلَا أَنِّي صَائِمٌ لَفَعَلْتُ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَمَرَ بِطَعَامٍ، فَصُنِعَ وَ أَمَرَ أَنْ يَتَنَوَّقُوا فِيهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَتَغَدَّوْا عِنْدَهُ وَتَغَدَّى مَعَهُمْ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حضرت علی بن الحسینؑ چند جذامیوں کی طرف سے گزرے درآنحالیکہ اپنے حمار پر سوار تھے وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے انھوں نے حضرت سے کھانے میں شرکت کی درخواست کی فرمایا اگر میں روزہ سے نہ ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ کھاتا۔ جب وہاں سے گھر آئے تو حکم دیا کہ پر تکلف کھانا تیار کریں جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ان لوگوں کو ناشتہ پر بلایا اور ان کے ساتھ خود بھی کھایا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ دُونَ شَرَفِهِ.

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اپنے مرتبہ سے پست مقام پر بیٹھے۔

۱۰ - عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَمُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: نَظَرَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَدِاشْتَرَى لِعِيَالِهِ شَيْئاً وَ هُوَيَحْمِلُهُ، فَلَمَّا رَآهُ الرَّجُلُ اسْتَحْيَى مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: اشْتَرَيْتَهُ لِعِيَالِكَ وَ حَمَلْتَهُ إِلَيْهِمْ، أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْتَرِيَ لِعِيَالِي الشَّيْءَ ثُمَّ أَحْمِلَهُ إِلَيْهِمْ.

۱۰- راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے مدینہ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنی عیال کے لئے کچھ سامان خریدا اور لے کر چلا جب اس نے حضرت کو دیکھا تو شرما گیا حضرت نے فرمایا اے شخص یہ تو نے اپنے بال بچوں کے لئے خرید ا اور ان کے پاس لئے جارہا ہے خدا کی قسم اگر اہلِ مدینہ کی طعن کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ اپنے بچوں کے لئے سامان خرید کرکے لے جاؤں۔

۱۱ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فِيمَا أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام: يَا دَاوُدُ كَمَا أَنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْمُتَوَاضِعُونَ كَذَلِكَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْمُتَكَبِّرُونَ.

۱۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی، اے داؤد جس طرح تواضع کرنے والے خدا سے زیادہ قریب ہیں اسی طرح تکبر کرنے والے اس سے زیادہ دور ہیں۔

۱۲ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَالَكَ ذَبَحْتَ كَبْشاً وَنَحَرَ فُلَانٌ بَدَنَةً؟ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نُوحاً عليه السلام كَانَ فِي السَّفِينَةِ وَ كَانَ فِيهَا مَا شَاءَ اللهُ وَ كَانَتِ السَّفِينَةُ مَأْمُورَةً فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ وَهُوَ طَوَافُ النِّسَاءِ وَخَلَّى سَبِيلَهَا نُوحٌ عليه السلام، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْجِبَالِ أَنِّي وَاضِعٌ سَفِينَةَ نُوحٍ عَبْدِي عَلَى جَبَلٍ مِنْكُنَّ، فَتَطَاوَلَتْ وَشَمَخَتْ وَتَوَاضَعَ الْجُودِيُّ وَ هُوَجَبَلٌ عِنْدَكُمْ فَضَرَبَتِ السَّفِينَةُ بِجُؤْجُؤِهَا الْجَبَلَ، قَالَ: فَقَالَ نُوحٌ عليه السلام عِنْدَ ذَلِكَ: يَامَارِي اتْقِنْ؛ وَهُوَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ [يَا] رَبِّ أَصْلِحْ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَرَّضَ بِنَفْسِهِ.

۱۲- ابو بصیر سے مروی ہے جس سال امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا میں مقام منیٰ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ نے قربانی میں مینڈھا ذبح کیا اور فلاں یعنی آپ کے بھائی عبد اللہ افطح نے اونٹ نحر کیا۔ فرمایا اے ابو محمد نوح کشتی میں تھے اور اس میں جو اللہ نے چاہا وہ تھا اور کشتی

محکوم امر نوح تھی۔ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور وہ مناسک حج کا آخری طواف نسا تھا اور خدا نے کہا میرے بندے نوحؑ نے کشتی کو چھوڑ دیا۔ کہ اے پہاڑو۔ وہ تم میں سے کسی پہاڑ پر جا ٹھہرے۔ بلند پہاڑوں نے تکبر کیا اور اپنا سر فخر از راہ تکبر ابھارا اور جودی نے جو عراق عرب کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے تواضع کا اظہار کیا۔ پس نوحؑ کی کشتی نے اپنے سینے کو اسی پہاڑ سے ٹکرایا۔ نوحؑ نے بزبان سریانی بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ خداوندا مجھے غرق ہونے سے بچالے۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ کہ امام علیہ السلام نے اپنی امامت اور عبداللہ افطح کے غلط دعوے کی طرف اشارہ کیا۔

١٣ ـ عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: التَّوَاضُعُ أَنْ تُعْطِيَ النَّاسَ مَا تُحِبُّ أَنْ تُعْطَاهُ.

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: قُلْتُ: مَا حَدُّ التَّوَاضُعِ الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ مُتَوَاضِعاً؟ فَقَالَ: التَّوَاضُعُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَعْرِفَ الْمَرْءُ قَدْرَ نَفْسِهِ فَيُنْزِلَهَا مَنْزِلَتَهَا بِقَلْبٍ سَلِيمٍ، لَا يُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا مِثْلَ مَا يُؤْتَى إِلَيْهِ، إِنْ رَأَى سَيِّئَةً دَرَأَهَا بِالْحَسَنَةِ، كَاظِمُ الْغَيْظِ، عَافٍ عَنِ النَّاسِ، وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.

۱۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کرو جسے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حد تواضع کیا ہے؟ جس کے کرنے پر بندہ عرف عام میں متواضع سمجھا جائے۔ فرمایا تواضع کے درجات ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر سچے دل سے اپنے کو اس منزلت سے پست تر دکھائے اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو وہی ملے جس کو وہ اپنے لئے چاہتا ہے اور اگر کسی سے برائی دیکھے تو اس کا بدلہ نیکی سے دے۔ غصہ کا پینے والا قصور کا معاف کرنے والا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(ختم شد)

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ

۲] علامہ مجلسیؒ

۳] علامہ ساظہر حسین

۴] علامہ سید علی نقی

۵] بیگم و سید عابد علی رضوی

۶) بیگم و سید احمد علی رضوی

۷) بیگم و سید رضا امجد

۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی

۹) بیگم و سید سبط حسن

۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری

۱۱) بیگم و سید جبار حسین

۱۲) بیگم و مرزا توحید علی

۱۳) سید حسین عباس فرحت

۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی

۱۵) سید انعام حسین زیدی

۱۶) سیدہ ہما زہرہ

۱۷) سیدہ رضویہ خاتون

۱۸) سید نجم الحسن

۱۹) سید مبارک رضا

۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی

۲۱) بیگم و مرزا احمد ہاشم

۲۲) سید باقر علی رضوی

۲۳) بیگم و سید باسط حسین

۲۴) سید عرفان حیدر رضوی

۲۵) بیگم و اخلاق حسین

۲۶) سید ممتاز حسین

۲۷) بیگم و سید اختر عباس

۲۸) سید محمد علی

۲۹) سیدہ رضیہ سلطان

۳۰) سید مظفر حسنین

۳۱) سید باسط حسین نقوی

۳۲) غلام محی الدین

۳۳) سید ناصر علی زیدی

۳۴) سید وزیر حیدر زیدی

۳۵) ریاض الحق

۳۶) خورشید بیگم